

یہ کتاب عربی و فارسی کے محققین کے لئے ہے۔ اس میں عربی و فارسی کے محققین کے لئے ہے۔ اس میں عربی و فارسی کے محققین کے لئے ہے۔ اس میں عربی و فارسی کے محققین کے لئے ہے۔

لہذا ترجمہ کنز العمال

فی سنن الاقوال والافعال

ترجمہ عربی و فارسی کے محققین کے لئے ہے۔ اس میں عربی و فارسی کے محققین کے لئے ہے۔ اس میں عربی و فارسی کے محققین کے لئے ہے۔

جلد ۷

۱۰۰

ترجمہ

غلام محمد الدین علی شمس الدین

مدرسہ اسلامیہ، لاہور

مدرسہ اسلامیہ، لاہور

مدرسہ اسلامیہ، لاہور

دارالاشاعت

فہرست عنوانات..... حصہ سیزدہم

[illegible]

[illegible]

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۸۶	حضرت زہراؑ حضرت زینبؑ بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۶۵	حضرت میرزا غلامی رضی اللہ عنہ
۱۸۴	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۶۵	حضرت حمزہ بن علی رضی اللہ عنہ
۱۸۳	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۱۶۵	حضرت طلحہ بن عوف بن حنفیہ مکی رضی اللہ عنہ
۱۸۵	حضرت زید بن حارثہ صدیقی رضی اللہ عنہ	۱۶۶	حضرت نسیم بن عبد بن حارث بن امیہ بن عبد اللہ بن رضی اللہ عنہ
۱۸۷	حضرت زید بن کحل و ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۱۶۶	حضرت فضل بن ربیع الکاتب الاسدی رضی اللہ عنہ
۱۸۷	حضرت زید بن سہیل : جناب بن کعب مہدی (یا ابی کعب) رضی اللہ عنہ	۱۶۷	حضرت حارث بن حصان رضی اللہ عنہ
۱۸۷	حضرت زید الخلیل رضی اللہ عنہ بنی زید بن جابر نے ان کا نام زید الخلیل رکھا	۱۶۷	حضرت حارثہ بن عدی بن سہیل نصیب رضی اللہ عنہ
۱۸۸	حرفہ کرب : حضرت سعد بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۶۷	حضرت حارث بن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۸۹	حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	۱۶۸	حضرت حارث بن عبد شمس مکی رضی اللہ عنہ
۱۸۹	حضرت سعد بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۶۸	حضرت محمد بن حارث مکی رضی اللہ عنہ
۱۸۹	حضرت سعد بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۶۸	حضرت سلمیٰ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ
۱۸۹	حضرت سعد بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۶۹	حضرت عبد اللہ بن علی رضی اللہ عنہ
۱۹۲	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۱۶۹	طوط بن قرداش بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ
۱۹۳	حضرت سعد بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۶۹	حرفہ ساء : حضرت خالد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ
۱۹۴	حضرت سعد بن العاص رضی اللہ عنہ	۱۶۹	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
۱۹۵	حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ	۱۷۳	حضرت خیاب بن اربط رضی اللہ عنہ
۱۹۵	حضرت سعد بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۷۳	حضرت خبیب رضی اللہ عنہ
۱۹۵	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۱۷۳	حضرت خالد بن ابی بلترہ رضی اللہ عنہ
۱۹۸	حضرت سعد و عبد اللہ سولہ : ابی جہاد رضی اللہ عنہ	۱۷۵	حضرت خالد بن عبد بن عامر رضی اللہ عنہ
۱۹۹	حضرت سل بن خنیف رضی اللہ عنہ	۱۷۵	حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ
۲۰۰	حضرت ذیل بن عمرو رضی اللہ عنہ	۱۷۵	حضرت زید بن نیک الاسدی رضی اللہ عنہ
۲۰۱	حضرت سعد بن عوف موفی رضی اللہ عنہ	۱۷۹	حضرت خزیمہ بن عقیق مکی رضی اللہ عنہ
۲۰۱	حضرت سمویہ بکالی رضی اللہ عنہ	۱۸۰	حضرت خالد بن دہان رضی اللہ عنہ (بال رضی اللہ عنہ کے بھائی)
۲۰۱	حضرت سائب بن زید رضی اللہ عنہ	۱۸۱	حرفہ واء : حضرت ربیع بن زید رضی اللہ عنہ
۲۰۱	حضرت سفیانہ رضی اللہ عنہا	۱۸۱	حضرت وبعید بن کعب مکی رضی اللہ عنہ
۲۰۲	حرفہ صاء : حضرت صفوان بن مظل رضی اللہ عنہ	۱۸۴	حضرت باب بنی اللہ عنہ (کی کریم) کا زہار و غلام)
۲۰۲	حضرت صہیب رضی اللہ عنہ	۱۸۴	حضرت ربیع بن عبد بن رضی اللہ عنہ
۲۰۳	حرفہ ضاء : حضرت ضر بن خطاب رضی اللہ عنہ		

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۷۳	حضرت مطاع رضی اللہ عنہ	۲۶۱	حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ
۲۷۳	حضرت معن بن زید بن الحسن بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ	۲۶۲	حضرت فرات بن حیال رضی اللہ عنہ
۲۷۳	حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ	۲۶۲	حرف قاف۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ
۲۷۳	حرف فون۔ حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ	۲۶۲	حضرت قیس بن کثوح مراری رضی اللہ عنہ
۲۷۵	حرف واو۔ حضرت احماد بن اسحاق رضی اللہ عنہ	۲۶۳	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
۲۷۶	حضرت ولید بن عقیقہ رضی اللہ عنہ	۲۶۳	حضرت قیس بن عباس رضی اللہ عنہ
۲۷۶	حضرت ہار۔ حضرت بلال مولا عائشہ رضی اللہ عنہ	۲۶۴	حضرت قیس بن کعب رضی اللہ عنہ
۲۷۶	حضرت حبائی ابو مالک رضی اللہ عنہ	۲۶۴	حضرت قیس بن ابی حازم مکی الحسی رضی اللہ عنہ
۲۷۷	حرف یاء۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ	۲۶۴	حضرت قیس بن خرمہ رضی اللہ عنہ
۲۷۷	حضرت زید بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ	۲۶۴	حرف کاف۔ حضرت کابوس بن رجبہ رضی اللہ عنہ
۲۷۷	کتبتہا کا بیان	۲۶۵	حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ
۲۷۷	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۲۶۵	حضرت کعب بن عامر اشعری رضی اللہ عنہ
۲۷۹	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ	۲۶۵	حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۷۹	حضرت ابوامامہ سعدی بن یحییٰ رضی اللہ عنہ	۲۶۵	حرف لام۔ حضرت لجاج زہری رضی اللہ عنہ
۲۸۰	حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ	۲۶۶	حرف ميم۔ حضرت مصعب بن میسر رضی اللہ عنہ
۲۸۰	حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ	۲۶۶	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
۲۸۰	حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ	۲۶۷	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
۲۸۱	حضرت ابو طلحہ کشتی رضی اللہ عنہ	۲۶۸	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
۲۸۱	حضرت ابو صخر رضی اللہ عنہ	۲۶۹	محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۸۲	حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ	۲۶۹	محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ
۲۸۲	حضرت ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ	۲۷۰	محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ
۲۸۲	حضرت ابو غازیہ رضی اللہ عنہ	۲۷۰	حضرت منذر رضی اللہ عنہ
۲۸۲	حضرت ابو یحییٰ دور رضی اللہ عنہ	۲۷۰	حضرت مالک بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۸۳	حضرت ابو قریبہ رضی اللہ عنہ	۲۷۲	موسیٰ و عمران ابن طلحہ رضی اللہ عنہ
۲۸۳	حضرت ابو مریم سلوی مالک بن رجبہ رضی اللہ عنہ	۲۷۲	محمد بن فضالہ بن انس یقول بعض محمد بن انس بن فضالہ رضی اللہ عنہ
۲۸۳	حضرت ابو مریم انصاری رضی اللہ عنہ	۲۷۳	حضرت مجیدہ بن مسعود بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ
۲۸۳	حضرت ابوسامہ رضی اللہ عنہا	۲۷۳	حضرت مالک ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ
۲۸۳	ایک نامعلوم صحابی رضی اللہ عنہ	۲۷۳	حضرت مسلم بن خالد رضی اللہ عنہ
۲۸۵	باب فضل اہل بیت رضی اللہ عنہم		

فہرست عنوانات..... حصہ چہار و ہام

۳۲۷	باب ... تحقیق جماعتوں کے فضائل	۳۲۵	۲۰ یحییٰ و قیم غم کے فضائل
۳۲۷	مطلق جماعت کے فضائل	۳۲۵	ابو یونس بن عامر انصاری رحمہ اللہ
۳۵۳	باب ... قتال کے فضائل میں	۳۳۱	حضرت خضر علیہ السلام
۳۵۳	مہاجرین و مسلمانان اللہ علیہم السلام	۳۳۲	حضرت الیاس علیہ السلام
۳۵۵	انصار و مسلمانان اللہ علیہم السلام	۳۳۶	ابو یونس بن عبد اللہ
۳۶۰	مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم	۳۳۶	ابو اکیلم رحمہ اللہ
۳۶۱	اہل بدر رضی اللہ عنہم	۳۳۷	سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
۳۶۲	قریش	۳۷۷	شریح القاضی رحمہ اللہ
۳۶۸	لولاء و باہم	۳۳۸	عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ
۳۶۸	حدہ علی	۳۳۹	امام شافعی رحمہ اللہ
۳۶۹	عنقرۃ	۳۴۰	محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ
۳۶۹	سیدہ	۳۴۱	محمد بن علی بن الحسن بن محبوب
۳۶۹	قیس	۳۴۱	زید بن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ
۳۶۹	الغریب	۳۶۶	شامہ بن شامہ رضی اللہ عنہ
۳۶۹	لولاء و دہد	۳۴۲	القرآن حکیم ہدیۃ اللہ علیہ
۳۷۰	اشعری	۳۴۳	فرعون کذاب
۳۷۰	ابو سلمہ	۳۴۳	حاتم طائی
۳۷۰	برکت حبیب اللہ	۳۴۳	ابن جعدان
۳۷۰	ذوالحجہ	۳۴۴	ابو طالب
۳۷۱	ذوالسنة	۳۴۵	امراء القیس شاعر
۳۷۱	فی حدیث	۳۴۵	سید بن عامر
۳۷۱	اکلم و خمار	۳۴۶	ابو جہل
۳۷۱	قارص	۳۴۶	عالم و امیر بنیر رضی اللہ عنہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۰۵	قرآنی	۳۷۱	از دو کبریاں والی
۳۰۵	جگہوں کا جائز بیان	۳۷۲	سرخ
۳۰۶	جگہوں کے ذیل میں	۳۷۳	جھیر
۳۰۶	برکی چٹکیں . عراق	۳۷۳	نی عامر
۳۰۶	اسباب الحرج	۳۷۳	حیر
۳۰۷	بر	۳۷۳	تھامہ
۳۰۷	رستاق	۳۷۳	طے بے قائل
۳۰۷	زمانوں کی فتنیات	۳۷۳	باب . جگہوں کے فضائل
۳۰۷	سروی کا سوہم	۳۷۳	۱۔ اللہ تعالیٰ اس کی شان و عظمت میں اضافہ فرمائے
۳۰۷	رجب	۳۷۶	کعبہ
۳۰۸	چند عویں شعبان کی رات	۳۷۸	ذیل فضائل کعبہ
۳۰۸	یوم جس شب جبرائیل علیہ السلام	۳۸۰	حرم
۳۰۹	حرم کا مہینہ	۳۸۳	مقام ابراہیم علیہ السلام
۳۰۹	یوم نبوت	۳۸۳	حرم
۳۰۹	رسول النبی . یحییٰ قربان	۳۸۵	مقام . حاجیوں کو آپ حرم پر لے کر خدمت
۳۰۹	حجرات انعامات اور پھاڑوں کے فضائل	۳۸۵	خائف
۳۰۹	گھوڑے	۳۸۵	مدینہ منورہ کے باہر اہل صلوة و سلام
۳۱۰	سرخ	۳۹۱	ادوی حقیقی
۳۱۰	غری	۳۹۱	العیج
۳۱۰	کبریاں	۳۹۲	مسجد قبا
۳۱۱	کبوتر	۳۹۳	ام
۳۱۱	کڑی	۳۹۳	بیت المقدس
۳۱۲	پر	۳۹۶	شام
۳۱۲	کھیرا	۴۰۲	عسکان
۳۱۲	ہانہ منورہ کند	۴۰۲	جزیرہ العرب
۳۱۲	نار کا در	۴۰۳	نہن
۳۱۳	کھجور	۴۰۳	مصر
۳۱۳	حرف تھاف	۴۰۴	فان
۳۱۴	کتاب القییدۃ از قسم افعال	۴۰۴	ناکوف

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۷۰	الاکمال	۴۶۴	اسب اول ... قیامت سے پہلے پیش آنے والے کامور
۴۷۱	سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	۴۶۴	اصل اول قیامت کے قریب قائم ہونے کے
۴۷۲	الاکمال		اد سے نکل
۴۷۳	صور میں چھوٹک	۴۶۵	الاکمال
۴۷۳	مالاکمال	۴۶۶	اصل ثانی جموں اور نکلوں کا ظہور
۴۷۳	مردوں کا خلا اور جمع ہونا	۴۶۷	مالاکمال
۴۷۳	مردوں کا خلا	۴۶۸	اصل چہارم قیامت کی بڑی نشانیاں
۴۷۳	حشر	۴۶۹	الاکمال
۴۷۳	فصل نزول ... دوم بعد الموت	۴۷۰	اصل پنجم حضور ﷺ سے روئی کی وجہ
۴۷۶	الاکمال	۴۷۱	مانے کا حشر اور تغیر
۴۷۸	حساب	۴۷۱	الاکمال
۴۸۰	الاکمال	۴۷۸	اصل رابع قیامت کی بڑی نشانیاں کا ذکر
۴۸۲	ترک	۴۷۸	نہایت کی ذکر
۴۸۳	الاکمال	۴۷۹	مالاکمال
۴۸۳	طی صراط	۴۸۰	بہی کا ظہور
۴۸۳	الاکمال	۴۸۲	مالاکمال
۴۹۱	الاکمال	۴۸۵	مضامہ مجزا اور پیچھا
۴۹۲	الوجہ	۴۸۶	الاکمال
۴۹۹	الاکمال	۴۸۶	الاکمال
۵۰۳	اندھائی کا وہ	۴۸۶	الاکمال
۵۰۷	الاکمال	۴۸۷	نصیاد
۵۰۸	جنت اور اس کی خوبیاں کا ذکر	۴۸۷	الاکمال
۵۱۱	الاکمال	۴۸۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول
۵۱۲	افس جنت اور دین کے درجات کا ذکر نیز اس میں شریعت	۴۸۷	الاکمال
	کی اولاد کو ترک نہ ہوگی ہے	۴۸۷	جوج اخرج کا خروج
۵۱۲	الاکمال	۴۸۸	مالاکمال
۵۲۳	ایمان والوں کے بیچ	۴۸۹	یہ الرض کا کھانا
۵۲۳	الاکمال	۴۸۹	مالاکمال
۵۲۷	شریکین کے بیچ	۴۹۰	مالاکمال

ضروران دونوں کے ساتھ ملے گا۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ و ابن جریر و ابو عوانہ و حلیف و ابن ابی عاصم و الحاکم
۳۶۰۹۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد
رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ماجہ و العدنی و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۴۔ "ایضاً" محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں
سب سے افضل کون ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ پھر
مجھے خوف ہوا کہ میں پوچھوں کہ پھر کون افضل ہے اور وہ فرمادیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ افضل ہیں انہ میں نے کہا اسے اباجان پھر آپ افضل ہیں
آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہیں۔ رواہ البخاری و ابو داؤد و ابن ابی عاصم و حلیف و ابو نعیم فی الحلیۃ
۳۶۰۹۵۔ "ایضاً" ابو جہری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تیرا دارائی کریم ﷺ کے بعد اس امت
میں سب سے افضل ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المومنین اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تو اہل بیت ہیں ہمارا
موازن کوئی نہیں کرتا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۶۔ "ایضاً" زید بن وہب کی روایت ہے کہ سوید بن غنملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آ کر عرض کیا اے
امیر المومنین میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کا ایسے الفاظ میں تذکرہ نہیں کر رہے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فوراً
اٹھے اور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذی روح کو بیدا فرمایا ان دونوں حضرات سے صرف مومن ہی
محبت کرتا ہے اور ان سے نفی اور ان کی مخالفت صرف بد بخت اور سرکش ہی کرتا ہے ان دونوں حضرات کی محبت قربت خداوندی کا باعث ہے اور
ان سے نفی رکھنا بد بختی ہے بخدا لوگوں کو کیا ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے بھائیوں و زبیروں صاحبین قریشی کے سرداروں اور مسلمانوں کے لوہے کا
تذکرہ کرتے ہیں؟ جو شخص بری نظر سے ان کا تذکرہ کرے گا میں اس سے بری اللہ میں اور اس پر سزا ہوگی۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ
۳۶۰۹۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دے گا اور پھر اسے بھی توبہ کی توفیق نصیب ہو۔
رواہ ابن عساکر

۳۶۰۹۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ اس امت میں سب سے افضل ہیں اور پھر تم میں سے جو افضل ہے اسے
اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الاثر و الاصحاح فی الحجۃ
۳۶۰۹۹۔ جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں
بیٹھا ہوا تھا ایک ایک طرف سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل ایہ دونوں گذشتہ و آئندہ دنیا و آخرت میں ان کے
علاؤ و اہل جنت کے بڑھوں کے سردار ہیں۔

۳۶۱۰۰۔ عبد خدیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں
کون داخل ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! کیا یہ حضرات آپ سے قبل جنت میں
داخل ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جان کو پیدا کرتی ہے۔ بلاشبہ وہ دونوں حضرات جنت کے پہلے کھاتے
ہوں گے اس کا پانی پیتے ہوں گے اور اس کے پتھروں پر کھٹے لگائے بیٹھے ہوں گے جب کہ میں فرمودہ پر بیٹھان حساب کے لیے کھڑا ہوں گا
اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے پہلے جھڑائے کر جائے والے میں اور عادی ہوں گے۔ رواہ العساکری و الاصحاح فی الحجۃ و ابن عساکر

۳۶۱۰۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
کے ساتھ کھڑا ہوگا اور جہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ جاتا چاہیں گے وہ بھی ان کے ساتھ جائے گا اور جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ
بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے گا جس شخص نے عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ بھی ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے ان لوگوں کے

ساتھ جنت کی وہ بھی جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔ روایہ العشاری۔

۳۶۱۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ سب سے آگے ہیں ان کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں جب کہ عمر رضی اللہ عنہ تیسرے نمبر پر ہیں جب کہ عیسیٰ مکتے نہ گھیر لیا اور یہ قندیدہ دستور ہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا جو جس شخص نے مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دی اس پر افتراء باندھنے والے کی جہاد جاری کی جائے گی جو کوزوں اور اسقاط شہادت کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ روایہ الخطیب فی تلخیص المستندہ

۳۶۱۰۳۔ ابن شہاب عبد اللہ بن کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہوں تو تمہارے لیے تیسرے کا بھی نام لے سکتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی شخص مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت نہ دے ورنہ میں اسے تخت کوڑے لگاؤں گا مختصر یہ آخری زمانے میں ایک قوم آئے گی جو ابولہب میری حیت کا دم بھرتی ہوگی اور میرے پیچھے ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہوگی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بدرجہ بندے ہوں گے جو کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ۔ گواہ لیاں دیتے ہوں گے چنانچہ ایک سائل آیا اور رسول کریم ﷺ سے سوال کیا اسے رسول کریم ﷺ نے عطا فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے عطا فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے عطا فرمایا اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی عطا فرمایا پھر اس شخص نے رسول کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اس عطیہ میں برکت کے لئے دعا میں فرمائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے اس میں برکت کی کچھ نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں یا تو نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے عطا کیا ہے یا شہید نے عطا کیا ہے۔ روایہ ابن عساکر

۳۶۱۰۴۔ سلیمان بن یزید حرم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کی رائ میری رائ نہ تھی ایک بیک مسجد کے پچھلے حصہ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے نظر فرمیتے تھے ان کی طرف دیکھا پھر سر مبارک جھکا لیا اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ دونوں سوائے انبیاء مرسلین کے باقی تمام اولیٰین و آخرین کے اور اجرائل جنت کے سر وار ہیں۔ اور یاد رکھو اس کی انہیں خیر مت دو۔ روایہ ابو یوسف فی العلایات

۳۶۱۰۵۔ زرین خشک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سوائے انبیاء مرسلین کے باقی تمام اولیٰین و آخرین کے اور اجرائل جنت کے سر وار ہیں۔ اسے علی رضی اللہ عنہ جب تک یہ زندہ رہیں اس کی خبر انہیں مت کرو۔ روایہ ابو یوسف

۳۶۱۰۶۔ ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایات کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ دونوں حضرات ان ستر (۷۰) لوگوں کی جماعت میں شامل ہوں گے جو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آگے جائیں گے مگر علی علیہ السلام نے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا جب کہ یہ دونوں محمد ﷺ کو عطا کیے گئے۔

روایہ ابن المنذر وابن ابی حاتم وحسنہ فی فضائل الصحابة والذہبوری و ابو طالب العشاری فی فضائل الصديق وابن سرفوبہ

۳۶۱۰۷۔ علی بن حسین کی روایت ہے کہ نبی ہاشم کے ایک لڑکے نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب آپ رضی اللہ عنہ جنگ صلطن سے واپس لوٹ رہے تھے۔ اسے امیر المومنین میں نے جمعہ کے دن آپ کو خطبہ دیتے سنا اور آپ فرما رہے تھے یا اللہ! ہماری اس طرح سے اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی ہے ذرا یہ تو بتا دیجئے کہ خلفائے راشدین کون کون لوگ ہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبائے لگیں پھر گویا ہوئے وہ ابو بکر و عمر ہیں جو کہ آنکہ حدی شیعہ الاسلام اور رسول اللہ کے بعد مہدی بھیہما ہیں جو بھی ان کی اتباع کرے گا اسے سیدگی راوی ہدایت مل جائے گی جو ان کی اقتداء کرے گا وہ رشد تک پہنچ جائے گا جو شخص ان کا حسمک۔ (سہارا) کرے گا وہ حزب اللہ میں سے ہوگا جب کہ حزب اللہ۔ (اللہ کا لشکر) کی طاعت چاہے وہ اٹا ہے۔

روایہ الا الکاتبی و ابو طالب العشاری فی فضائل الصديق و ابن حجر

۳۶۱۰۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہاں سے جو شخص نمودار ہوگا وہ اہل جنت میں سے ہے چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے اہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی بشارت کی مبارکبادی بخش کی رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا:

اور مثنیٰ کا وظیفہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر حرام ہے کہ میں اس کے ساتھ ہاتھ لگاؤں اور میرا ہاتھ اسے قطعہ کیا میں نہیں ایک بھڑا نہ اداں؟ عرض کیے کہ جی ہاں ضرور میرے ہاں آپ آپ پر قربان جائیں آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد اس خلافت کے متولی ابوبکر ہوں گے اور ابوبکر کے بعد عمر ہوں گے۔ (ابو عمر رضی اللہ عنہ) انہوں نے کہا: اس کو بخیر کو پسند رکھتے۔ (رواہ ابن عبد البر)

۳۱۸ھ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ یہ دونوں کی مثال فرشتوں میں بھی ہے اور انبیاء میں بھی؟ یہ ابوبکر فرشتوں میں تمہاری مثال میں بھی ہے چنانچہ جیسا ہے چنانچہ وہ رحمت کے نازل ہوتے ہیں انبیاء میں تمہاری مثال ہر ایک میں اسلام میں ہے چنانچہ جب ان کی قوم نے ان کے ساتھ براسلام کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "من تبعنی لافلہ من ومن عصانی فذلک عقور ورجوم" جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری مخالفت کی وہ میرا تو بھٹکے گا اور جہم کرنے والا ہے۔ اسے عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں تمہاری مثال میں بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر نگاہ کرتے اور خدا کا ناز کر کے ہیں اور انبیاء میں تمہاری مثال نور علیہ السلام میں ہے چنانچہ انھوں نے فرمایا: "رب لا تنزل علی الاوصی من الکفر بن فہار" اے میرے رب! زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی نہ بھیجنا جو وہ اس عداوت میں عداوت ہے۔ (رواہ ابن عبد البر)

۳۱۹ھ... خطاب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کر لیا ہے میری جائیداد بانی سے تم نے عرض کیا وہ چار کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: دو اہل آسمان ہیں سے ہیں اور دو اہل زمین میں سے تم نے عرض کیا اہل آسمان میں سے یہ دو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل و میکائیل۔ تم نے عرض کیا: اہل زمین میں سے یہ دو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ (رواہ الخطیب و ابن عساکر و قاضی نعوذ باللہ منہ و ابن عبد البر)

۳۱۹ھ... وہب و خطاب و ابی جحیفہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے دو وزیر اہل آسمان میں سے ہیں اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہیں اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جبریل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ابوبکر و عمر ہیں۔ (رواہ ابن عساکر)

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ المفاتیح ۱۹۹۷ء ضعیف المباح ۱۹۷۲ء۔

۳۱۶ھ... ابی جحیفہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل و میکائیل اہل آسمان ہیں اور ابوبکر و عمر اہل زمین میں سے ہیں۔ (رواہ ابن عبد البر)

۳۱۶ھ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کفر سے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: اللہ کا رسول افضل ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جب صالحین کا شمار کیا جائے تو ابوبکر کو اس شخص نے عرض کیا پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جب مجاہدین کا شمار کیا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کو لے گا پھر فرمایا: میں جہاں بھی جاؤں میرے ساتھ ہوتے ہیں اور میں عمر کے ساتھ ہوتا ہوں وہ جہاں بھی جائیں جس شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اسے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا میں نے مجھ سے بغض رکھا۔ (رواہ الخطیب و ابن عبد البر و ابن عساکر)

۳۱۶ھ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو کسی ضروری کام کی خاطر بھیجا یا ابوبکر کہ ابوبکر آپ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ بائیں طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ نے ان دونوں (ابوبکر و عمر) میں سے کسی کو کیوں نہیں بھیجا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتے سمجھوں حالانکہ ان کے ساتھ میں ان کا نبیایا مقام ہے جیسا کہ انہوں نے ارادہ گھول کا سر میں مقام ہے۔

رواہ ابن النجار

۳۱۶ھ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھے ہوئے مجھ میں تشریف لائے اور فرمایا: ہم جنت میں جی طرف داخل ہوں گے۔ (رواہ ابن عبد البر)

۳۶۱۲۵..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: یا کھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صفا پر کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو بھی برا بھلا کہہ رہے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غفلت قطع ہو اسے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ ان کا جو ثواب منقطع نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۶..... میمون بن مہران ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کسی اہم کام کے لیے ایک شخص کو بھیجا یا جاب کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے دائیں اور بائیں بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ان دونوں سے کسی کو کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انھیں کیسے سمجھوں حالانکہ وہین میں ان کا ایسا مقام ہے جیسا کہ سر میں کانوں اور آنکھوں کا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۷..... نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ عبد اللہ بن مسعود کی اچھی تعریف کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید چار اشخاص سے حاصل کرنا عبد اللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابی ہریرہؓ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کو لوگوں میں اس طرح سمجھوں جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نے حورایں کو بھیجا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیجتے حالانکہ وہ علم و فضل میں سب سے آگے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا میرے یہاں ایسا ہیں مقام ہے جس طرح سر میں کان اور آنکھ کا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان موانعات (بجائی بندے) قائم کی اسی دوران آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دونوں حضرات ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے نمودار ہوئے رسول کریم ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں سوائے انبیاء و مرسلین کے تمام اولین و آخرین اور پیغمبروں جنت کے سردار ہیں اسے علی کی انھیں خبر مت کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے قیامت کے دن بہت ساری اقوام لائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی کی جائیں گی پھر انھیں دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ کے فرشتے انھیں آڑے ہاتھوں پکڑ لیں گے دوزخ کے قریب تر کر دیے جائیں گے حتیٰ کہ مالک فرشتہ (دار دوزخ جنہم) انھیں پکڑے گا اور دوزخ کے فرشتے انھیں رمت کے فرشتوں کو حکم دے گا کہ انھیں واپس کر دو فرشتے انھیں واپس کر دیں گے اور وہ طویل مدت تک اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندو! تمہارے گذشتہ گناہوں کی وجہ سے میں نے تمہیں دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا اور دوزخ تمہارے اوپر واجب بھی ہو چکی تھی میں نے تمہیں واپس کیا ابو بکر و عمر سے محبت کرنے کی وجہ سے میں نے تمہارے گناہوں کو معاف کر دیے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے آپ کے دائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف عمر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے فرمایا: قیامت کے دن انھیں اسی طرح اٹھایا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف لائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری موت بھی اسی طرح ہوگی ہم دونوں بھی اسی طرح کیے جائیں گے اور جنت میں بھی اسی طرح داخل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۲..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان میں دو فرشتے ہیں ان میں سے ایک نئی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نئی کا حالانکہ وہ دونوں درستی پر ہیں ایک جبرائیل ہیں اور دوسرے میکائیل ہیں اور دونوں انبیاء و ایک نئی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نئی کا حالانکہ میں سے ہر ایک نصیب (درستی پر) ہے۔ چنانچہ وہ ایک ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دوسرے نوح علیہ السلام ہیں میرے دو صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک نئی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نئی کا اور ابو بکر و عمر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الباب ص ۴۰۰۰

۳۶۱۳۳..... عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں

۱۷۳۹ء - حضرت علی بن ابی طالب (ع) کا انتقال ہوا۔ آپ کی قبر کربلا کا شرف ہے۔ آپ کی شہادت کا واقعہ امت کے نبی کے خدس و سب سے نقص ہے۔ آپ کی شہادت کا واقعہ امت کے نبی کے خدس و سب سے نقص ہے۔

[illegible][illegible]

۱۹۶۷ء میں "میر تقی میر" کے نام پر ایک جگہ میں ایوارڈ کی تقریب ہوئی، اس موقع پر میر تقی میر کی شاعری کو سراہا گیا۔

[illegible][illegible]

۳۱۳ھ میں غاصبہ اس شاخ میں داخل ہوئی جس کا تعلق اہل بیت سے تھا۔ اہل بیت کے خلاف اس کا رویہ انتہائی برے تھا۔ اہل بیت کے خلاف اس کا رویہ انتہائی برے تھا۔ اہل بیت کے خلاف اس کا رویہ انتہائی برے تھا۔

۲۰۴۵۔ سید ابن خلدون نے لکھے ہیں اہل عرب نے جو لوگوں نے سنی۔ بنائے اکثر زوال یافتہ و نارسا و خلی بدعت حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کا نام لیا۔
روایۃ الیہ

[illegible]

[illegible]

۲۷-۱۲ خطہ میں بھی اندول لگاتے ہیں کہ طلبہ ان کو پڑھنا اور علی گڑھ میں داخلہ دے کر عربیہ تھے مگر سخی بہ دہلی میں داخلہ دینی کے لیے خرچ فرائض پڑے۔ اس لیے ان کے بھوکے پیٹ پر تھیں۔ ان کے لیے ہم کو کھانے پکڑ کر بھیجنا پڑا۔ وہ کسی راج کے سیرتور، دل پرانی سے اور کھڑے تھے کہ ان کو نہ تو بھیجنا تھا نہ وہ اسے بھیجنا۔ اس لیے آپ سخی جہان نواز کا حکم ہے کہ وہ ان کو بھیجیں۔

[illegible]

۳۹۶ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ تم میرے نائب ہو۔

۳۹۷ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ تم میرے نائب ہو۔

سے کہا اے امیر المؤمنین! مجاہدین! انصار نے آپ کو چھوڑ کر کس طرح ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی حالانکہ آپ منہبت میں اکرم و اعلیٰ ہیں اور سبقت میں اقدم ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: بخدا اگر المؤمنین اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہوتے میں تمہیں قتل کر دیتا اگر تو زندہ رہا ضرور جرم کا مرتکب ہوگا تیرا اس ہوا بکر مجھ سے چار چیزوں میں آگے بڑھ گئے ہیں رفاقت عار سبقت ہجرت میں مغربی میں ایمان لایا جب کہ ابوبکر کبریٰ میں ایمان لائے اور اقامت نماز میں مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ روایہ ابو طالب العساری فی فضائل الصدیق

۳۶۱۵۱۔ عبیدہ و سلمانی کی روایت ہے کہ ایک ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ پر عیب لگا کا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بگوا کر اسے اپنے پاس بلایا پھر اس شخص کے سامنے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان فرمائے چنانچہ وہ شخص معاملہ سمجھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے جو کچھ تیرے متعلق مجھے پہنچا ہے اگر وہ میں نے تجھ سے سن لیا یا تیرے خلاف گواہوں نے شہادت دے دی میں تیری گردن ازادوں گا۔ روایہ العساری

۳۶۱۵۲۔ عبیدہ عوفی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتا ہے میں اسے دس ازادوں کا جو کہ زانی کی حد ہے۔ روایہ العساری

۳۶۱۵۳۔ حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: آپ لوگوں میں سب سے افضل ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ جواب دیا نہیں فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ عرض کیا: نہیں فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ جواب دیا نہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ بات کہتے ہو اگر تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہوتا میں تمہیں قتل کر دیتا اگر تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہوتا میں تمہیں کوڑوں کی سزا دیتا۔ روایہ العساری

۳۶۱۵۴۔ اسامہ بنت عکرم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ امت کے امین تھے ہدایت دینے والے تھے خود بھی ہدایت یافتہ تھے رشد و ہدایت ان کا مقدر تھی مرشد تھے صلاح کا معیاری سے ہمسار بنوئے چنانچہ آج کرتے ہوئے محفوظ حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔ روایہ العساری

۳۶۱۵۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر کو بعد میں آنے والے اور مکرانوں کے لیے محبت بنایا ہے تا قیامت وہ محبت ہیں بخدا اوہ دونوں سبقت لے گئے اور بہت دور نکل گئے جب کہ بعد میں آنے والے سخت پیچیدگی کا شکار ہو گئے۔

روایہ العساری

۳۶۱۵۶۔ ابوالجہم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن اسود حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نکو امر منکواہ اور عبداللہ بن اسود کو قتل کرنے کے ارادہ سے کھڑے ہو گئے تاہم اس معاملہ میں کچھ کام کیا گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شخص اس شہر میں ہرگز نہیں رہ سکتا جس میں موجود ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ملک شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

روایہ العساری فی فضائل الصدیق والا لکناہ

۳۶۱۵۷۔ عکرم بن عجل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے گا میں اس پر مغتری کی حد جاری کر دوں گا۔ روایہ ابن ابی عاصم فی فضائل الصحابہ

۳۶۱۵۸۔ عاصم بن مالک کوفی کی روایت ہے کہ اہل بادیہ (دیہات) کا ایک شخص اپنے اونٹوں کو لے کر آیا اور رسول کریم ﷺ سے اس کی ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے اس سے اونٹ خرید لیے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس شخص سے ملاقات ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیوں آئے ہو عرض کیا: میں اونٹ لے کر آیا ہوں شخص رسول کریم ﷺ نے خرید لیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مال نقدی لے لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں میں نے مال مخفیہ کر کے اونٹ فروخت کر دیئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واہیں جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ اگر آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو میرا مال کون ادا کرے گا؟ ذرا دھیان رکھنا رسول اللہ ﷺ نے کچھ کیا حکم دیتے ہیں پھر واپس آ کر مجھے بھی اطلاع کرنا۔ چنانچہ اس شخص نے آپ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا خود متا اگر آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو میرا قرض کون ادا کرے گا؟

۳۶۱۸۰۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا ایک شخص بولا لوگ تو عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان لوگوں کا پاس ہوا ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بغاوت کے ساتھ نجاشی کے پاس داخل ہوا ان سب نے نجاشی کے دربار میں قتل ہو جایا بجز عثمان رضی اللہ عنہ کے لوگوں نے ابن سیرین سے دریافت کیا: کہ وہ قتل کیا تھا انھوں نے جواب دیا جو شخص بھی نجاشی کے پاس داخل ہوتا تھا وہ مرے بعد سے کا اشارہ کرتا تھا لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرنے سے انکار کر دیا۔ نجاشی نے کہا: تمہیں کچھ نہ کرنے سے کسی چیز نے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے کچھ نہ کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ عزوجل کے سوا کسی کو کچھ نہیں کر سکتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۳۶۱۸۱۔ "مسند علی رضی اللہ عنہ نزاع بن سیرین کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو ملا علی (اوپر کی مخلوق) میں ذی انورین داماد رسول اللہ ﷺ کے نام سے پکارا جاتا ہے چونکہ ان کے کان میں رسول کریم ﷺ کے دو بیٹیاں تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں جنت میں ٹھہری ضمانت دی ہے۔ رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۱۸۲۔ ابو سعید مولا کے قدامہ بن مقلعون کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر چل پڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کی بہت ساری خوبیاں جنت لے گئی ہیں جن کی پاداش میں اللہ تعالیٰ انھیں کبھی بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدیہ فی کتاب الاشراف والحاکم فی المحکم فی الکلی و ابن عساکر

۳۶۱۸۳۔ بشیر السلی کی روایت ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو انھوں نے پانی کو کم پاب پایا تاہم قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص کا چشمہ تھا جسے "رومہ" کہا جاتا تھا وہ شخص ایک مدلل کے بدلہ میں ایک مشکیزہ پانی دیتا تھا رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا یہ چشمہ مجھے جنت میں ایک چشمے کے بدلہ میں بیچ دو اس نے جواب دیا: یا رسول اللہ! میں عیالدار ہوں اور میرے پاس اس چشمے کے علاوہ آمدنی کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی میں کسب معاش کی طاقت رکھتا ہوں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے تینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) درہم میں خرید لیا (اور عائدہ المسلمین کے لیے وقف کر دیا) پھر آپ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ چشمہ میں خرید لوں تو میرے لیے بھی اسی کی طرح جنت میں چشمہ ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں عرض کیا یا رسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید لیا ہے اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۶۱۸۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی منبر پر تشریف لائے ضرور فرمایا کہ عثمان جنت میں جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لا گیا تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں حالانکہ وہ شخص آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے کسی آدمی کی نماز جنازہ نہیں چھوڑی بجز اس شخص کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا میں اس پر نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ ابن الجارود

۳۶۱۸۶۔ اسود بن ہلک کی روایت ہے کہ خیرہ میں ایک اعرابی اذان دیتا تھا اور اسے "جر" کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ کہنے لگا: یہ عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت تک وفات نہیں پائیں گے جب تک اس امت کے امر خلافت کے متولی نہ ہو جائیں اس سے کسی نے پوچھا تمہیں کہاں سے اس کا علم ہوا؟ اس نے جواب دیا: چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم آپ کے سامنے ہو کر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کو میرا ان میں تو لا گیا چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا وہ وزن میں پورے اتارے پھر عمر کا وزن کیا گیا اور وہ بھی وزن میں پورے اتارے پھر عثمان کا وزن کیا گیا اور وہ بھی وزن میں پورے اتارے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۶۱۸۷۔ عمارہ بن روبیع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: کون ہے

اللہ عز وکبر ایک جگہ بیٹھے ام کلثوم رضی اللہ عنہا پر روئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے دو صاحبہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیوں روئے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس لیے رو رہا ہوں چونکہ آپ کے ساتھ قائم سرکاری رشتہ ٹوٹ چکا ہے آپ نے فرمایا: روئیں تم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میرے پاس سو (۱۰۰) بیٹیاں ہوتیں ایک کے بعد دوسری مرنے لگیں تو میں بھی ایک کے بعد دوسری کا نکاح کرتا تھا۔ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ ہوئی یہ جبرئیل امین ہیں یہ مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بہن رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تم سے کروں اور اس کا میر بھی وہی مقرر کروں جو اس کی بہن کا تھا۔

رواہ ابن عساکر و قال کنذال: والمحققان الا والی وھبہ

۳۶۲۰۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہی بھیجی ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کی شادی

عثمان سے کروں۔ رواہ ابن عدی و الدارقطنی و ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الاطلا ۹۶۷ وضعیف الجامع ۱۵۷۲

۳۶۲۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کا

نکاح عثمان بن عفان سے کروں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر میرے شوہر سے افضل ہیں رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: تمہارے شوہر سے اللہ اور

اللہ کا رسول محبت کرتا ہے اور وہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہو گئیں تم اس کا مقام دیکھ

لو گی لوگوں میں بلند مرتبہ والا کسی کو بھی نہیں دیکھو گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا تم اس سے نہیں حیا کرتی ہو جس

سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟ بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیا کرتے ہیں۔ رواہ ابو یوسف و ابن عدی و ابن عساکر

۳۶۲۱۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس ایک ایسا شخص نمودار ہونے والا ہے جو اہل جنت

میں سے ہے چنانچہ عثمان عفان رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ایک روایت میں ہے کہ اس میں کوئے سے تمہارے پاس ایک ایسا شخص داخل ہوگا جو اہل

جنت میں سے ہے چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ رواہ ابن عساکر و ابن النجار

۳۶۲۱۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام جہنم میں اترے تو آپ ایک حوض میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ

ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور یہ بھی باقی میں دیکھا لینے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے چنانچہ رسول

اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو گلے لگا لیا اور فرمایا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے ساتھ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۳۔ مہلب بن ابی صفرو کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا: آپ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو دنیا میں کیوں بلند

و عالی مقام دیتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اولین و آخرین میں کوئی شخص ایسا نہیں جس نے کسی

نبی کی دو بیٹیوں کے ساتھ شادی کی ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے آپ پر صرف ایک ازار تھا جو گلوں

کے درمیان ڈال رکھا تھا جب کہ آپ کی رانیں ازار سے باہر تھیں اتنے میں ابو بکر نے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے انھیں اجازت دی اور وہ گھر

میں داخل ہو گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھیں بھی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور وہ بھی اندر داخل ہو گئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ

تشریف لائے آپ نے انھیں اجازت دی جب رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور گھر میں داخل

ہو گئے آپ کا یہ انداز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا جب یہ حضرات گھر سے چل دیئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے مگر آپ کی حالت میں کوئی تغیر نہیں پیدا ہوا لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ

کپڑا پہنا ہوا تھا اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی آپ ﷺ اسی حالت پر باقیں کرتے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور اسی حالت پر بیٹھے ہوئے باقیں کرتے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لیے عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور باقیں کرتے رہے جب یہ حضرات چلے گئے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر گھر میں داخل ہوئے آپ بیٹھے نہیں اور نہ ہی کوئی پروا کی پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ بیٹھے نہیں اور نہ ہی پروا کی لیکن جب عثمان داخل ہوئے آپ بیٹھ گئے اور کپڑے بھی درست کر لیے آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیاء شکر کروں جس نے فرشتے بھر حیاء کرتے ہیں۔ رواہ مسلم و ابویعلیٰ و ابوداؤد و ابن جریر

۳۶۲۲۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی آپ کی رانوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں بھی اجازت دی اور آپ اسی حالت پر بیٹھے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے پڑے کی طرف ہاتھ دیا اور رانوں پر پہنچ کر لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گویا آپ کو نا پسند ہے کہ عثمان آپ کو اس حالت میں دیکھ لیتے ارشاد فرمایا: مہمن متر کے جوگر ہیں حیا دار ہیں جس کی کمرشتے بھی ان سے حیا نہ کرتے ہیں۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۶۳۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تھے اور ہم اپنے اوپر ایک عی الخاف اڑھے ہوئے تھے اس لئے میں ابو بکر آئے اجازت طلب کی گھر میں داخل ہوئے اور پھر نکل گئے پھر عثمان آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اپنے کپڑے اپنے اوپر درست کرلو پھر عثمان داخل ہوئے اور پھر باہر نکل گئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر آئے آپ نے انھیں اجازت دے دی جب کہ عثمان آئے آپ نے انھیں اس وقت تک اجازت نہیں دی جب تک کہ میں نے اپنے اوپر کپڑے نہیں درست کر لیے آپ نے فرمایا: عثمان سے اللہ تعالیٰ حیا کرنا میں نے بھی ان سے حیا کرتا ہوں۔ (رواہ ابن عساکر)

۳۹۲۴۴ - ام کلثوم بنت ثمامہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ہم آپ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں چونکہ لوگ ہم سے زیادہ راوی تھے اس لیے متعلق سوال کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اسی گھر میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا بہت بخشنیدی رات تھی نبیؐ پر جبریل وی لے کر نازل ہوا۔ جب آپ پر وہی نازل ہوئی تھی آپ کی کیفیت شدید تر ہو رہی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا۔

”اے مسلمان! علیک قولاً لقللاً“ جب کہ عثمان رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ کر اے آپ نے فرمایا اے عثمان کہہ دو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی اس جگہ پر کسی شریف و مکرم شخص ہی کو بخشا سکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳ ابو بکر صدیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بوقت وفات اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو کوئی خاص عقیقت وصیت کی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اللہ کی پناہ اس کے علاوہ کچھ نہیں جو میں آپ کو ابھی بتاتی ہوں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں اور کہا اے حفصہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ والی واطہ دینی باتوں کی قمر باطل میں کہیں میری تصدیق نہ کرو اور حق کی تکذیب کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر فحشی طاری ہوئی میں نے کہا: آپ رخصت ہو گئے مجھے اس کا پتہ نہیں تھا چنانچہ آپ نے فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میں اپنے والد کو؟ آپ خاموش رہے۔ میں نے کہا: اپنے والد کو آپ خاموش رہے پھر آپ پر فحشی طاری ہوئی جو پہلے سے زیادہ فحش میں نے کہا آپ رخصت ہو گئے میں نے کہا مجھے اس کا پتہ نہیں تھا میری دیر میں آپ کا پھر حقائق کو یاد فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ خاموش رہے آپ پر پھر فحشی طاری ہو چھٹی کی دونوں مرتبہ سے زیادہ سخت تھی حتیٰ کہ میں گمان ہوا کہ آپ کی رحلت ہو چکی ہے پھر جب آپ کو واقف ہو فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ خاموش رہے میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ پھر خاموش رہے۔ میں نے کہا: تم جانتی ہو کہ روزانہ سے پر کوئی شخص ہے اسے اجازت دو چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اس امت میں سے ہے زیادہ دوا دار ہے اور روزانہ سے رومی تھے انھیں اجازت دی اور وہ اندر داخل ہوئے نبی کریم ﷺ نے

میں بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھا اور بھی رقیہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے پاس داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کیا تم نے ان سے بھاجا کوئی دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ میں بھی عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تھا اور بھی رقیہ رضی اللہ عنہا کی طرف۔ رواہ النجاشی وابن عساکر

۳۶۱۵۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت جموں رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی نبی کریم ﷺ کی بیوی کو ساتھ لے کر محل لے گئے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ کو ان کے تعلق کوئی خبر نہ ہوئی تھی آپ نے ان کے متعلق خبریں دیں شروع کر دیں ایک عورت جس کا تعلق قریش سے تھا وہ ہجرت سے آئی آپ نے اس سے پوچھا: کہنے لگی: اے ابو القحطام! میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے فرمایا: تم انہیں کس محل میں دیکھا ہے؟ میں نے انہیں اس محل میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے رقیہ رضی اللہ عنہا کو گھر سے پرستار کر رکھا تاہم گھر سے کو بائیک رہے تھے اور بیچے بیچے محل سے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارا کام بھی ہے بلاشبہ لو طاعیہ المسلما کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی۔

رواہ الطبرانی والبیہقی وابن عساکر

۳۶۲۶۰۔ "ایضا" ابھی بنی قریظہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہماری اس مسجد میں توجہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک گھر خرید کر مسجد میں توجہ کر دی۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۶۲۶۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو بیت رضوان کا حکم ہوا تو عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے محل مکہ کے پاس بھیجا تھا آپ نے لوگوں سے بیعت لی اور پھر فرمایا: یا ایہذا اللہ! عثمان میرے اور میرے رسول کے کام میں معروف ہیں چنانچہ آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا تو کیا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا جو عمر لوگوں کے بچے ہاتھوں سے بدرجہا افضل تھا۔

رواہ ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے بخیر ضعیف الترمذی ۷۶۵۔

۳۶۲۶۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا اور میرے ہاتھ پر ایک سیب رکھا دیا کیا اسے میں اپنے ہاتھ میں لائے بیٹھے گا دیکھتے تھے وہ سیب دو حصوں میں چھٹ گیا اور اس سے ایک تو بیسورت حور برآمد ہوئی جس کی آمد میں گدھ کے پروں کے بیٹھار بھیجیں جس میں سے کہا: تو کس کی ملکیت ہے اس سے کہا: میں اس شخص کی ملکیت ہوں جو ظلمت میں داخل ہوا ہے یعنی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۶۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا مجھے ایک سیب تمنا دیا گیا تھا اس سے ایک حور ظاہر ہوئی چنانچہ اس کی آنکھوں کی چٹکیں گدھ کے پروں کی چٹکیں جیسں میں نے پوچھا تو اس کی ملکیت ہے اس نے جواب دیا: وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ہے۔

کلام: حدیث ضعیف ہے بخیر ضعیف الترمذی ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸۔

۳۶۲۶۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا جو ایک سیب میں نے مجھے ایک سیب دیا وہ میرے ہاتھ میں ٹوٹ گیا اس سے ایک لڑکی نکلی جس کی چٹکیں گدھ کے پروں کی طرح۔ (باریک) میں نے اس سے پوچھا تو اس کی ملکیت ہے اس نے جواب دیا: میں اس شخص کی ملکیت ہوں جو آپ کے بعد ظلمت میں داخل ہوا ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے بخیر ضعیف الترمذی ۷۶۸۔

۳۶۲۶۵۔ "ایضا" ابھی بنی قریظہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میرے ہاتھ پر ایک سیب تھا جس کی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الاطراف ۲۶۰۳۔

۳۶۲۸۔ "ایضاً" ابو حازم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی کنوئیں کے مندر پر ناکھیں لٹکا کر بیٹھ گئے جس طرح کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیے ہوئے دیکھا پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ فرمایا ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو پھر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے اور انھوں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے انھیں دیکھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ہی کیا جیسے انھیں دیکھا (یعنی انھوں نے بھی کنوئیں میں ناکھیں لٹکا دیں) پھر عثمان آئے اور آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں بھی جنت کی بشارت دو لیکن انھیں ایک تخت آرمائش سے بالا پر سے لگا جب رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا اپنے کھٹے پڑے سے ڈھانپ دیے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم آئے آپ نے ایسا نہیں کیا لیکن عثمان آئے آپ نے گھٹنوں پر کپڑا کدوایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر ۳۶۲۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حواریوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے ایک حواری ہیں۔

رواہ ابن عساکر ۳۶۲۵۔ اوس بن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک جبرئیل امین تشریف لائے مجھے اپنے اوپر سوار کر کے رب تعالیٰ کی جنت میں داخل کر دیا میں جنت میں بیٹھا ہوا تھا ایک میرے ہاتھوں میں ایک سیب آگیا وہ دو حصوں میں بٹھ گیا اور اس سے ایک خوبصورت لڑکی ظاہر ہوئی میں نے اس سے زیادہ حسین کوئی لڑکی نہیں دیکھی وہ ایسی صبح کر رہی تھی جو تاملین سے نئی تہ فرین نے میں نے کہا: اسے لڑکی تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں حورمیں ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے کور سے پیدا کیا ہے میں نے کہا تو کس کی ملکیت ہے؟ جواب دیا: میں خلیفہ مظلوم عثمان بن عفان کی ملکیت ہوں۔ رواہ ابن عساکر والطبرانی

۳۶۲۷۔ "مسند عثمان" ابوسلمہ بن عبد الرحمن کی روایت سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جھانکے جب کہ آپ گھر ہی میں محصور کیے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اس شخص کو جس نے حراء کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو ستا ہوا جب کہ حراء پہاڑ جو منے لگا تھا آپ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور پھر فرمایا: حراء ہرک جاؤ تھو پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے میں آپ کے ساتھ تھا لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کی پھر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو بیت رضوان کے موقع پر حاضر تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرکین اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا اور آپ نے فرمایا تھا: یہ ہاتھ میرا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے چنانچہ آپ نے خود میرے لیے بیت کی چنانچہ لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا۔ پھر فرمایا: میں اس شخص کو واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا جب آپ نے فرمایا تھا: لوگوں انھیں اس گھر کو خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں گھر ہوگا؟ چنانچہ میں نے گھر خرید کر مسجد میں توسیع کر دی لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ محبت کے موقع پر حاضر تھا آپ نے فرمایا تھا: کون شخص آں کے دن مقبول خرچہ کرے؟ چنانچہ نصف لشکر کو میں نے اپنے مال سے ساز و سامان فراہم کیا لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا: پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو ہر روز کے موقع پر حاضر تھا کہ اس کا پانی مسافران کے لیے خرید کر صدقہ کر دیا جائے میں نے اپنے دل سے وہ کواں خرید اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا لوگوں نے آپ کا یہ واسطہ بھی تسلیم کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی والبیہقی والدارقطنی وابن ابی عاصم وسعید بن منصور

۳۶۲۶۔ "ایضاً" حنف بن قیس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حج کی نیت سے نکلے اور مدینہ سے گزرتے ہم مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں علی بن ابی طالب زہیر بطنی، سعید بن ابی وقاص بیٹھے تھے تحریر کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ پر زور لگ گیا چارہجی جس سے آپ نے سر ڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں علی بن ابی طالب نے جواب دیا؟ یا رسول اللہ! کیا یہاں؟ ازہیر میں؟ جواب دیا:

جی ہاں فرمایا: کیا یہاں علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں فرمایا: کیا یہاں سعد رضی اللہ عنہ ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص نبی فلاں کا بھرا خریدے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کرے گا چنانچہ میں نے میں برادرِ ارمیہ فرمایا اچھیں برادرِ ارمیہ کے بدلہ وہ جگہ خرید لی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: وہ جگہ میں نے خرید لی ہے آپ نے فرمایا اسے مسجد میں شامل کرو تمہیں اس کا اجر دو اب ملے گا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا جی ہاں پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص برادرِ ارمیہ سے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا میں نے دو کنواں اتنے ارمیہ میں خریدائیں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے دو کنواں خرید لیے ہیں آپ نے فرمایا اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کرو اس کا اجر دو اب تمہیں ملے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا جی ہاں پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بخش مسرہ کے موقع پر لوگوں کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو شخص لشکر کو ساز و سامان سے لیس کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا چنانچہ لشکر کو میں نے ساز و سامان سے لیس کر لیا تھا اور یہی تک کی معمولی چیز تھی میں نے پانی کا سا برتنی اللہ عنہم نے کہا جی ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کو اور بتایا اللہ کو اور بتایا پھر آپ واپس آتے گئے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل والبیہقی وابن خزيمة وابن حبان والدارقطني وابن ابی عاصم فی السنۃ والصبۃ ۳۱۲۷۳۔ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے آل فلاں کی جائیداد خرید لی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے پانی کا حق وقف کر دیا ہے میں تو یہی سمجھتا تھا کہ آپ کے علاوہ اسے کوئی نہیں خرید سکتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط ۳۱۲۷۴۔ "مسند مجتہد" میں ابن ابی حازم کی روایت ہے کہ ابوہریرہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رحمت اللہ علیہ نے دوی والے دن جب آپ حضور ﷺ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ کر رکھا ہے میں اس پر صبر کرتا ہوں نہیں کہتے ہیں چنانچہ موقع سے آپ کو اس دن صابر رہا۔ رواہ ابن سعد احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ والترمذی وقال حسن صحیح وابن ابی عاصم فی السنۃ والبیہقی والنعیم فی الحلیۃ وسعد ابن منصور

۳۱۲۷۵۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد تم عترتِ نبویہ آؤ گے اس سے دو چار ہو گے قرہہ گز قال نہ کرنا۔ رواہ ابوہریرہ وسعد بن منصور

۳۱۲۷۶۔ "ایضاً" ابوہریرہ مولا نے عثمان کی روایت سے کہ بلوی کے موقع پر میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المؤمنین آپ بھی جواباً جنگ کریں۔ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں جنگ نہیں کروں گا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک چیز کا وعدہ کر رکھا ہے میں اس پر صبر کرتا ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۲۷۷۔ "ایضاً" حقیق کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ولید بن عقبہ سے ملاقات ہوئی ولید نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کیوں امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کنارہ کش ہوئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عثمان رضی اللہ عنہ کو میرا پیغام پہنچا کہ وہ میں احد کے موقع پر جنگ سے نہیں بھاگا جنگ بدر میں بھی پیچھے نہیں رہا ہوں اور عرقِ سنت کو بھی نہیں ترک کیا چنانچہ ولید نے جا کر عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جو کہتے ہیں کہ میں جنگ ارمیہ میں بھاگا نہیں ہوں "مجھے اس کی عار کیوں دلا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے محافظ کر دیا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان الذين تولوا منكم هؤلاء النقيس العجمان اما استمر لهم الشيطان بعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم

جن لوگوں نے دو جماعتوں کے باہم مقابل ہونے کے دن روگردانی کی انہیں شیطان نے پھنسا دیا تھا ان کے بعض اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ "اور ان کا یہ کہنا کہ میں بدر میں پیچھے نہیں رہا ہوں میں تو رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی جدِ امی میں لگا ہوا تھا پآ خرو و وفات پا گئیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مالِ نبوت سے احصہ دیا تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے عذر سے عذر میں گویا وہ حاضر تھا اور ہاں کا یہ کہنا کہ

میں نے سنت عمر بن الخطابؓ سے سنا ہے کہ اس کی طاقت نہیں رہتا اور نہ ہی عبدالرحمنؓ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان کے پاس جاؤ اور انہیں یہ بتا دو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و الطبرانی و البیہقی فی مسند عثمان و العیاض ۳۶۷۸۔ "ایضاً" سعید بن عاصم کی روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا زہد نبی ﷺ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی آپ اپنے بستر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر پہنے لیئے ہوئے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی آپ ﷺ اس حالت میں رہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُنے کی حاجت پوری کی اور پھر واپس لوٹ گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ انہیں اجازت دی اور آپ اسی حالت پر برقرار رہے عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہا کا کام پورا کیا اور پھر واپس لوٹ گئے عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے آپ کے پاس داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ مجھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے اوپر اپنے کپڑے درست کرو میں نے اونچی حاجت پوری کی اور پھر واپس لوٹ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا چاہیے؟ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے آپ نے حرکت نہیں کی لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ فوراً سنبھل گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان حیا دار فقیص ہیں مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے اسی حالت میں انہیں اجازت دی وہ اونچی حالت مجھ تک۔ (مسند احمد) نہیں پہنچا پائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو عوف و ابو یعلیٰ و ابن ابی عاصم و البیہقی ۳۶۷۹۔ "ایضاً" ابو عبدالرحمن سلمیٰ کی روایت ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا آپ نے ہوائیاں پر گھر کے اوپر سے جھانک کر فرمایا: میں جنہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کرتا ہوں کیا جنہیں معلوم ہے کہ حرام پیاز ملنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قرآن مجید! یہ چونکہ تجھے پریا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے ہوائیوں نے کہا: جی ہاں یا سب آپ نے فرمایا: میں جنہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کرتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمودہ ہو کہ موقع پر فرمایا: کون شخص لشکر کے اخراجات برداشت کرتے گا جب کہ لوگ تنگدستی کا فکار تھے میں نے ہی لشکر کو سارے سامان سے لیس کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: میں جنہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کرتا ہوں کیا جنہیں معلوم ہے کہ روم کے کنوئیں سے کوئی شخص پانی نہیں پی سکتا تھا؟ یہ کہ کوئی تہیوں سے خریدے چنانچہ میں نے وہ کنوئیں خرید کر مالدار اقیقہ و مسافر کے لیے وقف کر دیا۔ لوگوں نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: جی ہاں اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے بہت ساری چیزیں کیں۔

رواہ الترمذی و ابی داؤد و ابن حبان و البیہقی فی مسند عثمان و الحاکم و سعید بن منصور و الدارقطی و البیہقی

۳۶۸۰۔ ثمال بن حزن قشیری کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر میں موجود تھا جب عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر جھانک کر فرمایا: میں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا جنہیں معلوم ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ ہجرت لائے اس وقت "بشر روم" کے علاوہ مدینہ میں بیٹھا پانی نہیں بھی دستیاب نہیں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص روم کا کنوئیں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا اسے جنت میں اس سے بہتر صلہ ملے گا چنانچہ میں نے کنوئیں اپنے ذاتی مال سے خریدا؟ جب کہ تم مجھے آج اس کنوئیں سے پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں مسند رکھا پانی پی رہا ہوں لوگوں نے اس کا اعتراف کیا۔ آپ نے پھر فرمایا: میں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا جنہیں معلوم ہے کہ مسجد کو کون کے لیے نیک ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص آپ فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے گا اسے جنت میں اسے بہتر صلہ ملے گا چنانچہ میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کر دیا حالانکہ تم آج اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے مجھے روک رہے ہو۔ لوگوں نے اعتراف کرتے ہوئے کہا: جی ہاں فرمایا: میں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جیشِ محرم کو میں نے اپنے مال سے سارے سامان فراہم کیا: لوگوں نے کہا: جی ہاں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا جنہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے مہر پہاڑ پر تھے آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر اور میں تھا اچانک پہاڑ حرکت میں آ گیا حتیٰ کہ حرکت کی وجہ سے پہاڑ سے پتھر گرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور فرمایا: اے شہر رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا وہ شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ان لوگوں

خوش ہو جائے تین ہار لگا تا خراج عین پیش کیا جاتا ہے پھر سہ ہار اور ایک اور سہ ہار۔

ثم باحری کمی لثم عسرا التاک حیر و وقت الشرا

پھر ایک ہار دے کہ دس ہار پوری ہو جائے تیرے پاس خیر و بھلائی پہنچی ہے اور شر سے محفوظ کیا ہے۔

الکحت والله حصا نا زهرا والت بکر و لقت بکرا

بخدا تیرا نکاح ایک پاکدامن چاندی صورت سے کیا جائے گا تو بھی کنوارا ہے اور کنواری کو پائے گا۔

و قبتنا بنت عظیم قدرنا بنت امری بقد اشاد ذکرنا

تم اس قدر و منہات کے اعتبار سے عظیم باپ کی بیٹی پاؤ گے ایک ایسے شخص کی بیٹی ہے جس کی شہرت کے تذکرے ہوں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خالد کے قول سے عجب کیا اور کہا اے خالد کیا کہتی ہو؟ دو بولی اے عثمان!

لک الجمال و لک اللسان هذا لسی معہ السر هان

تمہارے لیے حسن و جمال اور زبان ہے یہ شخص نبیؐ کے پاس برحان ہے۔

ارسله بقلعه الدہان و جاء و التزیل و الفرفان فابعیہ لا تغنا لک الاوتیل

اللہ تعالیٰ نے انھیں بہ حق پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ان کے پاس منزلیں و فرقان آئے ہیں بلکہ قرآن کی اجازت کرو تجھے بت گمراہ نہ کرنے پائیں۔

میں نے کہا اے خالد! آپ ایسی چیز کا ذکر کر رہی ہیں جس کا چاہے ہمارے شہر میں چل پڑا ہے آپ اس کی وضاحت کریں وہ محمد بن عبد اللہ ہیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن انہیں کے اور اللہ کی طرف اس کی دعوت دیں گے پھر بولی اس کا چراغ ہمیشہ روشن رہے گا

اس کا دین فلاح و کامیابی ہے اس کا معاملہ کامرانی ہے اسے ناپ حاصل ہو گا مگر لوگوں اس سے مغلوب ہوں گے صحیح و نیکافضول ہو گی اگرچہ

گھسان کی جنگیں ہی کیوں نہ ہوں تم لوگوں میں ہے پیام ہی کیوں نہ ہو چاہیں نیز سے کیوں نہ پہنچے لیے جا میں پھر خالد اٹھ کر چلی گئی لیکن اس کا کھانا

میرے دل میں رہی کس گیا میں اس معاملہ میں سوچ و بچاؤ کرنے لگا ورنہ انشاء میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اگلتا بیٹھا تھا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ

کے پاس آیا اور انھیں تنہائی میں پایا میں ان کے پاس بیٹھ گیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے غر مند دیکھا آپ نے غر مند ہی کی وجہ پوچھی چونکہ ابو بکر دل

میں دوسروں کا در در کھنے والے شخص تھے میں نے انہیں اپنی خانہ کا کھانسن ڈالا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب عثمان رضی اللہ عنہ میری ملاکت ہو

باشہ تو عقلمند آدمی ہے تمہارا سے اوپر حق باطل سے علی بن ابی سلمہ کیسے بت ہیں جن کی تمہاری قوم مہادت کرتی ہے کیا یہ کوٹھے پتھر نہیں جو تن میں

سکتے ہیں نہ کوئی سکتے ہیں جو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع لائیں نے کہا بخدا تیری بات حقیقت میں ہے ایسے ہی ہیں ابو بکر بولے اللہ کی قسم تمہاری خانہ

نے سچ کہا ہے بخدا! یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد بن عبد اللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں مخلوق کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا تم ان کے پاس جا سکتے ہو کہ

ان کی بات سن لو میں نے حافی بھری، بخدا! تھوڑی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اوسر سے گزرے علی

رضی اللہ عنہ نے پکڑے اٹھائے ہوئے تھے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی طرف اٹھے اور آپ کے کان میں سرگوشی کی

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عثمان! رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی دعوت قبول کرو اور دست میں

داخل ہو جاؤ! بادشہ میں اللہ کا رسول ہوں تیری طرف اور مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ بخدا میں نے جو بھی آپ ﷺ سے بات کی میں نے

زر و پھر ذلیل نہیں کی اسلام قبول کر لیا اور غرہ شہادت چڑھ لیا اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی چنانچہ نبی

جاتا تھا کہ سب سے اچھا جوڑا عثمان رضی اللہ عنہ اور رقیہ رضی اللہ عنہا کا ہے پھر دوسرے دن صبح کو ابو بکر رضی اللہ عنہ عثمان بن مظعون ابو عبیدہ و ان

جراح عبد الرحمن بن عوف ابو سلمہ بن عبد الاسد اور ارقم بن ابی ارقم کو لے آئے اور انھوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

اڑھیں (۳۸) مرد جمع ہو گئے عثمان رضی اللہ عنہ کے اسلام لاتے تھے متعلق ان کی خالد سعدی نے یہ اشعار کہے ہیں۔

هدی اللہ عنما نا بقول الی الہدی و آر شدہ و اللہ یهدی الی الحق

اللہ تعالیٰ نے عثمان کو ہدایت دی ہے اور ہدایت کی طرف اس کی راہنمائی کی ہے اللہ تعالیٰ حق کی راہنمائی کرتا ہے۔

فنا بے بدلہ ہی اللہ سے محبت' و کان برایہ لا یقصر عن الاقتصاد فی

اس نے استعصوابِ زمانے سے مجھ کی اعتبار کی جب کہ خدا داکے تیاری سے نہیں روکتا۔

وانكحه الممريت بالحيت

اس شفیقہ نے اسی جلی کا کھانا کر دیا اور وہ اس جلی کا نام دیا یہ کھجور کا ہے۔ جلافتی میں سورج کو، اندر دہا ہے۔

لہذا ک یا ہن : لو! شمس مہجتی
و اسے ہمیں انداز سب بھی ملحقی۔

۱۰۰ عیسوی کے بعد: تھویریسی کا فرمانا ہے تو خدا میں

نواب مسکایا، اب بکر رضی اللہ عنہ و دیگر رضی اللہ عنہ دیکھ رہے تھے حضرت ابراہیمؑ سے تھے میرا نام ہے آئندہ وہ وہ۔ پاس انھوں نے کہ
 لی ہے کہ آپ نے قرآن مجید منکھویا اور کھول کر اپنے سامنے رکھنا چاہیے جب آپ کو کھلایا قرآن مجید آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔

رواہ ابو یعلیٰ و احمد بن حنبل و اصح

۳۶۳۴ "ایضا" چاہی کہ روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محمد بن عمروؓ کو فرمایا اے قوم مجھے سے کئی کرم چونکہ میں ان
 ہوں اور تم ہمارے مسلمان ہیں لیکن اللہ کی قسم مجھ سے پہلے نیک ہو گا جس سے اس نے اصلاح کرادہ لیگا اسے خواہ میں درستی تک پہنچاؤں مجھ سے خطا
 دہی کر کے مجھے کفر کر دے پھر تم بھی مجھے اس کے نزدیک جڑھ سکتے اس لیے فی نہر جہا نہیں کہ سب سے تمہاری غلطی تھی۔ اسے دین میں تھیں جسے جو کہ
 سچے ہیں جب لوگوں نے ان کو کہہ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں اللہ تعالیٰ کا دلا دیا ہوں یا تم اسے اللہ تعالیٰ کی ولادت کے وقت میں
 امر کی دعوت دیتے جو جس کی طرف چاہتے ہو: اے سچے موزوں حالیکہ تم سب ایک شخص پر مجتمع ہو جاؤ وہ وہ انہوں نے اور تم دین کے اہل بھی ہو اور
 پھر تم کو یہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعوت قبول نہیں کیا کہو کہ اللہ کے پاس دین کی تدبیر ہوتی ہے۔ تم کو کہ یہ خلافت میں سے کو اور یا سب سے
 حاصل کی ہے اور مسلمانوں سے مشورہ کرنا حاصل نہیں کی یا تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ پر ارادہ سے نہیں جانتا یا آخر سے نہیں جانتا
 جب لوگوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ نے فرمایا یا اللہ! ان کی تعداد کو بچے شمار میں رکھ لے اور میں بن چین کر لیں کہ اور ان میں سے کوئی بھی
 باقی نہ رہے کہ وہ کہتے ہیں جو لوگ فتوحات میں لگے ہوئے وہ ان میں ان میں سے تھے چنانچہ یہ سب نے اس بڑے جنگجو مدینہ منورہ پہنچے جنہوں نے میں
 اور تک مدینہ کو فتح کر لیا تھا اور ان کی مدد سے کہ اب سے جو چاہا کر کر رہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۳۵ "ایضا" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے موقع پر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں
 نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کل عام طلال ہو چکا ہے: آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہیں اچھا لگا کہ تم لوگوں کو اور مجھ سے کہو؟ میں
 نے عرض کیا کہ میں فرمایا: ہر ایک تم کو ایک شخص کو کہل کر اسے تم کو یا تم پر فی انسانیت کو کھل کر دے میں اور ان میں سے کہل دیا۔

رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۶۳۶ "ایضا" کہ پہلی کدہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضورؐ تھے آپ رضی اللہ عنہ نے
 ایک روشتہ من سے مجھ کو اور فرمایا: اسے لوگوں کو کھلنے کے لئے کہہ دو بلکہ میری رضا مندی حاصل نہ کرو اللہ کی قسم اگر تم نے
 نماز نہیں پڑھے مگر کے اور نہ ہی ان کے ساتھ جہاد نہ ہو گئے کہ تخت تخت اختلاف کے تصور میں نہیں جائے حتیٰ کہ تم لوگوں کو نہ دیا چاہیے نہیں
 نے ان لوگوں کو تمہیں کی تمہیں ایک دوسرے میں دشمنی پھر یہاں یہ نہ تواتر کی

بِقَوْمٍ لَا يَحْجُرُكُمْ شِقَاقِي اِنْ يَصْبِيحُكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَكُمْ فَمَوْعُ اَوْ فَوْقَ هَؤُلَاءِ اَوْ فَوْقَ صَالِحٍ وَاَوْفَوْهُ لَوْ طُ

مِنْكُمْ بَعِيدٌ

اے میری قوم! جس میں میری مخالفت ہو: برا سمجھو کہ میرے کہیں تمہارا نواب میں جان نہ پاؤ گا جو تو میرا نہ ہو تو میرا تو میرا قوم صانع ہا

نازل ہو اور قوم ہوا میں نہ تھے اور نہ ہی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہاری یہ رائے ہے انھوں نے جواب دیا کہ آپ
 ہاتھ رکھ لیں چونکہ یہ چیز آپ کے لیے باعث محبت ہوئی نہ پانچ لوگوں نے کفر میں داخل ہوئے کہ آپ کو شیعہ کہیں۔

رواہ ابن سعد و ابن ابی شیبہ و ابن مسیح و ابن اسحاق و ابن عساکر

۳۶۳۷ "ایضا" عبداللہ بن عدی بن زیاد کی روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ حضورؐ
 تھے جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو کفر پر نہ جانتے تھے: اب میرے لوگوں میں ان لوگوں کے ساتھ نہ پڑھنے میں میری مشغول کرتا ہوں
 مارا کہ آپ ہمارے میں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کے لیے سے افضل ہے جب تم لوگوں کو اچھا نہ کرے وہ انھوں کے ساتھ اچھا نہ کرے
 اور جب تم لوگوں کو برائی کرتے دیکھو تو ان کی برائی سے کہہ دو کہ میں یہاں ہوں اور وہ ان کے خلاف ہیں اور وہ ان کے خلاف ہیں

کے کہ دشمن ہیں تو یہ اور الزام کو لیا اور انھیں بدعت کی بنا پر بھی روئے مغرب کی طرف سے ہی مست کی طرف سے انھیں آزمائش کا سامان نہ دیا۔ یہ کام چرموں، لہجوں، ہڈیوں اور ہاتھوں کی ناز و نفاس میں تو بیخ کن ہو چکی تھی۔ گناہ گار یہ کہ یہ غلطی صحابہ کرام سے ہی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوئی۔

[illegible]

۱۹۶۵ء - امجدیہ اخبار اشرفی کی ادارت میں کہیں سے اور اور پرنسپل اللہ مراد نے۔ ان کہیں سے عرض پر بارمول اچھے نہ پائی سے کہ
ختمہ رسالہ کے مطابق - نے لے بعد نظر نہ کی آپ لکھنے فرمایا میں تم کو اس میں سے لکھی ہوئے بارمول کہنے میں اور اس میں بعد
مردن رضی اللہ عنہ کے قری سے قبل دلائل سے سزا و نوبہ ہو السعدی

۳۶۳۴ حضرت ابو داود رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ عثمان نے بعد از نبی کے ارادہ خواہوں کے بعد عرب کیسے، مابقی کو یہ حکم دے دیا تھا ہر ایک کو

[illegible]

۳۱۲۶۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خبر کو سنا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خبر چاہی ہے کہ آپ نے قربات بہت سی دی ہیں لیکن احسان کے لیے غرض کرنا ہی نہیں آیا، ان لوگوں میں سے کس کو بہت کچھ ملے گا؟ حضرت نے فرمایا: جو اللہ عزوجل کے لیے قربان ہو جائے گا، اس کو وہی ملے گا۔ (صحیح مسلم، ۱/۱۸۸)

[illegible][illegible]

۳۴۶۹۔ ابراہیم بن محمد کو کہی کہ اے میرے والد! میں نے عرض کی کہ اللہ نے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خلق کیا تھا کہ وہ ابھی جن شخصوں کو کہہ کر خلق فرمایا تھا ان کے ساتھ نہیں آئے تھے۔ یہ خبر سن کر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تو ابھی اسے خلق کیا ہے۔

کی تکلیف اور اپنی سنت۔ تم جنت میں میرے محل میں میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گے تو میرا مکان اور جنت کا رفیق ہے۔

رواہ احمد بن حنبل فی کتاب صلی علی

۳۶۳۶ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم دفعتی کو صرف تین ٹائمنوں سے بچتے تھے۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی تکذیب کرتے تھے نماز میں پیچھے رہ جاتے تھے (۳) اور وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے انصاف رکھتے تھے۔

رواہ العقیلی فی المغنی

۳۶۳۷ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے غزوہ بدر میں تھا آپ نے ارشاد فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ہمارے درمیان ایک ایسا شخص موجود ہے جو میرے بعد تاویل قرآن پڑھو گے تو اس سے قتال کرے گا جیسے کہ میں نے تم پر قرآن پڑھا ہے۔ حالانکہ وہاں اللہ کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ لوگوں پر ان کا قتل کرنا گروہ کا حق ہے کہ اللہ کے ولی پر طعن کریں گے اس کی کاروائی سے ہاں ہوں گے جس طرح کہ وہی علیہ السلام شخصی میں سوار ہو کر لڑنے لڑنے کو کہتے تھے اور وہ سیدھی کرنے کے معاملہ میں ہاں تھے حالانکہ شخصی میں سوار ہو کر لڑنے کا قتل اور عوارف کا قتل اللہ تعالیٰ کی رضا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ علیہ السلام اس پر برہم ہو رہے تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۶۳۸ "مسنہل بن سعد ساعدی ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا ان کی چادر کمر سے ہٹنی ہوئی تھی اور کمر کی کے ساتھ لگنے کی وجہ سے خاک آلود ہو گئی تھی رسول کریم ﷺ نے اپنے دست القدس سے مٹی چھڑائی شرم و کرمی اور فرمایا اسے اوتار بیٹھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام بہت محبوب ہوا چنانچہ یہ نام رسول اللہ ﷺ سے ہی رکھا تھا۔

رواہ ابوعبید فی السعفة

۳۶۳۹ "مسند ابی رافع" ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا جب وہاں لوٹ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کارمول اور جرائیں امین تھے تھے رضی ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۴۰ "ایضاً" نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تاکہ آپ کے لیے جہنم کا قائم کریں جب علیؑ پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابورافع! علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملو انھیں آگے نہ بڑھنے دینا اور آخر متوجہ نہ ہو جانی کہ اسے میرے پاس بیٹھے آؤ چنانچہ ابورافع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لے آئے آپ ﷺ نے انھیں بہت ساری ہمتیں دی اور پھر فرمایا اے علی! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر کسی ایک آدمی کو ہدایت دے تو یہ ان تمام موجودات سے افضل ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۴۱ "مسند ابی سعید" ایک وفد ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے تھے، کیفیت یہ ہوئی گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم میں سے کسی کو بھی کلام کرنے کی جسارت نہ ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو تاویل قرآن پڑھو گے تو قتال کرے گا جس طرح کہ تاویل قرآن پر تم سے قتال کیا گیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے اور بولے یا رسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا نہیں۔ مگر رضی اللہ عنہ اسے اور بولے یا رسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو اپنی گواہی جو تہہ دست کر رہا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو بلا لیا اور رکھا تھا جسے درست کیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابویعلیٰ و الحاکم و ابوعبید فی الخلیفہ و سعید بن منصور

۳۶۴۲ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں ابورعلی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ نے ہمیں دیکھا ارشاد فرمایا تمہارے لیے خوشخبری ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تم لوگوں میں عرب کے سردار ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۳ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو سورت بھی نازل ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے معاملہ میں امیر اور شریف ثابت ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمد ﷺ پر خطاب نازل کیا لیکن علی رضی اللہ عنہ کے لیے تو یہ حکم ہی آسمان سے آیا۔ رواہ ابوجہ

۳۶۴۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حالت رگوں میں کسی سائل کو اپنی کھجوریں

[illegible]

۳۶۳۶۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ میں اسلام لانے میں تھیں کہ تمیزِ اہانت سے گیا ہوں نہ تھجہ جب میں نے اسلام قبول کیا اہلِ اہانت میں سے نہ ہوا نہ تھجہ۔ روا البیہقی و ابن عساکر

۳۶۳۶۴ "ایضا" صحیح شعبی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہوں کہ کہیں میری رگہ نہ پڑے میرا نام و نامیخیز نہ ہو یا میری جہالت میری غفوتی سے چھٹی ہوئی نہ ہو یا میری بے پروئی لیکن نہ ہو جسے میرا ستر چھپانے سکے یا ایسی کوئی نہ ہو جسے میری راز و خفا سد نہ کر سکتی ہو۔ روا ابن عساکر

۳۶۳۶۵ "ایضا" شعبی کی روایت ہے کہ اگر کوئی نبی اللہ عنہ شاعر تھے تو نبی اللہ عنہ بھی شاعر تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ دونوں سے بڑے شاعر تھے۔ روا ابن عساکر

۳۹۳۱ "ایضاً" ابو عبیدہؓ کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خطا کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ اہل اوسین میرے بہت سے فضائل ہیں میرا باپ جاہلیت میں سر دار تھا اور میں اسلام میں پوشا ہوا گیا ہوں میرا رسول اللہ ﷺ کا چھوٹا بھائی ہے جس میں مومنین کا ماں ہوں کا تب وہی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا اے ابوالمظاہر! گھر سے چپانے والی عورت کے بیٹے! مجھے برا فکر کرنا ہے پھر فرمایا اے اے کے کھو!

محمد بن النبی احی و مجیدی و حمزة سید الشهداء علی

محمدؐ جو کہ نبی ہیں میرے بھائی اور سسر ہیں جب کہ تھوڑی دُشمنی ائمہ عز سید الشہداء امیر سے ہاتھ لیا ہیں۔

وجعفر الذي يسى ويصلى
 ينظر مع الصلاة ابن امي

اور پھر بنی اللہ علیہ وسلم کو شام فرشتوں کے ساتھ اترتے ہیں اور وہاں جاتے ہیں۔

ملت محمدیہ سنگی و عریسی منورہ لکھنؤ پر می و لکھی

شعر کا آق بنی مصرعی یعنی ام، مصرعی، لہجی سے اس کی حالت مصرعی جان سے ملی ہوئی ہے۔

وسطا احمد ولدای میا
فا بکو له سیم کپی

محمد ﷺ کے دونوں سے جوان کی بیٹی سے ہیں دونوں میرے بھائی ہیں تم میں سے کون سے جس کا قصہ میرے قصے سے زیادہ ہے۔

سبقتكم إلى الإسلام طراً صغيراً ما بلغت أو أن حليماً

میں بھین ہی میں اسلام کی طرف تہذیبِ جاہلیہ سے تعلق ہے۔ تو میں بالغ بھی نہیں ہوا تھا۔

ہنا حمزہ بن عبدالمطلب اور عبد بن عارضہ کو عبد اللہ بن مسعود اور زید بن عوام کو عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک کو جب کہ مجھے اپنا بھائی بنایا۔

رواہ الحلی فی الحلیات وفہ راو لہ یسمو والیہقی وسعد بن منصور

۳۶۳۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف روانہ کیا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ (یعنی قاضی بنا کر بھیجا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نو جوان فقیہ ہوں اور میرے پاس قشاہ کا علم بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا یا اللہ! اس کے دل کو ہدایت دے اور اس کی زبان کو درستی پر گامزن کر دے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے قشاہ میں شک نہیں ہوا حتیٰ کہ میں اپنی اس جگہ میں بیٹھ گیا۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبہ والیہقی فی الدلائل

۳۶۳۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں رسول کریم ﷺ سے سوال کرتا آپ مجھے عطا فرماتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا آپ خود ہی ابتداء کرتے یہ روایہ ابن ابی شیبہ والنعمانی والشیخ ابونعیم فی الحلیۃ والذہبی فی التاج والحاکم وسعد بن منصور

۳۶۳۸۸ عبد الرحمن بن ابی بکر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سر دیوں میں دو بٹکے ملے پکڑوں الذا اور چادر میں باہر نکلتے تھے جب کہ گرمیوں میں موٹی قباور بھاری پکڑے پہنتے تھے لوگوں نے عبد الرحمن سے کہا اگر تم اپنے والد سے کہو چونکہ وہ رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے ہیں چنانچہ میں نے والد سے پوچھا کہ لوگوں نے امیر المؤمنین کی کچھ حالت دیکھی ہے جسے وہ اپنی سمجھتے ہیں۔ کہا وہ کیا ہے؟ کہا امیر المؤمنین شہید گری میں موٹے قباور بھاری پکڑے پہنتے ہیں اور ان میں کچھ پرواہ نہیں کرتے جب کہ سر دیوں میں پکڑے یا چادریں پہن لیتے ہیں اور اس کی انھیں پرواہ بھی نہیں ہوتی کیا آپ نے یہ بات ان سے سنی ہے لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے سوال کروں اور آپ علی رضی اللہ عنہ سے رات کی گفتگو کے دوران پوچھا میں چنانچہ ابوبکر رات کو گفتگو کے دوران پوچھا اسے امیر المؤمنین انھوں نے آپ سے ایک چیز کو فقہ و پایا ہے فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ شہید گری میں موٹی قباور بھاری پکڑے پہنتے ہیں اور شہید سر دی میں دو بٹکے پکڑے یا چادریں پہن لیتے ہیں آپ کو اس پرواہ بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ سر دی سے بچاؤ کا سامان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے ابو بکر ائمہ خیر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے عرض کیا ہاں بلکہ میں آپ کے ساتھ تھا فرمایا رسول کریم ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر گئے وہ شکست کھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس لوٹ آئے تاہم رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے شخص کو جہنم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول بھی اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا۔ وہ بھاگے والا نہیں ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا میں خدمت میں حاضر ہوا جب کہ مجھے آشوب چشم کا مرض لاحق تھا آپ نے میری آنکھوں میں قشوق دیا اور فرمایا یا اللہ! اُتری و سرتی میں اس کی کفایت فرما۔ اس کے بعد مجھے گرمی نے لذت پہنچائی اور نہ ہی سردی نے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن ماجہ والذہبی وابن جریر وصحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم والیہقی فی الدلائل والظہاء

۳۶۳۸۹ عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد جو کوئی ماضی ہی یہ بات کہے گا میں نے لوگوں سے قتل سات سال قمار میں پڑھی ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ والنعمانی فی الخصائص وابن ابی عاصم فی السنۃ والعقیلی والحاکم و ابونعیم فی المعرفۃ

۳۶۳۹۰ جب بن جوین کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات سال محبت کی ہے قتل از میں کہ اس امت کا کوئی فرد محبت کرتا۔ رواہ الحاکم وابن مردودہ

۳۶۳۹۱ سہب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جانتا ہے کہ اس امت میں مجھ سے قبل تیری عبادت کسی نے نہیں کی اس امت میں سے کوئی شخص تیری عبادت کرتا اس سے قبل میں نے ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ سال تیری عبادت کی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۳۹۲ "مسند عمر" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے ذکر سے رگ جاتا

چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں ان میں سے ہر ایک مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے چنانچہ میں ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب کہ نبی کریم ﷺ علی رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے تھے صرف فرماتے تھے کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے کانہ سے یہ ہاتھ مار کر فرمایا ہے اے اے نبی کریم ﷺ میں سب سے پہلے اسلام لایا اور سب سے پہلے اسلام قبول کیا تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا ہمارا دن کا موسیٰ سے۔ جیسا کہ وہ شخص جو میری محبت کرنا اور کلمی کرنا ہو اور تجھ سے بغض رکھتا ہو۔

رواہ الحسن بن مہرز، رواہ الخلفاء، والحاکم فی الکنی، والشیخ زہبی، واللقاب، وابن النجار
۳۱۳۹۳ شمر بن ربیع مالک بن انس جلیع ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت اسی شخص کو دوں گا جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بڑھ کر جنت لے گا سے بھرا نہیں اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر حق نصیب فرمائے گا جبریل امین اس کے دائیں طرف ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام اس کے بائیں طرف ہوں گے لوگوں نے امید و شوق کی حالت میں رات گزار دی جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ "لوگوں نے کیا یا رسول اللہ! اور کچھ نہیں کہہ سکتے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس لائے گئے تو فرمایا میرے قریب ہو جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب ہو گئے آپ نے ان کی آنکھوں میں تحویک دیا اور اپنے دست القدس سے پونچھو ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے سے اٹھ کھڑے ہوئے یوں لگا گویا انھیں آشوب کا مرض لاحق ہی نہیں ہوا۔ رواہ الدارقطنی، والعیطی فی رواہ مالک، وابن عساکر

۳۱۳۹۴ مروی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم اس قبر والے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب بن عبد المطلب کو جانتے ہو؟ سوائے خیر و بھلائی کے علی کا تذکرہ مت کرو چونکہ اگر تم نے علی رضی اللہ عنہ کو ذریعہ پناہ پالی تو گویا تم نے اس قبر والے کو ذریعہ پناہ پالی۔ رواہ ابن عساکر
۳۱۳۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو ہرگز برا اسلامت کہوں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک بھی میرے لیے ہو مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے میں ابو بکر (رضی اللہ عنہ) و ابن ابی جراح اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے کانہ سے یہ ہاتھ مار کر فرمایا تو لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے والا ہے اور سب سے پہلے ایمان لانے والا ہے تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ ہمارا دن کا موسیٰ سے۔ رواہ ابن النجار
۳۱۳۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

رواہ الطبرانی، وابن ابی شیبہ، واحمد بن حنبل، وابن سعد
۳۱۳۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول کریم ﷺ نے یمن بھیجا میں کم عمر تھا میں نے عرض کیا آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں ان میں نئے نئے مسائل پیدا ہوں گے حالانکہ میرے پاس فقہاء کا علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ہاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہارے دل کو ثابت قدم کرے گا چنانچہ اس کے بعد مجھے وہ فرقہ کے درمیان فیصلہ کرنے میں بھی شک نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی، وابن سعد، واحمد بن حنبل، والعلینی، والمروزی فی العلم، وابن ماجہ، والبیہقی، والحاکم، والبیہقی فی الحلیۃ، والبیہقی فی الدردی، وسعد بن منصور، وابن جریر، وصحیحہ کلام..... حدیث پر بحث کی گئی ہے دیکھئے المجلد ۲۶۸۔

۳۱۳۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑے ہیں اور میں نوجوان ہوں فقہاء کی ہدایت نہیں رکھتا آپ نے میرا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اللہ اس کی زبان کو ثابت قدم رکھا اور اس کے دل کو ہدایت عطا فرمائے علی! جب فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے کے مجموعہ اس وقت تک فیصلہ مت کرو جب تک دوسرے کا بیان نہ سن لو جیسا کہ پہلے سے سنا ہے جب تم ابراہیم کے گھر سے نکلے فیصلہ کرنا آسمان ہو گا چنانچہ اس کے بعد فقہاء

کے متعلق مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

رواہ الحاكم وابن سعد واحمد بن حنبل والعلنی والیاقوت والترمذی وفان : حسن وابویعلی وابن جریر وصحیحہ وابن حبان والحاکم والبیہقی
۳۶۳۹۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! تجھ میں میری کی مثال پائی جاتی ہے
یہودیوں نے ان سے انقض کیا حتیٰ کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور انھیں ایسے مقام پر اتارا جس پر وہ نہیں جتے
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے متعلق بھی دو شخص ہذاک ہوں گے میری محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا اور میری مخالفت میں مجھ
سے بغض وعداوت رکھنے والا خبردار میں بھی نہیں ہوں میرے پاس وہی نہیں آتی لیکن میں کہاب اللہ پر عمل کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر
چلتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے متعلق جو میں غم و دل وہ برحق ہے لہذا ایسی صورت میں تمہارے اوپر واجب ہے کہ میری اطاعت کرو اور اگر میں یا
کوئی اور تمہیں مصیب کا حکم دے تو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ایسی اطاعت کچھ حیثیت نہیں رہتی اطاعت تو بھائی اور سہیلی کے کا حکم میں ہوتی ہے۔
رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل وابویعلی والدورقی والحاکم وابن ابی عاصم وابن شاہین فی السنۃ وابن الجوزی فی الواعیات
وروی ابن جریر صفحہ المرفوع

۳۶۴۰۰۔ "اینا" کہہ مرنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر بٹھتے ہوئے دیکھا میں نے اس طرح انھیں بٹھتے ہوئے
نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی داڑھی میں بھی دکھائی دینے لگیں پھر فرمایا: مجھے ابو طالب کی بات یاد آگئی چنانچہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا
ہم مل جل کر نماز پڑھتے تھے اچانک میں ابو طالب آئے اور بولے: بھئی تم کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سلام کی دعوت دی وہ
بولے: جو تم کہتے ہو اس کے مان لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس سے میرا مرتبہ کم ہو جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر
تعجب کر کے کھٹے پھر فرمایا: یا اللہ! امت میں میں کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے میرے شی کے علاوہ مجھ سے قبل میری عبادت کی ہو۔ تین بار یہ
بات کہی: میں نے لوگوں سے قبل سات سال نماز پڑھی ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابویعلی والحاکم

۳۶۴۰۱۔ "اینا" کہہ خلیفہ کی روایت ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذکر کر کے خود گریہ کرتے تو اس دن ان کا ذکر
بضرور کرتے جس دن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے گورنوں کی شکایت کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا:
یہ خط عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے صدق کا ختم ہے اپنے گورنوں کو حکم دو کہ اسی کے مطابق عمل
کریں میں وہ خط لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے کہا: اس سے ہم بے نیاز ہیں میں وہ خط لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے پاس واپس لوٹ آیا اور انھیں اس کی خبر کی انھوں نے فرمایا: تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اسے جہاں سے اٹھایا ہے وہیں رہو۔

رواہ البخاری والعلنی والبیہقی

۳۶۴۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قریش کے ہاکہ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! ہم
آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آگئے ہیں انھیں دین و نقد کی جگہ فرمت نہیں ہے وہ ہماری جائیدادوں اور اموال
سے ہمارا آئے ہیں لہذا آپ ہمیں واپس کر دیں آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو انھوں نے جواب دیا: یہ لوگ سچ کہتے
ہیں! وہ آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں رسول اللہ ﷺ کا پیروا وندس حقیق ہو گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا: یہ
سچ کہتے ہیں یہ آپ کے برادران اور حلیف ہیں رسول اللہ ﷺ کا پیروا وندس ہو گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے جماعت قریش اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ضرور
ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے چاٹ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گواہی دے گا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول
اللہ! وہ میں ہوں فرمایا: نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ میں ہوں فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو جوتا کا نچر رہا ہے چنانچہ نبی کریم
ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جوتا کاٹنے کے لیے بلایا وہاں تھا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر وصحیحہ ومسلم بن المنصور

۳۶۴۰۳۔ "اینا" کہہ بن سیرین کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ دنیائے رخصت ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ جمعہ
کے دن چار نہیں اڑھیں گے حتیٰ کہ قرآن مجید کو ایک مصحف میں جمع نہ کر لیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے میں مصروف ہو

۳۶۳۳۔ ابو عروہ کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں میرے کریم الاصل اور میری محنت کے نیکو کار لوگ تجھ میں لوگوں میں سب سے زیادہ دربار اور کبریا میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے عالم بکھریے کے اذیت توڑے گا اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے تمہارے لئے کوئی ختم کرے گا تمہاری گردنوں کی کٹی کو ختم کرے گا اور ہمارے ذریعے اللہ تعالیٰ خیر کا دروازہ کھولے گا اور اسے بند کرے گا۔ رواہ عبد اللہ بن مسعود فی الصواع الاشدکان

۳۶۳۴۔ علی بن ابی ہریرہ کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسے چھارہ یا دو بار اسے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ آپ کے سینے کو ثابت قدم رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے سینے کو ثابت قدم رکھے۔

رواہ وکیع وابن عساکر

۳۶۳۵۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے نہیں کہا کہ مجھ سے سوال کرو۔

رواہ ابن عبد البر

۳۶۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جنت کی اوتھوں میں سے ایک انوفی لاقی جائے گی تمہارا گھٹنے میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا تمہاری ران میری ران سے ملے ہوئی تھی کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ رواہ الحسن بن علی

۳۶۳۷۔ عبدالرحمن بن ابی بکر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اس کا واسطہ دیا ہوں جس نے نہ رسول کریم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو وہ ضرور گواہی دے گا آپ ﷺ نے میری ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہاری جانوں سے زیادہ تمہارا حق نہیں رکھتا ہوں! "لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی کو دوست رکھتا ہو تو مجھے اسے دوست رکھ جو علی کا دشمن ہو تو مجھے اس کا دشمن ہو جا جو اس کی مدد کرتے بھی اس کی مدد کرو اور جو علی کو بے یار چھوڑتا ہو تو مجھے اسے بے یار کر دے چنانچہ اس سے کچھ زیادہ لوگوں نے گواہی دی جب کہ بہت سارے لوگ گواہی چھپانے کے چنانچہ وہ نہیں مانیں اور برس در برس زور دے کر کہتے رہے۔ رواہ الخطیب فی الاقوال

۳۶۳۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین کا ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جو شخص میرا دوست ہے وہ علی رضی اللہ عنہ کا دوست ہے۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۳۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آیت "وَالسُّورَةُ عَشِيرَتُكَ الْاَقْرَبُ بَيْنَ" نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے نعم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو رستاؤں لیکن اس پر میری قدرت نہیں ہے بسا اوقات میں اس کا اعلان کرتا ہوں لیکن جب ان کی طرف سے ہمارا دشمنی ہو تو خاموش ہو جاتا ہوں جو میں کہ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جو تمہیں نعم ملے اسے اگر بھانپیں لاؤ گے تو رب تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک صانع گھانا تیار کرواں پر بکری کی ایک دھڑی رکھو ہمارے لیے دو دھڑے مشروب تیار کرو پھر میرے پاس بنی عبد المطلب کو جمع کروا کہ میں ان سے بات کروں اور جو مجھے نعم ملے میں اس کی تبلیغ کروں چنانچہ میں نے گھانا تیار کیا اور بنی عبد المطلب کو دعوت دی، اس وقت ان کی تعداد چالیس کے لگ بھگ تھی ان میں آپ ﷺ اور ابوطالب حمزہ عباس ابولعب بھی شامل تھے جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے مجھے کھانا حاضر کرنے کو کہا میں نے کھانا حاضر کر دیا آپ نے قدرے گوشت میں سے قدرے خٹ لٹا اٹھا یا اسے دانٹوں سے چنایا اور برتن کے کناروں میں ڈال دیا پھر فرمایا: بسم اللہ! کھانا شروع کرو لوگوں نے جی بھر کر کھانا کھا لی تاہم کبھی کبھار کھانا بھی باقی تھا برتن میں ہم صرف انگلیوں کے نشانات ہی دیکھتے تھے حالانکہ جو کھانا پیش کیا تھا وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا پھر فرمایا: اے علی! قوم کو مشروب پلاؤ میں لوگوں کے پاس مشروب لے آیا لوگوں نے اس میں سے پیا اور سیر ہو گئے حالانکہ وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نے بات کرنے کا ارادہ کیا ابولعب جھڈی سے ہل اٹھا کہ تمہارا صاحب بات کر چکا ہے لہذا چلو لوگ اٹھ کر چلے گئے تاہم نبی کریم ﷺ لوگوں کے سامنے بات نہ کر سکے دوسرے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ شخص مجھ پر سبقت لے گیا جس کی وجہ سے لوگ اٹھ کر چلے گئے اور میں بات نہ کر سکا لہذا اگلے کی طرف آج بھی کھانا اور

مالاں آچھلے کے فرما ہوا اس نے بخش مت و محو کایہ روایت میں ہے کہ اس سے محبت کرو۔ پانچ ٹکس ٹکس اس سے زیادہ اس کا حصہ ہے۔

رواية الجاهل

۱۶۳۹ء - حضرت مرید، مکی اللہ حق، روایت ہے کہ میں ابو عبد اللہ بنی نصر بنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے قسم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب میں اور تمہیں اپنے سے دور کرنے اور یہ میں تمہیں ملے گا تمہیں دلوں کا کھرا سے جائزہ اللہ تعالیٰ حق ہے کہ تمہارا کھرا ہے جو کہ تمہارا مال ہوگی" تمہارا دین و دوحہ اور اسے اور کہنے والے قانون کے لئے جو کہ تمہارے لئے ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا ملے گا۔

۳۹-۴۰ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم غلیظہ وادھو قفل کیے جاؤ گے تمہارے ہاتھ اور آنکھیں ہلکا ہوں گی۔ (صحیح مسلم، ۱۰/۱۰۱) بطور ایسی دوسری جگہ کو

۳۶۳۰ - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے کسی مقام پر نہ کھڑے رہو جس سے تم کو ہرج و مرج ہو جائے اور نہ کسی قوم سے جو تم کو ہرج و مرج کرے۔

۳۶۳۱ - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے کسی مقام پر نہ کھڑے رہو جس سے تم کو ہرج و مرج ہو جائے اور نہ کسی قوم سے جو تم کو ہرج و مرج کرے۔

[illegible]

ہو گئے مجھے اودھ دینی اجائے گا وہ میں نہیں دے دوں گا اور تم خوش کوثر پر لوگوں کو بہانے میں میری مدد کرو گے۔

رواہ ابن عساکر و ابوالخیر ابو حلیفہ اسحاق بن بشر ضعيف

۳۶۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو سید اعراب ہیں آپ نے فرمایا میں اداؤ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے۔ رواہ ابن المجاز

۳۶۳۷ مجمع بن عمر کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کیا: ہم عورتوں کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ مردوں کے متعلق پوچھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے خاوند۔ (رواہ الخطیب فی المحقق والمفتقر و ابن النجار و قال الذہبی: کہ مجمع بن عمر بھی کوئی مشہور تابعی ہے لیکن وہ جسم بالکذب ہے)

۳۶۳۸ "ایسا" اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے عام لوگوں کو بخش دیا ہے اور علی کو خصوصاً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے متعلق چشم پوشی کرنے والا نہیں ہوں یہ جہاں میں انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ خوش بخت انسان وہ ہے جو علی سے محبت رکھتا ہو جو علی زندہ ہو یا مردہ اور بد بخت انسان وہ ہے جو علی سے بغض رکھتا ہو جو علی زندہ ہو یا مردہ۔

رواہ الطبرانی والبیہقی فی فضائل الصحابة وابن الجوزی فی الوہبات

۳۶۳۹ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بھئی حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب تھے چنانچہ جس دن رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ہم آپ کی پیادہ داری کے لیے حاضر ہوئیں آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے رسول اللہ ﷺ بار بار فرماتے: کیا علی آگیا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھیجا تھا جوڑی دیر بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے ہم سمجھے کہ آپ کو علی رضی اللہ عنہ سے کوئی ضروری کام سے ہم بار اٹھ آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے میں دوسروں کی نسبت آپ اور علی رضی اللہ عنہ کے زیادہ قریبی تھی میں نے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ پر جھگڑے ہوئے ہیں اور آپ نے علی سے سرگوشیاں کرنی شروع کر دیں پھر اسی دن آپ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے یوں اس اعتبار سے علی رضی اللہ عنہ آپ کے زیادہ قریب تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۴۰ ابوہریرہ اللہ جدی کی روایت ہے کہ مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوہریرہ! جنہیں غیرت نہیں آتی کہ رسول اللہ ﷺ کا کہتا رہے اندر گالیاں دینی جاتی ہیں؟ میں نے کہا: بھلا رسول اللہ ﷺ کو کون گالیاں دیتا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت علی اور ان کے دشمن کو گالیاں دینی جاری ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ علی سے محبت کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۴۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا آپ سے علی رضی اللہ عنہ بارے میں پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے نو حصے علی کو عطا کئے گئے ہیں اور ایک حصہ باقی لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے جب کہ علی کو لوگوں سے زیادہ اس کا حصہ رکھتا ہے۔

رواہ الاذہبی فی الضعفاء وابوہریرہ فی الحلیۃ وابن النجار وابن الجوزی فی الوہبات وابو علی الحسن بن علی الطبرانی فی معجمہ

۳۶۴۲ "مسند علی" ترمذی و ابن جریر و دونوں روایت کرتے ہیں اسامیل بن موسیٰ سعدی محمد بن عمرو قریب شریک سلم بن اکیل من سید بن غلامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا خزائن ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ (رواہ ابویہم فی الفوائد امام ترمذی نے اسے ایک حدیث کے اعتبار سے یہ حدیث غریب اور متنبی سے بعض محدثین نے یہ حدیث شریک کے واسطے سے روایت کی ہے لیکن اس کی سند میں منہجی کا ذکر نہیں کیا جب کہ اللہ راویوں میں سے شریک کے علاوہ کسی سے معروف نہیں ہے و فی الباب من ابن عباس انھیں انھیں جریر سے ہے یہ حدیث صحیح و مسند ہے ہاں البتہ دوسرے محدثین کے نقطہ نظر سے اگرچہ عقیم و ضعیف ہے اور اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) اس کا طرح من حق من رضی اللہ عنہ اس طریق کے علاوہ کسی اور طریق سے ثابت نہیں (۲) سلم بن اکیل محدثین کے نزدیک ایسا راوی ہے جس کی

مقام خدر میں نقل کیا وہ سب اہل کوفہ میں سے تھے اور انہیں اس عمامہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت فقرا اور تواضع

۳۶۵۳۱ "محدثی" بھی بنی اور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوئی ایک بار دیکھا
میں اپنی کمزور فروخت کے لیے بیٹھ کر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یہ میری سوا کوئی اور نہیں ہے گا؟ خدا میں نے اس کمزور کے لئے
بڑا ہر رسول اللہ جو اسے سامنے بہا ہوئی کے جو ہر کلمہ سے میرا سر میرے پاس ہزار کے پیسے ہوتے ہیں اسے بھی نہ دینا

(۱) ۳۶۵۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ یہ میں مجاہد نے مجھے بہت تک کیا چنانچہ میں آپ عورت کے پاس آئی تھی
اوہی کے کہنے میں گورنر بھی یہاں سے ہے کہ وہاں میں رہتا تھا کہ اس نے اس سے ہر دن کے بدلے میں ایک کچھ بھر دیا اور کہا میں نے اسے
نے ۳۶۵۳۳ (۱) اہل کوفہ میں اس سے میرے ہاتھ دھواں نہ گئے پھر میں اپنی بیوی اور ان عورت کے پاس آیا اور کہا میں نے اسے کوئی ایک روپے
ہاتھوں سے لے لیا کہ اسے شغل نہ پڑے ہاتھ پھیلا کر شاد کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سونے کی کڑیاں لیں اور کہا میں نے اسے
حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے میرے ساتھ تھوڑا سا کچھ دیا کہ وہاں میں رہتا تھا کہ اس نے اس سے ہر دن کے بدلے میں ایک کچھ بھر دیا اور کہا میں نے اسے
دینے لے لیا کہ اسے شغل نہ پڑے ہاتھ پھیلا کر شاد کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سونے کی کڑیاں لیں اور کہا میں نے اسے

۳۶۵۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دوسرا لے لیا کہ وہاں میں رہتا تھا کہ اس نے اس سے ہر دن کے بدلے میں ایک کچھ بھر دیا اور کہا میں نے اسے
سے دینے لے لیا کہ اسے شغل نہ پڑے ہاتھ پھیلا کر شاد کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سونے کی کڑیاں لیں اور کہا میں نے اسے

۳۶۵۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دوسرا لے لیا کہ وہاں میں رہتا تھا کہ اس نے اس سے ہر دن کے بدلے میں ایک کچھ بھر دیا اور کہا میں نے اسے
سے دینے لے لیا کہ اسے شغل نہ پڑے ہاتھ پھیلا کر شاد کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سونے کی کڑیاں لیں اور کہا میں نے اسے

۳۶۵۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دوسرا لے لیا کہ وہاں میں رہتا تھا کہ اس نے اس سے ہر دن کے بدلے میں ایک کچھ بھر دیا اور کہا میں نے اسے
سے دینے لے لیا کہ اسے شغل نہ پڑے ہاتھ پھیلا کر شاد کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سونے کی کڑیاں لیں اور کہا میں نے اسے

۳۶۵۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دوسرا لے لیا کہ وہاں میں رہتا تھا کہ اس نے اس سے ہر دن کے بدلے میں ایک کچھ بھر دیا اور کہا میں نے اسے
سے دینے لے لیا کہ اسے شغل نہ پڑے ہاتھ پھیلا کر شاد کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سونے کی کڑیاں لیں اور کہا میں نے اسے

۳۶۵۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دوسرا لے لیا کہ وہاں میں رہتا تھا کہ اس نے اس سے ہر دن کے بدلے میں ایک کچھ بھر دیا اور کہا میں نے اسے
سے دینے لے لیا کہ اسے شغل نہ پڑے ہاتھ پھیلا کر شاد کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سونے کی کڑیاں لیں اور کہا میں نے اسے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مراسلات

۳۶۵۵۳۔ عہدِ جہنِ عامری کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو وصیت نامہ لکھا جس کا مضمون یہ ہے: اے اہلِ اہمیت سے زیادہ عرصہ و عیشِ مست ہو چونکہ حکمرانوں کا ریت سے روپوش رہا تنگی اور امور سے ناواقفیت کا ایک حصہ ہے۔ روپوشی لوگوں کے احوال سے واقفیت کو ختم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے ہاں بڑا آدمی مکت ہو جاتا ہے اور مکت ہو جاتا ہے اچھائی برائی بن جاتی ہے اور برائی اچھائی بن جاتی ہے والی انسان ہے جبکہ لوگوں کے معاملات اس سے مخفی رہیں وہ معروف نہیں اور سنا پات کی ایسی علامات نہیں ہوتیں جن کے ذریعے جاحضت سے ممتاز ہو سکے لہذا لوگوں سے مخفی کر لینا ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں کو جائزہ و توقیف سے محروم کر دیتا ہے۔ تم وہ قسم کے آدمیوں میں سے ایک ہو یا تو ایسا شخص ہے کہ حق میں خرچ کرنے پر تیار نہیں مطلقاً کرتا ہے ہوں بلکہ تمہارا خیال یہ کہ کسی قسم کے حق سے ہوگا تو تم عطا کرتے ہو یا پھر کسی اچھی عادت کو تمہارا کٹنا چاہتے ہو۔ یا تو ایسا شخص ہے جو بیعت میں جتا کر دیا گیا اور وہ تو دل کارک جاتا ہے۔ سوال سے کش جلد سے جب وہ اس سے مایوس ہوں جب کہ لوگوں کے کلمہ ضروری امور تھوکتے نہیں ہوتے ہیں۔ رعایت میں تھوکتے ہو کوئی جہان نہیں ہے کسی علم میں یا طلبِ انصاف میں۔ میں نے تم سے جو حکم بیان کیا ہے اس سے قطعاً اٹھاؤ اور صرف اپنے حصہ پر اکتفا کرو اور شد و ہدایت کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو۔ انشاء اللہ۔ رواہ الدیوبی وابن عساکر

۳۶۵۵۴۔ اسی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی گورنر کو لکھا جس کا مضمون یہ ہے: رک جاؤ گویا تم آخری حد تک پہنچ چکے ہو اور تمہارے اوپر تمہارے اقبال پیش کیے جا چکے ہیں ایک ایسی جگہ جہاں دھوکہ کھانے والے کو پکارا جاتا ہے اور ہرست میں رہا جاتا ہے جہاں وقت ضائع کرنے والا توبہ کی تمنا کرتا ہے اور ظالم رجوع کا خواہشمند ہوتا ہے۔ رواہ الدیوبی وابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل

۳۶۵۵۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس عہدِ اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور میں اپنے باپوں رکابوں میں داخل کر دیا تھا انہوں نے مجھ سے کہا: آپ کیا جانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا عراق دو دیولے آپ وہاں اس لیے جاتے ہیں تاکہ آپ وہاں تلوار کے دھاتوں سے لڑیں ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے قتل کر لیں مگر یہی کر لیا کہ وہاں فرماتے تھے: تاجہ۔ رواہ السیسی والبیہاقی وابن عساکر وابن عساکر وابن عساکر وابن عساکر

۳۶۵۵۶۔ فضال بن ابی فضال انصاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ شیعہ کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کرتے گئے آپ رضی اللہ عنہ شیعہ میں تیار تھے حتیٰ کہ بنیادی کی وجہ سے آپ سخت بوچھل ہو چکے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے میرے والد نے کہا آپ یہاں کیوں تنہم ہو چکے ہیں اگر آپ یہاں مرجاتے ہیں آپ کے پاس تو صرف قبیلہ جندہ کے اعراب ہی آتے یا میں گئے لہذا آپ سوار نہ کرنا۔ یہ پہنچ جائیں اگر آپ کا وقت پورا ہو دھکی دھکا ہے تو وہاں آپ کے ساتھی آپ سے مل جائیں گے اور آپ پر نماز پڑھی جائے گی اور ان کے افسانہ جہنم میں سے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بنیادی سے نہیں مروں گا چونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک کہ میری داڑھی سر کے خون سے آلود نہ ہو جائے۔

رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبلہ وابن ابی شیبہ والموار والحرثی وابن عساکر وابن عساکر وابن عساکر وابن عساکر وابن عساکر
۳۶۵۵۷۔ ابو نعیم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کے پاس عہدِ الحسن بن علی بن ابی طالب نے آپ کے لیے عطا کیا تھا عہد کا حکم یا اور پھر فرمایا اس داڑھی کا جب بخت نہیں رک پائے گا راست اوپر سے ٹھونک لو گے گا اور آپ نے داڑھی کی طرف اشارہ کیا اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

۳۶۵۶۵۔ جعفر کی روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک رات حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس انظار کرتے ایک رات حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس انظار کرتے اور ایک رات عبداللہ بن جعفر کے ہاں جب کہ انظار کے وقت دنیا میں لقموں سے زیادہ نہ کھاتے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے فرمایا یہ قصویٰ ہی رہا میں اللہ تعالیٰ کا قسم آنا چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میں جموعے پریت رہوں پتا چلتا ہے کہ رضی اللہ عنہ ای رات قتل کر دیے گئے۔ روایہ العسکری

۳۶۵۶۶۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے میرے صحیر بھائی کریمؑ کی خواہش میں ملاقات ہوئی میں نے آپ سے اہل عراق کی طرف سے پیش آنے والے مصائب کی شکایت کی تاہم آپ ﷺ نے مجھ سے اقرب راحت ملنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ حسن بن علیؑ اور ہرے۔ روایہ العسکری

۳۶۵۶۷۔ ابوصالح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو خواب میں دیکھا میں نے آپ سے امت کی طرف سے پیش آنے والے مصائب و شدائد کی شکایت کی اور میں رونے لگا آپ نے فرمایا اے علیؑ رو نہیں۔ میں نے ایک طرف التفات کیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ شخص اوپر تپتے درہے ہیں اور پھر ایک ایک چٹانوں سے ان کے سر پگھلے جا رہے ہیں سر پگھل دیکھتے ہیں اور پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں ابوصالح کہتے ہیں۔ میں برحق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دیتا تھا میں آج صبح ہوتے ہی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا حتیٰ کہ جب میں جزائرین پہنچا لوگوں سے ملاقات ہوئی لوگوں نے کہا امیر المومنین قتل کر دیے گئے ہیں۔ روایہ ابو یعلیٰ

۳۶۵۶۸۔ عبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بن اجم کو دیکھتے یہ شہر چڑھتے تھے:

اویلہ حناء ویرید قطلی عذیرک من حلیک من مرادی

میں اسے عطا کرنا چاہتا ہوں اور وہ میرا قتل چاہتا ہے تیری نیافت تیرے مرادی دوست کی طرف سے ہوگی۔

روایہ ابن سعد و عبد الرزاق و وکیع فی المعاری

۳۶۵۶۹۔ ابوہریرہ بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ملک تھی آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو یہی خوشبو لگائی جائے علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے یہ رسول اللہ ﷺ کی خوشبو ہے منوط سے لگی ہوئی ہے۔ روایہ ابن سعد و السیوطی و ابن عساکر

۳۶۵۷۰۔ عبیدہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطاب میں فرماتے ہوئے سنا یا اللہ میں نے انھیں نفل میں ڈالا اور انھوں نے مجھے نفل میں ڈالا اور میں نے انھیں آگیا ہے اور انھوں نے مجھے آگیا ہے انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھ ان سے راحت پہنچا۔ جہار

سب سے زیادہ بخت میری داڑھی کو خون آلود کرنے سے نہیں رسکے گا۔ روایہ عبد الرزاق و ابن سعد

۳۶۵۷۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے صادق و صدوقؑ نے خبر دی ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک مجھے یہاں ضرب نہ لگائی جائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کے آگے والے حصہ کی طرف اشارہ کیا اور اس کے خون سے داڑھی نہ آلود ہو جائے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا تھے اس امت کا سب سے زیادہ بخت قتل کر کے گامیہا کہ قہود کے سب سے بڑے بد بخت نے اللہ کی آغوش کی کوئی نہیں کاٹ ڈالی تھیں۔

روایہ عبد بن حمید و ابن عساکر

۳۶۵۷۲۔ حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہارا میرے ہاں ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ روایہ ابو نعیم

۳۶۵۷۳۔ "منہ سید الحسن" کا مضمون بن ضرہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور کہا اے اہل عراق آج رات تمہارا سر درمیان موجود ایک شخص کو قتل کر دیا گیا ہے اور آج اس مصیبت سے واسطہ پڑا ہے نہ داہن کو اس کا ضمیر اور نہ ہی آخرین اس کا ادراک کر پائیں گے جب نبی کریمؐ انھیں کسی سر پر بیٹھتے تھے چرنیل علیہ السلام ان کی داہن طرف ہوتے اور چاکل علیہ السلام بائیں طرف۔ اس وقت تک وہ اس نہ لوٹے جب تک اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر قیامت نہ فرما۔ روایہ ابن ابی حنیہ

۳۶۵۷۴۔ "اینا صہرہ بن مریم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خطاب میں فرماتے سنا ہے اے لوگو! بڑا شیعہ تم

فرماتے تھے آپ کے پاس سے دین گزرا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کا نام دریافت کیا۔ پاس کے نسب کے متعلق پوچھا۔ اس نے اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا پھر اس نے باپ کی طرف نسبت ظاہر کی فرمایا تم نے جی کیا خبر وار مجھے رسول کریم ﷺ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ میرا اقا علی بیوروہوں کے مشابہ ہوگا چنانچہ انہیں ہم بیوروہی تھیں کہ آگے چلے چلا۔

رواہ ابن عساکر ۳۶۵۸۳ "ایضاً" عثمان بن عفیر وہی روایت سے کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں شام کا کھانا کھاتے بھی حسین رضی اللہ عنہ کے ہاں اور بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں لیکن آپ تین قسموں سے زیادہ نہ تناول فرماتے۔ اور کہتے میرے پاس اللہ تعالیٰ کا نعم آنا چاہتا ہے اور میں بھوکا رہنا چاہتا ہوں چنانچہ ایک یا دو راتیں گزرنے پائی تھیں کہ آپ رات کے آخری حصہ میں خمیرہ کر دیئے گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۵۸۴ "ایضاً" حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے گھر سے باہر نکلے اسے میں بہت سارے گرمٹ سائے آگے اور پیچھے لگے۔ لوگوں نے گرجوں کو دور بھگا دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا انھیں چھوڑ دو یہ نوادہ کر رہے ہیں چنانچہ ان گرجے آپ کوڑی کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۵ "ایضاً" اسحاق فضلی کی روایت سے کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ ٹہنی کئے گئے طلوع فجر کے وقت دین بانات آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو نماز کی اطلاع کی آپ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور بدن جوڑا ہوا تھا ان دنوں دوسری بار پھر آیا اور پھر تیسری بار آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کر چل پڑے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے

شدح از یک لائموت
فان الائموت لافیک
ولا تزع من الائموت
اداح ل وادیک

موت کے آگے میرے نزدیک موت کا سامنا کرنا ہوگا جب موت آجائے اس سے مت گھبراؤ۔

چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ باب مصیر تک پہنچے ان گرجے آپ پر حملہ کر دیا اور آپ کوڑی کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۶ "ایضاً" ابن حنفیہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم میں ہمارے پاس ابن ابی حمزہ یا بنی حسن اور حسین رضی اللہ عنہ ہم میں بیٹھے ہوئے تھے جب داخل ہوا تو دو دوہوں۔ (حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ) اس سے کھٹک گئے پوچھا کہ تمہیں ہمارے پاس آنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ میں نے ان دونوں سے کہا اسے چھوڑ دو کیونکہ میری عمر کی قسم اوہ جو کچھ تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہے وہ اس سے زیادہ تکلیف دے جو اس نے کیا جب وہ دن آیا کہ اسے اُتر لگا کر کے لایا گیا تو ابن حنفیہ نے کہا آج کے دن میں اس کو اس دن سے زیادہ پوچھنے والا نہیں ہوں جس دن ہمارے پاس تمام میں داخل ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اسیر ہے اس لیے اس کی ضیافت اچھی طرح سے کرو اور اسے اچھا لکھا دو اگر میں جی کا تو اسے قتل کروں گا یا معاف کروں گا اگر میں مر گیا تو اسے میرے قصاص میں قتل کرو اور حد سے آگے نہ بڑھو چونکہ حد سے آگے نہ بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۵۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت کون ہے؟ میں نے عرض کیا انہی کوڑی کرنے والا۔ فرمایا تم نے جی کہا پوچھا بعد میں آئے ان لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو تمہیں یہاں مغرب لگے گا جیسا کہ انہی کوڑی کرنے والا تو مسموم کے بنی لٹاں کا سب سے بڑا بد بخت تھا آپ ﷺ نے اس بد بخت کی نسبت اچھے خاندان کی طرف کی ہے نہ کہ خود کی طرف۔ رواہ ابن مردودہ

۳۶۵۸۸ "ایضاً" جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب صبح کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے

کو بالا تر رکھنے والی امامان سے کہا، جب تک اسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے، تجھے ایمہ المؤمنین سید المسلمین نے پیغام نکاح بھیجا تم نے انکار کر دیا امامان بولی، جی ہاں یہی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، تجھے رسول اللہ ﷺ کے پوچھ بھی روا بھائی جو رسول اللہ ﷺ کے عواری ہیں نے پیغام نکاح بھیجا تم نے انکار کر دیا بولی، جی ہاں یہی بات ہے پھر کہا، میں نے تجھے پیغام نکاح بھیجا حالانکہ میری رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابت داری بھی ہے لیکن تم نے انکار کر دیا بولی، جی ہاں یہی بات ایسی ہی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا اتم نے ایسے شخص سے شادی کی ہے جو تمہارے زیادہ خوبصورت سے زیادہ نفی سے دوہوں اور یوں عطا کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۳ "فرمان ابن جریر: روایت ہے کہ کنوئوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ میں علیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جانتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کے متعلق کتاب اللہ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے: ﴿فَمِنْهُمْ مِنْ فَاسِقٍ كَثِيرٍ وَمِنْهُمْ مَنْ عَقِلٌ﴾ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنی حاجت پوری کر چکے اور کچھ انکار میں ہیں۔ چنانچہ علیہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی حاجت پوری کر لی ہے اور مستقبل میں اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۴ "مسند جابر بن عبد اللہ خرواصہ میں جب لوگ رسول کریم ﷺ سے دور ہو گئے تو آپ ﷺ کے پاس صرف علیہ رضی اللہ عنہ باقی رہے مشرکین نے ان دونوں کو گھیر لیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان مشرکین کا سامنا کون کرے؟ حضرت علیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا سامنا میں کروں گا چنانچہ علیہ رضی اللہ عنہ ہر طرف سے مشرکین کو دیکھنے لگے اور اسی دوران حضرت علیہ رضی اللہ عنہ کی انکھیاں کٹ گئیں اس پر کہا: "میں" (یہ ایک جگہ ہے جو تکلیف پہنچنے پر غفلت میں انسان کے منہ سے نکل جاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علی! اگر تم "میں" کہہ دیتے ہو اللہ تعالیٰ کا کہہ دینے فرشتے تمہیں اور پھر اچھے لوگ تمہیں دیکھتے اور تمہارے گوش پر فضا کو چیرتے ہوئے آسمانوں میں داخل ہو جاتے۔

۳۶۵۹۵ "مسند عمر بن اکوع" حضرت علیہ رضی اللہ عنہ نے پیرائے کا امن میں ایک گواں خریدی اور لوگوں کو کھانا کھلایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیہ رضی اللہ عنہ تم بڑے فیاض ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم فی المعرفة و ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الکفایۃ ص ۱۵۸۔

۳۶۵۹۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منیٰ میں حضرت علیہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ شہید ہے جو آج زمین پر چل رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علیہ رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ علیہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں مہار کہا دینے لگے۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الکفایۃ ص ۱۵۸۔

۳۶۵۹۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بخدا ایک دن میں اپنے گھر میں تھی جب کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عنہم میں تھے ہمارے درمیان پردہ حائل تھا اسے میں علیہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ آٹھ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جیسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ دو سچ زمین پر چھتے ہوئے ایسے شخص کو دیکھے جو اپنی حاجت پوری کر چکا ہے اسے چاہئے کہ وہ علیہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

۳۶۵۹۹ مجاہد کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علیہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہ اپنی حاجت پوری کر چکے ہیں۔ رواہ ابو الی و ابن عساکر

۳۶۶۰۰ "تذکرۃ النبیین" روایت ہے کہ ۶۰ افراد کے موقع پر جب مسلمانوں کو شہادت ہوئی اور رسول اللہ ﷺ سے دور ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مہاجرین و انصار میں سے صرف ہار و آدی باقی رہے ان میں سے ایک علیہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک مشرک کو مارے کہ رسول اللہ ﷺ سے چہرہ اقدس پر ضرب لگانے کے لیے آگے بڑھا حضرت علیہ رضی اللہ عنہ نے کوہ کا وار اپنے ہاتھ پر روکا اور جب کوہ ہاتھ پر لگی کہا: "حسن"

اپنے ہاتھوں سے تیروں کو روکنا، با جس کی وجہ سے اس کی القیال تمواروں سے شرم ہو گئیں۔

وكان امام الناس الا محمداً
اقام رضى الاسلام حتى استقلت
محمد ﷺ لوں کے نام تھے امام کی جگہ کو قائم و دائم رکھنا حتیٰ کہ اسلام میں استقامت آگیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ اشعار کہے۔

حمى نبي الهدى والخيل تنبئه
حتى اذا ما لقوا حمصى عن الدين
اس نے ہدایت دینے والے نبی کی حفاظت کی جب کہ گھوڑے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے حتیٰ کہ جب متاثر ہو کر وہ دیرین کی
حفاظت کر پکے تھے۔

صبر اعلی الطعن اذولت حمائهم
والناس من بين مهدي ومفتون
نیروں کے ہاتھوں پر صبر کیا جب حفاظت کرنے والے منہ پھیر چکے جب کہ لوگ ہدایت ملنے اور فتنہ من مچنے کے بین ہیں تھے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ شعر کہا:

حمى نبي الهدى بالسيف منصلاً
لما تولى جميع الناس والكشفوا
ہدایت پہنچانے والے نبی کی تموار سے حفاظت کی جب کہ لوگ منہ پھیر کر ادھر ادھر ہوئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم نے سچ کہا، زور اہل عساکر وہی سلیمان بن ابیہ الطلحی
۳۶۹۸ھ "مسند زبیر" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ (یعنی غزوہ احد کے دن) طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر دی ہے جب طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آپ کو ذوالحال بنالیا تھا۔
رواہ ابن ابی شیبہ و ابویہی

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

۳۶۹۰ھ۔ عروہ کی روایت ہے کہ مطیع بن اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کوئی وعدہ کرتا یا کوئی ترک چھوڑتا مجھے زیادہ محبوب تھا کہ اس کا وعدہ اور میں زبیر رضی اللہ عنہ کو بھارتا چھوڑ دو اور کان دین میں سے ایک رکھ دوں۔

رواہ یعقوب بن سفیان و ابولعب و ابن عساکر

۳۶۹۱ھ۔ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی زبیر رضی اللہ عنہ نے مطیع سے کہا میں تمہاری وصیت قبول نہیں کرتا۔ اس پر مطیع نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ بناؤں کہ اس سے میں نے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول مراد لیا ہے چنانچہ میں نے حضرت رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کوئی وعدہ کرتا یا کوئی ترک چھوڑتا میں اس کی وصیت صرف زبیر کو کرتا۔ چونکہ زبیر ارکان دین میں سے ایک رکھ ہے۔ رواہ یعقوب بن سفیان و ابولعب و البیہقی

۳۶۹۱ھ۔ مطیع بن اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص زبیر کو وصی مقرر کرے یا شہید زبیر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ رواہ الدارقطی فی الاخراد و ابولعب و ابن عساکر

۳۶۹۲ھ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابولعبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنا: میں حواری کا بیٹا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا مردوں کی طرف سے زبیر تمہارا باپ ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا: کیا عورتوں کی طرف سے؟ جواب دیا: نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ہرگز یہ نہ کہتا سنوں کہ میں حواری کا بیٹا ہوں چونکہ میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ زبیر میرا حواری ہے۔

رواہ ابن عساکر

[illegible][illegible]

۱۔ وہاں ان لوگوں کو ملتا تھا جو یہودیوں پر حملے کی کوششیں کر رہے تھے۔ وہاں ان کی مدد کرنے والے بھی تھے۔
 ۲۔ یہودیوں کو یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔
 ۳۔ وہاں یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔
 ۴۔ وہاں یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔
 ۵۔ وہاں یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔
 ۶۔ وہاں یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔
 ۷۔ وہاں یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔
 ۸۔ وہاں یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔
 ۹۔ وہاں یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔
 ۱۰۔ وہاں یہودیوں کے خلاف حملے کرنے والے بھی ملے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

[illegible]

۲۰۱۰ء: قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد کی جامعہ اسلامیہ میں "عقائد و احکام" کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوئی۔

[illegible][illegible]

۳۶۱۸۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔" زید بن اسودؓ اور عبد بن عباسؓ کو جو یہ حدیث صحیح الالبانی سے ملتی ہے اس پر ابن ابی شیبہؒ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔"

۳۶۱۸۲ ابن ابی شیبہؒ نے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔" زید بن اسودؓ اور عبد بن عباسؓ کو جو یہ حدیث صحیح الالبانی سے ملتی ہے اس پر ابن ابی شیبہؒ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔"

۳۶۱۸۳ ابن ابی شیبہؒ نے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔" زید بن اسودؓ اور عبد بن عباسؓ کو جو یہ حدیث صحیح الالبانی سے ملتی ہے اس پر ابن ابی شیبہؒ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔"

۳۶۱۸۴ ابن ابی شیبہؒ نے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔" زید بن اسودؓ اور عبد بن عباسؓ کو جو یہ حدیث صحیح الالبانی سے ملتی ہے اس پر ابن ابی شیبہؒ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔"

۳۶۱۸۵ ابن ابی شیبہؒ نے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔" زید بن اسودؓ اور عبد بن عباسؓ کو جو یہ حدیث صحیح الالبانی سے ملتی ہے اس پر ابن ابی شیبہؒ نے کہا: "میرا دل اللہ کے لیے ہے تو آپ کا دم میرا نہیں رکھتا۔"

اشھد باللہ دی الحمائی وفاقن للعلل والنصاح

میں خدا تعالیٰ کو شہادت دے رہا ہوں کہ میں نے اس بات پر عمل کیا ہے جو حق ہے۔

انک فی السرو من قریب یابن الفضل من الدناج بل شہد قریب من قریب فی الشریک انسان ہا اسے شہادت دے کر کہنے کے لیے ہے۔

اورست نہ عوای یقین فرشد للحق والدلاج تجھے یہ خبر نہ پہنچا یا ہے تو یقین کی رحمت دے گا کہ حق و باطل کو مٹا دے گا کہ حق و باطل کو مٹا دے گا۔

ہد کروو المستغیر دکنی عن بکر السیر والو داح

۳۶۷۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو کہ کثیر العدد میں تھے کہا کرتے تھے نبی کریم ﷺ کے بعد امت میں سب سے افضل ابوہریرہ ہیں پھر عمر اور پھر عثمان اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے تھے۔ رواہ الشافعی وابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے، کیسے ذخیرۃ الحفاظ: ۵۸۸۔

۲۲ء ۳۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء پہاڑ پر تھے ایک نیک پہاڑی نے کہا آپ نے فرمایا اے کرام! اسکو میں آجاتی رہے اور یہ تو ایک نبی ہے یا بعد میں ہے یا شیعہ ہے پہاڑ پر جی کریم ﷺ ابو ہریرہ کو عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابن عساکر ۲۳ء ۳۶..... عیسیٰ بنی مصلط کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میری قوم بنی مصلط نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے پوچھوں آپ کے بعد بنی مصلط کسے صدقات دیں میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: ابو ہریرہ کو دس میری ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان میں خبر کی انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد کسے دیں؟ میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: ابو ہریرہ کے بعد عمر کو دس میں نے علی رضی اللہ عنہ کو بتایا انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ان کے بعد کسے دیں میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: عمر کے بعد عثمان کو دس میں نے علی رضی اللہ عنہ کو خبر کی انھوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ان کے بعد کسے دیں میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بار بار جانے پر مجھے حیا آتی ہے۔ رواہ النعمان بن حماد فی الحسن

۳۶۷۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مسجد کی بنیاد رکھی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیتے آئے آپ نے وہ پتھر نصب کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے آپ نے وہ بھی نصب کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے آپ نے وہ بھی نصب کیا اور پھر ارشاد فرمایا میرے بعد یہی لوگ بار خلافت اٹھائیں گے۔ روا ابو نعیم

۳۶۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف چہرہ اقدس فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی مریض ہے جس کی میں عیادت کروں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے نہیں فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی جنازہ ہے جس کے ساتھ میں بھی چلوں؟ عرض کرتے نہیں فرماتے: تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے جسے وہ بیان کرے؟ چنانچہ ایک شخص بولا: میں نے آج رات خواب دیکھا ہے گویا کہ آسمان سے ایک تر ازہ اتر رہا ہے ایک چلڑے میں آپ رکھ دے گئے ہیں اور دوسرے چلڑے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ والا چلڑا ہلکا رہا۔ پھر دوسرے چلڑے میں عمر رضی اللہ عنہ لائے گئے چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہم والا چلڑا جھک گیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ ائے گئے ان کے مقابلہ میں عمر رضی اللہ عنہ والا چلڑا جھک گیا پھر تر ازہ اٹھایا گیا چنانچہ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے خواب کے متعلق سوال نہیں کیا۔

۳۶۷۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک باغ میں تھے اور شادمانہ لہجہ میں فرمایا تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آیا جاتا ہے: دوسرا چمچہ تر اور پھر چوٹھا۔ چنانچہ ابوبکر داخل ہوئے پھر عمر پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ نے فرمایا تمہیں جنت کی خوشخبری ہے۔ (رواہ ابن عساکر)

۳۷۔ شعبی کی روایت سے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے چنانچہ سوے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم پاسے ہیں وہ سب کہتے تھے: ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ ورواہ ابن عساکر

۲۸۷۳۔ عربیہ اچھی مرضی اللہ عز کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جس فحری تمنا پر دعائی پڑھا آپ ﷺ کے لہو فرمایا آج رات میرے ساتھ مرضی اللہ عز کا وزن کیا گیا یہ بکر کا وزن کیا گیا یہ بھاری ہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تاہم ان میں سے مرضی حق اور وہ نیک آدمی ہیں۔ رواہ الشیرازی فی الاثبات وابن سعد وبقول غریب وابن عساکر

۲۶۹ء۔ ۳۹۶۔ عاصمہ بن مالک انجمنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: دو خزانہ کا ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو؟ کہا: میں آیا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں کہ جب اللہ تعالیٰ انھیں اپنے پاس بلائے گا پھر تو ہم اپنے صدقات کس دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابجو رضی اللہ عنہ کو بنا۔ عرض کیا: جب اللہ تعالیٰ ان کی روح قبض کرے تو پھر؟ فرمایا: مگر وہاں اس شخص سے عرض کیا: جب عمر

جامع مناقبہائے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

۳۶۷۳۶ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں نے امر خلافت کے متعلق شوریٰ قائم کر دی آپ کی خدمت میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور عرض کیا: اے اباجان! لوگ کہتے ہیں یہ چار لوگ بے حد یہود نہیں ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گنگ سہارا دوں لوگوں نے آپ کو سہار دے کر بنایا آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے متعلق لوگ کہتے ہیں چنگ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اے علی! میرے ساتھ میں ماتھو دو قیامت کے دن میرے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے عثمان بن عفان کے متعلق بھی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کو موت آئے گی اس پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انھوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے یا سب مومنین کے لیے فرمایا: حضور عثمان کے لیے طلحہ بن عبید اللہ کے متعلق کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک رات فرماتے سنا ہے: دراصل ایک آپ کا کادہ گرنے لگا تھا آپ نے فرمایا: میرا کادہ جو درست کرتے گا جنت میں داخل ہوگا طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھاگ کر کادہ درست کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوئے پھر فرمایا: اے علی! یہ جبریل کھڑے ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں میں تمہارے ساتھ رہوں گا حتیٰ کہ تمہیں اس سے نکالیں اور ہرگز بن عوام کے متعلق بھی نہ کہیں چنگ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک دن سوتے ہوئے دیکھا اور آپ کے پاس زبیری رضی اللہ عنہ چم و قندس سے تمہیں دھج کرنے بیٹھ گئی کہ جب آپ بیدار ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوعبید اللہ! تم یہاں سے گئے کیوں ہو جواب دیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نہیں گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل کھڑے ہیں تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں قیامت کے دن میں تمہارے ساتھ ہوں گا حتیٰ کہ جہنم کو تم سے دور کروں سعد بن ابی وقاص کے متعلق بھی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: بد کے دن جب کہ سعد نے اپنی کمان میں چار و مرج و ترافا فرمایا: تم پر میرے ماں باپ فدا جاؤں تیرا برساؤ عبدالرحمن بن عوف کے بارے میں بھی کہتے ہیں چنانچہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو طلحہ رضی اللہ عنہما کے گھر میں دیکھا جب کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہما سے بھوک کے مارے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس کون شخص کوئی چیز لائے گا؟ چنانچہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک برتن لیے نمودار ہوئے اس میں علو اور دروئیاس تھیں روٹیوں کے درمیان چربی رکھی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا میں تمہاری تقویت کرے اور تمہاری آخرت کا شمسائیں ہوں۔

رواہ اعماد بن الشیسی فی زیارات مسند مسدد و الطبرانی فی الاوسط و ابویعقوب فی الفضائل للصحابة و ابو بکر الشافعی فی العیالیات و ابوالحسن بن بشران فی فوائد و الحطب فی تلخیص المشاہدہ و ابن عساکر و الدلمی و مسند صحیح
۳۶۷۳۷ "مسند عثمان" ابان بن عثمان بن عفان کی روایت ہے کہ میرے والد حضرت عمر نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ حرام پہاڑ پر چڑھے پہاڑ پہننے کا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حرام! سکون میں آ جا تجھ پر تو ایک نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے حرام پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم آجائیں تھے۔

رواہ ابوالخدی فی مسند عمرو بن عبدالعزیز و ابن عساکر

۳۶۷۳۸ حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابی سراح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے دس صحابہ ابوبکر عمر عثمان علی زبیر طلحہ و غیرہم رضی اللہ عنہم آجائیں کے ساتھ حرام پہاڑ پر تھے یہ ایک پہاڑ پہننے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حرام! رک جا تیرے اوپر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان و یعقوب بن سفیان و ابن مندہ و ابن عساکر

۳۶۷۳۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حرام پہاڑ پر تھے یہ ایک پہننے کا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حرام! رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابویعقوب و الشافعی و ابن شہین فی الاقوال و الطبرانی و ابن عساکر

۵۸۷۳۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنت میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار کی زیادہ مشتاق ہے۔ میرے آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں۔ چنانچہ اس فضیلت کے حصول کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار کی زیادہ مشتاق ہوئے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، ابی وقاص غنیمہ بن ابی اسیر رضی اللہ عنہ، امیر بن کربلہ کے لیے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار اللہ تعالیٰ جنہیں منافقین کی پہچان کرے وہی بات ان چار کی تو ان میں سے ایک ملے گا۔ دوسرا مقتدا بن اسود کندی ہے تیسرا مسلمان قاری ہے اور چوتھا ابو زرقانی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۵۸۷۳۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ تجھ سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین سے محبت کرتا ہے تم بھی ان سے محبت کرو وہ علی بن ابی طالب ابوہریرہ اور مقداد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک بار آپ ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین کی جنت زیادہ مشتاق ہے آپ ﷺ کے پاس حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ امیر بن کربلہ کے لیے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کریں لیکن مارے صحبت کے سوال نہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی ان سے کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ راستے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: میرے صحابہ میں سے تین کے لیے جنت مشتاق ہے میں نے امیر بن کربلہ کی یہ فضیلت کسی انصاری کے حصہ میں بھی آئے لیکن مارے محبت کے میں نے سوال نہیں کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ سوال کر لیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سوال کرنے سے ڈرتا ہوں کہ میں ان میں سے نہ ہوں اور پھر میری قوم مجھ پر خوشیاں کرنے لگے پھر انہی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: انہوں نے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح انکار کر دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حامی بھری کہ میں پوچھتا ہوں اگر میں ان میں سے ہوتا تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہوں اگر نہ ہوتا تو بھی اللہ کی حمد کروں گا۔ علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: جنت آپ کے صحابہ میں سے تین کی زیادہ مشتاق ہے یا نبی اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم انہی میں سے ہو ایک شان بن اسیر ہے وہ بیچکوں میں تمہارے ساتھ حاضر رہے گا ان بیچکوں کی فضیلت واضح ہے اور ان کی بھائی عقیقہ تمہارے اور ایک مسلمان ہے اور وہ ہم اہل بیت میں سے ہے ورنہ خواہے اسے اپنا دست راست بناو۔ رواہ ابو یعلیٰ وفیہ نظر بن حمید عن بن طریق الاسکاف وھما ضعيفان

کلام..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ: ۲۳۲۸۔

۵۸۷۳۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اے آپ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو زید رضی اللہ عنہ کچھ شرمندہ سے ہو گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم غلامت اور اطاعت میں میرے مشابہ ہو زید رضی اللہ عنہ کے بعد وہ بھی شرمندہ سے ہو گئے پھر مجھ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں پھر میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملنا ہوا کہ وہ ابی شیبہ و ابو یعلیٰ و السہلی فائدہ: یہ شرمندگی کسی گناہ پر نہیں بلکہ یہ شرمندگی ہے جو پادشاہ کے حضور ملنا یا گورنر افزائی پر عارضی طور پر لاحق ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۵۸۷۳۹۔ علی بن عبد اللہ قرشی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو آپ میں بیعتے تمنا نہیں کر رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تمہارے ساتھ تمنا کرتا ہوں میری تمنا ہے کہ اس گھر جیسا کوئی گھر ہو جو ابو عبیدہ بن الجراح اور سالم مولائے ابو عبد اللہ جیسے لوگوں سے بھرا ہو چونکہ سالم اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اگر اسے اللہ کا خوف نہ لگے ہو وہ پھر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ یہی بات ابو عبیدہ کی دوسری نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سناتے ہیں کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔ رواہ الدیلمی و ابن عساکر

اتنے میں زید رضی اللہ عنہ بھی کھرچن سے سر کھرچتے ہوئے ان پہنچے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک تکیہ پھینک دیا اور آپ اس پر بیٹھ گئے جب کہ ابی رضی اللہ عنہ یوں بیٹھے تھے کہ ان کا منہ دیوار کی طرف تھا اور پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ شخص میں کچھ نہیں سمجھتا۔ پھر ابی رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منہ کر کے متوجہ ہوئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! میرا کیا آپ ہم سے ملاقات کرنے آئے ہیں یا کوئی کام ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ کام ہے۔ اسے ابی الوگوں کو کیوں؟ امید کرتے ہو؟ امین عباس کہتے ہیں: یہ آیت کی طرف اشارہ تھا جس میں شدت تھی، ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسی آیت سے قرآن حاصل کیا ہے جس نے براہ راست جبرئیل امین سے حاصل کیا ہے اور قرآن اس وقت تازہ و تازہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تالی بھائی اور انھیں کھڑے ہوئے اور کہتے جا رہے تھے: اللہ کی قسم! تم ہاڑ نہیں آگے اور میں صبر کرنے والا بھی نہیں ہوں اللہ کی قسم! تم ہاڑ نہیں آگے اور میں صبر کرنے والا بھی نہیں ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۸۔ ”مسند ابی عبد الرحمن بن ابی ابراہیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ تمہیں قرآن سناؤں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر کیا ہے اور میرا نام بھی لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی رضی اللہ عنہ نے بھی لگے اور پٹنے بھی لگے۔ پھر ابی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ”تغسل اللہ ویرحمہ فہذا لک فلنظر حو“ چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ نے تاہ کے ساتھ آیت پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۹۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سال قرآن سنایا جس سال آپ وہاں سے رخصت ہوئے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی ابراہیم! میں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ اور وہ تمہیں سلام بھی کہہ رہے تھے۔

رواہ ابن مندہ فی تاریخ اصحاب

۳۶۷۸۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے امین بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے ابی رضی اللہ عنہ نے لگے لوگوں کا خیال ہے کہ انھوں نے سورت ”الم یکن“ پڑھی تھی۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۶۷۸۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورت ”الم یکن اللہین کھرو“ سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی رضی اللہ عنہ نے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابو یعلیٰ

۳۶۷۸۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سورت ”الم یکن اللہین کھرو“ نازل ہوئی تھی کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں یہ سورت سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا وہاں میرا نام لیا گیا ہے یا رسول اللہ! ابی رضی اللہ عنہ نے روایت شروع کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۸۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: رب العالمین کے حضور میرا تذکرہ کیا گیا ہے فرمایا: جی ہاں اس پر ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبائے لگیں۔ رواہ ابن عساکر وابن الجار

۳۶۷۸۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: رب العالمین کے حضور میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبائے لگیں۔ رواہ ابن الجار

۳۶۷۸۵۔ ”مسند ابی المصنف“ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو منذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پیش کروں عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ملا راہلی میں تمہارا نام اور سب ذکر کیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی

ابن ہشام بن جمال مآربی السبائی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۶۔ "مسند ابی ہشام بن جمال رضی اللہ" روایت ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ سے صدقہ کے متعلق بات کی جب وہ وفد کی صورت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اب سہا کے بھائی صدقہ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کہاں کا شہر کرتے ہیں جب کہ ساقیہ مبارک سے ہلاک ہو چکی ہے اور ان میں سے تھوڑے لوگ ہی باقی رہے ہیں تاہم نبی کریم ﷺ نے ہر سال ستر جوڑوں کی قیمت جو معاف کر دے کی قیمت کے برابر ہونے پر مبلغ کر لی یہ ٹیکس ان لوگوں پر لاگو کیا تھا جو ساقیہ میں سے ابھی باقی تھے اہل سہا کا تاہم ٹیکس دیتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے رخصت ہو گئے چنانچہ گورنروں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ستر جوڑوں کی صلح کا معاہدہ کر دیا لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس معاہدہ کو بھول دیا حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے بعد پھر یہ معاہدہ ٹوٹ گیا اور صدقہ کے طور پر قائم رہا۔ رواہ ابو داؤد والطبرانی والبیہقی

کلام: حدیث ضعیف البیہقی داؤد میں ذکر کی گئی ہے دیکھئے ۶۵۳

۳۶۷۸۷۔ "ایضاً" روایت ہے کہ حضرت ابن ہشام رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر پھوڑا لٹا داغ تھا جس سے ناک میں قدرے بدنامی پیدا ہو گئی تھی رسول کریم ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور چہرے پر ہاتھ بھیرا پتا تھا اس دن کے بعد ابن ہشام رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داغ نہیں دیکھا گیا۔

رواہ البیہقی والطبرانی و ابونعیم والنسائی

ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۸۔ "مسند ابی موسیٰ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور مجھ پر چا کر اسے گھٹی اتنی سیج کے لیے برکت کی دعا کی اور پھر مجھے دے دیا۔ رواہ ابونعیم

کلام: بچے کے لیے برکت کی دعا۔ ذخیرۃ الاخلاص میں نہیں ہے۔

اثال بن نعمان حنفی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۹۔ اثال بن نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور فرات بن حیاء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا ہم اس کے بعد سلام نہیں لائے تھے۔ رواہ عبدان

احمر بن سواد سدوسی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۰۔ احمر بن سواد سدوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے بت اٹھا کر کٹوں میں پھینک دیا اور خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔

رواہ ابن مندہ وقال: حدیث غریب ورواہ ابونعیم واور ذہب الاثر فی اسد الغابۃ ۱/۶۷

حضرت اربطان رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۱۔ حضرت اربطان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مجھے آزادی ملی تھی میں نے بہت سارا مال کمایا اور مال کی زکوٰۃ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے عرضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس مال ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میری اولاد کے لیے بھی دعا کریں فرمایا: تمہاری اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آنکھ ہوگی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور اولاد میں برکت عطا فرمائے۔

حضرت ارقم بن ابی ارقم (عبد مناف) مخزومی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۲۔ عبد اللہ بن عثمان بن ارقم اپنے دادا ارقم رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی میں روایت نقل کرتے ہیں کہ ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تھے جو مناکے قریب تھا حتیٰ کہ لوگ اسلام قبول کر کے پورے جا لیس ہو چکے تھے اور ان میں آخری میں عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا چنانچہ جب جا لیس آدمی پورے ہو گئے تو مسلمان شریکین کی طرف نکلے گئے۔ (رواہ الطبرانی وابن مندہ و الحاکم و ابویوسف و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابی نعیم کہتے ہیں: بعض مؤرخین نے ارقم بن ابی ارقم کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے چونکہ ارقم بن ابی ارقم کو صحبت کا شرف حاصل نہیں ہوا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۳۔ "منہ عمر رضی اللہ عنہ" اسناد روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار پا کچو (۳۵۰۰) درہم و نصفی مقرر کیا جب کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار (۳۰۰۰) درہم مقرر کیے اس تقسیم پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اعتراض ہوا اور عرض کیا: ابا جان! آپ نے اسامہ کو مجھ پر فوقیت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم وہ کسی جنگ میں مجھ پر برکت نہیں لے گیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ زید (اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد) رسول اللہ ﷺ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو مجھ سے زیادہ محبوب تھا لہذا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و ابو سعد و ابو عیوب فی الاموال و الترمذی و طال حسن طریق و رواہ ابو یعلیٰ و ابن حبان و البیہقی ۳۶۷۹۴۔ محمد بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے امیر! امیر جسے خود رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر فرمایا اوقات سے قبل اسے معزول نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۹۵۔ عبد اللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ کو کہتے تو کہتے: اے امیر السلام علیکم! اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے آپ مجھے امیر کیوں کہتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ انھیں جواب دیتے ہیں جب تک زندہ رہوں گا تمہیں اسی خطاب سے پکاروں گا چونکہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے جب کہ تم مجھ پر امیر تھے۔ رواہ ابن عساکر ۳۶۷۹۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ اسامہ رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکت سے ٹکر کھا کر گر گئے جس سے ان کا پیرو رضی ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا: اس سے گرد نہ ہار جہاز میں نے گرد جھاڑ دی آپ ﷺ اسامہ کے چہرے سے خون چوس کر قہقہہ دیتے اور فرمایا: اگر اسامہ لڑکی ہوتی ہیں اسے اچھے اچھے کپڑے پہناؤ اور پورا ست سے آستے آراستہ کرنا حتیٰ کہ اسے ہار دینا۔

رواہ ابن ابی شیبہ و ابن سعد

۳۶۷۹۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش خوش تشریف لائے آپ کا چہرہ القدس مسرت سے کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا نے تمہیں کیا کچا ہے؟ چنانچہ تمہارے اسامہ اور زید کھوسے ہوئے دیکھا ان دونوں نے ایک ہی کپڑے سے۔ یا فرمایا: ایک ہی چادر سے سر ڈھانپ رکھے تھے جب کہ ان کے پاؤں ننگے تھے اور ٹاپا برقی نکھر

حضرت اسلم مولائے عمر رضی اللہ عنہ

۳۵۸۰۵ — عبدالمعمر بن بشر بن عبد الرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا اسلم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو سفر کیے۔ (رواد ابن مندہ اور عبدالمعمر بن بشر بن معمر نے جبرئیل کی کتاب صحابہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اسلم کو خرید لیا ہے ابن اسحاق وغیرہ نے یہی ذکر کیا ہے اور یہی بات زیادہ مشہور ہے)

اسمر بن ساعد بن ہلوات المازنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۶ — احمد بن داؤد بن اسمر بن ساعد اپنے والد داؤد سے نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ابو ساعد بن ہلوات کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد ابو ساعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا والد معنی ہلوات بہت بڑا حاجہ اس نے آپ کی خبر گیری و آپ پر ایمان لے آیا ہے اب اس میں الجھنے کی طاقت نہیں رہی البتہ آپ کی خدمت میں دیہات کے کچھ سوغات ہدیہ بھیجے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے دعا فرمائی۔ (رواد ابن مندہ و ابو نعیم و قال: لا یعرف الا من هذا الوجه و فی سندہ نظر)

اسود بن سربیع رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۷ — اسود بن سربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ چار غزوات کئے ہیں۔

رواد البحاری فی تاریخہ وابن السکین وابن حبان

اسود بن عمران البکری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۸ — میر ہندی ابونجس عمران بن اسود۔ یا اسود بن عمران کہتے ہیں میں اپنی قوم کے قصہ کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یہاں وقت کی بات ہے جب میری قوم نے اسلام قبول کیا اور اسلام کا اقرار کیا میری قوم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ (رواد ابن مندہ و ابو نعیم و قال ابن عبد البر: فی اسادہ مقال قال فی الاصابہ عافیہ غیر ای المحجل وهو محجل)

اسود بن بختری بن خویلد رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۹ — حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد ابو عوانہ ابو مالک، ابو حازم کی روایت ہے کہ اسود بختری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا عظیم تر اجر یہ ہے کہ میں اپنی قوم سے بے نیاز ہو جاؤں۔ (رواد ابن مندہ و ابو نعیم و قال فی الاصابہ رجالہ ثقات مع اسالہ)

حضرت اسود بن حارثہ

۳۶۸۱۰ — "مسند اسود بن حارثہ" بن زید بن حارون مسلم بن سعید حبیب بن عبد الرحمن اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے گئے چنانچہ میں اور ایک اور شخص اسلام لانے سے قبل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: اللہ! ہمیں حیا مآ فی ہے کہ ہماری قوم جنگ میں شریک ہو اور ہم اس میں حصہ لیں آپ نے فرمایا: کیا تم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

۳۶۸۱۳ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ خوبصورت آدمی تھے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کرتے میں اپنے گھر کی پست پر تلاوت کر رہا تھی میری بیوی بزرگ میں بھی سب کچھ گھوڑا بھر کے دروازے پر باندھا ہوا تھا ایک بالوں کی مانند کئی چیز نے مجھے احاطہ کیا میں نے خوفزدہ ہوا کہ میں گھوڑا نہ بھاگ جائے اور بیوی اور کرمل نہ سادہ کر بیٹھے میں تلاوت ختم کر کے واپس آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے سید عداوت کرتے رویہ فرشتہ تھا اور قرآن سننے آیا تھا۔

رواہ ابو نعیمہ

۳۶۸۱۵ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان بات میں سورت بقرہ تلاوت کر رہا تھا ایک ایک میں نے اپنے پیچھے کر کے لی آواز میں مجھ پر اٹھوا ہا تا رہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تلاوت کرتے رہو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے پیچھے جوڑ کر دیکھا کیا وہ جتنا ہوں کہ دشن چرغ کی مانند کوئی چیز آسمان اور زمین کے درمیان لگی ہوئی ہے میں مزید تلاوت نہ کر رہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو سورت بقرہ کی تلاوت پر نازل ہوئے تھے اگر تم تلاوت جاری رکھتے بہت سے نفع پاتے۔

رواہ ابن حسان والطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان

۳۶۸۱۶ اسید بن خضیر کی روایت ہے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ چاندنی رات میں میں نماز پڑھ رہا تھا میں نے اپنا گھوڑا قریب ہی باندھ رکھا تھا گھوڑا اچانک کھٹکے کھٹکے گا میں نے گھبرا گیا گھوڑی وہ بعد گھڑے نے پھر گھومنا شروع کر دیا میں نے سر جو اوپر اٹھا کر دیکھا کیا وہ جتنا ہوں کہ اپنے سائبان پہ جس نے مجھے احاطہ کیا ہے اور میرے اوپر چاند کے درمیان داخل ہے میں گھبرا گیا کہ گھر میں داخل ہو گیا میری قوم میں نے رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو رات کو چھپتے ہیں سورت بقرہ کی تہاری قرأت سننے آئے تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۸۱۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ فاضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور کہا کرتے تھے اگر میں ایسا ہوں جیسا کہ تین حالوں میں سے ایک حال پر لکھو میں اہل بدست میں سے ہوں گا اور مجھے اس میں شک بھی نہیں ہوگا جب میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہوں اور جب تلاوت ہو رہی ہو میں کن رہا ہوں ہوں اور جب میں رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سن رہا ہوں ہوں اور جب میں کسی جنازہ میں حاضر ہوتا ہوں حالانکہ میں بھی کسی جنازہ میں شریک نہیں ہوا چونکہ میرے دل میں خیال آ جاتا ہے کہ جو بھلا کے ساتھ کیا جائے گا اور جس لوگ نے کی طرف جائے والا ہے۔ رواہ ابو نعیمہ والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۳۶۸۱۸ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے وہ چند کراچی قوم کی امامت کرتے تھے۔

رواہ عبد الرزاق وابن سعد

۳۶۸۱۹ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات میں نماز پڑھ رہا تھا اچانک بالوں کی مانند کئی چیز نے مجھے احاطہ کیا اس میں چہ انھوں کی مانند کوئی چیزیں چمک رہی تھیں جب کہ میری بیوی میرے پیلو میں کھڑی تھی اور وہ حاملہ تھی گھوڑا گھر میں باندھا ہوا تھا میں خوفزدہ ہو گیا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور بیوی کا کھل مانت خوف کے ساقط نہ ہو جائے میں نے نماز ختم کر دی میرا ہوتے ہی میں نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ نے مجھ سے فرمایا اسید! قرأت کرتے رویہ فرشتہ تھا اور قرآن سننے آیا تھا۔ رواہ عبد الرزاق

۳۶۸۲۰ الامید صدیقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابو یحییٰ کی کنیت سے پکارا۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۸۲۱ عبدالرحمن بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابو یحییٰ کی کنیت سے پکارا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۲۲ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے پاس میری قوم کے دو خاندان آئے ایک بنی ظفر سے تھا اور دوسرا بنی حواہ سے کہنے لگے رسول اللہ ﷺ سے بات کرو کہ ہمیں بھی کچھ عطا کریں آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں میں ہر خاندان کے لیے کچھ حصہ تقسیم کروں گا بشرطیکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ عطا کیا ہم بھی ان پر لادیں گے اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے چنانچہ جب تک میں تمہیں حرام سے روکے ہوئے اور میرے کرتے ہوئے دیکھوں گا۔

درواہ ابو یعلیٰ وابن عباس کہ

حضرت اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ

۳۹۸۲۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نبی مہاجرین عہد کا دفعہ آیا اور وہ میں عمارت بن دھیمان و گوہر بن ارم حبیبہ و بید اور ایک دعا سے شامل تھی اہل اللہ نے کہا یا محمد ﷺ اہل حرم میں اور حرم کے دروازے ہیں ہم تم کی وجہ سے عزت مند ہیں ہم آپ سے جنگ نہیں کر سکتے اگر قریش سے علاؤ کسی اور قبیلے نے آپ سے جنگ کی ہم آپ کا ساتھ دیتے ہوئے لڑیں گے لیکن ہم قریش کے مقابلہ میں نہیں لڑیں گے ہم آپ سے لڑنا آپ کے قبیلے سے محبت کرتے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہیں مگر آپ نے ہم میں سے کسی کو کھانا کھلا کر دیا آپ پر اس کی اہمیت واجب ہوگی لیکن اگر ہم نے آپ کے کسی ساتھی کو کھانا کھلا کر دیا ہمارے اوپر دیرت نہیں ہوگی۔ اہل دفعہ نے اسلام قبول کر لیا۔ گوہر بن ارم نے کہا: مجھے چھوڑ میں اس سے (محمد ﷺ) چلتے عہد لے لوں اس کے ساتھیوں نے کہا: نہیں جو محمد نہیں کرتا اور نہ ہی خود کردارے کی اس کی خواہش ہے حبیب اور بید نے کہا: یا رسول اللہ! اسید بن ابی ایاس وہی ہے جو بھاگ گیا تھا ہم اس کی طرف سے آپ کے سامنے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز اس نے آپ کی گستاخی بھی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون سہا قرآن یا اسید رضی اللہ عنہ کو جب وہ دونوں کی بات سنی تو انہوں نے منہ طائفہ میں اقامت اختیار کر لی اور حبیب اور اسید کے لیے یہ شعر کہا:

فاما اهلکون ولعنہ بعدی فانهما عفو کا نشان

اگر میں ہلاک ہو جاؤں تو میرے بعد زندقہ ہو گئے حالانکہ وہ دونوں دشمن پوشیدہ رکھنے والے دشمن ہیں چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر اسید بن ابی ایاس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں صابغ المہم قرآن و تمہ تھا اس اثنا میں اسید بن زہم طائفہ کے اسید بن زہم سے وچھا ختم اپنے پیچھے کیسے حالات چھوڑ کر آئے ہو؟ مارا پیش ہنڈھنے جواد یا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو لب طافرا پایا ہے۔ اسے پیچھے اللہ کے نبی کے قدموں میں تر باں چھوڑ کر ان کے پاس حاضر ہو جاتا ہے بعد اسے کہہ نہیں کرتے چنانچہ اسید نے اپنی حالت دیکھی اللہ تعالیٰ جو موقع حمل کے انتظار میں تھی فوراً چل پڑے۔ چنانچہ بچہ پڑا۔ مقام ترن کھلاں میں پچھتم دیا اسید اپنے گھر والوں کے پاس آئے ایک ٹیٹھی پہلی تمامہ باندھا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ صابغ اسید رضی اللہ عنہ کے سر پر کھوار لئے ان کا بیروہ و رہا اسید رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے چلے اور عرض کیا: اے محمد کیا تم نے اسید کو صابغ المہم قرار دیا ہے؟ فرمایا جی ہاں۔ عرض کیا: اگر وہ صابغ بن کر حاضر ہوا آپ اس کے ایمان کو قبول فرما نہیں گئے؟ فرمایا جی ہاں۔ چنانچہ اسید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس میں دے دیا اور عرض کیا: اے محمد! میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول کوئی عبادت کے لائق نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ٹیٹھی کو کھڑا کیا کہ اعلان کرو اسید بن ابی ایاس ایمان لے آیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اکہ دے دی ہے رسول اللہ ﷺ نے اسید رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ پھرا اور ان کے ہاتھ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اسید رضی اللہ عنہ نے یہ گھر میں داخل ہوتے اور رشتی سے چمک لیا۔ اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے۔

است المدی تہدی معد الدینہا بل اللہ یہدیہا وقال لک انہد.

نیا آپ کے لئے قوم مسعد کنن کے اہل دین کی طرف راغبائی کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جہالت دہی سے

اور آپ کے سامنے انہوں نے گواہی دہی ہے۔

فما حملت من ناقة فوق کورھا ابو وافی ذمۃ من محمد.

کوئی دھن بھی اپنے بالان پر جو بھری اٹھائی اس قدر کہ جتا محمد ﷺ نے اپنی ذمہ داری نبائی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۹۸۲۸ احادیث کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابن ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے شاہکار پر ہوتا ہے۔ رواہ العلو فی العبدالہات وابن عبد البر

۳۹۸۲۹ "میں انس رضی اللہ عنہ" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کو تشریف لائے میں اس وقت آنحضرت کا قحطی مری والد مجھے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے مرد اور عورتیں آپ کو تھا کہ پیش کرتے ہیں جب کہ میرے پاس آپ کو تھکا دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ملے اس لیے آپ نے مجھے لے کر آپ کی خدمت میں آئے گا چنانچہ میں نے اس حال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی آپ نے مجھے کبھی نہیں مارا مجھے کوئی نہیں دئی اور نہ ہی آپ کبھی نہیں پٹھیں ہوئے۔ رواہ ابن عبد البر

۳۹۸۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے گیسو تھے میری والدہ نے مجھے کہا اچھس مت کانو چونکہ رسول اللہ ﷺ اچھس پکارتے تھے اور پٹھتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

کلام: حدیث ضعیف ہے کچھ ضعیف الابی داؤد ۸۹۹

۳۹۸۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گیسو تھے انھیں رسول اللہ ﷺ پکارتے تھے۔ رواہ الطبرانی عن انس

۳۹۸۳۲ زہری کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کو تشریف لائے اس وقت میں اس سال کا قحطی رہا جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میری عمر تین سال تھی میرے گھر کی عورتیں مجھے آپ کی خدمت پر ابھارتی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابو نعیم

۳۹۸۳۳ "ایضاً" سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کو تشریف لائے اس وقت میری عمر ۹ سال تھی۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۸۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انس کے لیے دعا فرما میں پناہ لیتا ہوں آپ ﷺ نے مجھے یہ دعا دی یا اللہ ان کے دل اور اذان میں طرحت عطا فرما پناہ تجھ میں اپنی سبکی اور اس سے سوائے اپنے ہاتھوں کے ایک سو کھینچوں کو ان کو چکا ہوں میرا ہاں سال میں اور میرے چھل لاتا ہے جب کہ شہر میں کوئی ایسا ہاں نہیں جو وہ میرے چھل لاتا ہو۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۸۳۵ "ایضاً" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ ایٹھ سالہ یا رسول اللہ امیر سے اس ایک خاص چیز سے کچھ فرمایا اسے ام سلمہ کو دیا تو کیا چیز ہے؟ عرض کیا آپ کا خادم اس آپ ﷺ نے میرے لیے دینا و آخرت کی بھلائی کی دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا یا اللہ اسے دل اور اولاد و عطا فرما اور انھیں برکت بھی عطا فرما۔ چنانچہ انھوں نے اس میں یہی اولاد سب سے زیادہ ہوئی ہے میری بیٹی امینہ نے مجھے بتایا کہ انھوں میں حجاب کے آئے جب ایک سو تین سے زائد میری بیٹی اولاد کی چلی ہے۔

۳۹۸۳۶ "ایضاً" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے مجھے یا اللہ یا امین یعنی اسے دو کالوں والے کہا کرتے تھے۔ رواہ العبادات و ابو نعیم

۳۹۸۳۷ "ایضاً" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ امیر سے دل چاہتا ہے آپ پر جان چاہیں آپ اس کے لیے دعا فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا میں نہیں ان میں سے کوئی دینی ہوئی و کچھ چکا ہوں اور میری بیٹی امینہ سے۔ رواہ العبادات و ابو نعیم

۳۶۸۳۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اورد ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے رات کو کھڑا ہوں دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور وہ اس عساکر

۳۶۸۳۹ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ فرمادے گا میں نے یہ سنا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے انہیں مانگے ہوئے تھا کہ تم ان سے کہنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آجائیں۔ حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فرمادے گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ تم ان سے کہنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آجائیں۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۱ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۲ محمد بن یحییٰ بن حمران انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۳ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۴ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

حضرت انس بن رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۵ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۶ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۷ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۸ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۴۹ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

۳۶۸۵۰ "ایضاً" تم کو ملے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو کھڑے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک و عقیقہ بن ابی ریحان سے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے بعد وہ اس عساکر

حضرت انس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ

۳۶۸۳۵۔ حضرت سہیل بن حنظلہ عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رسول کریم ﷺ کے ساتھ جنین کے دن پہلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا حضرت انس بن ابی مرثد فتویٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں پہرہ دوں گا حکم ہوا: گھوڑے پر سوار ہو جاؤ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ بن ابی مرثد گھوڑے پر سوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھائی کے اوپر چلے جاؤ اور اپنی طرف سے دھوکا میں نہیں رہنا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لائے اور دو رکعتیں ادا کیں پھر فرمایا: کیا تم نے اپنے شہسوار کو محسوس کیا ہے؟ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! ہم نے اسے محسوس نہیں کیا نماز کے لیے اقامت کہی گئی رسول اللہ ﷺ نماز میں تھے اور آپ نے گھائی کی طرف دیکھا شروع کر دیا حتیٰ کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا، ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ تمہارے گھڑ سوار آچکے ہیں ہم گھائی میں درختوں کے سائے تلے دیکھنے لگے چنانچہ وہ سامنے سے آ رہے تھے اور آتے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: میں آپ کے پاس سے چل کر گھائی کے اوپر پہنچ گیا جہاں کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا صبح کو جب سورج طلوع ہوا میں نے دائیں بائیں دیکھا مجھے کوئی نہ دکھائی دیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم رات کو نیچے اترے تھے؟ عرض کیا: نہیں البتہ نماز کے لئے اور قضاے حاجت کے لیے نیچے آیا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے اوپر جنت واجب کر دی اب تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ اس کے بعد کوئی عمل بھی نہ کرو۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

حضرت اونی بن مولیٰ تمیمی غیری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۳۶۔ حضرت اونی بن مولیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے مجھے فہم میں جانیداد میں بت فرمائی اور مجھ پر شرط عائد کی کہ میں پہلی میرانی سے حاصل کرنے والا خلد اللہ تعالیٰ کی میں صدقہ کروں ہمارے ایک اور آدمی ساعدہ کو بیان میں کتواں بطور جانیداد دیا اسے ہر انکا کتواں کہا جاتا تھا اس کو میں پانی آتا تھا اور پانی شیریں نہیں تھا جب کہ ایسا بن قنادہ غیری کو جابہ میں جانیداد تھی ہم سب آپ کی خدمت میں حاضری دیتے رہتے تھے آپ نے ہم میں سے ہر ایک کے لیے عطام نامہ پچھڑے کے کھڑے پر رکھا تھا۔ رواہ ابن مندہ والطبرانی و ابو نعیم وقال: ابن عبد البر ليس اسناده بالقوى

حضرت اوس کلابی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۳۷۔ "مسند" عقیلی بن حجاب بن اوس کلابی اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں ان کے دادا اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہا

۳۶۸۳۸۔ "مسند" ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ایمن رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی مسواک اور جوڑے تیار پاش رکھتے تھے جب کہ ہم آپ کو قضاے حاجت کے لیے لے جاتے تھے۔ رواہ الطبرانی

فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: نہ میرا نام ہے بشر ہے مجھے صف میں ٹھہرایا چنانچہ جب آپ کے پاس کوئی میرا آتا نہیں بھی اس میں شریک کرتے اور اگر صدق آتا سارا ہمارے حوالے کر دیتے ایک دفعہ رات کو آپ گھر سے باہر لگے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا آپ بیچ میں آئے اور فرمایا: السلام علیکم اے مومنین کی قوم! ہم بھی آپ کے ساتھ لاحق ہوئے والے ہیں ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے مرنے بہت بھلائی پائی ہے اور برائی و شر سے پہلے پہلے کوچ کر گئے ہیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ کون ہے؟ میں عرض کیا: میں بشر ہوں فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان تمہارا دل تمہاری آنکھوں کو اسلام کے لیے قبول فرمایا ہے تمام ربیعہ اطرس میں سے جو کہتے ہیں: اگر ہم نہ ہوتے زمین اہل زمین کو لے کر اٹھ جاتی میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے پوچھا تم کہیں آئے ہو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خوف ہوا آپ کو کھوئی گز نہ نہ پیچھے یا حشرات الارض میں سے کوئی چیز آپ کو تکلیف نہ پہنچائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۲۵ حضرت بشیر بن خصاصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس شراکاء پر بیعت لیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور فرمایا: یہ کہ تم کو ان دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں و تمہارے اور اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ تم اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے یہ کہ ہر وقت نماز پڑھنا اور اگر فرض زکوٰۃ اور اگر رمضان کے روزے نہ رکھو بیعت اللہ کا ہے کہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دو کے سب ارکان کی طاقت رکھتا ہوں میں زکوٰۃ نہیں دے سکتا چونکہ بخدا میرے پاس دس اونٹ بکریاں ہیں جو میرے گھروالوں کی ضرورت ہیں اور بوجھ لانے کے کام آتے ہیں میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ میں بزدل شخص ہوں جب کہ لوگوں کا کہنا ہے جو میدان جنگ سے بھاگ جائے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا مستحق ہو جاتا ہے میں خوفزدہ ہوں کہ اگر جنگ چھڑ جائے مجھے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں زور میں میدان جنگ سے بھاگ جاؤں یوں میں اللہ تعالیٰ کے غضب و غضب کا مستحق ہو جاؤں رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ منڈ کر لیا پھر ہاتھ کو حرکت دی اور فرمایا: اے بشیر! جب نہ صدقہ ہونے ہی جہاد ہو تو حرم جنت میں کیسے داخل ہو گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہاتھ بڑھا میں میں بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا دیا اور میں نے تمام ارکان کو بھالائے پر بیعت کر لی۔

رواہ الحسن بن سلیمان والطبرانی فی الاوسط و ابونعیم و الحاكم و البیہقی و ابن عساکر

۳۶۸۶۶ حضرت بشیر بن خصاصہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ کے ساتھ بیچ میں آیا میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: اے مومنین کے گھروالوں اسلام علیکم امیر اس قوم کو گیا فرمایا اے کوٹھکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا غزوہ طویل ہو گیا میں اپنے گھر سے دور ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے بشیر! کیا تم اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں کرتے جو تمہیں اسلام کی طرف لایا رہید میں سے جو کہتے ہیں اگر ہم نہ ہوتے زمین اہل زمین کو لے کر اٹھ جاتی ہوتی۔ رواہ ابونعیم

۳۶۸۶۷ خالد بن عمر بشیر بن عجبک سے مروی ہے کہ بشیر بن خصاصہ رضی اللہ عنہ عدیث بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھا ہے جب کہ اس سے قبل ان کا نام کھڑ تھا کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ چل قادی کر رہا تھا میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا یا کہا کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ مجھ سے فرمایا: اے ابن خصاصہ! تو نے جو صبح کی تو اللہ پر عیب لگائے ہوئے صبح کی اور اللہ کے رسول کے ساتھ چل قادی کر رہے ہو میں نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ پر کوئی عیب نہیں لگایا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ ہر طرح کی بھلائی کی ہے رسول اللہ ﷺ شریکین کے قبرستان میں آگئے اور فرمایا: یہ لوگ خیر کثیر لے کر بیعت لے گئے ہیں یہ لوگ خیر کثیر لے کر بیعت لے گئے ہیں پھر آپ نے ایک نفر سے دوسری طرف دیکھا ایک شخص جو توں سمیت قبروں کے درمیان چل رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سخی جو توں والے اپنے جوتے ایک طرف ڈال دو جب اس شخص نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا اس نے جوتے ڈال دیئے۔

رواہ الطبرانی و ابونعیم

۳۶۸۶۸ ابی ذرؓ و بشیرؓ و امیر بن خصاصہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد کرو جس نے ربیعہ میں سے تمہیں موقع دی کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے آپ سے

میں اس کے سینے پر حملہ کرنے سے باز رہا ہوں لیکن اس نے بے باکی کے ساتھ ہی کہہ دیا وہ راستہ پر جا چکا تھا۔
 کان مجامع الر بلات منها فہام بھٹون المی فہام
 گویا گمراہوں کی باتوں کو انسانوں کی جماعت کی مانند تھے جو کسی دوسری جماعت کی طرف اٹھتے ہوں۔
 چنانچہ یہی کریم اللہ تعالیٰ نے جس سے ان کی بات کی قرآنی اور عقل کا خون دیکھ کر قرار دیا کہ وہ اس منہ و بیوہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۳: "ابن سعد بن ابی شیبہ کی روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابھی دن کا نہیں گئے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور جب احمد ان محمد رسول اللہ ﷺ کہتے تو مسجد میں لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتی جب رسول اللہ ﷺ اذان دینے لگے بلال رضی اللہ عنہ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اذان دو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آپ نے مجھے اس لیے آواز کیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں تو بلاشبہ آپ کو اس کا حق حاصل ہے اور اگر مجھے محض اللہ کے لیے آواز کیا ہے تو پھر میرا راستہ چھوڑ دیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہیں محض اللہ کے لیے آواز کیا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے اذان نہیں دوں گا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں اس کا اختیار ہے بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اقامت الیاء کی اور جب فتوحات شام کے لیے لشکروں کا خروج ہونے لگا بلال رضی اللہ عنہ لشکروں کے ساتھ ہوئے اور شام میں چاہیے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۸۷۴: سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خیبر پر بیٹھے ان سے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ نے مجھے اللہ کے لیے آواز کیا ہے یا اپنے لیے؟ فرمایا اللہ کے لیے آواز کیا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت سے حرمت فرمائی بلال رضی اللہ عنہ شام پہلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ رواہ ابن سعد و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۸۷۵: قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خرید لیا ہے تو مجھے اپنے پاس روک لیں اور اگر محض اللہ کے لیے خرید لیا ہے تو پھر مجھے چھوڑنا تاکہ میں اللہ کے لیے مکمل کروں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہیں اللہ کے لیے آواز کیا ہے جاؤ اور اللہ کے لیے مکمل کرو۔

رواہ ابن سعد و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۸۷۶: عبداللہ بن محمد بن عمار: "سعد و عمار بن حصص بن عمر بن سعد و عمر بن حصص بن عمر بن سعد اپنے آپ باہم جدا سے ٹکڑے کر کے چیں کہ انھوں نے خبر کی ہے کہ نبی حاشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف تین عسا (الہامیاں) بھیجیں ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے لیے رکھ لی ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دئی اور ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دئی جو اجماعی رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے رکھی تھی بلال رضی اللہ عنہ اس سے گرمیدین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے چلتے اور میدگان میں آکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے نصب کر دیتے رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد بلال رضی اللہ عنہ اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے پھر ان کے بعد حضرت سعد بن عقیل کے موقع پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے اور میدگان میں اسے نصب کر دیتے وہ دونوں بھی اسی کی طرف نماز پڑھتے تھے جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میں کا افضل ترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بلال تم کیا چاہتے ہو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں فی سبیل اللہ جہاد کرنا چاہتا ہوں حتیٰ کہ مجھے موت آجائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اپنے تمام اور حق کا

حضرت جابر و رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۱ - "مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب اہل یمن کا وفد آیا تو ان کے ساتھ جابر و رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انھیں اپنے قریب بٹھایا۔

رواہ الطبرانی علی سند

حضرت جثامہ بن مساق رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۲ - یحییٰ بن ابوب کثانی جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرقل کے پاس بطور قیدہ بھیجا تھا انھیں جثامہ بن مساق بن رافع بن رافع بن قیس کثانی کہا جاتا تھا جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں برقل کے پاس بیٹھا گیا میں نے سمجھا تھا کہ میرے بچے کوئی چیز ہے (کری یا گدے وغیرہ) انھیں لکھیں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بچے کو لے کر گیا ہے جب میں نے سوئے کی کری دیکھی میں اس سے پہلے اتر گیا ہر قل نے اس پر اور کہا تم اس کری سے کیوں اتر گئے ہو حالانکہ ہم نے یہ تمہارا کرام کے لیے رکھی تھی۔ میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس بھی شیا کے استعمال سے منع فرماتے سنا ہے۔ رواہ ابو نعیم

حضرت جہم بن فضالہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۳ - محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن جہم جنہی کی سند سے مروی ہے کہ ان کے پڑاوا جہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ جہم میں برکت عطا فرمائے۔ نیز آپ نے میرے لیے ایک نوشتہ بھی لکھا۔ پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی۔ رواہ ابو نعیم

حضرت جہش جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۴ - عبد اللہ بن جہش جنہی اپنے والد جہش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دیہات میں رہتا ہوں اور وہیں نماز پڑھتا ہوں مجھے آپ کسی رات کا حکم دیں تاکہ اس رات میں اس مسجد میں آ کر نماز پڑھوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میں تاریخ کی رات آیا گا اگر پڑھو تو اس کے بعد نماز پڑھو پڑھو پڑھو۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم

حضرت جراد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۵ - قر و بنت حزام کہتی ہیں ام عیسیٰ اپنے والد جراد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے بہت سارے گائیں ہیں جن سے پانی آتا ہے ہمارے کنوؤں کا شیریں پانی ہے ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ اللہ بیٹ۔ رواہ ابو نعیم

حضرت جناب بن جنادہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۶ - حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور کہا رسول اللہ ﷺ جب کسی کے

پاس امانت نہ رکھتے تو اس وقت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس امانت رکھتے تھے اور جب کسی کو مارتا نہ بتاتے اس وقت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مارتا جاتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۸۸۷۔ ضعیف بن حارث کہتے ہیں میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے ابوذر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا انھوں نے کہا اللہ کی قسم! ابوذر جب حاضر ہوتے انکی کوسل اللہ اپنے فریب کرتے اور جب غائب ہوتے ان کا پوچھتے تھے مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں نے اپنے اوپر کسی بشر کو اطمینان ہی آسمان نے کسی پر ماریا کیا جو ابوذر سے بڑھ کر بات میں سچا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل کذا ذکرہ ابن حجر فی الاحادیث: ۴۴

۳۶۸۸۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں چوتھے نمبر پر اسلام آیا مجھے سے قبل تین آدمی اسلام لائے تیسرا وہی چوتھا تھا۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۸۸۹۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ گویا میں اپنے آپ کو اسلام کا چھٹا ذکر کیا ہوں مجھ سے قبل صرف تین کریم ﷺ ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۰۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے فرمایا تھا: جانے کسی انسان پر ماریا کیا نہ میں نے کسی پر ماریا نہ میرے لیے فرمایا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۱۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمایا: تم میرے قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب و شخص نبیؐ یا بوجہ جونا سے اس حالت میں جائے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم میں سے کوئی شخص نہیں سوائے میرے جو دنیا کے ساتھ کسی نہ کسی درجہ میں چھوٹ گیا ہو میں قیامت کے دن ان تمام کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ہوں گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۲۔ ”مسند“ خدا کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انکی میں دل کے اعتبار سے کون زیادہ خوش قسمت ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ جان جوئی میں آلودہ ہوں عذاب سے بامعاف ہوا اور ثواب کا شکر ہو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب ابوذر تم نے سچا کہا۔ رواہ الطبرانی

۳۶۸۹۳۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیوی ام ذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا میرے رونے لگی ابوذر رضی اللہ عنہ بولے تم کیوں رونا رہی ہو؟ میں نے کہا میں کیوں نہ رونا؟ حالانکہ آپ قریب الموت ہیں اور ہم ہیں جس نبیؐ یا جان میں جہاں اور کوئی نہیں میرے پاس اتنا پیڑ بھی نہیں جو آپ کے کفن کی کفایت کر سکے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: رو نہیں چنکے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جماعت سے فرماتے سنا ہے میں بھی ان میں تھا فرمایا: کہ ضرورت تم میں سے ایک شخص نبیؐ یا جان میں میرے گا اس کے پاس مسلمانوں کی ایک ٹھوکی جماعت و غریبوں کی چن چن اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضرین میں سے جتنے لوگ تھے ان میں سے کوئی بھی میرے علاوہ نبیؐ یا جان میں نہیں مر اور ایک مسیحی میں یا جماعت میں مرا ہے سو میں اسی میں ہوں جو نبیؐ یا جان میں مر رہا ہوں اللہ کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں نہ میں نے جھوٹ بولا ہے۔ اب اور دستہ دھوڑا ام ذر کہتی ہیں: میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ لوگ حج کے لیے جا چکے ہیں اور دستہ قطع ہو چکے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ دیکھو تو کھانا اسودہ رہ گیا ہے۔ میں رہتے کیا ایک نیلے پرانی آبی اور دھڑا دھڑا رہنے لگی۔ پھر میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس نکلتے آتی ہوں انکی چھار داری کہلی اسی اور میں میں پھر گارہی تھی کیا وہ بھی ہوں۔ کہہ لو کہ کلابوں پر سوار پرندوں کے بھندوں طرح سامنے سے آ رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ انھیں اپنی طرف بلانے لگی اور میری طرف آنے لگے اور میرے پاس آ کر رک گئے اور پوچھا: اے اللہ کی بندہ نہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں انھیں اس طرف بلانے لگی اور وہ میرے پاس آئے ابوذر رضی اللہ عنہ کے کالی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں ام ذر کہتی ہیں انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ پر اپنے پاس پتھر پڑاں کیے اور جھٹکی سے ابوذر کے پاس آئے ابوذر رضی اللہ عنہ نے انھیں مہربان کیا اور بولے: میں نے رسول اللہ

کتاب ہمارے سامنے تھی اس جماعت میں قمار لایا کہ ایک شخص یا مال میں ضرور مرے گا اور اس کے پاس مسلمانوں کی ایک گھڑی جماعت آئے گی چنانچہ اس وقت آپ کے پاس حاضرین تھے۔ سب پر شخص بستی میں یا جماعت میں مرے اور میں ہی وہ شخص ہوں جو دنیا میں مر رہا ہوں تو کتب میری بات کہ ہے ہوا میرے نہ ہو تاکہ اگر ہوا تو میرے نہیں تھے لے لے کافی ہو مجھے اس میں نہیں دو اور مجھے بھی سن رہے ہو کہ میں نے جو کچھ کہا ہوں اچھے اور اچھے نہیں نہ دے جا میرا بڑا مر کر ان کا جاسو ہو یا کتنی بڑا بھیک ہو چنانچہ انہوں نے اس وقت میں ہر شخص کی منہ سے اپنی الوداع کا قہقہہ نکلی ان کی جہد سے ہر وہ چکا قہقہہ نکلتا ایک اللہ کی بوجہ ان کو قہقہہ نکلی کہ تم کو کوئی عہد نہیں قبول کیا قہقہہ کا کہنے کے اے بچی جان میں آپ کو کتنے دنوں کا میں آپ کے ذکر کروں عہدوں میں سے کسی عہد سے نہیں ہوں میں آپ کو اس چاروں میں کتنے دنوں کا دیکھوں میں کتنے دنوں کا جو میرے جسم میں پڑے ہوئے ہیں جن کی موت بری ہی لگتی ہے وہاں سے اٹھ جائے گا۔ چنانچہ ان کی تعداد میں جو ان سے اور رشتہ داروں رضی اللہ عنہم کو کتنے پہنچا، دو ملا ہوئے۔

۳۶۸۹۰ روایت یہ کہ ان تمام رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا ایک بھائی تھا جس کا نام بھیس تھا اور وہ اپنے کافر قہقہہ نکالتا تھا اس کے اسلام لانے کا واقعہ ذکر کیا اور اس میں یہ بھی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور ابومرزا آگے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے میں نے کہا: اسلام میک باہر دلوں اللہ فرما، ولیک (رحمۃ اللہ علیہ) (کہا) آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو؟ کہیں سے آئے ہو؟ اور کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو سلام اور اللہ تعالیٰ شہادہ شروع کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا تم کہیں سے نکلتے ہو؟ میں نے عرض کیا آپ زمر میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باشر۔ تب زمر میں کھانے کی چیز بھی ہے اور پینے کی بھی اور یہ باہر سے آئی ہے۔ آپ نے تمہیں باہر سے بات ارشاد فرمائی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ باہر سے اسلام کی تعلیم حاصل کی اور مجھ قرآن بھی پڑھا یا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں میرا اپنے دین اور اسلام کا کفر سے مراد ان کیوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں کبھی قتل نہ کر دیا جائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے مجھے غی علی کو قتل نہ کر دیا جائے، چنانچہ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ میں مسجد حرام میں آ گیا جب کہ قریش مختلف طبقے کے ہوئے انھوں میں مشغول تھے۔ میں نے کہا: محمد بن ابی اسامہ منہور رسول اللہ ﷺ نے طلحہ بن عاصم سے میری طرف کفر سے ہو گئے مجھ سے کہنے لگے کہ جب مجھے جھوٹا اس ایسا تھا جیسا کہ سرخ رنگ کا بت ہوتا ہے جس پر مت کے ہاتھوں کو توڑ کر کے خون کے ساتھ تسبیح دیا گیا ہو۔ وہ دیکھے انھوں نے مجھے قتل کر دیا ہے تو خودی دیر بعد مجھے اتفاق ہوا اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری کیفیت دیکھ کر فرمایا: کیوں مجھ نے تمہیں منع نہیں کیا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے دل میں ایک حاجت تھی جسے میں نے پورا کر دیا کچھ عرصہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی مقیم رہا پھر آپ نے فرمایا: اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور جب تمہیں میرے ظلم کی خبر ہو میرے پاس آ جانا اور دعا مانگو۔

۳۶۸۹۱ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جب سے پہلے مجھے اسلام کی طرف پایا وہ یہ ہے کہ ہم تھوڑے لوگ تھے جس خطہ سالانہ نے رواج کیا میں نے اپنے ساتھ باہمی والدہ اور بھائی انہیں کو سوار کیا اور اپنے سرمال کے باہر میں مجھ میں چلا گیا۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی اور شہزادہ بن حبیب کے پاس میری رسد کئی اور شہداء کے متعلق ان دنوں کی واقعات کا ذکر کیا۔ اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا: آپ نے نکلتا مجھ سے یہ سوالات کرنا لے تو کون ہے کسی قبیلہ سے تعلق ہے کہاں سے آئے ہو اور کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو سلام دیا شہادہ شروع کر دیا آپ نے فرمایا: ابھی تک کہیں سے نکلتے ہو میں نے عرض کیا: آپ زمر میں چاہا ہوں فرمایا: شہادہ آپ زمر میں آنا چاہی ہے جو انسان کی بہت کو بھڑکتا ہے میں نے عرض کیا: مجھے اجازت دی تاکہ کچھ کھاؤں۔ فرمایا: جی ہاں اسے میں ابورضی اللہ خراسانی کہہ میں داخل ہونے اور طائف کی کشمکش لائے آپ میرے لیے تھوڑی تھوڑی کھانسی دلتے دلتے ہمارے ہاتھ سے رکے تھے کہ ہم میرے رسول اللہ ﷺ کے مجھے فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کیا: میں ہاں فرمایا میرے لیے میری سرزمین احمالی تھی ہے اور کوئی پانی والی زمین ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ سرزمین تباہی ہو سکتی ہے لہذا ان اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور انہیں بھی اسلام کی دعوت دو۔ (ابو سعید)

۳۶۸۹۶۔ حسن فردوسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا ابوذر رضی اللہ عنہ بولے اسے فقہ کے نالے میرا ہاتھ چھوڑ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ ابوذر کی اس بات کی ضرورت کوئی حقیقت سے لہذا پوچھا ابوذر رخصتہ کے نالے سے کیا مراد ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس میں سے آپ بھی ابھر آئے اور آپ نے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانا پانچواں لہذا آپ وہاں لوگوں کے پیچھے پڑ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا جب تک یہ شخص تمہارے درمیان موجود ہے اس وقت تک تم کسی فتنہ کا شکار نہیں ہو گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۹۷۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی دربان قمر کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے سخت رویہ رکھتے تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابوذر بن حسامت ابوذر داہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ یہ حضرات ان سے بات کریں چنانچہ ان حضرات صحابہ گرام نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بات کی ابوذر رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوولید اری تمہاری بات سونہیں مجھ پر فضیلت حاصل ہے اور مجھ پر سبقت بھی حاصل ہے اور میں تمہاری جگہ سے اس سرزمین سے اعراض بھی کر چکا تھا اری تمہاری بات اسے ابوذر داہ اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تم نے اسلام کی طرف سبقت کی پھر تم اسلام لے آئے اور تم کیلئے کامروا مٹین میں سے ہوئے عمرو بن العاص اری تمہاری بات سونہیں اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے حالانکہ اس وقت تو اپنے گھر کے لوٹ سے بھی زیادہ مگروا تھا۔ رواہ العقبوب بن سلیمان وابن عساکر

۳۶۸۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے کسی کو اپنے اوپر اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ قول کا سچا ہو جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہی بن مریم کی تواسیح کی طرف دیکھنا سے چاہے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو پکھ لے۔ ایک روایت ہے کہ ابوذر زہد و تقویٰ کی نیکی کا راز اور دنیا سے بے رغبتی میں مبتلا یہ اسلام کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۹۔ ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص کا ظہور ہوا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا بیانیہ بیچنا کہ میرے پاس اس شخص کی خبر لاؤ۔ پھر ان کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچنے کے پاس ایک مشفقہ و قدامت میں زار اور اپنی قہمبہد میں داخل ہوئے اور کسی سے پکھ نہ پوچھا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے ملے مسجد کے ایک کونہ میں جا بیٹھے اور شام تک بیٹھے رہے پھر بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور کہا: کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ یہ شخص اپنی منزل کی پہچان کر سکے ابوذر رضی اللہ عنہ اٹھ کر علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پکھ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ سنا یا اور اسلام لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آپ جو چاہیں حکم دیں حکم ہوا اپنے اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ جاؤ حتیٰ کہ تمہارے پاس میری کوئی خبر نہ پہنچے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک کہ سر عام اسلام کا اعلان نہ کروں۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹے گئے اور آواز بلند کیا: اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبده ورسوله مشرکین کہنے لگے اس شخص نے اپنا آئینی دین ترک کر دیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوذر کو مارنے لگے حتیٰ کہ ابوذر زار ہوئے ہو کر گر پڑے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۹۰۰۔ زید بن اسلم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے میرے تمہارا کیا حال ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۹۰۱۔ ابوذر غفاری کہتے ہیں میں جو تھے فہم پر اسلام لایا مجھ سے قبل تین اشخاص نے اسلام قبول کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ ابو ہریرہ ابوذر رضی اللہ عنہ اور میں چوتھے اشخاص تھیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ! اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا عبده ورسوله۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس میں خوشی کے اثرات نمایاں دیکھے لے ارشاد فرمایا تم کون ہو! میں نے کہا: میں جنت بنی غفران کا ایک شخص ہوں گویا آپ کو میرا انتساب پانچواں آیا اور آپ چاہتے تھے کہ میں کسی قبیلہ سے ہوں۔ چونکہ میرا قبیلہ حایوں کو لوٹ لیتا تھا اور قبیلہ کے لوگ ڈنڈے لے کر حایوں کے راستے میں گھر سے دو جاتے۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن ابي ذر

۳۶۹۰۶ "مسند براہ بن عازب" نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میری خلق اور اخلاق میں مشابہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی

۳۶۹۰۷ "مسند ہلال" حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھتے ان کے ساتھ گفتگو کرتے اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کا نام ایسا کہیں رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرہ

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰۶۔

۳۶۹۰۸ "مسند جابر بن عبد اللہ" نبی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حذیان بن عیینہ، ابن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹے تو ان سے رسول اللہ ﷺ ملے جب جعفر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی تعظیم کی خاطر شرمندہ ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور فرمایا اے میرے حبیب! تم میری خلق صورت اور احوال میں سب سے زیادہ مشابہ ہو اے میرے حبیب! تو بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس مٹی سے میں پیدا کیا گیا ہوں۔

رواہ العقیلی وابونعیم قال العقیلی: غیر محفوظ وقال فی میزان: مکی لا ماکبر وقال فی المعنی: لفرع عن ابن عیینہ علیہ السلام

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابن ماجہ ۹۱۴

۳۶۹۰۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں سے محبت کرتے تھے ان کے ساتھ مل بیٹھتے ان سے گفتگو کرتے مسکین بھی ان سے گفتگو کرتے رسول اللہ ﷺ ابوالساکین کہتے تھے۔ رواہ ابونعیم

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰۶۔

۳۶۹۱۰ "مسند عبد اللہ بن عباس" نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میری خلق اور اخلاق میں مشابہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل

۳۶۹۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پہنچی رسول کریم ﷺ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور جعفر رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں عبد اللہ اور محمد کو اپنی رانوں پر بٹھایا اور پھر فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو شہادت عطا کی ہے اب جعفر کے دو پر ہیں جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں لڑے ہیں پھر فرمایا یا اللہ! جعفر کی اولاد میں اچھے لوگوں کو پیدا فرما۔ رواہ الطبرانی وابونعیم وابن عساکر وفیہ عیون عن ہارون متروک

۳۶۹۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب جعفر کی شہادت کی خبر آئی ہم رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر غم و حزن کے اثرات نمایاں دیکھ رہے تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۱۳ اسماء بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت لے گئے ہیں لہذا ہم تم سے افضل ہیں اسماء رضی اللہ عنہا بولیں میں واپس (گھر) نہیں جاؤں گی حتیٰ کہ آپ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملی دو کہتے ہیں ہم تم سے افضل ہیں چونکہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم نے دوسری ہجرت کی ہے اسماء بولیں کہتے ہیں: بعد ان ابی ہریرہ نے مجھے حدیث سنائی کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اسی دن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ بات اس طرح نہیں ہیں ہم تو دو بار حبشہ میں سرزمین میں پھینکے گئے تھے جب کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے رسول اللہ ﷺ تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے اور تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۹۱۵ شعبی کی روایت ہے جب نبی کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو آپ کو خبر دی گئی کہ جعفر رضی اللہ عنہ نجاشی کے پاس سے واپس لوٹ آئے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کس چیز پر خوشی کروں جعفر کی آمد پر یا فتح خیبر پر پھر رسول اللہ ﷺ جعفر سے ملے اور ان کی آنکھوں

کے درمیان بوسہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ والطبرانی

۳۶۹۱۵..... قسمی کی روایت ہے کہ فرمودہ موت کے موقع پر مقام بقاء میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صحید کر دیئے گئے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: یا اللہ! جعفر کے خاندان میں نیکو کار بندوں کو پیدا فرما۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۹۱۶..... قسمی کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس جعفر رضی اللہ عنہ کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی تو آپ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا حتیٰ کہ جب اسماء رضی اللہ عنہا آسٹو بہا نکلیں اور حزن و ملال میں قدرے کمی واقع ہوئی تب آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور تعزیت کی جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ یا اللہ اس کے ہاتھ کی خرید فروخت میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ جو چیز بھی خریدتے تھے اس میں انھیں کثیر نفع ملتا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم مہاجرین نہیں ہیں! ارشاد فرمایا: جھوٹ بولتے ہیں! بلکہ تم نے وہ جبرئیل کی ہیں ایک نباشی کی طرف اور دوسری میری طرف۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۹۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو طالب کے خیمہ میں تھا ایک چاک ابو طالب آدمی کے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے قریب بٹھایا اور کہا: اے چچا! کیا آپ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ ابو طالب نے کہا: اے بیٹھے! مجھے معلوم ہے کہ تم حق پر ہو لیکن میں مجاہد کرنا اچھا نہیں سمجھتا کہ میری سرین مجھ سے اونچی ہو جائے لیکن اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے چچا زاد کے بازوؤں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی پائیں جو جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: خیر دار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں دو بازو عطا فرمائے ہیں جن کے ذریعے تم اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ جنت میں آؤ گے۔

رواہ الخطیب والذہبی وابن الجوزی فی الواعظین وفیہ سیف بن محمد ابن احت سفیان الثوری کذاب

حضرت جفینہ جہنی (قیل النہدی رضی اللہ عنہ)

۳۶۹۱۸..... عین روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت خطیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے انھیں خطا لکھا (خط چڑے کے ٹکڑے پر لکھا تھا) خطیبہ رضی اللہ عنہ نے خط سے اپنے ڈول کو پھینک دیا اور اس پر ان کی بیٹی نے کہا: تم نے عرب کے سردار کے خط سے اپنا ڈول کاغذ دیا۔ (جب قبیلہ جہینہ پر مسلمانوں نے حملہ کیا تو خطیبہ رضی اللہ عنہ بھاگ گئے اور ان کے گھر کا کل مال و متاع مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا پھر بعد میں آئے اور اسلام قبول کر لیا نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: حصص کی تقسیم سے قبل اپنا مال و متاع دیکھ لو اور جو چاہو اسے لے لو۔ رواہ ابو نعیم

حضرت جندب بن کعب عبدی (ازدی) و حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہما

۳۶۹۱۹..... ابو طائف احمد بن یحییٰ بن عبد اللہ علامہ اپنے آپ باوجود اجداد کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرات کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے سواروں کی جماعت کے ساتھ کوچ کیا اور آپ نے کہا شروع کر دیا۔ جندب، اور جندب کہا؟ اور ہاتھ کٹا زید جو کہا افضل ہے، آپ یہ کلمات پوری رات دہراتے رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ بات پوری رات دہراتے رہتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے دو شخص ہیں ان میں سے ایک کو جندب کہا جاتا ہے وہ لوگوں کے ایک ہی وار سے حق و باطل میں فرق کر دیتا ہے اور دوسرے کو "زید" کہا جاتا ہے اس اعضاء میں سے ایک دھنسو جنت کی طرف بہت کر رہا ہے اور اس کے پیچھے اس کا پورا جسم جنت میں داخل ہو جاتا ہے، دوسری بات جندب کی سو وہ ولید بن عقبہ کے پاس ایک جاوگہ لایا جو انھیں طرح طرح کی جاوگہ گریاں دکھا رہا تھا جندب نے اپنی ٹوکری سے اس کا سر نکلے سے جدا کر دیا دوسری بات زید کی سو مسلمانوں کی کسی جنگ میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور پھر ملی کا ساتھ دے گا چنانچہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے زید رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جزی سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۳۔۔۔ جب بن جزی سلمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک قیدی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ سے قتل لوگوں نے اسے قیدی کا عذاب تھا اور وہ جوگ مشرکین تھے پھر اسلام لے آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ قیدی بھی ان کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے حضرت جزی رضی اللہ عنہ کو دو چاروں پہنا رکھا جس جزی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس اسلام لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: مائتہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ وہ بھی تمہیں اپنے پاس سے دو چاروں میں عطا کرے گی پتا تو جزی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے! ان چاروں میں سے میرے لیے انتخاب کریں جو کہ آپ کے پاس ہیں، چونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دو چاروں میں پہنائی میں حضرت مائتہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سواک عطا کیجئے ہوئے فرمایا یہ لے لو اور یہ لے لو۔ چنانچہ عرب کی عورتیں نہیں رہیں جالی تھی۔ سو وہ ابو نعیم

حرف حاء..... حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۴۔۔۔ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ کے پاس جبریل علیہ السلام سر چڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ کے گلے میں دایں ہونٹ پر کریم بھی لڑائی ہوگئی تھوڑے عرصے بعد فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے انھوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا ہے۔

رواہ البیہقی و ابو نعیم

۳۶۹۳۵۔۔۔ ان میں سے ایک مرتبہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ سر چڑھ کر بیٹھے تھے حارثہ رضی اللہ عنہ کے گلے لگا کر انھیں سلام نہ کیا جبریل علیہ السلام نے کہا: اس شخص نے سلام کیوں نہیں کیا۔ اگر یہ سلام کرے میں اس کے سلام کا جواب دیتا مگر کیا: یہ شخص باقی (۸۰) میں سے ہوگا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اسی سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: اسی آدمیوں کے علاوہ ہائی لوگ آپ کے پاس سے ہٹا کر جائیں گے اور یہ اسی آدمی آپ کے ساتھ میرے بعد ہیں گے ان کا اور ان کی اولاد کا رزق جنت میں ہے۔ جب حارثہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے سلام کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم وہاں سے پاس سے گزرے میں سلام کیوں نہیں کیا: حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ کے ساتھ ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا تھا میں نے آپ کی گفتگو کو مستطیع کر دیا چنانچہ سمجھا: فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں جبریل علیہ السلام کی بات سنائی۔ سو وہ الطوسی و ابو نعیم

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب اور عبد بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان ملاقات فرمائی۔ سو وہ الطوسی

۳۶۹۳۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ غلٹا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت بن ابی طالب شہیدوں کے سردار ہیں وہ فرشتوں کے ساتھ ہیں اور یہ علیہ السلام کے سوا پہلی امتوں میں کسی کو نہیں ملا یہ ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کا اکرام کیا ہے۔ سو وہ ابو بکر و ابو نعیم و ابو نعیم و ابو نعیم

۳۶۹۳۸۔ "مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو (تھمید) دکھا کرنے لگے اور جب انھیں مشلو دیکھا تو آپ سسکیاں لے لے کر رونے لگے۔ روایہ الطبرانی و ابوالنعیم فائدہ:..... مشلو میت کے کان تک اور ہونٹ وغیرہ کاٹ دینے کو مشلو کہتے ہیں، یہی کو مشلو کا اسلام میں جائز نہیں۔

۳۶۹۳۹۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دکھا کرنے لگے اور جب انھیں مشلو دیکھا آپ کی سسکیاں بندھ گئیں۔ روایہ الطبرانی

۳۶۹۴۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب غزوہ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ان کی تلاش میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں انھیں نہیں پتہ تھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کو بتا دو۔ (کہ حمزہ شہید ہو چکے ہیں) زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اپنی پھوپھی کو بتا دو، چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خود ہی بول پڑیں کہ حمزہ نے کیا کیا ہے ان دونوں نے اتنا کہہ کر انھیں نال دیا کہ ہمیں نہیں معلوم۔ اسے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا کی عقل ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دست القدس حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر رکھا اور ان کے لیے دعا کی۔ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر رونے لگیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر عورتوں کے واسطے کی بات نہ ہوتی میں حمزہ کو یوں ہی پرارتے دیتا تا کہ قیامت کے دن پرندوں کے بیٹوں اور بھی درندوں کے بیٹوں سے انھیں شتر کے لیے لے جایا جاتا۔ پھر آپ نے مقتولین (شہداء) پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سات متین لائق جا تیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ وہیں رکھ دیتے آپ سات تکبیریں کہتے اور یہ متین اٹھ کر جا تیں لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ کو وہیں دھک دیا جاتا پھر دوسرے سات لائے جاتے آپ ان پر بھی سات تکبیریں کہتے اور یوں فارغ ہو گئے۔ روایہ الطبرانی

۳۶۹۴۱۔ "مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو (بعد از شہادت) دکھا ہے، ہم ان کے لیے اتنا کہہ کر نہیں جاتے تھے جس میں انھیں بعد از شہادت کفن دیا جاسکے البتہ ایک چادر بھی ایسی ہی ہم نے انھیں کفن دیا اس کا بھی یہ حال تھا کہ جب ہم چادر سے پاؤں ڈھانچتے سرنگا ہو جاتا اور جب سر ڈھانچتے پاؤں لٹکے ہو جاتے بہر حال ہم نے ان کا سر ڈھانچ دیا اور پاؤں پر پیری کے پتے ڈال دیئے۔ روایہ الطبرانی

۳۶۹۴۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذافہ راہب رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب کی طرف دیکھا انھیں فرشتے غسل دے رہے تھے۔

روایہ ابن عباس کہ وہ ابو شیبہ و هو معروف

۳۶۹۴۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو ان کی تلاش میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں انھیں معلوم نہیں تھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا کیا بنا۔ حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کو بتا دو زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ہی اپنی پھوپھی کو بتا دو۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ حمزہ نے کیا کیا؟ ان دونوں حضرات نے اتنا کہہ کر انھیں نال دیا کہ وہ نہیں جانتے۔ اسے میں نبی کریم ﷺ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا کا خوف ہے کہ (حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر سن کر) اس کی عقل جاتی رہے گی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا دست القدس حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر رکھا اور ان کے لیے دعا کی صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر رونے لگیں۔ نبی کریم ﷺ علیہ السلام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ ﷺ کی لاش کا مشلو کر دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر عورتوں کی جزاء فروغ کا خوف نہ ہوتا میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو یوں ہی پرارتے دیتا حتیٰ کہ قیامت کے دن انھیں پرندوں کے بیٹوں اور درندوں کے بیٹوں سے اٹھایا جاتا پھر آپ نے شھداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سات متین بھی جا تیں ان کے ساتھ حمزہ رضی

مضامات میں احادیث بیان کرتا رہا ہے اور مجھے خراسان میں کوئی شخص نہیں ملا جس نے اس سے سماع حدیث کیا ہو مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ بغداد آیا ہو۔ چنانچہ جب ابو العلاء نے مجھے اس کی سند سے حدیث سنائی میں سمجھا ممکن ہے سلامی حج کے لیے آیا ہو اور ابو عبد اللہ بن کبیر اس سے ملے ہوں اور سماع کر لیا ہو اور ان کے ساتھ ابو العلاء بھی ہوں بہر حال اسی سبب سے حدیث میں اس کی مرویات و نظریات عام پڑ آتی رہیں پھر ۳۲۷ھ میں ابو عبد اللہ بن کبیر کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط میرے ہاتھ لگا جس میں سند کے ساتھ شعر اکی احادیث و ذکر کی دعوتی تھیں۔ اس میں ابن کبیر کے خط سے یہ سند بھی مجھے تھی: حسین بن علی بن ماطر ابو علی صبرنی، عبد اللہ بن مویٰ سلامی الشاعر ابو علی، فضل بن فضل الشاعر اس سند سے وہی حدیث جو میں نے ابو العلاء و عن سلامی کی سند سے ذکر کی ہے اسی سیاق و لفظ میں مل گئی میں نے یہ قصہ ابو القاسم حوقی سے بیان کیا ان کی ابو العلاء سے ملاقات دو گئی اور ان سے کہا: اسے قاضی عبد اللہ بن سلامی کی سند سے احادیث روایت نہ کرو چونکہ یہ شیخ بخارا کے مضامات میں احادیث بیان کرتا رہا ہے اور بغداد میں روایت نہیں کیا۔ ابو العلاء بولے: میں نے اس سلامی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی میں اسے جانتا ہوں۔

التنبی وقد روی هذا الحديث ايضا ابن عساكر ۳۶۹۵۱۔ ابو الحسن علی بن علی بن احمد بن حسن الطوق قاضی ابو المصطفیٰ حماد بن ابی القاسم بن نصر قاضی عبد اللہ بن عبد اللہ بن مویٰ جو صری الشاعر (بخارا میں) ابو الحسن سلامی الشاعر، ابو علی الفضل بن فضل الشاعر سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا: حسان بن صبر (طعون) آپ کا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حسان رضی اللہ عنہمیں نہیں ہیں چونکہ اصول نے تلوار اور زبان کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساكر

۳۶۹۵۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کالی دست دو چونکہ وہ زبان اور ہاتھ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی مدد کرتے تھے۔ رواہ ابن عساكر

۳۶۹۵۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور حسان رضی اللہ عنہمیں میں پانی کا چمکا کر رہے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم وہاں متوال میں بیٹے ہوئے تھے ان کے درمیان حسان رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی لڑکی بنے سیرین کے نام سے پکارا جاتا تھا ہاتھ میں ہالے گا کا گاربی تھی اور وہ یہ شعر گاربی تھی۔

هل على وبحكمه
تمباري بلاكت الكرمين
ان ليهوت من حرج
تمباري بلاكت الكرمين
بجھ پر کوئی حرج ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے کرائے اور فرمایا کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابن عساكر وفيه عبد الرحمن بن حازم الملقب جحدو وقال ابن عدي يسرق والحديث ۳۶۹۵۴۔ ابن بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے اہل مجلس کو حسان رضی اللہ عنہما سے تعریف و تمجید ہو رہی تھی ان کے ساتھ ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے ان کے پاس سے شوق سے ابن زبیر کے شعاریوں نہیں سنتے لہذا ان کا رسول اللہ ﷺ اس کے شعاریں سنتے تھے اور اسے داد دیتے اور آپ اعراس نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن جریر والبیہقی وابن عساكر

۳۶۹۵۵۔ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے حسان رضی اللہ عنہ اس وقت نابالغ ہو چکے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے ان کے لیے کھانا کھانا دیا اس سے ابی بکر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور کہا: تم اس شخص کے لیے کھانا رکھ رہی ہو حالانکہ اس نے ایسا کیا کہا ہے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دہ تھا اور آپ کے سینے کو دشمنوں کے متعلق شفا بخشا تھا اب یہ نابالغ ہو چکا ہے مجھے امید ہے کہ آخرت میں اسے نذاب نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساكر

۳۶۹۵۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں: ایک مرتبہ انصار کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انہوں نے عرض

کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قوم نے ہماری مذمت میں (جو میں) اشعار کہے ہیں، اگر آپ بھی ہمیں اجازت مرحمت فرمائیں ہم بھی انہیں جواب دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات بری نہیں لگتی کہ تم ایسے لوگوں سے بدلہ لو جنہوں نے تمہارے اوپر ظلم کیا ہے لیکن رواد کے پاس تمہیں جانا چاہئے چونکہ وہ نسب دہلی کا علم رکھتا ہے چنانچہ انصار حضرت عبداللہ بن رواد رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہہ دیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم (بھی اشعار کہہ کر) قریش سے بدلہ لیں لہذا قریش کی جگہ میں اشعار کہو۔ چنانچہ عبداللہ بن رواد رضی اللہ عنہ نے اشعار کہے لیکن پر از جہون گئے جو کہ انصار چاہتے تھے انصار کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہہ دیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم قریش سے بدلہ لیں چنانچہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی اشعار کہے جو کہ جو میں ابن رواد رضی اللہ عنہ کے اشعار سے قدرے بڑھے ہوئے تھے لیکن انصار کا مقصد یہاں بھی پورا نہ ہوا جریہ لوگ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان سے بھی قریش کی حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک اشعار نہیں کہوں گا جب تک میں خود رسول اللہ ﷺ سے مل نہ لوں۔ چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! آپ نے ان لوگوں کو امداد کی اجازت دی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں برا نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ ظالموں سے بدلہ لیں اے حسان! مسئلہ تمہاری تائید جبرئیل امین کرتے رہیں گے جب تک تم رسول اللہ ﷺ (اشعار کے ذریعے) دفاع کرتے رہو گے۔

رواد الدہلی فی اللہ دہات وابن عساکر ۳۶۹۵۷۔ "مسند عائشہ" محمد بن عوف طائی آدم بن ابی ایاس ابن ابی ذئب محمد بن عرف عطاء زکوان یمان کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش کی جگہ کرو۔ چونکہ انہوں نے اشعار قریش پر تیروں کی بارش سے بھی زیادہ سخت ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابن رواد رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ قریش کی جگہ کرو لیکن ابن رواد رضی اللہ عنہ نے اشعار کہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ اس سے راضی نہ ہوئے آپ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا پھر ان کے بعد حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا جب آپ کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے عرض کیا آپ وقت آچکا ہے کہ تم اس بھڑے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے گا پھر اپنی زبان گھما کر کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں ان لوگوں کو اپنی زبان سے ایسا کانوں کا حق ادا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی نہ کرو یقیناً انہوں نے قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں اور میرا سلسلہ نسب بھی قریش میں ہے اور مجھے اس سے الگ تھک رکھا ہے حسان رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور نسب دہلی کا ضروری علم لے کر واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اہم نے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں آپ کو قریش سے اس طرح نکالوں گا جس طرح ہالی آنے سے ہالی نکال لیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں: جبرئیل امین تمہاری تائید کرتے رہے ہیں جب تک تم اللہ اور اللہ کے رسول کو دفاع کرتے رہے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ (اے حسان!) شیر کہیں کی جگہ کرو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے خوب لڑائی۔ رواہ ابن جریر و ابوعبید

۳۶۹۵۸۔ ابوالحسن بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ جب قریش نے نبی کریم ﷺ کی جگہ میں اشعار کہے اس سے آپ کینہ و خاطر ہوئے اور آپ نے حضرت عبداللہ بن رواد سے فرمایا قریش کی جگہ کرو چنانچہ قریش کی جگہ میں زیادہ پیش قدمی کر کے لو آپ ﷺ بھی اس سے خوش نہ ہوئے آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ قریش کی جگہ کرو کعب رضی اللہ عنہ نے بھی جگہ کی لیکن وہ بھی زیادہ پیغام لانا نہ چاہتا سکے اور نہ ہی آپ ﷺ اس سے خوش ہوئے آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت کو پیغام بھیجا حالانکہ آپ انہیں پیغام بھیجنا اچھا نہیں سمجھتے تھے جب قاصد پہنچا اس نے کہا قریش کی جگہ میں اشعار کہو کیا وقت آگیا ہے کہ تم اس بھڑے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے؟ میں اپنی اس زبان سے ان کا ہر گس نکالوں گا پھر حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان نکالی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بخدا! حسان رضی اللہ عنہ کی زبان کو یا سناں کی زبان تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں میرا نسب ہے مجھے حدیث ہے کہیں تم مجھے بھی اس میں خللا نہ کرو لہذا ابوبکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں وہ میرا نسب تمہیں الگ کر کے بتائیں گے حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں آپ کو قریش سے

اسی طرح نکالوں گا جس طرح آٹے سے ہال لٹا کر جاتا ہے چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی جنگ اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اسے حسان بن نم نے قطار لی اور خود اسکی شفا پائی ہے (یعنی بصر رکھ لیا ہے)۔ (رواہ ابن حبان)

۳۶۹۵۹ "مسند امام احمد بن حنبلہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا قریش کی ہجو کرو جو قریش میں تمہاری مدد کریں گے۔

رواہ ابن حبان: قالہذا: تصحف عن ابن ابي اسد: الذي من شعبة والماحول عن الزواه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۶۰ محمد بن یحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی علاقہ میں اپنا گورنر مقرر کرتے آپ رضی اللہ عنہ عہدہ مد کے فوری پر کچھ بھیجے اسے لگو! اپنے امیر کی بات سنو اور جب تک تمہارے ساتھ عدل و انصاف کرے اس کی اطاعت کرو چنانچہ جب مدینہ رضی اللہ عنہ کو دشمنی کا گورنر مقرر کیا تو آپ نے لگو بھیجا اس کی بات سنو اور اطاعت عائد اور جریز فرمت۔ (سنکے سے رو)۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رخصت ہوئے اور ایک گدھے پر سوار ہوئے جب کہ دوسرے گدھے پر ان کا زوداد تھا جب آپ رضی اللہ عنہ دشمنی کے لیے تو وہاں کے شیریں اور دیہاتوں سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چٹا اور گوشت کی ایک تیرکی تھی اور آپ گدھے پر سوار تھے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اہل دیار کو عمر رضی اللہ عنہ کا گوشت عہد پر رکھ دیا لوگوں نے کہا: آپ جو چاہتے ہو بہت مانگیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اپنے لیے کچھ مانگا اور دوسروں کے لیے چار دانگ مانگا ہوں جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں گا میں تم سے یہی مانگوں گا چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیان میں رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ بھیج کر سیر سے پناہ آ کر جب عمر رضی اللہ عنہ کو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے عہد پر پہنچ جانے کی خبر ہوئی کہ اس کے جگہ ہیں جہاں بھیس کوئی نہیں دیکھتے جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا کہ وہی حال ہیں میں نے ان سے کہا: تم ان سے چمت گئے اور ان کے پاس آئے اور ان سے چمت گئے اور ان کو سیر امانی سے اور میں تیرا بھائی ہوں۔ (رواہ ابن حبان)

۳۶۹۶۱ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" میں ابن ہاک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کی بیعت لائی گئی تاکہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر نماز گزار ہو یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دھوکے لیے پالی منگوا آپ کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کھڑے سے تھاموں نے عمر رضی اللہ عنہ کو انھیں سے کریدنا شروع کر دیا کہ آپ اس پر نماز نہ پڑھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زور اپنے سامنے نہ تازہ ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ ان میں سے میں بھی ہوں کیا تمہیں لڑایا میرے گورنروں میں سے کوئی (مناظفین کی صف میں شامل) ہے؟ جواب دیا ایک شخص ہے گویا آپ نے اس پر ولایت کر دی تو اس نے گویا بھی کشید کر پیا اور بھی خبر نہیں لی کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے

۳۶۹۶۲ زید بن وہب کی روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر ولایت پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ انہی لوگوں (مناظفین) میں سے ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کی قسم مجھے بتاؤ کیا میں اس سے عدل نہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں اس میں آپ کے بعد اس کی کسی کو خبر نہیں کہ اس کا۔

رواہ شعبہ

۳۶۹۶۳ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ہجرت اور نصرت کے ارمان اٹھایا دیا چنانچہ میں نے نصرت کا انتخاب کیا۔ (رواہ ابن حبان)

۳۶۹۶۴ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ دس ارمان میں سے دو کے ارمان قیامت پر کچھ ہونا ہے

پاتا کیا میرے بعد ان فتنوں کا وقوع نہیں ہوگا جنہیں میں جانتا ہوں۔ روایہ اہل اہل شیعہ

۳۶۹۵۵ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہجرت اور نصرت میں اختیار دیا میں نے نصرت کا انتخاب کیا۔

روایہ ابو نعیم

۳۶۹۵۶ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے فزوة انزاب کی ایک رات مجھے تن خواہیہ کے طور پر بھیجا۔

روایہ ابو نعیم

۳۶۹۵۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فزوة احد میں جب مشرکین بڑھتے رہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا ابی طالب کے بندہ اپنے پیچھے کا دھواں رکھو چنا چھڑا گئے والے پیچھے ہٹ گئے وہ اور پیچھے والے محکم بھٹا ہو گئے۔ چنانچہ خذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اپنے باپ ایران کے پاس گھڑے ہیں اور کہا: اے اللہ کے بندو! یہ ہے میرا باپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں بخدا مسلمانوں نے زور و براہ بھی پاک نہیں محسوس کی تھی کہ ایمان کو توڑ کر دیا۔ خذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! خذیفہ رضی اللہ عنہ جب تک زندہ رہے خبر و بھلائی ان کے سامن میں پڑھاری۔ روایہ اہل اہل شیعہ

حضرت حجان بن علاط سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۵۸ حنی بن عفر لیل ابن ربیعہ علاطی جو کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں کہتے ہیں مجھے میری وادی نے اپنے والد سے حدیث سنائی ہے کہ ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی تھی کہ میں اپنی امانتوں کے متعلق جھوٹ بولوں تا وقتیکہ میں ان امانتوں کو پاؤں جو کہ مکہ میں تھیں چنانچہ میں نے اہل مکہ سے کہا: محمد مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے اس پر مجھے میری امانتیں دینے دی گئیں پھر میں آدھی رات کے وقت اٹھا تھی کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ روایہ ابن عباس کہ

۳۶۹۵۹ حضرت واہب بن اسحق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اپنی قوم کے چند سواروں کے ساتھ مکہ کی طرف عاجز سفر ہوئے راستے میں انھیں وحشت زدہ و خوفزدہ کیا جان وادی میں رات ہو گئی ابن علاط رضی اللہ عنہ سے ان کے ساتھیوں نے کہا اے ابو کلاب! گھڑے سے اتر کر اپنے لیے اور ہمارے لیے اس ڈراؤنی وادی میں امانتوں کے ساتھ رہنا۔ خذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے اور کہنے لگے:

احیذ نفسی واعیذ صحی من کل جنی بهذا القلب حتی اؤوب سالما و ذکسی

میں اپنے لیے اور اپنے رفقاء سفر کے لیے اس اندھی وادی میں ہر قسم کے جن سے چناہ و گناہوں حتی کہ میں صبح و سالم اپنے رفقاء کے ساتھ واپس لوٹ جاؤں۔

یہ ایک ابن علاط رضی اللہ عنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا۔

یامعشر الجن والانس ان استعجم ان تغفلوا من القطار السموات والارض فاعفلوا لا تغفلون الا بسلطان

اے جنات اور انسانوں کی جماعت اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے اطراف سے (سچیدہ بنا کر) پار ہو جاؤ تو پار ہو جاؤ اور تم بغیر کسی صحبت کے پار نہیں جا سکتے۔

جب مکہ پہنچے ابن علاط رضی اللہ عنہ نے قریش کی ایک مجلس میں یہ واقعہ سنایا قریش بولے: اے ابو کلاب! بخدا! تم نے سچ کہا۔ یہ وہی کلام ہے جس کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ اس پر نازل ہوتا ہے؟ ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! یہ کلام میں نے بھی سنا اور انھوں نے بھی میرے ساتھ سنا۔ اسی اثنا میں عاص بن وائل آن پہنچا اہل مجلس نے اس سے کہا: اے ابو صغام! کیا تم نے نہیں سنا کہ ابو کلاب کیا کہتا ہے؟ وہ کیا کہتا ہے؟ انہوں نے اسے بھی سارا واقعہ سنایا اس نے کہا: بھلا اس نے تمہیں کیوں تعجب میں ڈالے؟ اس نے اس سے کہا: کسی کو وہاں سنا ہے اسی نے تو یہ کلام مجھ کی زبان

۳۶۹۹۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے کس حال میں حج کی ہے؟ عرض کیا: میں نے بکے اور بچے مومن کی حالت میں حج کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے تاؤ جہاد سے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ عرض کیا یا نبی اللہ! میں نے دنیا سے فروتنی برتی ہے رات بیداری کی حالت میں گزری ہے اور دن کو بپا سار ہا ہوں گویا میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں کس طرح آپس میں ملاقات کر رہے ہیں اہل دوزخ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ دوزخ میں کیسے بیچ بپکار کر رہے ہیں ارشاد فرمایا تمہیں بصیرت مل چکی ہے اسی کو لازم رکھو پھر فرمایا ایک بندہ ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے: حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے لیے شہادت کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی راوی کہتا ہے: ایک دن اعلان کیا گیا: اے اللہ کے شہسوار! کوئی کرو چنانچہ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہوئے اور: (اس معرکہ میں) پہلے شہسوار تھے جو اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے۔ رواہ العسکری فی الامان

۳۶۹۹۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ چل قدمی کر رہے تھے ایک ماسنہ سے انصار کا ایک نوجوان آیا نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: حارث تم نے حج کس حال میں کی ہے؟ عرض کیا: میں نے مومن حق (بکے بچے مومن) کی حالت میں حج کی ہے فرمایا: ذرا غور کرو کیا کہہ رہے ہو چونکہ ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھک رکھا ہے رات بیدار رہتے ہوئے گزاری ہے اور دن کو بپا سار ہا ہوں۔ (یعنی رات بھر عبادت کرتا رہا ہوں اور دن کو روزہ رکھا ہے) گویا میں ظاہر و باہر اللہ تعالیٰ کے عرض کو دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل جنت کو آپس میں ملاقات کرتے دیکھ رہا ہوں اور گویا اہل دوزخ کو دوزخ میں بیچ بپکار کرتے دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا تمہیں بصیرت مل چکی ہے لہذا اسکو لازم رکھو (باز شہ تو ایسا) بندہ ہے جسکے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے بھر دیا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے شہادت کی دعا کریں رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی چنانچہ ایک دن شہسواروں میں اعلان کیا گیا حارث رضی اللہ عنہ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہوئے اور معرکہ میں وہ پہلے شہسوار بن گئے جنہیں شہادت ملی جب ان کی والدہ کو شہادت کی خبر ملی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو پھر میں نہیں روؤں گی اور اس پر غم بھی نہیں کروں گی اور اگر دوزخ میں ہے جب تک زندہ رہوں گی روتی رہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارث! وہ کوئی ایک باغ نہیں بلکہ جنت ہے شہار باغات ہیں اور حارث فردوس بریں میں ہے چنانچہ ام حارث رضی اللہ عنہ اتنی ہوئی واپس لوٹیں اور کہہ رہی تھیں اے حارث! تجھے مبارک ہو۔

رواہ ابن النجار و فیہ یوسف بن عطیہ

حضرت حشر رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۲۔ اسحاق بن حارث مولا کے صاحبزادے کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص حشر رضی اللہ عنہ کو دیکھا نبی کریم ﷺ نے انہیں چاکر کر اپنی گود میں بٹھایا اور ان کے سر پر دست شفقت بھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

حضرت حصین بن اوس نہشلی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۳۔ عثمان بن افر، زیاد بن حصین نہشلی اپنے والد حصین بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں اپنے کچھ اونٹ دیکھ رہا تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اہل وادی کو تنہم دیں کہ وہ میری مدد کریں اور مجھے اپنے ساتھ اچھی طرح سے بھیجیں رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا انھوں نے حصین بن اوس رضی اللہ عنہ کی معاونت کی اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا ان کے پیچھے پر ہاتھ بھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم

انہیں آگے اس لیے یہ کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے انہیں جو سونے کے لیے حائف روان کیا پتہ نہ ملا۔ ان کی خبر لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر واپس لوٹ جایا کہ چونکہ قرمت مخرج تھے۔ رہے ہو جب وہیں رہتے تو آپ نے ہم سے فرمایا اس جیسے ان لوگوں کو پناہ ملے۔ رواہ ابو حلی و ابو سعید و ابن عساکر

حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ

۳۰۰۰ حارث بن حسان غزنی، رضی اللہ عنہ، لقب ہے ایک مرتبہ میں تمام بادشاہوں نے آپ کو چاہتے ہیں کہ آپ

رواہ احمد بن حنبل والبیہقی بن مسعود و ابی حنبلہ

حضرت حارث بن عدری بن امیہ بن ضعیب رضی اللہ عنہ

۳۰۰۱ ابو عمر بن اخیل بن مسعود بن کعب بن ابی بن حارث بن عدری بن امیہ بن ضعیب اپنے آباؤ اجداد سے حضرت حارث بن عدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں اور میرا بھائی اس وفد میں موجود تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اللہ میں حاضر ہوا تھا آپ نے فرمایا یہ وفد انہار کے مقام میں نہ رات نہ صبح نہ لعلت رواہ ابو یوسف

حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ

۳۰۰۲ "سنن ابی مسلم ہارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ" میں مذکور ہے کہ جب ان کو انسانی نعمت بن حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں ایک مرتبہ سے ہمہ روزانہ کیا۔ جب ابو یوسف نے آپ کے قریب پہنچے تو نے یہ تمکونہ اختیار کر دیا اور اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر بیٹھا حتیٰ کہ لوگوں کو آواز دینا پڑے تو نے کیا میں نے ابی حنیفہ سے سنا کہ ان کا والد ان کا بیٹا کو لوگ کے حق و قول سے غصہ نہ کیا کرتے تھے۔ یہ حال اتنے میں کہ وہ ساری کچھ سن لیتے تھے انہیں نے بھی راستہ کی اور کچھ بولتے تھے جو وہ سب باتوں میں آتی تھی اس سے مرنے کی خبر نہ سنا کرتا تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو نے ہم سے اس واقعہ کا سوال کیا تو نے کہا کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس دیا۔ یہی وہی اس کا والد تھا جو مجھے خراج عسکین پیش کیا اور فرمایا کہ خیر اللہ تعالیٰ نے تیری باتوں کے ہر قسم کے بدلہ میں تمہارے والدہ انہوں میں غلام اور غلام نکلیاں لکھ دی ہیں۔ میرا انہیں رضی اللہ عنہ بولے اس کا سبب میں ہاں میں۔ پھر وہ سب اللہ عزوجل سے بچے فرمایا میں تمہارے لیے ایک خوشخبری کہ تمہیں اور میں سے بعد مسلمانوں کے آئے والے عمر (غیر انہوں) کو تہذیبی ویت نہ کرنا میں چاہتا ہوں آپ نے خوشخبری فرمائی اور اسے مرہم ہر کوئی میرے والد کے دیا مجھے آپ نے ویت کی۔ جب کچھ کی نماز پڑھو تو کام کرنے سے قبل سب مرتبہ یہ کلمات پڑھو "اللھم بحسب من اللہ" اگر تم کو کسی دن مرتے تمہیں عذاب نہ دے گا بلکہ جو سنے اور سب غریب کی نماز پڑھو اب بھی کام کرنے سے قبل سات مرتبہ "اللھم بحسب من اللہ" پڑھو اگر تم کو کسی دن مرتے اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب نہ دے گا ورنہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ سے یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو اسے رخصت ہو گئے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واپس لوٹا کہ اسے حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے میرا لہجہ اور خوشخبری پڑھا آپ نے میرے لیے مال کا ٹھکانہ دیا اور میں پورا ہوا میرے والد کے پاس گیا۔ میں میں یہ پیش کرنے لگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے بھی بھیجی کہ ان کے بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے بھی میرے ساتھ بھی واپس آیا حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مرقعات میں وہ اپنے مسلمان بن مارے تھے میں خوش ہو رہے تھے پاس ٹھکانا تو ان کے گھر میں میرا ملازم تھا وہ ان کے پاس رہتا تھا کہ میرے والد نے میرے والد کے مطلق اپنے والد کو ٹھکانہ کی حالت میں کا وہ خط دیا

جسہ دینی عظمت اُسے اور وہ اہل بیت میں سے ہے رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے والدین کو دین دینی چاہی حدیث میں فرمائی اللہ عزوجل نے دین مسلمانوں کو عہد کر دیا (اور ایسے سے نکاح کر لیا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس انھیں خیر و بھلائی میں والدین کی رات کی شکل ترقی ملی تھی۔ رواہ ابو نعیم

حضرت حمزہ دوسی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۔ حمزہ بن عبدالمطلب جبریل و امیت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے مہاجر کاہن رضی اللہ عنہ میں سے ایک شخص تھے جسے حمزہ کہاجاتے تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اصحاب میں جہاد کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا اللہ! جاشہد کہ رضی اللہ عنہ و تیری ملاقات بہت محبوب ہے یا اللہ! اگر اس میں حیا ہے اس کے حق کی پاسداری رکھو اور اگر جھوٹا ہے پھر اس کا باطل اسی پر ڈالو یا اللہ! ہم کو اس سفر سے واپس نہ کرنا۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اصحاب میں روایات پائی وہ ذات کی شہرت میں کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوئے فرمایا اے لوگو! اللہ کی قسم! ہم نے نبی کریم ﷺ سے جہاد کیا ہے اور جہاد تک ہمارے ہم کی آسانی ہے یا اللہ! کہ ہم رضی اللہ عنہ شہید ہیں۔ رواہ ابو نعیم

حوط بن قرواش بن حصین رضی اللہ عنہ

۳۷۱۔ حوط بن قرواش بن حصین بن قارہ بن عتبہ بن عبد مناف امویہ ہمارے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت حوط بن قرواش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ دو مہی کا ایک شخص اور حق اسے واقعہ کہا کہ ہمارے ہم اسلام لائے کے لیے کوئی بار خدایت اللہ میں حاضر ہوئے تھے۔ اللہ عزوجل رواہ ابو نعیم

حرف خا۔ حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۔ حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کہہ سکتی کہ میں نے خدمت میں حاضر ہوا جب کہ نبی کریم ﷺ ہجرت سے قبل تھے اس میں میں قیام کرتے تھے۔ اسے کے دست تقدیر پر بہت کی۔ رواہ الحسن بن معین و ابو نعیم

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۳۷۳۔ "مرد عہد نبی" عہد نبی ہے: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مرتبہ ہوجانے اوس میں سے بعض لوگوں پر آگے برساتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آیا آپ اس شخص کو چھوڑ رہے ہیں بولو گویا اللہ کے حبیب کی سزا دینا ہے یا اللہ کے نبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کو اور کو پیام میں نہیں کہوں گا جنت اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر یہ نافرمانی ہے۔

رواہ عبد الوہاب ابن ابی شیبہ و ابن سعد

۳۷۴۔ حبشی بن حرب بن ایشی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حبشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ و درشاہ فرماتے سنا۔ (خالد بن ولید) اللہ تعالیٰ کا اچھا بندہ ہے قیاس کا فرزند اور محمد بن اللہ تعالیٰ کی کواہن میں سے ہے کہ کواہن سے اللہ تعالیٰ نے مشرکین و منافقین کے لیے ہے یا تم مرد ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و الحسن بن معین و ابو نعیم و الطبرانی و ابن کثیر و ابن عساکر و الضعفاء

۳۷۵۔ جزیہ بن اسم کہتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ابن خالد رضی اللہ عنہ کی والدہ نے انھیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خالد! کیا خالد اور اس کا اجر ثواب کے مستحق ہوئے پروردگار میں ہے؟ مجھے وہاں جہاد کی بات کہتے تھے تو اس نے کہا:

جیری سوت نہیں عالم نی سوت
سوت نہیں جیہ قہر جیہ سوت
جیہ قہر جیہ سوت جیہ قہر جیہ سوت

اسلام کی محبت ڈال دی اور میری رشد و ہدایت کا وقت آن پہنچا۔ میں نے کہا میں محمد ﷺ کے خلاف لڑی گئی ساری جنتوں میں شریک رہوں اور جس جنگ سے بھی واپس لوٹا ہوں دل میں پختہ عزم ہوتا چلا گیا کہ جس جگہ میں کھڑا ہوں یہ میرے شایان شان نہیں ہے (مجھے کٹن اور ہونا چاہیے تھے) اور یہ کہ محمد ﷺ کو شریک بنا کر حاصل ہو جائے گا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ کی طرف تشریف لائے میں شریکین کے ہمراہ رہوں کے ساتھ نکل پڑا میں رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مقام معصفان میں ملا میں آپ سے تعرض کرنے کے لئے آپ کے بالفاظ میں کڑا ہو گیا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز ظہر میں امامت کر لی (دوران نماز) ہم نے ارادہ کیا کہ محمد اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں لیکن ہمیں اس کی ہمت نہ ہوئی بلاشبہ اس میں بہتری تھی چنانچہ دفاعی لحاظ سے ہمیں اور پختہ یقین ہونا چاہا گیا پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز عصر پڑھانی اور نماز خوف پڑھانی یہ بات بھی میرے دل میں رہ گئی اور میں نے کہا بلاشبہ یہ شخص اپنے دشمنوں و دفاع میں ہے اور اس کے پاس باقی قوت بھی ہے ہم حملے کا خیال ترک کر کے چلے گئے جب کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے شہر وادوں والا راستہ چھوڑ کر ادیں کی طرف سے چلے گئے جب قریش نے حدیبیہ میں صلح کر لی اور آپ ﷺ کو قریش نے فکیل میدان میں وکیل دیا میں نے دل ہی دل میں کہا اب کوئی چیز باقی رہی ہے، مجاہدگی کے پاس جانے کا کونسا راستہ رہا ہے جب کہ مجاہدگی نے محمد اور اس کے اصحاب کی اتباع و اقتدار کر لی ہے اور محمد کے اصحاب مجاہدگی کے پاس دامن خود رہیں، اگر میں قریش کی طرف جاتا ہوں تو اپنے دین سے لنگھنا پڑتا ہے مجھے یا تو نصرانی ہونا پڑے گا یا یہودی پھر مجھے ان غیوروں کے ساتھ رہنا پڑے گا ورنہ میری صورت یہ ہے کہ میں اپنے گھر میں بند ہو کر رہ جاؤں میں اسی شخص و چٹ میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ و قضا کے لیے تشریف لائے میں حاب ہو گیا اور کہ میں آپ کے والدہ کے وقت حاضر نہیں ہوا آپ نے مجھے تلاش کیا مگر مجھے نہ پایا آپ نے میری طرف سے دعا کی کہ انہی کا مقصود یہ ہے "ہم اللہ الرحمن الرحیم" امامہ میں نے اس سے بڑھ کر کوئی بات تجھ پر نہیں کہی کہ تم اسلام سے بھاگ رہے ہو یا اللہ تعالیٰ عقل سے مثال ہے بعد اسلام مجھی چیز سے کون جاہل رہ سکتا ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق پوچھا: خاندان کہاں ہے؟ میں نے دل میں کہا اللہ تعالیٰ اسے لائے گا آپ نے بھی فرمایا: خاندان جیسے لوگ اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتے اگر خالد بن ولید یا غزوہ بدر کے ساتھیوں کو شریکین کے خلاف ہو تو یہ اس کے لیے بدر جہا بہتر تھی اور اسے ہم و وروں پر مقدم کرتے اسے میرے بھائی ملاقات کا اتہار کہہ بلاشبہ بہت سارے نیکی کے مقامات سے نکل چکے ہیں چنانچہ جب آپ کا خدا مجھے ملا مدینہ کی طرف چل پڑنے کا شوق مجھے بے اختیار کرنے لگا اسلام کی طرف میری رغبت دو چند ہونے لگی، رسول اللہ ﷺ کے مکتبہ گرامی نے میری فرحت و سرور میں اضافہ و انصاف فرمایا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات میں نے خواب دیکھا گویا میں کسی جگہ بے آب و گیاہ جگہ میں ہوں اور میں وہاں سے نکل کر کشادہ اور سبز و شاداب جگہ میں پہنچ گیا، میں نے سوچا: یقیناً یہ صحابہ خوب ہے چنانچہ جب میں حدیبیہ پہنچا میں نے کہا میں ضرور ابو بکر سے اس خواب کا ذکر کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے خواب بیان کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارا کفر و شرک سے نکل کر اسلام و ہدایت کی طرف آنا ہے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی طرف کوچ کرنے کا میرا یہ وگراں بن گیا میں نے سوچا محمد کے پاس جانے کے لیے میں کسے اپنا رشتہ سطر بناؤں اس کے لیے میں نے صفوان بن امیہ سے ملاقات کی، میں نے اسے کہا: اے ابو وجہ! ہم جس چیز (یعنی کفر و شرک) میں پڑے ہوئے ہیں اس بارے تمہاری کیا رائے ہے؟ بلاشبہ ہم تو ایک سر کا نوالہ ہیں مغربہ مجرب و فحش پہ چھلایا جاتا ہے لہذا ہم کیوں نہ محمد کی اتباع و اقتدار کریں یقیناً محمد کی برتری حقیقت میں وادری برتی ہے، چنانچہ صفوان بن امیہ نے بڑی کفایت سے انکار کر دیا اور بولا: ہاں قریش میں سے میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے جب بھی میں محمد کی بیروی نہیں کروں گا۔ اس قدر بحث و مباحثہ کے بعد ہم جدا ہو گئے میں نے کہا یہ شخص تو انتقام پر تھا ہوا ہے چونکہ اس کا باپ اور بھائی بدر میں قتل کر دیے گئے تھے، پھر اسی سلسلہ میں میں نے مکہ مدینہ الیٰ نبیل سے ملاقات کی اور اس کے آگے بھی میں نے یہی بات رکھی لیکن اس نے بھی معذورانہ کی طرح کھانا جواب دے دیا، البتہ جاتے جاتے میں نے اس سے کہا: اتنا تو کہنا کہ میرا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ بولا: کسی سے تمہارا ذکر نہیں کروں گا میں اپنے گھر واپس چلا گیا میں نے اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ میں عثمان بن ابی طلحہ سے ملوں میں نے سوچا: یہ میرا چھوڑا دوست ہے اگر میں اپنے ارادہ کا اس سے ذکر کروں شاید یہ میری حمایت کرے چنانچہ میں اس کے پاس چلا گیا اور اس کے آباؤ اجداد کا ذکر کیا جو کئی کیے جا چکے تھے۔ پھر میں نے اچھا نہ سمجھا کہ میں اپنے ارادہ کا اس سے ذکر کروں پھر میں نے سوچا اگر میں

میں ابھی نکل جاؤں بھلا میرے آگے کوئی رکاوٹ حاصل ہے۔ بہر حال میں اسے مختلف ریلوایوں سے گزرا کر اصل مقصد پر لے آیا اور میں نے اس سے کہا: تمہاری مثال اس بومز کی سی ہے جو کسی سوراخ میں دبا گیا ہو اگر اس کی کبھی اول پانی اندھا یا جائے الاحمال بومز باہر آ جائے گا پھر میں نے اس سے بھی اسی طرح کی باتیں کیں جو میں نے پہلے اپنے درویشوں سے کی تھیں۔ چنانچہ اس نے مجھے جلدی قسطنطنیہ جہاں جواب دیا اور کہنے لگا: میں آج ہی کوچ کرنے کا سوچ رہا ہوں اور یہ میرا چاہتا ارادہ ہے۔ سامنے کھائی میں میری سواری تیار کھڑی ہے چنانچہ ہم نے آپس میں جائے ملاقات "یانچ" نامی جگہ متعین کر دی کہ اگر وہ آگے نکل گیا تو وہ اس جگہ میرا انتظار کرے گا اور اگر میں آگے نکل گیا تو میں اس جگہ اس کا انتظار کروں گا چنانچہ ہم صبح کی قریب روانہ ہوئے ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی تھی کہ ہم متعین جگہ (یانچ) پہنچ گئے وہاں سے ہم دونوں آگے چل پڑے اور مقام حدہ" جائے پہنچے وہاں ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پایا، وہ بولے: سحر جا ہم نے کیا؟ تمہیں بھی مرمہا۔ عمرو رضی اللہ عنہ بولے: کہاں کا ارادہ ہے ہم نے بھی فرا سوال داغ دیا کہ تم گھر سے کیوں باہر نکلے ہو؟ انھوں نے بھی جواب میں ایک اور سوال دے مارا بولے: تمہیں کس چیز نے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ ہم نے ہی جواب دیا: اور ہمیں کو صحتی سمجھا ہی پڑی؟ ہم نے کہا: ہم اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور محمد ﷺ کی اتباع اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بولے: ابھی چچ مجھے بھی یہاں تک لے آئی ہے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم سب کھٹے یہ پینچے اور مقام صردہ میں اسواریاں بٹھائیں اتنے میں ہمارے آنے کی رسول اللہ ﷺ کو خبر کی گئی آپ ہماری آمد پر بے حد خوش ہوئے میں نے اپنا ہمدرد جو ازب تک کر رکھا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری کا ارادہ کیا اتنے میں میرا بھائی مجھ سے ملا اس نے کہا: جلدی کرو، چونکہ رسول اللہ ﷺ کو تمہاری آمد پر بے حد خوشی ہوئی ہے اور آپ ﷺ تمہارے انتظار میں ہیں، چنانچہ میں نے نہ آؤ، کھانا بنا دیا جلدی جہاں قدم اٹھاؤ، ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب میں نمودار ہوا دیکھا کہ؟ آپ کے مسکراہٹ مجھے مبارک ہوؤں تو قسم کے پیالے بھرے چارے ہیں میں کھڑا ہو گیا اور سلام پیش کیا آپ نے مسکراتے چہرے سے سلام کا جواب دیا میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعظیمیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے تمہیں ہدایت سے بہرہ مند کیا میں نے تمہارے اندر عقل سلیم کا وجدان کر لیا تھا مجھے پختہ امید تھی کہ تمہارا اسلام قبول کرنا ضرور بھلائی کا پیغام ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بہت ساری جنگوں میں نہایت سختی سے حق سے روگردانی کی ہے اور آپ کے خلاف لڑنا رہا ہوں لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری بخشش کروے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام گلدستہ کے قمار گتہا ہوں کا عدم کر دیتا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دعا فرمادیں آپ نے فرمایا: اللہ! خالد بن ولید جہاں جہاں بھی تیری راہوں میں رکاوٹ بنے کے لیے نمودار ہوا ہے اسے سب معاف فرماوے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر عمرو بن العاص اور عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہم ۱۹ ہجری میں مضر میں حاضر خدمت ہوئے تھے اللہ کی قسم جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی جنگ میں مجھے صحابہ میں سے کسی کو بھی میرے ہم پیش نہیں سمجھا۔ رواہ الطوفی ابن عساکر ۳۷۰۲۵۔

عبداللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی میں رسول اللہ ﷺ کا موئے مبارک تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی کسی قوم سے ہمارا مقابلہ ہوا اور مالک موئے مبارک میرے سر پر ہو مجھے ضرور فتح و کامرانی ملی ہے۔ رواہ ابونعیم

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۲۶۔ قسمی سے مروی ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انھوں نے خباب رضی اللہ عنہ کو انیشت گاہ پر بٹھایا اور فرمایا: اوروے زمین پر کوئی شخص اس مجلس کا ناس سے زیادہ مستحق نہیں سوائے ایک شخص کے خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! بھلا وہ شخص کون ہے؟ فرمایا: وہ "ابا لاسن" خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! وہ مجھ سے زیادہ مستحق نہیں ہیں چونکہ

یہاں کے لیے مشرکین میں ایسا آدمی تھا جس کے ذریعے سے اللہ ان کی حفاظت کرتا جب کہ میرا کوئی نہیں تھا جو میری حفاظت کرتا چنانچہ ایک دن چشمِ قہر نے دیکھا کہ لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اور حجر آگ سا ہائی ان لوگوں نے مجھے آگ میں دھکیل دیا حتیٰ کہ ایک شخص نے میرے سینے پر پائیاں رکھ دیں زمین کی خندک کے سوا اپنی جگہ کو کسی چیز سے نہ بچا سکا پھر خوابِ رُضی اللہ عنہ نے اپنی منہ سے گہرا ہٹایا کیا دیکھتے ہیں کہ بیچو برس کے نشانات کی طرح سخت منہ مڑ سے برواہ میں سعد

۳۷۰۲۔ ... یہ بان وحب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حساب رضی اللہ عنہ کو ترقی رحمت کرے انھوں نے خونی سے اسلام قبول کیا خوشی سے ہجرت کی اور عہدائے ابراہیمؑ کو زندگی گزار لی انھیں ہمسائی آزماؤں سے دوچار ہونا پڑا انھیں تنگ عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو اپنی آخرت کو یاد رکھے حساب کے عمل کمائے کثاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل سے رضی رہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۳۔ ... طارق بن شہادت کہتے ہیں حضرت حساب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اللہ کی راہ میں حنت ادا تین ہزار سات کیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۰۲۸۔ طارق بن شہات کہتے ہیں حضرت حباب رضی اللہ عنہما جرین میں سے تھے اور ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے مکہ کی راہ میں حنت افیتیں برداشت کیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

حضرت خدیب رضی اللہ عنہ

۲۹۔ عثمان بن محمد انصاری کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر بن ہذیم نخعی رضی اللہ عنہ کو مصلیٰ کا طور پر مقرر کیا چنانچہ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر فقیہ طاری ہو جاتی تھی سعید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں موجود تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی فقیہی کا ذکر کیا گیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مصلیٰ تشریف لے کر آیا اُسے سعید انھیں کسی فقیہ طاری ہو جاتی ہے؟ کیا تمہیں پائلین (لاحق ہو جاۓ؟) سعید ان رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المؤمنین اللہ کی قسم ایسا نہیں صلیب رضی اللہ عنہ کو جب قتل کیا گیا ان کے پاس موجود لوگوں کو کیا میں بھی تھا۔ میں نے ان کی دعا اپنے کانوں سے سنی تھی اللہ کی قسم اس دعا نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ میں جس مجلس میں بھی ہوتا ہوں اگر مجھے وہ وقت یاد آجائے مجھے فقیہ طاری ہو جاتی ہے چنانچہ ایمان افروز کیفیت سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھانجی میں انصاف ہوا۔ وہ اس سعید ۳۰۔ عبد اللہ بن ابی حلیفہ کی روایت ہے کہ حضرت خویب بن مسلمہ مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جہاد سے واپس لوٹنے کے والد نے انھیں مدینہ میں پایا، مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی امیر اس کے سوا کوئی میرا نہیں جو میرے مال اور جان و آدمی کی بھال کرے اور میرے اہل خانہ کی دیکھ بھال کرے وہ انہی کوئی نہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خویب رضی اللہ عنہ کو والد کے ساتھ روانہ کر دیا اور فرمایا: شاید اسی سال تمہیں چہکامال جائے اُسے خویب اپنے والد کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ۔ چنانچہ مسلمہ رضی اللہ عنہ اسی سال وفات پا گئے اور خویب رضی اللہ عنہ اسی سال دوبارہ غزوات میں شریک ہو گئے۔ وہ ابوالوہاب

۳۰۔ عبد اللہ بن ابی سہل کی روایت ہے کہ حضرت خضیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جہاوت و انہاس کو سننے کے والد نے انھیں مدینہ میں لایا۔ مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! امیر! اس کے سوا کوئی پڑنا نہیں جو میرے مال اور جان کا دوست دیکھ بھال کرے اور میرے اہل خانہ کی دیکھ بھال کرے۔ والد ابھی کوئی نہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خضیب رضی اللہ عنہ کو والد کے ساتھ روانہ کر دیا اور فرمایا: شاید اسی سال تمہیں چھٹکارا مل جائے اسے خضیب اپنے والد کے ساتھ واپس لوٹ جائے۔ چنانچہ مسلمہ رضی اللہ عنہ اسی سال وفات پاگئے اور خضیب رضی اللہ عنہ اسی سال دوبارہ وفات میں شریک ہو گئے۔ **رواہ ابو نعیم**

حضرت خالد بن ابی جبل عدوانی رضی اللہ عنہ

۳۶۰ء: عبدالرحمن بن خالد بن ابی جہل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: ”وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ کو بنی ثقیف کے مشرق میں دیکھا جب آپ ان کے پاس تشریف لائے آپ مکان پر یا عصا پر ٹیک رکھے کھڑے تھے آپ ثقیف کے پاس نصرت کے لیے آئے تھے میں نے آپ کو سورت ”والسما والطارق“ پوری پڑھتے سنا میں نے جاہلیت میں یہ سورت یاد کر لی جب کہ میں مشرک ہی تھا میں نے یہ سورت دو بار پڑھی جب کہ میں اسلام میں داخل ہو چکا تھا ثقیف کے لوگوں نے کہا اس شخص سے تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے ان کو سورت طارق پڑھ کر نادانی چنانچہ قریش میں جو لوگ بنی ثقیف کے ساتھ تھے وہ سب نے ہماری دعا کو جواب دیا کہ ہم نے حق سمجھتے ہیں کہ یہ حق کی بات ہے۔“

رواه أحمد بن حنبل والبخاري في تاريخه والحبش بن مسكان وابن جرير والطبراني وابن مزيه وأبو نعيم عن حماد بن أبي حنبل القمي

وہو ارباب کتبہ النسخ فی سنیہ النسخ

الا انسخ فی وصالہ الا علیہ

چنانچہ اس اولا تذکرہ میں کی پندرہ ایک جہاں درج ہے کہ ان کی رائے سے اس نے اور ان کی تفسیر کا اثر کر کے انہیں بنات کی، وہاں کیوں کی کوئی پروا نہیں، وہی جب زمین کے شقیب و فراز میں اٹھ اٹھ لی گا کر کہو ہا، یہ وہ بنات کے کہ وہ فریب بیکار نہ جاتے ہیں سب تقویٰ اور قیصہ اعمال ہی کا آہستہ ہیں۔

میں نے جواب میں یہ شعر چڑھا دیا:

بسم اللہ اعلیٰ و انجل

و شد عینک ام نکل

اسے پڑھنے والے تہہ را آید لی ہے آیا کر تہہ را ہے چنانچہ وہ بدایت ہے و سر امر گرتی ہے۔

اس نے جواب میں کہا:

فذا رسول اللہ والحبیب

جاء من وحابیب

وہو و...

محبوب و محبت

ہو مر ابی العبد و العبد

و مر حیدر العبد عن العبد

فد کن فی الانام مکررات

یہ حد کاروں ہے جو کھلا بول کر رہا ہے جو میں اور ہم ان سورتیں لیا ہے جو تفصیلات اور دیگر بہت ساری جوتیں لایا ہے اور جس جہاں آئے والی لکھی ہیں وہ تمام کتبہ والی لکھی ہیں وہ نماز اور روزے کا تقیم لیا ہے اور لوگوں کو زاریوں سے مدد آتا ہے جب کہ تو میں میں شہادت کا نشانہ ہو رہے۔

میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرمود کرے تو ہے ہوں اس نے کہا میں مالک، ابن مالک، ہوں مجھے رسول اللہ جیلے نے لکھ لکھ کے بنات پر یہ شعر کر کے بھیج دیا۔ میں نے کہا اگر میرے ان باتوں کی کوئی کچھ بھول کر لایا میں رسول کے چکر چاتا رہی پر ایمان لایا۔ اس نے کہا میں قبر پرے باتوں کی اس باتوں کی لیتے ہوں حق کی میں انہیں کچھ شام سے ہے وہ باتوں تک پہنچا دوں سکھاء اللہ تعالیٰ، میں نے ایک انت تیار کیا اور دینے کا کیا اس وقت لوگ نماز بعد میں تھے میں نے سوچ دیکھ کر پڑھا میں میں پھر اس ہوں گا چونکہ میں تھا کہ ہوا حق اور میں میں تھوڑا سا حق بیٹا ہوں میں۔ نماز انت انتھار۔ اسے میں ادا کر لی اللہ تعالیٰ میں طرفہ بہرہ نگاہ اور مجھ سے کہ رسول اللہ جیلے نے لکھا ہے خدا نے کا تقیم دیتے ہیں۔ جب آپ نے مجھے فرمایا جوڑے بڑا کہ نے لیا تو میں نے کہا اسے موت تک مرنا تہہ را ہے لکھ لکھ بیٹھا نے کی موت کی لکھی اس نے تو تمہارے موت تہہ را ہے کہ جسک کچھ و اسلام پہنچا دیئے ہیں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اس پر مہر فرمائے لی کہ یہ لکھ لکھ نے فرمایا لی پس اللہ تعالیٰ اس پر مہر فرمائے۔ کہ وہ العبد و العبد

۳۹۴۳ "ایضا" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت خریز بن نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت حرضی اللہ عنہ سے کہا اسے یہ کہہ دیجئے میں آپ کو نہ بتاؤں کہ میرے اسلحہ میں کون کی لکھا ہے جیسے ہوئی؟ حرضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں ضرورتاً اور یہ حرضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرتبہ میں اپنے چاندیوں کی تلاش میں تھا میں ان کے تھکانے کا چھوڑ کر گئے تھے رات ہوئی اور طہم "ابرقی مر" لکھا میں مجھے اوتھس لکھے اور مجھے سمجھا کہ اسے گزرتی چلی میں نے ہاؤر ہٹا ہٹا ہٹا اسو کی کے ہونے کی چنوا تھا میں اس کی قوم سے ہے تو انوں

اے پکارے! آگے چلی جاؤ۔

وَبِحُكْمِ عَبْدِ سَامِدِ بْنِ الْحَلَالِ

وَالْمُحَمَّدِ وَالنَّعَمَاءِ، بِأَلْفِ قِسْمٍ

وَأَقْرَبِ آبَاتٍ مِنَ الْإِسْكَانِ

وَوَحْدَةِ اللَّهِ لَا مَنَاسِي

ترجمہ: جو خدا و اہل کی پانچ سو بار تہنیتی تھیں اور قسمن و اسے سو بار تہنیتی تھیں آبائے آبائے سے اور اللہ تعالیٰ کی توحید و توحید اور

ترجمہ: رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ خوش و خوش و ادب میری شہادت میں دانی کر رہا ہوں۔

بِأَبِيهَا لَيْفٌ مِمَّنْ نَظَرُوا

رَبَّنَا عَدَدَكَ مِنْ عَالَمِ

بِأَبِيهَا لَيْفٌ مِمَّنْ نَظَرُوا

ترجمہ: آگے چلی تھیں میری تہنیتی تھیں پانچ سو بار تہنیتی تھیں اور قسمن و اسے سو بار تہنیتی تھیں آبائے آبائے سے اور اللہ تعالیٰ کی توحید و توحید اور

ترجمہ: رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ خوش و خوش و ادب میری شہادت میں دانی کر رہا ہوں۔

بِأَبِيهَا لَيْفٌ مِمَّنْ نَظَرُوا

رَبَّنَا عَدَدَكَ مِنْ عَالَمِ

بِأَبِيهَا لَيْفٌ مِمَّنْ نَظَرُوا

رَبَّنَا عَدَدَكَ مِنْ عَالَمِ

ترجمہ: آگے چلی تھیں میری تہنیتی تھیں پانچ سو بار تہنیتی تھیں اور قسمن و اسے سو بار تہنیتی تھیں آبائے آبائے سے اور اللہ تعالیٰ کی توحید و توحید اور

ترجمہ: رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ خوش و خوش و ادب میری شہادت میں دانی کر رہا ہوں۔

بِأَبِيهَا لَيْفٌ مِمَّنْ نَظَرُوا

رَبَّنَا عَدَدَكَ مِنْ عَالَمِ

بِأَبِيهَا لَيْفٌ مِمَّنْ نَظَرُوا

رَبَّنَا عَدَدَكَ مِنْ عَالَمِ

ترجمہ: آگے چلی تھیں میری تہنیتی تھیں پانچ سو بار تہنیتی تھیں اور قسمن و اسے سو بار تہنیتی تھیں آبائے آبائے سے اور اللہ تعالیٰ کی توحید و توحید اور

ترجمہ: رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ خوش و خوش و ادب میری شہادت میں دانی کر رہا ہوں۔

بِأَبِيهَا لَيْفٌ مِمَّنْ نَظَرُوا

رَبَّنَا عَدَدَكَ مِنْ عَالَمِ

بِأَبِيهَا لَيْفٌ مِمَّنْ نَظَرُوا

رَبَّنَا عَدَدَكَ مِنْ عَالَمِ

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اپنے آپ کو سلامی میں رکھو اور تمہارے گھر والوں تک پہنچ جائیں گے اس پر ایمان لاؤ
میرا آپ جنہیں کامیاب کرے گا اس رسول کی مدد کرو میرا آپ تمہاری مدد کرے گا۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں عمرہ بن امثال ہوں اور مبعوث ہونے والے نبی آخر الزماں کا نجد کے مسلمانوں پر عامل ہوں میں تمہارے انفوں کا ذمہ دار ہوں حتیٰ کہ تم اپنے گھر واپس لوٹ آؤ چنانچہ میں نے یہ پہنچایا اور بعد کا دن تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پر رحم فرمائے داخل ہو جاؤ ہمیں تمہارے اسلام کی خبر پہنچ چکی ہے میں نے عرض کیا: مجھے طہارت حاصل کرنے کا طریقہ نہیں آتا مجھے طہارت کا طریقہ بتا دو میں مسجد میں داخل ہوا رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا آپ کی صورت اقدس ایسی تھی جیسے چودھویں کا چاند چمک رہا ہو آپ فرما رہے تھے جو مسلمان بھی اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے وہ بیان رکھتے ہوئے اور سوچتی سمجھتی کروہ جنت میں داخل ہو جائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس دعوے پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں ضرور مرداروں کا چنانچہ قریش کے ایک بزرگ عثمان بن عفان نے میرے لیے گواہی دی اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی گواہی قبول کر لی۔

رواہ الرویانی وابن عساکر

حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۴ھ - ابو جریج زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ خزیمہ بن حکیم سلمی بہری حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے خزیمہ رضی اللہ عنہ جب بھی آتے خیر و بھلائی کے لئے روایں لوٹ جاتے چنانچہ ایک مرتبہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرے پاس آئی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بصری روانہ کیا آپ کے ساتھ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام میسر بھی تھا بصری و سرزمین شام میں واقع ہے خزیمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ان سے ایمان ہو گیا خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا محمد! میں تمہارے اندر بہت سارے اوصاف دیکھ رہا ہوں جو مجھے کسی انسان میں نظر نہیں آتے تم اپنی سیلاؤ میں صریح تر ہوا پتی قوم کے ہاں امین ہو میں دیکھتا ہوں کہ لوگ تم سے بے پناہ محبت کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرزمین تہامہ میں جس کا ظہور ہونے والا ہے وہ تم ہی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد اللہ کا رسول ہوں میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں میں آپ پر ایمان لا چکے ہوں جب کاقلہ شام سے واپس لوٹا خزیمہ رضی اللہ عنہ اپنے علاقہ میں پہلے گئے اور جاتے جاتے عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں آپ کی ہجرت کا منوں گا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا چنانچہ تک اپنے گاؤں میں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ فتح مکہ کے موقع پر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمایا: سب سے پہلے ہجرت کرنے والے کو میرا عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی ان انگلیوں کی تعداد کے بقدر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے آپ سے صرف اس چیز نے روک رکھا کہ میں آپ کے اعلان کا (ہجرت کے واسطے) انتظار کرتا رہا ورنہ تو میں آپ کی رسالت کا منکر نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کی دعوت کا مخالف ہوں میں قرآن پر ایمان لا لیا اور انوں سے انکار کیا۔ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اپنے قول میں تبدیلی نہیں کی آپ کی بیعت کو تو ذرا بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے ہر دن ایک صحت بخش کرتا ہے اگر وہ اسے قبول کر لے عداوت میں رہتا ہے اور اگر اسے ترک کر دے بد بخت ہو جاتا ہے جو شخص دن میں گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ کشادہ کر دیتا ہے اگر وہ پوچھے کہ تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بلاشبہ حق تعالیٰ جیسا کہ قیامت کے دن کا عمل ہے اور باطل باک ہے جیسا کہ قیامت کے دن باک چمکا ہوا کہ جنت کو ناگوار ہوں کے ساتھ ڈھانچا دیا گیا ہے جب کہ دوزخ کو شہوات سے ڈھانچا دیا گیا ہے میرے ہاتھ خاک آلود ہیں خوش رہو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں رات کو تار کی اور دن میں روشنی کیوں ہوتی ہے سر دیوں میں۔ (زمین سے نکلنے والا) پانی گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا کیوں ہوتا ہے بادلوں کا مخرج کیا ہے مرد کا مادہ منویہ اور عورت کا مادہ منویہ کہاں کہاں قرار پائے ہوئے ہے جس میں جان کا ٹھکانا کہاں ہے ماں کے پیٹ میں بچہ کیا سمیت ہے جنہوں کا مخرج کیا ہے اور جلد امین سے کیا

مرا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہی بات رات کی تاریکی اور دن کے ابلانے کی سوا اللہ تعالیٰ نے پردہ ماہ سے ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جبکہ باطن سیاہ اور ظاہر سفید ہے اس کی ایک طرف مشرق میں ہے اور دوسری طرف مغرب میں اس پر دس کوفرتوں نے تھان رکھا ہے جب صبح نمودار ہوتی ہے فرشتے پر وہ طاعت کو سمجھنے لیتے ہیں اور اس پر دس کوفرب کی طرف دیکھ لیتے ہیں جب رات ہونے لگتی ہے فرشتے پر وہ وضو کو کھینچ کر لیتے ہیں اور اسے ہوا کے دوش میں دھکیل دیتے ہیں یہ پردہ ساری طرح کا آدھ ہیں پوشیدہ نہیں ہونے پاتے اور نہ ہی کبھی ہوتے ہیں۔ رہی بات سردیوں میں (زمین سے لٹھے والے) پانی کے گرم ہونے اور گرمیوں میں ٹھنڈا ہونے کی اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سردیوں میں رائیں لمبی ہو جاتی ہیں سورج سطح زمین سے اوچل جاتا ہے اور پانی کافی دن تک زمین میں ٹھہر رہتا ہے اور یوں گرم ہو جاتا ہے جب کہ گرمیوں میں رائیں چھوٹی ہوتی ہیں اور پانی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے۔ رہی بات بادلوں کی سوزمین و آسمان کے درمیان سے باطلوں میں شگاف پڑتا ہے پھر اس پر غبار کی تہ پڑ جاتی ہے جب کہ جنوبی اور صوبائی ہوا میں اس کے فرق کا باعث فتنی ہیں اور مملکت مفید سے منع ہوتے ہیں جب کہ شمالی اور دیور ہوا میں بادلوں کو باہم ملا دیتی ہیں۔ رہی بات مرد کے مادہ منوہ سے کفر کا گہوارہ کی چٹان چھوڑ کر مار دینا منوہ سے طیل۔ (آلہ کامل) سے خارج ہوتا ہے اور یہ ایک رنگ ہے جبکہ سلسلہ براہ راست پشت سے منسلک ہے حتیٰ کہ پاں سے ہوتا ہوا پاں میں غصے میں ٹھہر جاتا ہے۔ رہی بات عورت کے مادہ منوہ کی سودہ اس کے سینے میں فتنی سے گھسا ہوتا ہے دو لگا دو لگا تقریب تر ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مرد اس کے علیل (شہد) کو کھینچ لیتا ہے یہ بات جان کی سوا اس کا کھنکھ کا نال ہے جو مسلسل روباہ کے ساتھ مخلقی ہے اور روباہ رگوں میں جاری و ساری رہتے ہیں جب لہذا پاک ہو جاتا ہے رگوں کا باہمی رابطہ منقطع ہو جاتا ہے رہی بات ماں کے پیٹ میں بچے کے رہنے کی سوا اس کی صورت حال یہ ہے کہ بچہ چالیس دن تک غفلت رہتا ہے پھر چالیس دن تک بھابھا خون ہوتا ہے چالیس دن تک نرم مادہ رہتا ہے چالیس دن میں سخت ہو جاتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا کھرا رہتا ہے پھر چار ایک ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر جنین کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس وقت اس میں جینے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور اس میں روح پھونک دی جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ اسے تمام حالتیں نکالنا چاہتا ہے نکال دیتا ہے اور جب اسے رحم و مہر میں کو مینے تک رکھنا چاہتا ہے تو اس کا حکم نافذ ہو جاتا ہے اس جنین پر رحم کی رکس چڑھی ہوتی ہیں انہی سے بچہ کو غذا میسر ہوتی ہے رہی بات ہڈیوں کی جائے فروغ کی اس سو و سمنہ زمین چھلکی کی ایک چھینک سے پیدا ہوتی ہیں اسے ابراہار کہا جاتا ہے رہی بات بلدا میں کی سو و مکہ مکرمہ ہے جہاں آندھی ٹرک اور کھلی کا قوح نہیں ہوتا اس میں دھال داخل نہیں ہوگا دھال کے فروغ کی نشانی یہ ہے کہ جب حیاء سے روک دیا جائے تو عام ہو جائے اور عہد و عہاد توڑا جائے۔

رواہ ابن عساکر وابن شاعین

حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ (بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی)

۳۷۰ھ میں مولیٰ بن عبیدہ و زید بن عبد الرحمن اپنی والدہ و جدہ بنت قرطہ و اپنی ماں عقیلہ بنت عتبک بن حارث سے دواہنی والدہ و قریب وخت حارث سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس میں غصہ سے ہوئے تھے آپ پر سرخ رنگ کا تہ (تھکا) بنا دیا گیا تھا ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے چند شرائط پر ہم سے بیعت لے لی اسی اثنا میں نبی عامر بن لوی کا ایک شخص سہیل بن عمرو سامنے سے چلتا ہوا آیا وہ لوگوں کو لٹا تھا جیسے خاکستری رنگ کا اونٹ ہو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا خالد رضی اللہ عنہ بولے تمہیں بجز نفاق کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ تم اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے اگر ایک وجہ نہ ہوتی میں تمہیں گواہ سے دوخت کر دیتا۔ چنانچہ سہیل بن عمرو و بھائی خالد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ غلام مجھے کیا کہتا ہے؟ انہی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیا عبیدہ و تم سے ہر جہاں بھتر ابراہار پھر تم اسے ڈھونڈو پراسا نہ پاسکو۔ چنانچہ اس کے لیے یہ بات پہلی سے زیادہ سخت تھی۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۴۵۔ قرینہ و عادت کہتی ہیں ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ میں فیصہ سے ہوئے تھے آپ پر سرخ رنگ کا قبہ باندھا گیا تھا ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے ہمارے اوپر چند شرائط لگا دیں اسی دوران بنی عامر بن لوی کا ایک شخص تحصیل بن عمرو سامنے سے آیا وہ یوں لگتا تھا جیسا کہ خاکستری رنگ کا اونٹ ہو اس کی خالہ بن ربیع (بال رضی اللہ عنہ کے بھائی) سے ملاقات ہوئی جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا خالہ رضی اللہ عنہ بولے جنہیں صبح بھی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے صرف اور صرف نفاق (منافقت) نے روک رکھا ہے ہم اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے اگر ایک ہی عہدہ موتی میں تمہارے جنہیں دولت کرو دیتا چنانچہ تحصیل بن عمرو کھنڈار شخص تھا فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ تمام مجھے کیا کبہ رہا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، کیا تجھے وہ تم سے بدرجہا بختیوار و اور بخرم اسے تلاش کرو پرات کہیں بھی نہ پاسکو چنانچہ تحصیل بن عمرو کے لیے یہ بات کہلی سے زیادہ سخت تھی۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر و فیہ موسیٰ بن عہدہ و هو ضعیف

حرف راء..... حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۶۔ عبداللہ بن ربیعہ روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ وفد کی آمد پر لوگ متنب ہوئے حضرت عمرؓ نے ابن ارقم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدینہ منورہ سے کہو کہ پہلے وہ آئیں پھر وہ جوان سے ملے ہوئے ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ آمد داخل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے صف بنالیا آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک وہ شخص کھڑا ہے اور اس نے اپنے اوپر چادر کا ٹکڑا اوڑھ رکھا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا فرمایا: کچھ کہو۔ (تین بار فرمایا) وہ شخص بولا: آپ ہی کچھ فرمائیں۔ (تین بار کہا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا نام ہو کھڑا ہو آدمی کھڑا ہو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا کہ ایک اشعری شخص سے جو بیٹے پٹے اور کمر ورجم کا مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ کے پاس آ گیا فرمایا: کچھ کہو۔ اشعری بولا: آپ ہی کچھ فرمائیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ کہو وہ بولا: آپ بات کی ابتدا کریں ہم بات جاری رکھیں گے۔ فرمایا: تیرا نام ہو کھڑا ہو جائے کچھ یخڑوں کا چرواہا ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا کہ ایک اور شخص سے جو سفید قام اور کمر ورجم کا مالک ہے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: کچھ کہو۔ اس نے نہ آؤ کچھ نہ آؤ فوراً مدینہ کے بندہ کہا: تمہیں اس امت کا بار امارت اٹھانا پڑا ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تمہیں خلافت کی ذمہ داری سنبھالنی پڑی ہے تمہاری رہنمائی تمہارے دل میں۔ دینی چاہیے جنہیں حساب چکانا ہو گا اور تم رہنمائی کے مسئول ہو۔ بلاشبہ تمہیں ہوادور لہانت کی ادائیگی آپ کا فرض ہے لہذا جنہیں تمہارے عمل کے بقدر اجر ملے گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے مجھے خلیفہ ہا ضرور کیا گیا ہے تب سے تمہارے علاوہ مجھے کسی شخص نے کچ نہیں کہا تم کون ہوا؟ جواب دیا میں ربیع بن زیاد ہوں فرمایا: کیا تم مہاجرین زیادہ کے بھائی ہو؟ کہا جی ہاں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور ان کا گھرانہ اشعری کو مقرر کیا اشعری کو حکم دیا تم ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ کو دیکھتے رہو جو کچھ اس نے کہا ہے اگر اس میں سچا ہے تو بلاشبہ اس معاملہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا لہذا اسے عامل مقرر کرو پھر جس دن کے بعد پھر اس کا معائنہ کرو اور اس کے طریقہ کار کو مجھے لکھ دیجو تا کہ میں دیکھ لوں کہ آیا گورنری کے متعلق ہے کو نہیں۔ پھر فرمایا: ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے کہ میں اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس منافق کا خوف محسوس کرتا ہوں جو صاحب اسان ہو۔

رواہ ابن واہزیہ و الحارث و مسدد و ابویعلیٰ و صحیح

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۷۔ ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا ایک دن آپ نے فرمایا: اے ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آپ کی خدمت شادی کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے دوبارہ پھر شادی کرنے کا فرمایا میں نے یہی

ثابت رضی اللہ عنہ پر کسی کو مقدم نہیں کرتے تھے۔ روایہ ابن سعد

۳۷۰۵۱۔ قاسم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی ستر پر تشریف لے جاتے مدینہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر کے جاتے تھے عمر رضی اللہ عنہ مختلف شہروں میں لوگوں کو بھیجتے تھے جب کہ اہم قسم کی مہمات پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں کئی لوگ پوچھتے آپ فرماتے زید کا مقام میرے نزدیک گرانگیز ہے لیکن شہر والے زید کے مکان ہیں چونکہ لوگوں کو اپنے مسائل کا حل زید رضی اللہ عنہ کے پاس ملتا ہے جو ان کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہوتا۔

روایہ ابن سعد

۳۷۰۵۲۔ سالم بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جسد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے میں نے کہا: آج لوگوں کا عالم دنیا سے رخصت ہو چکا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ شخص لوگوں کا عالم تھا اور اہل ان کے دور خلافت کا صبر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیجتے تھے اور انہیں اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دینے سے منع فرماتے تھے جب کہ زید بن ثابت مدینہ میں مجلس لگاتے اہل مدینہ اور باہر کے لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔ روایہ ابن سعد

۳۷۰۵۳۔ "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی قرأت سنا چاہی عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس طرح تم مجھے لوگوں کے سامنے رکھ دو کہ یہ بھی اچھا ہے، کچھ بھلائی کے متعلق کرو گے زید بن ثابت کے پاس جاؤ اور انہی کاموں کے لیے فارغ ہو جاؤ۔ اسے قرأت سناؤ اس کی قرأت اور میری قرأت ایک ہی ہے ہماری قرأتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

روایہ ابن الانباری فی المصاحف

۳۷۰۵۴۔ سلیمان سے مروی ہے کہ عابد بن زید بن ثابت کہتے ہیں: ایک مرتبہ چند لوگ میرے والد محترم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بعض حدیثیں سناؤ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کیا حدیثیں سناؤں! میں رسول اللہ ﷺ کا پڑوسی تھا جب وہی نازل ہوتی مجھے پیغام پہنچا ہوا کہ اپنے پاس بلا لیتے تھے اور میں وہی لکھ لیتا تھا جب ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) آخرت کا ذکر کرتے آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتے جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتے جب ہم تم کو شامل کرتے آپ بھی ان کا ذکر کرتے ان تمام امور کے متعلق میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سنا سکتا ہوں۔

روایہ ابن ابی داؤد فی المصاحف و ابویعلیٰ و الروایانی و البیہقی و ابن عساکر

۳۷۰۵۵۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں گیا اور سال کا تھا۔

روایہ ابن عساکر

۳۷۰۵۶۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لڑکا نبی ہمارے ہے اور اس نے آپ کے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں سے ستر سو میں حفظ کر لی جس میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوسو میں سنا میں آپ ﷺ کو ان چیزوں نے بہت خوش کیا اور فرمایا: اسے زید ابو یوسف کی کتاب سیکھ لو میں نے تم سے ایک کام لینا ہے اللہ کی قسم میں یہودیوں پر مجرم نہیں کہتا کہ وہ میری کتاب پر ایمان لائیں گے میں نے نصف مہینہ میں ان کی کتاب پڑھ کر اچھی خاصی مہارت پیدا کر لی چنانچہ جب بھی یہودیوں کو کھانا لکھنا، دینا میں ہی رسول اللہ ﷺ کے لیے لے لکھتا تھا اور جب یہودی آپ کو کھانا لکھتے ہیں میں ہی ان کے خطوط پڑھتا تھا۔ روایہ ابویعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۰۵۷۔ "ایضاً" عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزام سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس وقت کے مدارس میں علم حاصل کرتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے چندہ (۱۵) دنوں میں یہودیوں کی کتاب پڑھ لی حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ یہودیوں کی تخریفات و تبدیلیں کو سمجھنے لگے جانتے تھے۔ روایہ ابن عساکر

۳۷۰۵۸۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وہی لکھتا تھا چنانچہ جب آپ پر وہی نازل ہوتی آپ کو

مخت شہادت کا سامنا کرنا پڑتا ہے آپ بیٹے میں شرابور ہو جاتے اور دوتیوں کی طرح پیسنے کی لڑائی ہوتی ہے پھر یہ کیفیت ایک مرتبہ ہو جاتی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۹۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میرے پاس مختلف قسم کے خطوط آتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ انہیں بروکھنی پڑھے کیا تم عبرانی زبان سیکھ سکتے ہو؟ یا فرمایا: کہ عبرانی زبان سیکھ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا یہی ہاں چنانچہ ستر دنوں میں میں نے یہ زبان سیکھ لی۔ رواہ ابن ابی ذؤاد فی المصنف وابن عساکر

۳۷۰۶۰۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ تم سریانی زبان اچھی طرح سے ہانتے ہو؟ چونکہ میرے پاس طرح طرح کے خطوط آتے ہیں میں نے عرض کیا: میں سریانی زبان نہیں جانتا حکم دیا کہ یہ زبان سیکھ لو چنانچہ ستر (۷۰) دنوں میں میں نے یہ زبان سیکھ لی۔ رواہ ابویعلیٰ وابن ابی ذؤاد وابن عساکر

۳۷۰۶۱۔ عمار بن ابی عمر سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہونا چاہتے تھے اتنے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سواری کی رکاوٹیں تمام کیں زید رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے ابن عباس! بہت جلد! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں اپنے علماء اور بزرگوں کے ساتھ یہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ نکال لیا زید رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ چوم اور فرمایا: ہمیں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم بھی اپنے نبی کے اہل بیت کے ساتھ یہی کچھ کریں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۲۔ ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سواری کی رکاوٹیں تمام کیں اور پھر کہنا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے علمین کی رکاوٹیں تمام کیں۔ رواہ ابن السجاء

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۶۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے نماز پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے میرے اور میرے رضی اللہ عنہ کے درمیان وصاۃ قائم کی ہے۔ رواہ ابویعمرو

۳۷۰۶۵۔ "مسند جلیل بن حارثہ رضی اللہ عنہ" جلیل بن حارثہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیں آپ نے فرمایا: وہ یہ تمہارے سامنے کھڑا ہے اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہے میں اسے نہیں روکتا اسے میں زید رضی اللہ عنہ بول پڑے اور کہا یا رسول اللہ! انہیں نہیں اللہ کی قسم میں آپ پر کسی اور کو ترجیح نہیں دوں گا جہلہ کہتے ہیں: میرے بھائی کی رائے میری حقیر رائے سے بدرجہا افضل تھی۔ رواہ ابویعلیٰ والذہبی والطبرانی و ابویعمرو والسنائی وابن عساکر

۳۷۰۶۶۔ جلیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خود جہاد میں شریک نہ ہوئے اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۷۔ "ایضاً" جلیل کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم رضی اللہ عنہ کو وہودہ دیا ان پر یہ میں دیتے گئے ان میں سے ایک آپ نے خود رکھ لیا اور دوسرا زید رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۸۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور آپ رونے لگے پھر فرمایا: یہ میرے اہل بیت میں سے مظلوم ہے۔ اور یہ میرا ہم نام ہے اسے اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے گا اور سولی پر لٹکا یا جائے گا

آپ نے زید رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا: فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ! زید بن حارثہ! اللہ تعالیٰ تمہاری محبت میں خداوند فرماتے ہاں! شہر تو صاحبِ کلام کا نام ہے زید کی اولاد میں سے مرواہ ابنِ عساکر
 کلام: حدیث کا نام کیا گیا ہے چونکہ اس میں ایک راوی (عمر بن عروہ) ہے مغلّٰی میں لکھ ہے کہ یہ راہی تھا حدیث میں سے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۲۷۰۶۹ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے جنت میں لے جایا گیا جنت میں ایک لڑکی نے میرا دست چوم لیا میں نے اس سے یہ چوم لیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے جواب دیا میں نے زید بن حارثہ کی ہواں چھان کے بعد میں وہاں تھرا۔ چلی کی نہروں دودھ کی نہروں جو بھی خراب نہیں ہوتا اور شراب کی نہروں جو چھینے والوں کو بھر پور لذت فراہم کرتا ہے اور صاف و شفاف شہد کی نہروں پر نظر ہو جنت کے دریاؤں تلے تھے گویا کوئی بواؤں تلے دہاؤ میں نے جنت کے دروازے بھی دیکھے جو تھراے تختی اونٹوں جیسے تھے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک کار بندوں کے لیے ایسی ایک نعمتیں پیدا کر رکھی ہیں جنھیں نہ کسی، نہ کچھ نہ کھانے کسی کان نے ان کے متعلق سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا خیال کھلے گا۔ وہ وہاں عساکر
 کلام: حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہے۔

۲۷۰۷۰ "عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما" ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی "ادعوہم لابناءہم" یعنی منہ ہلے بیٹوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۰۷۱ عروہ کہتے ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ مرواہ ابن عساکر
 ۲۷۰۷۲ عروہ کہتے ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن حارثہ بن عبد شمس کہتے تھے۔ مرواہ ابن سعد اور عساکر
 ۲۷۰۷۳ زہری و ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی اسحاق، ابن عمر، ابن ابی اسحاق اور مسلمان بن بشار کہتے ہیں سب سے پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ مرواہ ابن عساکر و ابن سعد

۲۷۰۷۴ زہری کہتے ہیں: ہم کسی کو نہیں جانتے جو زید بن حارثہ سے قبل اسلام لایا ہے۔ مرواہ ابن عساکر
 قاضی: بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ ذکر مذکور بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ سے پہلے اسلام قبول کیا اور اہل بیت ذکر و ابی داؤد سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا علماء نے احادیث مختلف میں اپنی تفسیر دی ہے کہ ہزاروں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر نے اسلام قبول کیا عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ یوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور علماء میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۷۵ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کرنے کی شرط یہ بتائی کہ میں ایک مرتبہ مجھے غریبی سے آپ ﷺ نے میری قوم کی طرف لٹکھڑکھڑایا۔ جس میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو روکیں ہاں میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے اور ان کی خدمت میں جلائی کی خدمت دیتا ہوں آپ ﷺ نے مجھے قسم دیا: تم خود اپنا اسلام کرو اور میں اپنا
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ساری تنگی مماندی سے چند نچر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بھیجا ہمارا اس نے شک و شبہ واپس زید رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کی طرف ایک خط لکھا جس کی پاداش میں تو ہم کا اللہ قبول فرما۔ ہم کی خبر سے کہہ خود ہوا رسول اللہ ﷺ نے مجھے

کہ کے کنوئیں میں ڈال دو وہ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے یہاں تک کیا پھر اس کے بعد ہم نے کنوئیں کی گہرائی پیمبر ﷺ کی گتہ تک

رواہ البیہقی و ابن عساکر و قال ہذا حدیث حسن

حضرت زید بن کھل ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے درمیان سواخت قائم کی ہے و رواہ عبد اللہ زاذقی

۳۷۰۷۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (نکلی) روزے کم دیکھتے تھے چونکہ آپ ﷺ جہاد میں شرکت کرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ نیا سے رخصت ہوئے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بخیر و برکت مرض گداز دیکھیں چھوڑ دیتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۳۷۰۷۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فخر کرے۔

رواہ ابن عساکر

حضرت زید بن صوحان و جندب بن کعب عبدی (یا ازدی) رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۹۔ ابو جندب بن حمید ابن عباس، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم غنیمت باری باری سوار ہوتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کی ہادی آئی آپ سواروں کے لیے حکم دیتے اور فرماتے: زید! چھاپے اور زید! چھاپے جندب اور جندب کیا ہے صحیح ہوئی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو کثرت سے زید رضی اللہ عنہم جندب رضی اللہ عنہم کا ذکر کرتے دیکھا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا یہ میری امت کے وہ شخص ہیں وہی بات ان میں سے ایک کی سوا اس کے کہم کہ کعبہ مصر یا اس کا نام پہلے سے جنتھ میں بتائی جائے گا اور دوسرا شخص جسے باطل کے درمیان فرق کرنا ہے چنانچہ زید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ غزوہ مولاہ میں کٹ گیا اور خود جنگ میں شہید ہوئے وہی بات جندب کی چنانچہ یکدم مرتد ہو گیا وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ سے روایہ کے سامنے ایک جائزہ کو کتب دیکھا اور اتفاقاً جندب رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب اور انھیں دوسرے سے آکر جلا کر کے دے دی ہوگا ہے اصل جہنم کو دیکھو وہ لوگوں عساکر

۳۷۰۸۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرنی ہو کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے بعض اجزاء میں شریعت ہو چکی ہو، چاہے وہ زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن عدی و البیہقی فی الدلائل و لم یطبع و ابن عساکر و قال ابن ابی شیبہ فی مہذبہ میں ملال عبرت فوی

کلام: جتنی کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عزیمت مان بال ہے جزوی نہیں۔

حضرت زید النخیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام زید النخیر رکھا

۳۷۰۸۱۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نہایت کے آخر میں اور اسلام کے اوّل زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے زید النخیل رضی اللہ عنہ (زید بن صہیل طائی) آئے ہم سے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور پھر ظہر گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زید! تم سے جو شخصیں دیکھا ہیں اسحق کہ اب تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں زید رضی اللہ عنہ آگے ہو اور کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور پھر وہیں کہیں عربین خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے زید! میرا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اصل کوئی نہیں زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم کہ میں نہیں سنے

میں مہمانوں کی میر بانی کرنے والا حاکم بھی ہے جس عفاف و امن ہاتھ سے انہیں چھوڑا اور رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے باقی لوگوں کے لیے خیر و بھلائی نہیں کی جوڑی زید رضی اللہ عنہ بولے ہم میں مقدمہ دوم وہ بھی ہے جو سینے کے اعتبار سے تھپا ہے جس کا حکم یہ ہے کہ درمیان نافذ ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا تم نے باقی لوگوں کے لیے خیر و بھلائی نہیں کی جوڑی زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم کیوں نہیں۔ روایہ ابن عساکر

حرف سین..... حضرت سعد بن عباد رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۲..... حضرت سعد بن عباد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بات لائے جو مغز سے نچرا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اسے ابوہریرہؓ نے یہ کیا ہے؟ عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق پیدا کیا ہے میں نے پائیس کا نو روٹ لکھے ہیں میں نے چاہا کہ آپ کو مغز سے سرگردوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مغز تناول فرمایا اور پھر سعد رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کے لیے خیر کی۔ روایہ ابن عساکر

۳۷۰۸۳..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب اہل صف کو شام ہو چکی تو کوئی شخص آتا ہوا اپنے ساتھ اہل صف میں سے ایک آدمی لے جاتا تو کوئی وہ کو لے جاتا تو کوئی ایک جماعت کو لے جاتا ساری بات حضرت سعد بن عباد رضی اللہ عنہ کی دو برات اپنے ساتھ اپنی اتنی آدمیوں کو لے کر پاتے۔ روایہ ابن ابی الدیاء ابن عساکر

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص اپنا بھی ماموں نہ کہے۔

روایہ الطبرانی والحاکم

۳۷۰۸۵..... "ممنند عباد بن عبد اللہ" ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس میں سامنے سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ گذرے آپ ﷺ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی آدمی اپنے ماموں کو بھی نہ کہے۔

روایہ الترمذی والبیہقی والحاکم والبخاری والترمذی

۳۷۰۸۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سامنے سے گذرے آپ ﷺ نے فرمایا آپ میرے ماموں ہیں۔ روایہ ابن عساکر

۳۷۰۸۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے پہلو میں جا گئے رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیدار رہنے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا کوئی ایک شخص ہو جو آج رات میری چوکیداری کرتا رہے چنانچہ تم کوئی دیر گزری تھی کہ ایک شخص نے اس کو چوکیداری رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ وہ بولا میں سعد بن مالک ہوں فرمایا انہیں آگے بولا عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ کی چوکیداری کروں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ میری فیندہ لگے گی کہ مجھے آپ کے خزانوں کی آواز سنائی دینے لگی۔

روایہ ابن ابی شیبہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۸..... "ابن ابی حنیفہ یزید بن ہارون محمد بن عمرو اپنے والد اور دادا سے دو محمد بن قحاص سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں میں غزوہ خندق کے دن لوگوں کے پاس کے نکالتا تھا تو قرآن کے پیچھے پیچھے چلتے تھے میں نے اپنے پیچھے پاؤں کی چاپ سنی میں پیچھے جو غزوہ دیکھا کیا اچھتی ہوں کہ میرے پیچھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے لشکر کا دست ہن

اوپر اس حادثہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ذوالفہار کھلی ہے۔ میں انھیں دیکھ کر زمین کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزر گئے سعد رضی اللہ عنہ نے زور دیا کہ کھلی جی جس کے اطراف باہر لٹکے دکھائی دیتے تھے مجھے ان کے اطراف سے اڑا لگا تو کہہ سعد رضی اللہ عنہ لوگوں میں بڑے اور طویل القامت تھے وہ بیز جز پڑتے ہوئے میرے پاس سے گزرا۔

لست قليلا يندرك اليها حمل ما احسن الموت اذا حان الاجل

تھوڑی دیر میں جا بٹنگ ہو جھوکا پائے گی جب اصل قریب ہو جائے اس وقت موت کئی آنچی ہوتی ہے میں اللہ کو قریب ہی ایک بائیسے میں جا چکی اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں عربان خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک اور شخص بھی تھا جس نے کھلی کو پی (خود) کا بن رکھا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا تمہارا اس ہونہ کیوں آئی ہو (تین بار کہا) تو ضد کر کے آگئی ہے کیا معلوم تھے معرکہ رانی ہوا کسی حالت میں تمہیں کون اس فراہم کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ مجھے ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں تمنا کرنے لگی کہ میں پھٹ جائے اور میں اس میں جس کا دل دوسرے شخص سے خود مرے اوپر اٹھایا گیا دھکتی ہوں کہ وہ علی بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں دو ہوئے اے عمر! تمہارا اس ہونا آج تم نے بہت زیادہ ملامت کر دی معرکہ رانی ہو یا فراہم ہو پرچہ کا انعام اللہ ہی کی طرف ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو شریکین قریش میں سے ایک شخص نے تیر مارا اس شخص کا نام حیان بن عرق تھا تیر مارے وقت اس نے کہا یہ یوں میں ابن عرق ہوں چنا نیچے حیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ پر لگا انھوں نے رب تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ! مجھے موت نہ دینا تا وقتیکہ قرطبہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کرے، تو قرطبہ جا ملیت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ملنا اور قرطبہ دوست تھے سعد رضی اللہ عنہ کے دشمنوں سے خون خشک ہو گیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے لشکروں پر زور کی آج بھی جی جس نے احدہ احد چاہی مجادی اور یوں اللہ تعالیٰ نے جنگ میں مائین کی کفایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا چٹا چٹا عین بن بدر اور اس کے ہمراہی فوج چاہتے جب کہ غور قرطبہ اپنے قلعوں میں جا گئے اور رسول اللہ ﷺ یز واکس لوٹ آئے مسجد میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے چھوٹا سا چتر اڑا دیا گیا آپ ﷺ نے اس کا تار دیا اسے میں جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا: کیا آپ نے اس کا تار دیا ہے، خندہ رفتوں نے ابھی تک اس کو نہیں اتارا ابھی ابھی غور قرطبہ کی خبر لینے جا گئے اور ان کا قتل عام کریں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو کوچ کرنے کا ٹھہرایا اور آپ نے اپنی زور و زبیر تن کی اور پھر نبی کریم کے پاس سے گزرے نبی کریم ﷺ نے غم مسجد کے پردوں میں آباد تھے فرمایا تمہارے پاس سے کون گزر رہا ہے؟ انھوں نے جواب دیا ہمارے پاس سے وحید بھی گزرے ہیں (جبریل امین وحید بھی کی صورت میں حاضر ہوئے تھے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ نبی کریم کے پاس جا پہنچے اور انھیں دن تک ان کا محاصرہ جاری رکھا چنانچہ جب نبی کریم قرطبہ پہنچے زیادہ ہوئی اور وہ مشقت سے دو چار ہو گئے ان سے کہا گیا رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اتر آؤ، غور قرطبہ نے اشارہ کر کے حضرت ابولہب رضی اللہ عنہ سے اپنے فیصلہ کے متعلق پوچھا ابولہب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے ذرا کی طرف اشارہ کیا، غور قرطبہ نے مطالبہ پیش کیا کہ ہم سعد بن معاذ کے فیصلہ پر قلعوں سے نیچے اتریں گے وہ ہمارے متعلق جو فیصلہ بھی کر دیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: تمھیک ہے سعد بن معاذ کے فیصلے پر ہی نیچے آؤ چنانچہ نبی کریم قلعوں سے اتر کے نیچے آ گئے رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بیٹھ بھیجا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ پالان ڈالے ہوئے گدھے پر سواری کیے گئے سعد رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ ان کے فیصلہ کو اور نظر سے دیکھنے لگے اور کہنے لگے: غور قرطبہ آپ کے حلیف اور دوست ہیں آپ کو معلوم ہے کہ ان کی طرف کسی چیز سے نہیں لوٹنا حتیٰ کہ جب قریب پہنچ گئے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: سعد کے گھن کا وقت قریب ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کی ملامت سے نہیں ڈرے گا، جب سعد رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور اسے پالان سے نیچے اتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا سردار تو اللہ ہے۔ فرمایا: اسے نیچے اتارو چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سعد رضی اللہ عنہ کو نیچے اتارا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میں نبی کریم کے متعلق یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے فوجیوں اور جنگجوؤں کو قتل کیا جائے ان کی اولاد کو قیدی بنالیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے پھر سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی یا اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے لیے قریش کے ساتھ کسی لڑائی کو باقی رکھا ہے تو اس کے لیے مجھے بھی زندہ رکھ اور اگر تو نے قریش اور نبی کریم ﷺ کے درمیان جنگ

کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ذمہ از سر نو تازہ ہو کر پھوٹ پڑے جب کہ ذمہ مندرج ہو چکے تھے اور صرف اللہ سے کے برابر مندرج ہوئے زکوٰۃ دیا رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور سعد رضی اللہ عنہ اپنے چوتھے میں واپس لوٹ گئے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے لکھا رکھا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے ”وَمَا أَفْضَمُ“ صحابہؓ آپس میں میرا ہیں“ چنانچہ آپس کی زکوٰۃ تکسیر دیکھنے کو نبی کو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے عاقلہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اے امی جان! اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کسی شخص کی موت پر عام طور پر آپ ﷺ کے آگے سے آؤ نہیں بہتے تھے لیکن جب آپ کو شہید مقرر فرمایا جاتا تھا تو آپ اپنی داڑھی منحنی میں پکڑ لیتے تھے۔

محمد عمر کہتے ہیں مجھے امام بن عمر بن قتادہ نے حدیث سنائی ہے کہ جب شام کے وقت رسول اللہ ﷺ آئے آپ کے پاس جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا: آج رات آپ کی امت میں سے ایک شخص مرا ہے جس کی موت پر اہل آسمان خوشیاں منارہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہونہ وہو سعد بن معاذ ہی ہوگا چونکہ وہ شام کو ختم مرض میں مبتلا تھے آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: سعد کا کیا حال تھا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ آئے اور انھیں اپنے گھر لے گئے رسول اللہ ﷺ نے خبر کی نماز ادا کی اور صحابہ کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ تیز تیز چلنے لگے حتیٰ کہ جو قوم میں پڑے ہوئے تھے نوٹنے لگے اور کناڑوں سے چادریں نیچے کر کے لگائیں ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! آپ لوگوں کو کیوں تیز تیز لے کر چل رہے ہیں! اور شام فرمایا: مجھے ڈر ہے کہیں فرشتے ہم سے آگے نہ بڑھ جائیں جیسا کہ حذلقہ کی طرف فرشتے ہم سے آگے بڑھ گئے تھے۔

محمد کہتے ہیں مجھے حضرت بن اسحاق نے خبر کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس پہنچے انھیں غسل دیا جا رہا تھا بیٹھے بیٹھے رسول اللہ ﷺ نے مجلس میں اپنے گھٹنے سکڑا دیئے اور فرمایا: ایک فرشتہ داخل ہوا ہے جس کے بیٹھنے کے لئے مجلس میں جگہ نہیں تھی اس لیے میں نے گھٹنے سکڑ کر اس کے لیے گنجائش پیدا کی ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی والدہ دروغی انھیں اور ان کی زبان پر یہ اشعار تھے:

وبل ام سعد سعدا

ببراعة ونجدا

بعدا یا دیا له ومجدا

مقدما سدا

ہلاکت ہے امام سعد کے لیے سعد کی وفات پر جو علم افضل اور بزرگی میں اکمل ہے یا دے کے بعد بزرگی اور فضیلت کا اس نے دروازہ بند کر دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جیوت بولتی ہیں سوائے ام سعد کے۔

محمد کہتے ہیں: ہمارے اصحاب میں سے بعض لوگوں کا کہنا ہے: جب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ساتھ اٹھے منافقین میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: سعد کا جنازہ کس قدر بڑا پھیلا ہوا ہے۔ محمد کہتے ہیں مجھے سعد بن ہر انجم نے حدیث سنائی ہے کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے ستر ہزار فرشتے آسمان سے زمین پر اتارے ہیں قبل از اس اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں اترے۔ محمد کہتے ہیں میں نے اسامہ بن محمد بن سعد کو کہتے سنا وہاں مالک بن حم و القادسی بن عمرو بن سعد بن معاذ کو دفنار ہے تھے وہ بولے: کیا میں تمھیں اپنے بزرگوں کی بیان کروں حدیث نہ سناؤں جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد کے جنازہ میں ستر ہزار (۷۰) ہزار فرشتے شریک ہوئے ہیں جب کہ قبل از اس اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں اترے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ ان ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے بعد مسلمان سب سے زیادہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کمی محسوس کرتے تھے محمد کہتے ہیں: محمد بن منکدر و محمد بن شریبل سے روایت نقل کرتے ہیں

کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اٹھائی اور اسے سوکھا چنانچہ مٹی سے خوشبو آ رہی تھی گم کہتے ہیں۔ مجھے واقعہ بن مروین سعد نے بتایا ہے۔ (واقعہ خوبصورت اور دراز قد انسان تھے) کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مجھ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے جواب دیا میں واقعہ بن مروین سعد بن معاذ ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے یا شاید سعد کے مثالیہ ہے پھر کہا اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے وہ لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دراز قد تھے۔ گم کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اکیدہ و سہلہ کی طرف یہ یہ بھیجا اس نے عائشہ بن کعبہ کا بیٹا وہ بچہ جسے سونے کی چاروں سے لایا گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے یہ بچہ تنہا کیا اور پھر یہ بچہ شریف فرمایا کہ اے اور لوگوں سے بھلا تم نہیں کہا لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص کرتے اور تجب کرتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم اس جاب سے تجب کرتے ہو یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا یا رسول اللہ! اس سے خوبصورت کیا اہم نے نہیں دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے درواں اس جاب سے گھس زیادہ خوبصورت ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۹۹ حضرت مذہب رضی اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی درایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی رون کے لیے جہنم تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۰۹۰ محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی جو مٹی اٹھائی جب مٹی گولی تو وہ مٹی ٹکڑ بن گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ سبحان اللہ اتنی کم خوشی کے اثرات نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس میں نمایاں دیکھے جاسکتے تھے۔

رواہ ابو نعیم فی السعفة وسند صحیح

۳۷۰۹۱ مطاوعہ بن حباب کی روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ شرم کا کپڑا اہد یہ میں بینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس تشریف لاتے اور اسے دیکھ کر تجب سے کہتے کیا یہ کپڑا آپ پر آسمان سے اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو لوگ اس کپڑے پر کیوں تجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کے درواںوں میں سے ایک درواں بھی اس سے بدتر تھا پھر آپ نے فرمایا اے سلام ایہ کپڑا اہم بن حنفیہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس نہیں بھیجے۔ رواہ ابن عساکر و مال عریب

۳۷۰۹۲ محمد بن زکندہ کہتے ہیں ام سعد بن معاذ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر درواں تھے اور یہ شعر چڑھا دیا تھا جس۔

ویل ام سعد سعدا
ولیاہ و جد

یادگ ہے ام سعد کے لیے سعد پر جو برائی اور مصلحت تک نہا بچا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب روئے والی جو نہیں جھوٹی ہیں اسے ام سعد کہ۔ رواہ ابن جریر فی تہذیب

۳۷۰۹۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روپے چنانچہ جب آپ ﷺ کا تم بڑھ جاتا آپ مٹی میں الاچی پکڑ لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں عرضی اللہ عنہ کے روئے سے اپنے والد حضرت کا روپا بچاؤں گئی تھی۔ رواہ ابن جریر فی تہذیب

۳۷۰۹۴ "مسند ابن عمر" محمد بن فضیل مطاوعہ بن حباب کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ سے ملاقات کی محبت میں عرش جہنم اٹھا ہے کہتے ہیں جس سریر (چار پائی) پر سعد رضی اللہ عنہ کی میت رکھی ہوئی تھی اس سریر کی کھڑکیوں میں چرچر امت کی آواز پیدا ہوئی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور حضور ﷺ اور وہیں رکے رہے جب باہر تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ قبر میں کیوں رک گئے تھے ارشاد فرمایا قبر سے سعد کو معمولی سا بھٹی لیا تھا پھر میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی اور یہ کیفیت جانی رہی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۰۹۵ "مسند اسید بن حمیر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم لوگ حج و عمرہ سے واپس لوٹنے مقام "ذوالکلیدہ" پہنچے، ایسا انداز کے لڑکے آ کر اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے لگے۔ لڑکے جب حضرت اسید بن حمیر رضی اللہ عنہ سے ملے انہیں ان کی بے نیکی کی موت کی خبر سنائی۔ اسید رضی اللہ عنہ نے سر پہ چادر ڈالی اور روئے گئے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو تم نے پہلے

پہلے اسلام قبول کیا ہے اور شروع سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو پہلا تم ایک عورت پر رورہے ہو! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اسید رضی اللہ عنہ نے سر سے چادر بنائی اور بولے تم سب کچھ کہتی ہو میری عمر کی قسم اٹھتے سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہیں رہا جائے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خوب ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا، اسید رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سعد بن معاذ کی وفات پر عرش مجسم اٹھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں دو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان چلتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و الشافعی و ابن عساکر

۳۷۰۹۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک درود نے رسول اللہ ﷺ کو جب دہیہ میں دیا لوگوں کو اس دہیہ کی خوبصورتی نے تعجب میں ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے درواں اس دہیہ سے ہر جہاں بہتر ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ
۳۷۰۹۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک روشنی پکڑا یہ میں دیا، کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نرم گدازی پر تعجب کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے درواں جنت میں اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ
۳۷۰۹۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کن بندہ صالح ہے جس کے لیے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اور عرش اس کے لیے مجسم اٹھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ جابر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہی وہ بندہ صالح جس پر عرش میں جنت کی گئی اور پھر یہ جنتی ان سے دور ہو گئی۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن جریر
۳۷۰۹۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش مجسم اٹھا۔

رواہ ابن شیبہ
۳۷۱۰۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس دن سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور انھیں دفن کیا جا رہا تھا ارشاد فرمایا اس بندہ صالح کے لیے عرش مجسم اٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اس پر عارضی جنتی ہوئی پھر وہ وہی ہو گئی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۰۱۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ستر سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر
۳۷۱۰۲۔ "ایضاً" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا حالانکہ ترکش میں کوئی تیر نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے سعد! میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں تیر برساتے جاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین مع فرمائے یہ فضیلت مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہے اور تیر دو بار اٹھائے جانتے تک کوئی گولہ لگا۔ رواہ ابن عساکر
۳۷۱۰۳۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ مجھے تیر پکڑاتے رہے اور فرماتے تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں۔ رواہ ابویعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۱۰۴۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن دو تیر برساتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں یہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابویعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۱۰۵۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم میں جو تھے نسر پر اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کے فرمایا اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں یا اللہ! اس کے تیر کو نشانے پہ لگا اور اس کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۶۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مسلمانوں سے فرمایا: سعد کو تیر دیتے رہو! سعد تیر برساؤ کا

تیر برسا میرے ماں باپ تم پر قضا کیا میں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۱۰۳۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چاہا یا یعنی غزوہ بدر جنگ میں۔

رواہ ابن ابی شیبہ والحسن بن سفیان وابو نعیم فی المعرفة

۳۷۱۰۸۔ ”مسند جابر بن سمرة“ حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے تیر جانے والے حضرت

سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۱۰۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا کہ آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے

والدین فدا کیے ہوں چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے سنا تیر برسا میرے ماں باپ تم پر قضا کیا میں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابوہریرہ عبدالرحمن بن عفرہ ابو سعد اقبال سے روایت کرتے ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں

وکیفہ الاطلاق ۳۲۰۔

۳۷۱۱۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دشمنوں کے سینوں کا نشانہ لو

میرے ماں باپ تم پر قضا ہو جائیں سعد رضی اللہ عنہ تیر کمان میں رکھتے اور کہتے تیر اتیر تیر سے راستے میں ہے۔ یا اللہ! اپنے رسول کی مدد فرما۔ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ! سعد کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر وفیہ الذکوران وابن ابی شیبہ

۳۷۱۱۱۔ جابر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اس دروازے سے

ایک شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے ہم میں سے ہر شخص تمنا کرنے لگا کہ داخل ہونے والا شخص اس کے خاندان سے ہو یا ایک ایک ہم دیکھتے

ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۱۲۔ سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اس

دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۱۱۳۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں: سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ جان فطانی سے جنگ لڑی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۱۱۴۔ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن ایک حجرے سے تین آدمیوں کو قتل کیا چنانچہ ایک تیر کا نشانہ لیا اور برسا دیا

پھر وہی تیر مشرکین نے وہیں مسلمانوں پر مارا سعد رضی اللہ عنہ نے وہ تیر لیا اور اسے مارا جس سے دوسرا شخص قتل ہوا پھر وہی تیر وہیں لوٹا اور سعد

رضی اللہ عنہ نے تیر کا نشانہ لے کر دے مارا اور اسے بھی قتل کر دیا چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس مہارت پر لوگ تعجب کرتے تھے سعد رضی

اللہ عنہ فرماتے تیر نبی کریم ﷺ نے مجھے دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ پر اپنے والدین فدا کیے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۱۵۔ ذہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ بھیجا اس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے یہ سریہ سر

زمین قحاز میں رافع مقام کی طرف بھیجا تھا مشرکین کو مسلمانوں سے شکست اٹھانی پڑی یہی تھی چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی طرف سے

مشرکین پر تیر برسا لے سعد رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چاہا اور اسلام میں یہ پہلی جنگ تھی تیر اندازی کے دوران

سعد رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھتے رہتے تھے:

الا اهل السی رسول الله انسى

حميت صحابي بعد ورويلي

اذ دلهما عدوهم ذيارا

بكل حزة وبكل سهل

فما بعد رام فلي عدو

بهم فلي سيل الله فلي

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۸۔ ”مسند الصدیق“ عبدالملک بن حنیف نے سیرت میں بیان کیا ہے مجھے ابو بکرؓ نے حدیث سنائی ہے کہ ایک شخص حضرت ابو بکر صدیقؓ جی اور حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی بیٹی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے پر بھی محبت رہی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے بوسے لے رہے تھے اس شخص نے پوچھا یہ بیٹی کون ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اس شخص کی بیٹی سے جو مجھ سے افضل ہے یعنی سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ بیت عقبہ کے دن کے نقباء میں سے تھے جنگ بدر میں شریک رہے تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

کلام:..... امان کثیر کہتے ہیں یہ حدیث معطل ہے۔

فائدہ:..... حدیث معطل وہ ہوتی ہے جس کی سند سے زائد راوی محذوف ہوں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۹۔ ”مسند سلمہ بن اکوع“ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات کیں ہیں اور یہ بن عمار رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی سات غزوات کیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے زید بن عمار رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۱۲۰۔ ”ایضاً“ یا اس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نے معمر کہ آبائی کے لیے ایک شخص کو لکھا اور میں نے اسے نقل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ساز و سامان انعام میں مجھے عطا کیا۔ رواہ ابن جریر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۲۱۔ قتادہ اور ابن زید بن جعد عاں کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بیچ کچھ ان بن حتی ایک مہر جب بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم مجلس لگائے بیٹھے تھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: اے قلاں اپنا حرم و نسب بیان کرو اس شخص نے اپنا نسب بیان کر دیا اس کے بعد سعد رضی اللہ عنہ ایک کے بعد دوسرے سے اس کا سلسلہ نسب پوچھتے رہے حتی کہ نبوت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تک پہنچی ان سے کہا: اے قلاں تو بھی اپنا سلسلہ نسب بیان کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بولے: میں اسلام میں اپنا سلسلہ نسب نہیں پہچانتا لیکن میں اپنے آپ کو سلمان ابن اسلام کہتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ خطاب جاہلیت میں معزز ترین شخص تھے اور میں عمر ابن اسلام سلمان بن اسلام کا بھائی ہوں۔ (یعنی ہمارا سلسلہ نسب اسلام ہے) کیا تم نے نہیں سنا کہ ایک شخص نے جاہلیت میں اپنا نسب نو (۹) آباؤ تک گنا جب کہ ان کا دواں دوزخ میں ہے۔ اور جو شخص اپنا نسب اسلام میں کسی شخص سے منسوب کرتا ہے اور اوپر والوں کو چھوڑ دیتا ہے

الاحوال دواں کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ رواہ عبد اللہ بن زانی والبیہقی فی شعب الایمان

۳۷۱۲۲۔ بنی عامر کا ایک شخص اپنے ماموں سے روایت نقل کرتا ہے کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو تا کہ ہم سلمان کا استقبال کریں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۲۳۔ سالم بن ابی جعد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا چہ ہزار (درہم) وظیفہ مقرر کیا۔

رواہ ابو عبیدہ فی الاموال وابن سعد

رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے مقرر کیا تھا اور جس جگہ تم جانا چاہتے ہو پہلے جاؤ، وہاں کے گورنر کے سامنے تمہاری تقریر کرو گا سندہ رضی اللہ عنہ
 دے گا، میں معر جانا چاہتا ہوں یہ رنگ معر زرخ زمین ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام
 نوٹ کر تحریر کیا، انہو لکھا اب اس جگہ تمہارے پاس آنا چاہتا ہے اس کے تعلق رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی حفاظت کرو، اب سندہ رضی اللہ عنہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں پہنچا دیں اور یہ لکھا تھا عمر جاؤ، میں وہ سندہ رضی اللہ عنہ کے وہیں زکوٰۃ
 تدارکی قرار دے کر اب سندہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو باوجود اللہ تعالیٰ کے عجیب حال میں شامل کر لیے۔

رواہ ابن سعد ۵۰۶۷ و ابن عبد الحکیم و ابن مسدد و ابن عمر

۳۲۳۔ یزید بن ابی مرثد کی روایت ہے کہ: ابان جذامی نے اپنے خاتم پر تہ نگائی، جس کی پاداش میں اس نے تمام کو قتل کرنے کا
 حکم دیا، پھر اس کے نائب اور کان کاٹ دینے کا حکم، رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ نے حکم کو آکر دیا اور فرمایا: جو حکم بھی مشرک یا جانے
 والا دلا دے، وہ اللہ اور اس کے رسول کا آکر دے، غلام ہے یہ نہ کہ یہ کسی رسول اللہ ﷺ کے پاس دیا اس نے نہ ہی بعد وہی کی پائی
 قتل، اب آپ رضی اللہ عنہ کا عرض شدت اختیار کرتا تھا سندہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: رسول اللہ! آپ مجھے دیکھو، یہ ہیں آپ کے بعد میر
 کو ان دو گار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری ہر غرض کو سمجھتا ہوں۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طائفہ مقرر کیا گیا تو سندہ رضی اللہ عنہ
 ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی حفاظت فرمائیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسلمانوں کے جس لشکر کے
 ساتھ اہل بیت چاہتے ہو، پیچھے جاؤ، میں انھیں تیار دے گا، تم بعد نہی کرنے کا کھدو، گا۔ سندہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں معر جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو روانہ کر دیا، وہ آج زمین جانیو اور میں دو۔ سندہ رضی اللہ عنہ مصری میں رہے۔

رواہ ابن عبد الحکیم

حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۳۲۴۔ ابو اسحق لی: بیعت کے وقت سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں اپنے من کو بلاؤں کہ اگر ان کو بھیجی جاوے، سہیل بن حنیف
 رضی اللہ عنہ کو چاہتا ہوں، کا سب سے زیادہ عزیز تھا۔ یہ وہی عساکر

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

۳۲۵۔ سید بن جبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان سے رخصت ہوئے تو حضرت خطاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے گورنر تھے جب
 انھیں نبی کریم ﷺ کی غایت کی خدمت میں مسجد میں آدھار کی آواز میں بلند ہو گئے، اب رضی اللہ عنہ نے ان کو کہہ دیا کہ تم لوگوں میں سے ایک گھوڑی میں
 جاؤ، حضرت سہیل بن عمرو خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: مسجد میں تشریف لائیں اور لوگوں۔ بات نہیں میری خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:
 رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت سے جو میں لوگوں سے کلام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ساتھ جیسے میں آپ
 کی خدمت میں آؤں گا، وہوں جیسی ہوں گا۔ اور مسجد میں آئے سہیل رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کفر سے بولے اور جو دشمن کے بعد بالکل
 ویاہری خطاب کیا جیسا کہ یہ میں اور ایک صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تو اس میں ذرا برابر بھی کی نہ پائی تھی کہ حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ
 فرمودہ کہ اس کے موقع پر قیدیوں میں شامل تھے۔ ان کے تعلق رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس کے ذات نکالنے کے
 در پے کیوں رہو گے؟ وہ اسے چھوڑ دے، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے مقام پر رکھا، اگر اسے گوجھے خوش کرو گے گا، چنانچہ آپ کی بات یوں پوری ہوئی۔
 یہی مقام ہے جس پر آج سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطاب رضی اللہ عنہ کی گورنری خطبہ ہو کر ہوئی۔ رواہ بیہقی و ابن عساکر

۳۲۶۔ سند علی: ابان بن ابی کرمہ، میں محمد اپنے اہل بیت سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ جیسے ہیں ابان کے من

فرمائے گا تمہاری وجہ سے بہت ساری اقوام کو ذلیل کرے گا اور بہت ساری اقوام کو تم سے قطع پہنچائے گا اسے عمرو بن قاری! جب سعد مر جائے اسے ہمیں مدینہ کے راستے میں دفن کرنا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے جگہ کی تعیین کی۔ رواہ ابن عساکر

حضرت سیمویہ بلقائی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۹۔ منصور بن صبیح النخعی بن صبیح کے بھائی سیمویہ سیمویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے منہ مبارک سے میرے کانوں نے باتیں سنی ہیں، ہم بقاء سے گندم لے کر گئے تھے تاکہ مدینہ میں بیچ دیں اور وہاں سے مجبوریں خرید لائیں۔ لیکن لوگوں نے مجبوریں دینے سے انکار کر دیا۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی نبی کریم ﷺ نے انکار کرنے والوں سے فرمایا: کیا تمہیں یہ سستا غلہ کافی نہیں جو یہ اٹھا کر لائے ہیں مہنگی مجبوروں کے بدلہ میں؟ انھیں چھوڑ دو۔ سیمویہ رضی اللہ عنہا اہل بقاء میں سے تھے، غالی قسم کے لشکر اُتارے تھے پھر اسلام قبول کیا اور ان کا اسلام اچھا ہار اور ایک سوئیں (۱۲۰) سال تک زندہ رہے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۰۔ سعید بن عبد الرحمن کہتے ہیں: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے چار نوے (۹۴) سال کی عمر میں وفات پائی تمام حیات معتدل اور بخیر رہے حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنے کانوں اور آنکھوں سے کتنا نفع اٹھایا ہے یہ سب نبی کریم ﷺ کی دعا کی بدولت ہے۔ چنانچہ میری مثال مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: میرے اس بھانجے کو حکایت رہتی ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر

۳۷۱۴۱۔ عطاء مولا کے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ سائب رضی اللہ عنہ کے سر کا درمیانی حصہ اور باقی ماندہ حصہ اور واڑھی سفید تھی میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو سائب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں سائب بن یزید غریب قسطنطنیہ کا بھانجا ہوں رسول اللہ ﷺ میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے جب سے میرے سر کے یہ بال سفید نہیں ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۲۔ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کا بمعصر ہوں چنانچہ میری پیدائش بھی ہاتھیوں والے سال (عام الفیل) میں ہوئی۔ (رواہ ابن عساکر)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا

۳۷۱۴۳۔ ”مسند احمد مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا عمران بن ہاشم مولا کے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک واڑھی سے گزرے میں نے زیادہ سے زیادہ آنا جا شروع کر دیا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا بلاشبہ تم تو آج ایک سفینہ (کشتی) کی مانند ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن مندہ والعلانی فی الموطا لک و ابوالعباس

7. فصادق... حضرت صفوان بن معطل رضي الله عنه

۱۹۷۳ء میں صدرانہ جہانگیرا کی وفات کے بعد وہ بھی اندھا بن گئے تھے۔ ہم یہ سن کر بھی ہنس اٹھے۔ ہمارے پاس تو صحت کی کوئی گنجینہ نہیں رہی تھی۔ بعد میں یہ سچ ثابت ہوا کہ ان کے خاندان کا یہ بڑا بھائی جو کہ ہمیں بہت سے کاموں میں مددگار رہا، وہ بھی ۱۹۷۳ء میں فوت ہو گیا۔ یہ جگہیں صحت مند نہیں رہے۔ تاہم ان کی شہزادی شہزادہ بیگم نے ان کی طبیعت کو بہتر بنایا۔ ان کی طبیعت کو بہتر بنایا۔ ان کی طبیعت کو بہتر بنایا۔

Journal of Management Inquiry 18(1)

[illegible]

١٠٠٠

الحفرت في حبيب رضى الله عنه

[illegible]

— ۱۰۰ —

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۷۱۳ء میں، دہلی کے ایک قریبی علاقے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین نے ان کی تعلیم کو اہم سمجھا اور ان کی تعلیم کو اہم سمجھا۔

تو جس وقت تہجد سے اٹھ کر کوئی شخص نے ہوتا، مصیبت رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا میں؟ آپ کہ اللہ ہی قسم ہے کہ آپ کسی چیز پر چوب دگے نہیں دیکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارا لاؤنگی کی کنیت اختیار کرنا حالانکہ تمہارا کوئی بیٹا نہیں، تمہارا غریب کا سوا کی طرف نسبت کرنا اور یہ کہ تم انصاف نرجی کرتے اور مصیبت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رہی بات کہ میں نے لاؤنگی کی کنیت اختیار کی ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی کنیت سے پکارا ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا، (الطحاوی) آپ سے ہماری ملاقات ہو چاہئے رہی ہے بات کہ میں نے اپنے آپ کو کمر بنی کا۔ ہاکی حرف منسوب رہے ہو میں کی قسم میرے سے ہوں اور اہل میں میں نے اور انھیں یا نہیں یا کیا اب سے ہے رہی بات، اہل فرجی کرنے کی ۳۱ آپ نے مجھے بھی فرج کرنے نہیں دیکھا ہو گا مگر حق میں فرج کرتے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عبد کبر و وصہ ابن عساکر من طریق ابن ماجہ عن اسلم عن عہ
 ۳۷۱۳۸ حضرت زید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مصیبت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے مصیبت تمہارے لاؤنگی خصلتیں ہیں جنھیں میں ناپسند کرتا ہوں۔ مصیبت رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کھانا کھانا، آپ کہ تمہارا دے یا نہیں، تمہارا کنیت کا استعمال کرتا ہے کہ تمہاری اور انھیں لاؤنگی ہے آپ لاؤ ہوں کی طرف منسوب رہا حالانکہ تمہاری زبان میں نکلت ہے مصیبت رضی اللہ عنہ نے کہا: رہا یہ کہ میں کھا، کھلا ۲۲ ہوں کوئی کریم ہے؟ فرمایا: ہے نعم میں۔ اب سے فصل وہ ہے اور مردوں کو کھا، کھلائے۔ اللہ ہی قسم میں یہ چیز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا اور یہی بات کہ میں کنیت استعمال کرتا ہوں سو کی قسم میرے مجھ سے جو چھوڑ کر تمہاری اور اب سے ہمیں سے عرض کیا: نہیں آپ نے فرمایا: لاؤنگی کنیت کرنا۔ وہی بات کہ میں اپنے آپ کو کمر بنی کی طرف منسوب کرتا ہوں حالانکہ یہی زبان میں نکلت ہے سو میں مصیبت بن سلمان بن جابر بن کریم بنی کا سوا ہوں میں اپنے گھر والوں کی کمر بنی یا اتنا تھا یہ میں نے نہ دیکھی، ان اور مجھے لیے گئے پھر انھوں نے مجھے اپنی زبان نکھلائی میری کنیت کی میں عہ ہے۔ رواہ ابو یوسف، ابن ماجہ، ابن کثیر
 ۳۷۱۳۹ مصیبت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہی نازل ہونے سے قبل آپ کی عیت نازل ہوئی۔

۳۷۱۴۰ مصیبت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک قیدی نے رہتوڑا۔ آکر وہی اللہ عہ سے اس کے لئے امن طلب کریں جب کہ مصیبت رضی اللہ عنہ کو یہ شخص تعریف فرماتے، انھوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے لئے کوئی یہ کون ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرا قیدی ہے۔ چنانچہ اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امن طلب کرنے پر آیا، میں مصیبت رضی اللہ عنہ سے کہ: اس کی گردن میں تلوار کی جڑ ہے (یعنی اسے قتل کیا جائے گا) میں ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ: ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جو کفر بائی، غصہ کیوں ہو رہے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے اس قیدی کو لیے مصیبت نے اس سے انور مصیبت نے کہ میں شخص کی۔ میں میں کھارانی کی جڑ ہے مٹی کی گڑھ میں نے فرمایا: (میں نے تم سے مصیبت کو دیتے ہیں) اب وہی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم نہیں فرمایا اگر تم نے اسے اپنی جڑ کی جڑی بلاشبہ فرمادہ اس کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ رواہ ابو یوسف، ابن کثیر

۳۷۱۴۱ حضرت مصیبت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کسی جنگ میں اندھا یا اس آپ کے ساتھ ضرار حاضر رہا، آپ نے جو دست بھی کی اس میں میں ضرار حاضر ہوا، آپ نے جو سر بھی بھیجا میں اس میں بھی حاضر رہا، آپ نے قرواں یا آخر میں اور غزوہ بھی کیا میں آپ کے دائیں یا بائیں ضرار رہا ہوں، مجاہدین نے آپ کے آئے خوف محسوس کیا تو میں آئے ہو گیا اور اگر پیچھے سے خوف محسوس کیا تو میں پیچھے ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اور دشمن کے درمیان بھی نہیں دیکھا حق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوست ہوئے۔

۳۷۱۴۲ سلیمان بن ابی ہریرہ کی روایت ہے کہ مصیبت رضی اللہ عنہ کو میں نے فرماتے: خدا اللہ کی قسم میں جس میں جان ابو بکر ہوں مدینہ میں سننے والا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن میرے پاس آؤ نہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفی (محرک) کے حوالہ تاؤں میں میں شریک نہ ہوں جو میں نے پایا انھوں سے: تم کھارہی ہے بات کہ میں کھوں، قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہو سکتا۔

حرف طاء..... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۸..... طارق بن شہاب کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے در خلافت میں جہاد کیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن مندو و ابن

حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۹..... "منہ حصین بن عوف نخعی" روایت ہے کہ جب حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے ملے تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ چلتے گئے اور آپ کے قدموں کا بوسہ لینے لگے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں کسی حکم میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں چنانچہ رضی اللہ عنہ ابھی نوجوان لڑکے تھے نبی کریم ﷺ ان کے جذبات کو دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے اور فرمایا: چلو جاؤ اپنے باپ کو قتل کرو چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ حکم بجالانے کے لیے پیٹھ پھیر کر چل پڑے رسول اللہ ﷺ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا جب وہ آپ کے پاس آگئے آپ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے قطع رحمی کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا اس کے بعد سخت سردی اور بارش کی وجہ سے طلحہ رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کرنے تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ اس کی وفات کا وقت قریب ہو چکا ہے لہذا اگر اس کی روح قبض ہو جائے مجھے ضرور اطلاع کرنا تاکہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں نبی کریم ﷺ ابھی بنی سالم کے محلہ تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے جان جان آخر میں کے سپرد کر دی اور بوقت وفات کہا: یا رسول اللہ! کو اطلاع مت کرو چونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہودی کوئی ٹرندہ پہنچا میں رات کی سخت تاریکی ہے لہذا مجھے فی الفور دفن کر دینا تاکہ میں اپنے رب سے ہاتھ ملوں۔ چنانچہ صبح کو جب نبی کریم ﷺ کو اطلاع کی گئی نبی کریم ﷺ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لائے خود اسے گھر سے ہوئے اور اپنے پیچھے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صف بنائی اور یوں قبر پر نماز جنازہ ادا کی جب فارغ ہوئے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی یا اللہ! طلحہ سے ملاقات کر باں طور کہ تو اسے دیکھ کر ہنس رہا ہو اور وہ تجھے دیکھ کر ہنس رہا ہو۔

رواہ الطبرانی عن حصین بن وروح الانصاری

طلحہ بن عبید اللہ کا ذکر شریعہ میں ہو چکا ہے۔

حرف عین..... حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۰..... عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا اور میں نوجوان لڑکا تھا نبی کریم ﷺ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ کسی چیز کو فروخت کے لیے پیش کر رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی یا اللہ! اس کی تجارت میں بڑکت عطا فرما۔ رواہ البیہقی فی

۳۷۱۶۱..... حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حکم بن عباس اور عبد اللہ بن عباس کھیل رہے تھے ہم بچے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے آپ ایک چوہا پکے پڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا: اسے اوپر میری طرف اٹھاؤ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھالیا حکم کے لیے فرمایا: اسے میری طرف اوپر اٹھاؤ اور اسے اپنے پیچھے بیٹھالیا جب کہ عبد اللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کم سے زیادہ محبوب تھے لہذا آپ نے اپنے چچا سے حیا نہیں کی کہ آپ نے حکم کو مار کر لیا اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر تین ہاتھ بٹھیرا جوں بٹھیرے تو فرماتے: یا اللہ! جعفر کی اولاد میں اتنے لوگ پیدا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۲..... حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں بچوں کے ساتھ کھیل

رہا تھا آپ نے مجھے اپنے ساتھ سوار کر لیا اور بنی عباس میں سے بھی ایک لڑکے کو اپنے ساتھ سوار کیا۔ یوں چوپا ہے پر ہم تین سوار ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۳۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب نبی کریم ﷺ میرے والد کی وفات کی خبر دیتے میری والدہ کے پاس تشریف لائے میں آپ کی طرف دیکھے جا رہا تھا اور آپ میرے سر پر اور میرے بھائی کے سر پر رحمت شفقت بھیجتے جا رہے تھے جب کہ آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے حتیٰ کہ آپ کی داڑھی سے آنسو نکلنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا یا اللہ ابائے محمد جعفر ارحم الراحمین کی طرف بھیج گیا ہے اس کی اولاد میں اچھے لوگ پیدا فرما۔ پھر فرمایا اسے اسلام ایک میں تمہیں خوشخبری دوں اور یوں ابی ہاشم یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جعفر کو دو پر عطا کیے ہیں جن سے وہ جنت میں اتر رہے ہیں۔ اسلام رضی اللہ عنہا یونس یا رسول اللہ ابیرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ لوگوں کو بھی بتادیں۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے مجھے بھی ہاتھ میں پکڑ لیا اور میرے سر پر ہاتھ میسرے رہے پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور مجھے نچلے زینے پر بٹھا دیا ثم وذن کے آثار آپ پر نمایاں دکھائی دیتے تھے آپ نے فرمایا اوی کی بھائی اور چچا دار بھائی بہت سارے ہوتے ہیں الایہ کہ جعفر شہید ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں انھیں دو پر عطا کیے ہیں جن سے وہ اڑ رہے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے آپ نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا چنانچہ میرے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کیا گیا، آپ نے میرے بھائی کو پیغام بھیج کر منگوا لیا ہم نے آپ کے پاس کھانا کھایا، کھانا خوب پائیز اور بارگت کھانا تھا پھر آپ کی خادمہ سلمیٰ نے جو لیا انھیں پیسا اور صاف کیا پھر انھیں گندہ کرپکائے اور ان پر کالی مرچ ڈالی میں نے اور میرے بھائی نے آپ کے ساتھ ملکر کھانا کھایا ہم تین دن تک آپ کے گھر میں رہے آپ اپنی جس بوٹی کے پاس جاتے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے پھر ہم اپنے گھر واپس لوٹ آئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ میں اپنے بھائی کی ایک بکری کا بھاد مارا دیکر رہا تھا آپ نے فرمایا یا اللہ اس کے سوا سے میں بارگت عطا فرما۔ چنانچہ میں نے جو چیز بھی فروخت کی یا خریدی وہ میرے لیے بارگت ثابت ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۴۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ کسی سفر سے واپس آتے تو آپ اپنے اہل بیت کے بچوں سے ملاقات کرتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ سفر سے تشریف لائے مجھے پہلے ہی سے آپ کے پاس لے جایا گیا آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھایا اور پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا۔ یوں تین آدمی ایک چوپائے سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۵۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے لیے ایک کام ارشاد فرمایا مجھے چاند نہیں کہ اس کے بدلہ میں مجھے سرخ اونٹ دے جائیں چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: جعفر اخلاق اور صورت میں میرے مشابہ ہے۔ اور اسے عبداللہ ثم اللہ تعالیٰ کی تلقین میں اپنے باپ کے زیادہ مشابہ ہو۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

۳۷۱۶۶۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے عبداللہ، جنہیں مبارک ہو کہ تمہیں میری فطرت پر پیدا کیا گیا ہے اور تمہارا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اتر رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر وابن حبان

کلام: حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ایک راوی قدام بن محمد فی ہے ابن حبان نے اس پر جرح کی ہے۔

۳۷۱۶۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو کہتے: السلام علیک اسے چوں والے کے بیٹے۔

رواہ ابولعبید وابن عساکر

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا گیا، آپ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو جواب دیکھنے کا حکم دیا،

عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے خط کا جواب لکھا اور پھر خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: شاہاں اس وقت سے میرے دل میں عبداللہ بن ارقم کا مقام پیدا ہو گیا حتیٰ کہ جب مجھے باطلافت کی ذمہ داری سونپی گئی میں نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال کا ذمہ دار بنادیا۔ رواہ البوار

کلام: مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث بزار نے ضعیف قرار دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم ہمارے ساتھ ساریاں کو حرکت دیتے عرض کیا: میں نے اپنا قول ترک کر دیا فرمایا: بات سنو اور اطاعت کرو۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

السلم لولا انت ما اھدینا
لا نصلقنا ولا صلینا
فالزل مکینة علینا
وثبت الاقدام ان الاقینا

یا اللہ! اگر آپ (یعنی رسول اللہ) نہ ہوتے ہم ہدایت نہ پاسکتے اور نہ ہی صدقہ کر سکتے اور نہ ہی نماز پڑھتے ہمارے اوپر رحمت نازل فرما اور جنگ میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائیں نے کہا: دعا قبول ہوئی۔ رواہ الساجی والدلفی فی الافراد والاضیاء

۳۷۱۷۰۔ عھام بن مردادہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا حکم سنا تو وہی غم کے ہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا یا رسول اللہ! عبداللہ بن رواحہ وہیں انھوں نے آپ کا حکم سنا وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۷۱۔ عبدالرحمن بن ابی سلمیٰ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی اہل سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اچانک میں حضرت عبداللہ بن رواحہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ "بیٹھ جاؤ" تو وہ مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے، جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اطاعت پر جس میں انصاف فرمائے۔ رواہ الدہلیسی

۳۷۱۷۲۔ شعبی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا اجر سے گزر دیا لوگوں نے اللہ کران کے پاس اتوم، بنا لیا اور کہنے لگے: اے عبداللہ بن رواحہ! اے عبداللہ بن رواحہ! کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا ہے، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا: یہاں بیٹھو میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا فرمایا: تم کس طرح اشعار کہتے ہو؟ گویا آپ تعجب کر رہے تھے میں نے عرض کیا: دیکھتے جاؤں پھر میں کہتا ہوں فرمایا: مشرکین کی جہوں میں ان اشعار کہنے چاہئیں جب کہ میں کچھ بھی کہنے کی حالت میں نہیں تھا تاہم میں نے یہ کہہ دیا۔

فاخیر ولی اثمان العاء منی . کثمت بطار بق او دالت لکم مضور .

"مجھے عبا (قباء) کے چیموں کے متعلق خبر دو تم کب جرنیل ہوئے یا تمہارے لیے مسخر فریب ہو گیا ہے اس پر میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناگواری کے اثرات دیکھ لیے لہذا میں نے یہ اشعار کہے۔

باہاشم الخیر ان الفضل فضلکم
علی السریة فضلا ما لہ غیرو

انسی نصرمت فیک الخیر اعرفہ
لدراسة خالفهم لسی الذی نظروا
ولو سالت او تنصرت بعہم
لسی جل امرک ما آووا ولا نصروا
فلیت اللہا اتاک من حسن
تلبت موسیٰ ونصرا کالذی نصروا

اسے چڑ کے تقسیم کرنے والے حقیقتِ فضیلت میں حاصل ہے مادی مخلوق پر ایسی فضیلت حاصل ہے جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ میں نے آپ میں خود بھائی کو جانچ لیا ہے یہی قرأت سے کہ اس کے ذریعے میں نے غیروں میں یہ چیز کبھی نہ تھی۔ اگر آپ سوال کریں یا ان میں سے کسی سے آپ کا مطلب کریں کسی بڑے کام میں تو وہ نہ جگہ دیں گے اور نہ ہی مدد کریں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خوبی عطا کر رکھی ہے اسے ثابت قدم رکھنے جیسا کہ موسیٰ اور نضر کو تھا۔ ان لوگوں کی طرح جس کی مدد کی گئی۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تمہیں ثابت قدم رکھے سورہ بنی جنوہ

۱۳۷۷۰۔ محمد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک دن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ خطبہ شارفہ سے تھے محمد رضی اللہ عنہ نے آپ کو کہنے لگا کہ "بیٹو جو تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بہت دیر جہاں کھڑے تھے ہیں بیٹھ گئے جب تک کہ پہلو قطب سے فارغ ہوئے تو آپ کو کبھی گئی فرمائی اللہ تعالیٰ تمہاری دین میں علیہ السلام میں اضافہ فرمائے سورہ ابن عباس ۱۳۷۷۱۔ آنحضرت ﷺ سے کہ محمد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے تو فرما لے ابو جحرے میں داخل ہو گئے اور اپنی بیوی سے حاجت پوری کرنے لگے۔ اسے میں بیوی میدانہ ہوئی اور عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس نہ رکھ کر وہی اللہ تعالیٰ کی یاد رکھتی ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہانڈی کے پیٹ پر چڑھے ہوئے ہیں بیوی کو اس کوٹ گئی اور چھری ہانڈی کی عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھری اٹھائے دیکھا اور بولے تم کیا چاہتی ہو بیوی نے بھی کہا تم کیا چاہتا ہے اگر کسی شخص میں دین پائی جہاں تم تھے میں نہیں ضرور اس چھری سے کچھ کے گا۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں کہاں تھا؟ بیوی بولی ہانڈی کے پیٹ پر عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہی اسی ہے؟ بیوی نے کہا: کیوں نہیں ہے تو وہ ہے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے میں حالت جنابت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے بولی پڑھو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

انما رسول اللہ یطو کفابہ
کھالا مشہور عن الصبح ساطع اتی
بالہدی بعد العینی فلربما
بہ مزلجات ان ساقاں والحق
یہنہ یحافی جنبہ عن قرانہ
اذا مشقت ہا لکما فوین المعافج

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا رسول آیا جو ان کی کتاب کی حفاظت کرتا ہے جیسا کہ تارکی کے بعض روایتیں ہو چکی ہیں وہ جنابت کے بعد ہدایت لائے ہیں۔ ہمارے رسول اس ہدایت پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے وہ رات بھر کرتے ہیں یا اس طور کہ ان کا پہلو ستر سے الگ ہے جب کہ کافروں پر ان کے بچھوئے بھاری ہوتے ہیں۔ (بیوی بھی شاید قرآن ہی پڑھا ہے جب کہ جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا جائز نہیں)

بیوی نے اشعار سن کر کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان الٹی اور میری آنکھ نے جھوٹ دیکھا۔ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحیح ہوتے ہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا واقعہ سنا رسول اللہ ﷺ میں پڑے جتنی کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔

روايات عبد الله بن عباس

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۔ اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دُغم دیکھا جس نے کہا: یہ دُغم کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: جین کا دن، یہ دُغم اگر کسی سے لے کر آیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک تھے تو بڑی بات۔

رواۃ میں ایسی چیز

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۷۱۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اپنے پاس بلا دیا اور فرمایا تم نے اس وقت تک بات نہیں کرنی جب تک صحابہ بات نہ کر لیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیا اور اس سے سوال کیا کہ رسول کریم ﷺ ایلیۃ القدر کے متعلق جو فرمایا ہے کہ "اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو" تمہاری راتے میں دو کوئی رات ہو سکتی ہے؟ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا دو ایک سو رات ہے بعض نے کہا دو تیس سو رات ہے بعض نے کہا پچیس سو رات ہے بعض نے ستا سو رات کا کہا صحابہ رضی اللہ عنہم مختلف اقوال کرتے رہے میں خاموش بیٹھا رہا مگر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حلقام کیوں نہیں بولتے میں نے کہا: آپ ہی نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس وقت تک بات نہ کرو جب تک صحابہ رضی اللہ عنہم بات نہ کر لیں مگر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو کیا کہتا ہا ہے؟ وہ میں نے تو اسی لیے تمہیں بلایا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے کثرت سے سات کے بعد دھڑا کر کیا ہے سات آسمانوں کا ذکر کیا ہے اور انہی کی طرح زمین کا بھی ہفتہ میں سات دن میں طواف کے سات چکر ہیں دی جہاں بھی سات حرج ہے وہاں امر و نہی کے دو مہینہ بھی سات چکر لگاتے جاتے ہیں۔ انسان کو سات چیزوں سے پیدا کیا گیا ہے ہمیں حق مٹانی (سات بڑی سورتیں) عطا کی گئی ہیں، اقرباء میں سے سات عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے وارث سات لوگوں پر تقسیم کی ہے۔ اس مناجات سے میں ایلیۃ القدر کو آخری سات راتوں میں سمجھتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے یہ جو کہا کہ زمین کی لمبائت سات ہیں اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَمْ شَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا فَايَسًا فِيهَا حَيَاةً وَغَنًى وَقُضِيَ رِزْقُنَا وَبُخْلُنَا وَحَدَّثَ الْغَنَى وَالْمُحْكِمَةُ وَأَيُّهَا

یعنی ہم نے پھاراز زمین کو اس سے اکٹھے سچ مانج کے اور انکو ترکاری زیتون کھجوریں پاناث تخمن کے میوہ اور چارو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر تعجب کیا اور فرمایا اس میں صرف اس لڑکے نے میری موافقت کی ہے جسے تم چھو نہیں سمجھتے، بخدا اس اسی قول کو حق سمجھتا ہوں جو تم نے کہا ہے۔

رواہ الترمذی وابن سعد وابن راہویہ وعبد بن حمید ومحمد بن نصر فی الصلاة والطبرانی و ابو نعیم فی الحلیۃ والحاکم والبیہقی
 ۳۷۷۷۔ ان عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس فرمان باری تعالیٰ کے متعلق دریافت کیا:
 سَابِیْہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْیَآءٍ اِنْ تَبَدَّلَ لَکُمْ نِسْءٌ کُمْ یَعْنِیْ اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق مت سوال کرو جنہیں تمہارے
 لیے اگر ظاہر کر دیا جائے تو تم پریشان ہو جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کے نسب میں عیب تھا وہ ایک دن
 کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں ہمارے نسب کے متعلق کچھ نازل فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل
 فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارا یہ صاحب یعنی حضرت بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اگر وہاں بھاگ جائے تو بے شک

کمرے کا لیکن مجھے اس پر جب کا خوف ہے کہ وہ اسے لے نہ جائے میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمارے صاحب کو آپ جانتے ہیں، اللہ کی قسم ہم کہتے ہیں کہ اس انہیں نہ تغیر ہوئی نہ تبدیلی ہوئی اور نہ رسول اللہ ﷺ ان کی صحبت کے ایام میں فسد ہوئے انہوں نے ابوالجہل کی بیٹی کو قاتلہ رضی اللہ عنہا پر لانے کے لیے پیغام نکاح بھیجا جس نے کہا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی معصیت پر فرمایا "لعم سجد لہ عزمًا" ہم نے ان کی طرف سے معصیت پر پختہ عزم نہیں پایا۔ اس طرح ہمارے صاحب نے بھی رسول اللہ ﷺ کو فسد میں لانے کے لیے پختہ عزم نہیں کیا۔ لیکن جہاں تک وہبوسوں کی بات ہے وہ ان سے دور رہنے کی کسی کو قدرت نہیں حاصل۔ بسا اوقات کسی فقیہ اور عالم سے لفظی ہو جاتی ہے جب اسے عیب کی جاتی ہے تو وہ اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس! کوئی شخص اگر گمان کرے کہ وہ تمہارے علمی

سمندر میں غوطہ کھائے اور اس کی گہرائی تک چاہے پانی بادشہ وہ اس سے عاجز رہے گا۔ رواہ الزہیری بن بکدار فی الموطعات
۳۷۱۷۸۔ یعقوب بن یزید کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آتا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے تھے اور فرماتے اے غوطہ خور! غوطہ کا کدو! رواہ ابن سعد

۳۷۱۷۹۔ طاہر بن یزید کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا انہوں نے تمہارے کہنے سے آواز بلند کی کہ ہم موقف میں کھڑے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھتے دیکھا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فتویٰ پر تعجب کیا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۰۔ عطاء بن یدار کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلا تے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بڑے ساتھ مشورہ دیتے تھے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے اور تا وقت وفات فتویٰ دیتے رہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۱۔ ابو زناد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بگڑا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے مرض نے ہمارے درمیان رکاوٹ ڈال دی اور اللہ ہی سے مدد و طلب کی جاتی ہے۔

رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے بڑھ کر حاضر فہم فقیہ کثرت علم والا اور بردباری میں وسیع تر کسی کو نہیں دیکھا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ ابن عباس کو چچیلہ امور کے حل کے لیے اپنے پاس بلا تے تھے پھر فرماتے: یہ جچیلہ تمہارے پاس آئی ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے آگے تجاوز نہیں کر پاتے تھے۔ حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ کے آس پاس مہاجرین و انصار میں سے جہادی صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہوتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انھیں یحییٰ بن ابیہ نے ایک مسئلہ (استفتاء) کے لیے (لکھ بھیجا تھا میں نے اس مسئلہ کا جواب دیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نبوت کے گھر سے بول رہے ہو۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: نبوت اور بادشاہت تمہارے اندر ہے ایک روایت میں خلافت تمہارے اندر ہے اور نبوت بھی۔ رواہ ابن عساکر
فائدہ: یہ مطلب نہیں کہ آئندہ تمہاری اولاد میں کوئی نبی ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمہارے خاندان میں نبوت آئی ہے ظاہر ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کا خاندان ایک ہی ہے۔

۳۷۱۸۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! ابن عباس کی مغفرت فرما اس کی اولاد کی مغفرت فرما اور جو ان سے صحبت کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔ رواہ ابن عساکر

تاریخ پر اس سے نقلی امور کو کچھ لیکھا ہے۔ (رواہ الدبیاری)

۳۷۹۳ "مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت میمون رضی اللہ عنہ کے پاس رات گزار دی تھی کہ نے رسول اللہ ﷺ کے دوسو کے لیے پانی دکھایا آپ نے فرمایا یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ میمون رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ نے رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا اللہ اسے دین کی لذت نصیب فرما، وہ تم سے اسے جو چاہے لے لیا۔ (رواہ ابی یوسف)

۳۷۹۴ "اللیثا" ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے میرے لیے دمانہ لائی کہ اللہ تعالیٰ میرے علم پر اس میں اضافہ فرمائے۔

رواہ ابی یوسف

۳۷۹۵ مہاجر کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ شعب ابی طالب میں نظر بند تھے تو آپ کے پاس سے ماحجہ آئے اور عرض کیا اے محمد! میں وفضل (اپنی بیوی کو سلا کچھ رہا ہوں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ کتنا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کو کھول دے کہ تم اسے دیکھو میں یہاں ہوں اور اللہ مجھے ایک کپڑے میں لپیٹ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے آپ نے اسے اسے آپ نے اسے مبارک است مجھے نقلی دئیے گئے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو نبی کریم ﷺ نے عساکر نے عساکر دئیے ہو۔ (رواہ ابن عساکر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۹۶ "مسند احمد" ابی اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیٹھ کر بتائی کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا مانگو نہیں دے دیا جائے کہ وہ "طلو اور صبح"

۳۷۹۷ "مسند قرطبی" میں مرویان ہے کہ مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر! میں نے انہیں

کو فہم آئے ہیں میں نے انہیں ایک شخص چھوڑا ہے جو مصافحہ کا دلدار ہے (یعنی بنو ہاشم کے زبان میں مصافحہ کا استاد کہہ سکتا ہے)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک شخص ہے جس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے اور اس نے قرآن مجید کو پڑھا ہے

فاروقی ظہور رضی اللہ عنہ کے یہودی اہل کفر رضی اللہ عنہ سے پیچھے ہی تھے۔ یہ سب اہل حق سے مناسبت سے ان وہابیوں کا عقیدہ تھا کہ وہابیوں کی نسبت انہوں نے جو کلمات بیان کیے۔ سبحان اللہ وعلیہم شہادۃ اللہم ارباب الجہنم اقبلہم اور اللعین اور منکر بنوہی

۳۷۱۹۸۔ جب حنفی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم عربوں کا سر اور روایت یہ ہے کہ آپ کی بیوی حج وہاں وہابیوں سے پہنچنے میں تھیں اور وہی صدر ہے جو امت سے مجھے ملے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم عربوں کے لیے تہیہ ہے ان کا انتخاب کیا ہے میں نے اپنی ذات پر بھی خود کو تسلیم کیا ہے

یہ وہابیوں کا عقیدہ ہے

۳۷۱۹۹۔ ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فضا (مجلس) کا سر بیت انہوں نے یہودیوں کی و ہمدانی کو بی سواد نہی

۳۷۲۰۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اہل کوفہ کو اہل ام ہمد سے اپنے اوپر ترجیح دی ہے کہ ان کا طویل تر صدر ہے اور یہ بھی ہمارا نیکو ہے کہ ہم سے گرا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۲۰۱۔ اور چھوٹے ہیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں احکامات سے نوازا کہ میں اہل کوفہ اور اہل ام ہمد میں تم پر فضیلت دی۔ تم نے اس کا کیا جواب دیا؟ میرا جواب تھا کہ آپ اہل کوفہ کو اہل کوفہ سے اور فضیلت دے رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگ جو غرض فرما کر رہے ہو کہ میں نے اہل کوفہ کو ہمد سے اہل کوفہ کی فضیلت دی ہے کہ ان کی حد سے زیادہ کو میں نے تمہیں اہل ام ہمد کے ذریعے ترجیح دی ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابی یوسف

۳۷۲۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے اہل کوفہ کو اہل کوفہ سے اور فضیلت دے رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگ جو غرض فرما کر رہے ہو کہ میں نے اہل کوفہ کو ہمد سے اہل کوفہ کی فضیلت دی ہے کہ ان کی حد سے زیادہ کو میں نے تمہیں اہل ام ہمد کے ذریعے ترجیح دی ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابی یوسف

یہ وہابیوں کا عقیدہ ہے

۳۷۲۰۳۔ "مسند" عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے اہل کوفہ کو اہل کوفہ سے اور فضیلت دے رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگ جو غرض فرما کر رہے ہو کہ میں نے اہل کوفہ کو ہمد سے اہل کوفہ کی فضیلت دی ہے کہ ان کی حد سے زیادہ کو میں نے تمہیں اہل ام ہمد کے ذریعے ترجیح دی ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابی یوسف

۳۷۲۰۴۔ انہوں نے کہا: میں نے اہل کوفہ کو اہل کوفہ سے اور فضیلت دے رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگ جو غرض فرما کر رہے ہو کہ میں نے اہل کوفہ کو ہمد سے اہل کوفہ کی فضیلت دی ہے کہ ان کی حد سے زیادہ کو میں نے تمہیں اہل ام ہمد کے ذریعے ترجیح دی ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابی یوسف

اللہم انی اسألك ايماناً لا يفتقد وحرقة محمد المصطفى عليه وسلم في اعلى عرشك حداث الحنة

واللہ! اس کے لیے ایمان کا سال کرنا ہر روز نہ کیا جائے اس لیے یقین کا سوال کیا ہوں کہ تم نے اسے اپنے ہی گھر کا گھر میں رکھا ہے

ہوں کہ جہاں سے تمہیں ملے گا وہاں سے اس کا سال کرنا چاہیں

لیکن ابوبکرؓ نے سبقت لے گئے تھے اور بھلائی کے کاموں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سبقت لے جاتے تھے۔

رواہ ابن عساکر و قال هذا غریب والمحموط عن عمر مائدہ اول المسند

۳۷۲۰۵۔ ابوعبیدہؓ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کیا تو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء سفر شدت پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ اور ان کے رفقاء کو پیاسا نہیں مارے گا بلکہ ان کے لیے چشمہ آب جاری کر دے گا۔ رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۷۲۰۶۔ ابوداؤدؓ کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اس نے شلواریں ٹخنوں سے نیچے لٹکا رکھی تھیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی شلواریں ٹخنوں سے اوپر کر لو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں میری ٹانگیں پتلی پتلی ہیں جب کہ میں لوگوں کو امامت کرا تا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی پٹائی کی اور فرمایا: کیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۷۔ اُمّ شامہؓ نے اپنے شیوہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک گھر پر کھڑے تھے اور اس کی تعمیر کی طرف دیکھ رہے تھے قریش کے کسی شخص نے کہا: اے امیر المومنین آپ اس کی کفایت کر دیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا اللہ تعالیٰ اور اس شخص کے بے ماری فرمایا: کیا تم مجھ سے عبداللہؓ سے روایتی کرنا چاہتے ہو۔ رواہ یعقوب بن سفیان

۳۷۲۰۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہی روانہ کے پاس بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے انھیں وہاں بیٹھے دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود آگے آ جاؤ۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۹۔ عمرو بن حدیثؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قرآن پڑھو عرض کیا: میں قرآن پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوتا ہے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ الفاتحہ شروع کر دی اور جب اس آیت کریمہ پڑھ گئے۔

فکیف اذا حسنا من کل امة شہید و حنا یک علی ہو لا شہید

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو بھی ان لوگوں پر بطور گواہ لائیں گے۔

تو نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تلاوت درود کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات کرو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجے کہ بعد شہادت حق جہنم کی اور بولے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہیں اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں جس چیز سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہے میں بھی اس سے راضی ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا۔ لیکن اس چیز پر راضی ہوں جس پر ابن ام مہدی راضی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۱۰۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت نمونہ اور شکل میں لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کے مشابہ تھے۔ رواہ احمد بن وہبؓ و یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۷۲۱۱۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بمثل مذکور بالا حدیث مروی ہے البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن ام مہدی کے نمونہ کو پاتاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۲۱۲۔ معاویہ بن قمرؓ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی لیے صواک کی لہنیاں توڑ کر لاتے تھے ہوا چل رہی ہوتی جس سے ان کی ٹانگیں ٹپکی ہو جاتی تھیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر خرم نہ رہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر خرم رہے ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں ٹانگیں قیامت کے دن میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوں گی۔ رواہ ابن حبوب

آپ سے محبت کرتے تھے اور رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ مجھے عامل مقرر کرتے تھے مجھے معلوم نہیں آیا کہ آپ مجھ سے الفت کرتے تھے یا مجھ سے محبت کرتے تھے لیکن میں تمہیں ایسے وہ شخص سمجھتا ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے تھے اور ان سے محبت کرتے کرتے دنیا سے رخصت ہوئے وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۳۰ عطاء کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: میں جاؤ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور اسے پرہیزگار ہیں، میں نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اسے عبد اللہ اندر اہل ہو جائے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۲۴۱ عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے ہجرت اقرات حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کلمہ قلب (زبانی) سے کتاب اللہ کی آیتیں پڑھی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۴۳ سلمان کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جوں ہی اندر داخل ہوئے دیکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں ان کے پاس ایک شمشیری ہے اور جو کچھ اس میں پڑا ہے وہ پل رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مجھے تمہارا کیا حال ہے؟ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے پیٹ میں رسول اللہ ﷺ کا خون شامل ہو جائے فرمایا تمہارے لیے لوگوں سے بلاکت ہے اور لوگوں کے لیے تم سے بلاکت ہے آگ تمہیں نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے طور پر۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ لغات

۳۷۲۴۴ یحییٰ بن اشراق عبد اللہ بن جراد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اسلام (یعنی مدینہ) میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے ہجرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے انہیں کعبہ سے گھنٹے دی تھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الخلفاء ۶/۲۱۷۔

۳۷۲۴۵ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں ہجرت کی ہے چنانچہ میری والدہ کو جو بھی تعذیب اور آزار پہنچا اس کا درد اور شدت مجھ میں ضرور داخل ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۶ حضرت عبد اللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں علیہ آپ ﷺ تنگی لگا رہے تھے جب تنگی لگا کر قارغ ہوئے فرمایا: اے عبد اللہ ایہ خون ایسی جگہ بہاؤ جہاں لوگ اسے نہ دیکھ سکیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کراٹھ پڑے اور جب آپ کی نظر اس سے اوجھل ہو گئے خون منہ سے لگایا اور پی لیا جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وہاں لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے خون انتہائی خفیہ جگہ میں ڈال دیا ہے جو لوگوں کی نظروں سے بالکل غفی ہے آپ نے فرمایا: شاید تم نے خون پی لیا ہے میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: تم نے خون کیوں پیا؟ لوگوں کے لیے تم سے بلاکت ہے اور تمہارے لیے لوگوں سے بلاکت ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میں قوت اسی خون کی وجہ سے تھی۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۲۴۷ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے تنگی گلوئی اور تنگی سے نکلنے والا خون مجھے دیا اور فرمایا: یہ خون ایسی جگہ چھپاؤ جہاں اس تک نہ کوئی درندہ نہ پہنچے پائے نہ کتا اور نہ ہی کوئی انسان۔ میں اٹھ کر الگ ہو گیا اور خون پی لیا پھر آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے جو حکم دیا ہے وہ میں نے کر دیا ہے فرمایا: میرے خیال میں تم اسے پی چکے ہو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: میری امت نے تم سے کیا لینا ہے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ میں قوت رسول اللہ ﷺ کے خون کی وجہ سے تھی۔ رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

۳۷۲۹۔ دیکھنا نہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو سنا دیکھ رہا تھا۔ میں حواری کا بیٹا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ان زہر کے بیٹے نہیں ہو تو جھوٹ ہو گئے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۰۔ عروہ کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن زہر اور عبد اللہ بن جعفر (ایک روایت میں ہے جعفر بن زہر) نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اس وقت ان دونوں کی عمر سات سال تھی رسول کریم ﷺ نے جب انہیں دیکھا تب ہم فرمایا درست اقدس پر عا کران سے بیعت لی۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۷۳۱۔ عطاء بن عروہ بن زہر رضی اللہ عنہ اور قاطبہ بنت منذر بن زہر سے روایت نقل کرتے ہیں وہ دونوں کہتے ہیں: حضرت انا، بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ جب ہجرت مدینہ کے لیے مکہ سے نکلیں تو عبد اللہ بن زہر رضی اللہ عنہ ان کے گلن میں تھے قبا پہنچیں اور وہیں عبد اللہ بن زہر سے ملے پھر انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی کمر میں رکھ دیا آپ ﷺ نے مجھ کو مائی ہم نے مجھ کو تلاش کی پھر آپ نے مجھ کو چنا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ذلی سب سے پہلے جو چیز عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پیٹ میں چبکی وہ رسول اللہ ﷺ کا عاب مبارک تھا اسامہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ نے عبد اللہ کے سر پر دست شفقت ڈھیر ان کے لیے دعا کے برکت کی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عمر جب سات سال کی ہوئی تو زہر رضی اللہ عنہ کی ایماء پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے آپ نے جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو سامنے آئے دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا دیے پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۔ "مسند زہر رضی اللہ عنہ" تمام بن ہرطام کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن زہر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہاں حاجی عبد اللہ رضی اللہ عنہ سوئی پر لٹکا دیئے گئے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص برائی کرتا ہے اسے دنیا میں یا آخرت میں اس کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اگر یہ کسی برائی کے بدلہ میں ہوا ہے تو یہ سزا اور ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۔ "ایضاً" عروہ کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن زہر رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے دن زہر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے اباجان! میں نے آپ کو حاضر کھڑے پر سوار کیا ہے یہ زہر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ عرض کیا: یہاں زہر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ نے تمہارے باپ کے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا کھڑے پر سوار ہوا دیکھو میرے ماں باپ تمہارے اوپر قدامتیں۔

رواہ ابن جریر

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۷۳۴۔ عروہ بن مسعود بن مہران کی روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ جب مرض اوقات میں بیمار تھے ان کے پاس نبی کریم ﷺ کے اصحاب تشریف لائے ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بولے تم لوگ مجھے کس حال میں دیکھ رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ہمیں تمہاری نجات میں کچھ شک نہیں چونکہ آپ لوگوں کی مہمان نوازی کرتے رہے ہیں اور جتنا بے خواہش ہو گئے کرتے رہے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۳۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر جب میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس وقت میری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ میں شمولیت کی اجازت نہیں دی پھر غزوہ خندق کے موقع پر والد محترم لے کر آئے اس وقت پندرہ (۱۵) سال میری عمر تھی رسول اللہ ﷺ نے مجھے غزوہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ رواہ ابو عبد اللہ زانی

۱۲۹ھ میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت ۱۲ سال میری عمر تھی آپ نے مجھے بلا کر مجھ کو خود اس شرکت کی اجازت جس دن مجھے فرمودہ خلق کے مبعوث پر پیش کیا میرے جب کہ میری عمر ۱۵ سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ عبد العزیز ابن ابی شیبہ

۱۳۰ھ میں عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرمودہ اللہ کے مبعوث پر مجھے نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر ۱۵ سال تھی آپ نے مجھے چاہا کہ مجھ کو خود اس شرکت کرنے کی اجازت دے لی پھر فرمودہ خلق کے مبعوث پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر پندرہ سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۱۳۸ھ میں شارب کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ زیادہ نماز مقدس کی گود زنی کا خواہاں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی سہولت میں رہنا نماز اور فرمایا اللہ تعالیٰ مخلوق میں جیسے چاہے ہے قیل کا کفار و بدعات سے پس مجھے قیل کیے جانے سے قبل اسے سوت سے بندھ کر دے نہ چھوڑا کہ کھوٹے پر ظالموں کا کفار و بدعات کی کھنڈی نہ کرنے لیا تھا کہ مر گیا۔ رواہ ابن عساکر

۱۳۹ھ میں عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا میری عمر چودہ (۱۴) سال تھی آپ نے مجھے اجازت کرنا پھر مجھے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر پیش کیا گیا میری عمر چودہ (۱۴) سال تھی تب بھی آپ نے مجھے اجازت کرنا پھر فرمودہ خلق کے مبعوث پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ ابن سعد

۱۴۰ھ میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فرمودہ خلق کے مبعوث پر مجھے اور رضی اللہ عنہما نے خدیج رضی اللہ عنہما کی عمر چھ کے سامنے پیش کیا۔ اب اس وقت دمشق میں چودہ (۱۵) سال تھی آپ نے انہیں قبول فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۱۴۱ھ میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی میری عمر تیرہ (۱۴) سال تھی آپ نے مجھے مسکن بن کر لیا۔ ابن ابی شیبہ کہتے ہیں: مجھے ہر سکنہ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے مسکن چھوڑا اور اس کی اجازت میں جا کر پوری رات راتے رہے اور تین دنوں کی صامت میں آنکھوں سے ٹپکھنکھناتی آنکھیں ملنے لگیں آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے قبول فرمایا اور اس پر میں نے اعتدالی کا ٹکڑا لیا کہ ایک ٹکڑا ملا اسے ابو عبد الرحمن فرمودہ خلق میں تم لوگوں نے بیٹھ کر بیچھری لی تھی اللہ تعالیٰ نے تم سب کو وفادار اور اس پر ہم اسے جتنا بھی شکر کریں وہ تم سے زیادہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۴۲ھ میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے مسکن چھوڑا اور اس کی اجازت میں جا کر پوری رات راتے رہے اور تین دنوں کی صامت میں آنکھوں سے ٹپکھنکھناتی آنکھیں ملنے لگیں آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے قبول فرمایا اور اس پر میں نے اعتدالی کا ٹکڑا لیا کہ ایک ٹکڑا ملا اسے ابو عبد الرحمن فرمودہ خلق میں تم لوگوں نے بیٹھ کر بیچھری لی تھی اللہ تعالیٰ نے تم سب کو وفادار اور اس پر ہم اسے جتنا بھی شکر کریں وہ تم سے زیادہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۴۳ھ میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے مسکن چھوڑا اور اس کی اجازت میں جا کر پوری رات راتے رہے اور تین دنوں کی صامت میں آنکھوں سے ٹپکھنکھناتی آنکھیں ملنے لگیں آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے قبول فرمایا اور اس پر میں نے اعتدالی کا ٹکڑا لیا کہ ایک ٹکڑا ملا اسے ابو عبد الرحمن فرمودہ خلق میں تم لوگوں نے بیٹھ کر بیچھری لی تھی اللہ تعالیٰ نے تم سب کو وفادار اور اس پر ہم اسے جتنا بھی شکر کریں وہ تم سے زیادہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۴۴ھ میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے مسکن چھوڑا اور اس کی اجازت میں جا کر پوری رات راتے رہے اور تین دنوں کی صامت میں آنکھوں سے ٹپکھنکھناتی آنکھیں ملنے لگیں آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے قبول فرمایا اور اس پر میں نے اعتدالی کا ٹکڑا لیا کہ ایک ٹکڑا ملا اسے ابو عبد الرحمن فرمودہ خلق میں تم لوگوں نے بیٹھ کر بیچھری لی تھی اللہ تعالیٰ نے تم سب کو وفادار اور اس پر ہم اسے جتنا بھی شکر کریں وہ تم سے زیادہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۴۵ھ میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے مسکن چھوڑا اور اس کی اجازت میں جا کر پوری رات راتے رہے اور تین دنوں کی صامت میں آنکھوں سے ٹپکھنکھناتی آنکھیں ملنے لگیں آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے قبول فرمایا اور اس پر میں نے اعتدالی کا ٹکڑا لیا کہ ایک ٹکڑا ملا اسے ابو عبد الرحمن فرمودہ خلق میں تم لوگوں نے بیٹھ کر بیچھری لی تھی اللہ تعالیٰ نے تم سب کو وفادار اور اس پر ہم اسے جتنا بھی شکر کریں وہ تم سے زیادہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۱۴۶ھ میں عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے فرمودہ اللہ کے مبعوث پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے مسکن چھوڑا اور اس کی اجازت میں جا کر پوری رات راتے رہے اور تین دنوں کی صامت میں آنکھوں سے ٹپکھنکھناتی آنکھیں ملنے لگیں آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے قبول فرمایا اور اس پر میں نے اعتدالی کا ٹکڑا لیا کہ ایک ٹکڑا ملا اسے ابو عبد الرحمن فرمودہ خلق میں تم لوگوں نے بیٹھ کر بیچھری لی تھی اللہ تعالیٰ نے تم سب کو وفادار اور اس پر ہم اسے جتنا بھی شکر کریں وہ تم سے زیادہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۷۔ وہاب بن لیان قرشی کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر ایک لوگ کھڑے ہو گئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں؟ جواب ملا: راستے میں شیر کھڑا ہے اور لوگ ڈر کے مارے آگے جا نہیں رہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے پیچھے آ کر شیر کا کان پکڑ کر ایضاً اور پھر گردن سے پکڑ کر راستے سے الگ کر دیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو درشاہ فرماتے سنا ہے کہ آدمی پر وہی کچھ مسلط کر دیا جاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتا تو اللہ تعالیٰ اپنے غیر کو اس پر مسلط نہیں کرے گا آدمی کسی شے کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اگر ان آدم اللہ کے سوا کسی سے امید واپس نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنے غیر کے سپرد نہیں کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۲۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک ہزار میں لیں یاد کی ہیں۔

رواہ ابو یعلیٰ والعسکری والترمذی معافی الامثال

۳۷۲۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں تھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے ہمارے ساتھ گھر میں کون ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون ہے؟ فرمایا: جبرئیل امین ہیں، میں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل امین نے تمہیں سلام کا جواب دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۰۔ محمد بن اسماعیل کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جسے میں جہت زدہ نہیں سمجھتا۔ کہا کہ کعب رضی اللہ عنہ کدے آئے اور کہا میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے کعب رضی اللہ عنہ بولے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرو اگر وہ تمہیں ان کے متعلق بتا دیں سمجھو کہ وہ عالم ہیں اس سے پوچھو کہ زمین پر سب سے پہلا پانی کون سا ہے؟ زمین پر سب سے پہلا کون سا درخت لگایا گیا؟ وہ کونسی جنت میں پانی جانے والی کوئی چیز ہے جو زمین پر لوگوں کے لیے رکھ دی گئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلا پانی جو زمین پر لوگوں کو طعمہ رسائی کے لیے پیدا کیا گیا وہ یمن میں آج برصورت ہے زمین پر سب سے پہلا لگا جانے والا درخت عوجہ ہے جس سے موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا توڑا تھا اور جنت میں پانی جانے والی چیز جو زمین میں لوگوں کے لیے رکھ دی گئی ہے وہ حجر اسود ہے۔ جب کعب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی تو بولے اس شخص نے سچ کہا خدا یہ عالم ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۱۔ "مسند طلحہ بن عبید اللہ" حاکم نے مسند جزیل مسند حدیث ذکر ہے ابو حاکم کی بن عبد اللہ، ابو نعیم ابن یوسف سلمیٰ، حماد بن سلمان حرانی، یحییٰ بن عبد الرحمن انصاری، ابو ہریرہ ابن شہاب ابن عامر بن سعد بن ابی وقاص، اسامہ بن علی بن طلحہ بن عبید اللہ اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں اپنے مال مویشیوں کو بنگل میں لے گیا، بنگل میں مجھے رات ہو گئی میں نے کہا اگر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گھر چلا جاؤں میرے لیے بہتر ہوگا میں گھوڑے پر سوار ہوا تو کہی کہ جب میں شہداء کی قبروں کے قریب پہنچا مجھے داشت نے غیر کیا میں نے کہا: اگر میں اپنا گھوڑا لے کر قبر کے پاس چلا جاؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا خدا! میں نے قبر پر جو نبی سر رکھا مجھے قبر سے قرأت کی آواز سنائی دی اتنی خوبصورت قرأت میں نے کبھی نہیں سنی میں نے کہا: قرأت قبر سے ہو رہی ہے میں ممکن ہے وادی میں بھی ہو رہی ہو لہذا مجھے وادی کی طرف نکل جانا چاہیے لیکن مجھے احساس ہوا کہ وادی قرأت قبر میں ہو رہی ہے۔ میں واپس لوٹ آیا اور قبر پر رکھ دیا کیا خوب قرأت سنی میں نے ایسی قرأت سنی کہ میں اس قرأت سے مجرور ہوا توں ہو گیا اور میری خیمہ جاتی رہی طلوع فجر تک میں قرأت سنتا رہا۔ جب طلوع فجر ہوئی قرأت کی آواز دوسری پڑنی لگی تھی کتبہ ہوئی میں نے کہا: اگر میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں اور آپ کو یہ اجازت مانوں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا فرمایا: عبداللہ بن عمرو تھا اسے طلوع کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ روحیں کبھی کرتا ہے اور انہیں قید کیوں میں رکھ دیتا ہے جو زبرد اور یا قوت کی بنی ہوئی ہیں انہیں جنت کے وسط میں لگا دیا گیا ہے؟ جب رات ہوئی ہے اور آج واپس لوٹا دی

۳۷۲۷۔۔۔ عقیل بن عمرو اور حریز بن عثمان کہتے ہیں: ہم نے نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ان کی زین (جڑ) تھیں ہم نے سر دیوں میں اور نہ ہی گرمیوں میں ان کے سر پر قماش یا ٹوٹی ٹکس دیکھی۔ رواہ ابن عساکر وابن وہب

۳۷۲۸۔۔۔ عاصیہ بن صالح کی روایت ہے کہ ان بسر کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہمارے پاس تشریف لائیں اور دعائے برکت فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میری والدہ انھیں اور شیش (ایک قسم کا کھانا) پکایا جب کھانا تیار ہوا آپ نے (اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے) کھانا کھایا پھر پانی پلایا رسول اللہ ﷺ نے پیلا اور پھر اپنے دائیں بائیں بیٹھے لوگوں کو پلایا جب مشروب کا دوسرا جام لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جام اس شخص کو چھو کہ جس کے پاس پہلا ختم ہوا ہے جب رسول اللہ ﷺ کھانے اور پینے سے فارغ ہوئے تو ہمارے لیے دعا کی: یا اللہ! ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر اور انھیں رزق عطا فرما۔ کہتے ہیں: ہم نے آج تک اپنے گھر میں برکت اور رزق میں وسعت خوب دیکھی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۹۔۔۔ محمد بن زیاد الحنفی، عبداللہ بن بسر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا: یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا چنانچہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ایک سو سال تک زندہ رہے ان کے چہرے پر کبھی جھلک داغ تھے آپ نے فرمایا: یہ لڑکا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک یہ داغ ختم نہ ہو جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے چہرے سے جب داغ ختم ہوئے اس وقت وفات پائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۰۔۔۔ محمد بن قاسم طائی ابو القاسم قمی روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے والد اور والدہ ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت چھو اور ارشاد فرمایا: یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں اقرن کتنا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک سو سال۔ ایک مرتبہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنی عمر کے بچانوے (۹۵) سال گزار دیے ہیں اور پانچ (۵) سال نبی کریم ﷺ کے فرمان کو پورا ہونے میں باقی رہتے ہیں۔ محمد بن قاسم کہتے ہیں ہم پانچ سال گنتے رہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۳۱۔۔۔ "ایضاً" نبی کریم ﷺ پھر بر سوار ہو کر عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم پھر کو شامی گدھا کہتے تھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم انھیں تشریف لائے میری والدہ کھڑی ہوئیں اور آپ کے لیے گھر میں چٹائی پر چادر بچھائی جب آپ چادر پر بیٹھے چادر چٹائی کے ساتھ چپک گئی والد صاحب نے انھیں مجھورین قریش کیں تاکہ ان میں مشغول رہیں والد نے میری والدہ کو شیش (مجھورین سے تیار کیا جانے والا کھانا) تیار کرنے کو کہا جبکہ میں والد صاحب اور والدہ کے درمیان خدمت گذاری کر رہا تھا جب کہ والد صاحب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس کھڑے تھے جب والد و ختمہ نے کھانا تیار کر لیا میں اٹھا کھانے آیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے مل کر تناول فرمایا۔ پھر والد صاحب نے مہمانوں کو مشروب پلایا اور پلانے میں دائیں طرف سے شروع کیا۔ پھر جب مشروب ختم ہوا میں نے جام لے لیا اور دوبارہ اسے بھر لایا اور رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا آپ نے فرمایا: اس شخص کو دوسرے کے پاس جام ختم ہوا ہے جب آپ کھانے پینے سے فارغ ہوئے ہمارے لیے دعا فرمائی: یا اللہ! ان پر رحم فرما ان کی بخشش فرما اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ ہمیں رزق میں وسعت ہمیشہ دیکھنے میں ملی۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۳۲۔۔۔ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی گئی کہ وہ مزاح کرتے رہتے ہیں اور کچھ باطل امور کا ان سے قصور رہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ انھیں ایک پوشیدہ بات ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

جہاں بہت نہیں کن رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خبر ملی کہ آپ کو ہنسنا بہت سے لذت ہوتی ہے اس لیے میں نے کھوڑا بھی کر دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کھوڑوں کے قصے سنانے سے منع فرمایا مجھے کہا گیا اگر تم بھی نبی کریم ﷺ سے ایک خوشہ کا سون کر دو جس طرح حصار سے چلازا رہو فی حصار کی طرح تمہارے پاس لے لیا: ابھی سوال کروں یا بعد میں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: بلکہ ابھی سوال کرو میں نے کہا: ابھی نہیں کرتا ہوں لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کروں گا کہ انہی کے حضور کھڑے ہو کر یہ۔

رواہ ابن عساکر و ابن حبان و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن سعد و ابن عساکر و ابن حبان و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن سعد

حضرت عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۴ - عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں ایک درخت دیا اور حکم دیا کہ اس سے ایک کبریٰ خریدو اور عروہ رضی اللہ عنہ نے ایک درخت سے دو کبریاں خریدیں۔ انہیں دو دانہ میں سے ایک کو بھرا ایک درخت کے جڑ سے لگا دیا ہوا ایک کبریٰ اور ایک درخت (اللہ) سے کبریٰ کریم ﷺ کی خدمت میں عرض ہوئے نبی کریم ﷺ نے ان کی بیچ کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ عروہ رضی اللہ عنہ اس کبریٰ کو بھی خریدتے اس میں انھیں تمام ہوتے۔ رواہ عبد بن حمزہ و ابن ابی شیبہ

فائدہ: عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ نے کوئی میں سکونت اختیار کی تھی جب کہ حدیث مذکور ہمارے بخاری نے بھی روایت کی ہے۔ دیکھئے صحیح البخاری کتاب علامات النبوة و اور ابواب کتاب البیوع باب فی العصاب بخلاف میں ذکر کی ہے۔

حضرت عرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۵ - کعب بن علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی محبت کا شرف حاصل ہوا کہ ایک مرتبہ عروہ رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس گزرے اس شخص سے ان کا بعد وچل کر عارفہ رضی اللہ عنہ نے اسے اسلام کی دعوت دی اس نے نبی کریم ﷺ کو بلایا وہیں عرفہ رضی اللہ عنہ نے اسی جہاں سے قتل کر دیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ لوگ عید و بیانی کی وجہ سے ہمارے اور ہمارے اس کے پاس ہیں عرفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اہم نے کاروں کے ساتھ یہ چہ نہیں کیا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کر کے انھیں اذیت پہنچا میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اوجہارت؟ میں نے انھیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قتل اور قتل دانہ ایک قربان کرنا کھوڑے پر سو روکھا تھا کیا میں تمہیں ایک اور کھوڑے پر سوار نہ کروں؟ عرفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عروہ! مجھے نہیں سنا کہ تم کھوڑوں پر اتر کر سکتے ہو اور یہ کہاں ہو سکتے ہو وہ ابن عساکر

حضرت عقبہ بن عامر جینی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۶ - عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کی خبر پہنچی میں نبی کریم ﷺ میں تھا میں نے وہیں کبریاں بھجوائیں اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے بیعت لے لی اور ارشاد فرمایا: بیعت ابراہیم پر ہے ہو بیعت اجرت؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ میں بیعت ہجرت چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیعت لی اور میں نے آپ کے ساتھ قیام کر لیا پھر آپ نے فرمایا: جو شخص صدقہ ادا دین سے یہاں ہو وہ کھڑا ہو جائے کھڑے ہوئے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا: آج بیعت جاؤ آپ نے تم سے عہد کیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں صدقہ ادا دین سے نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر میں تم سے عہد کیا؟ آپ نے فرمایا: تم قناتہ میں، بلکہ میں حیر کی اولاد میں سے ہوں۔ رواہ ابن عساکر و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن سعد و ابن عساکر

حضرت عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ

۳۸۷ھ حضرت عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد حریث رضی اللہ عنہ مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے آپ نے میرے سر پر دست خفقت بچھراد اور میرے لیے جانے پر بکت کی اور میرے لیے مدینہ میں کمان کے ساتھ ایک دائرہ بچھا اور فرمایا میں تمہیں اسلحہ کروں گا۔ میں تمہیں اسلحہ کروں گا۔ ۱۰۰ بوسیدہ

حضرت عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ

مکلی تھے ہیں عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔

۳۷۸ھ عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ چار تو رسوں اللہ ﷺ نے فرمایا: یا خدا! اسے اور اہل شہاب سے نواہر بچا لیا حتیٰ (۸۰) سال ان کی عمر ہو چکی اور ان کا ایک بال بھی سفید نہیں دیکھا گیا۔ (۱۰) البیہقی و التلخیص و غیر عساکر

۳۷۹ھ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے زید بن علی عبد اللہ بن حسن و ظہیر بن محمد و عمر بن عبد اللہ بن حسن (ناسب) کو ان لوگوں کا تذکرہ کرتے سنا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو سب نے ابابکر عدا و راہے خانہ دین و دن کا تذکرہ کرتے تھے میں نے ان کے علاوہ ایک اور شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرفہ کا تذکرہ کرتے سنا اور ان میں اس نے حضرت عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ کو بھی کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہیں کیا شہادت کی استطاعت تھی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور عقل میں۔ اسے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنے سے گزرے آپ نے فرمایا: یا اور اس کی قوم مسند کی تختی میں چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کے دے گئے اور لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنی تو عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لا زم ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے پھر حضرت محمد و رضی اللہ عنہ نے اپنے فرائض کو عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ کی تلاش کا حکم دیا اور اپنے پاس لانے کو کہا۔ ان کو کہتے ہیں مجھے عمر و بن سعید نے حدیث سنائی ہے جب کہ ان کے ساتھ عمر و بن سعید رضی اللہ عنہ کے درمیان مواضع کا ذکر کی گئی۔ عمر و بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ان کی تلاش جاری ہوئی اور ان کے ساتھ چلے گئے اور عمر و رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے خداوند لوگوں کو مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبری ہے کہ میرے خون میں جنت اور انسان دونوں شریک ہوں گے مجھے کہنا ہے عمر و رضی اللہ عنہ کی آگاہی پر کفایت پاؤ تو اسے قتل نہ کرنا میں نے عمر و رضی اللہ عنہ سے دیکھا ہے والے کی صورت میں نمودار تھا کہتے ہیں عمر و کی بات چونی نہ ہونے پائی تھی میں نے کچھ حوالوں کے سرچنے دیکھے میں نے اسے انوار غرہ اور ایک کعبہ کعبہ منسوب نے جہاد تک لکھیں اور انھیں اس نے ان سے ملواری بھی پہنچ گئے اور انھوں نے عمر و رضی اللہ عنہ کو سترن سے جدا کر کے اسلام میں پہنچا کر قتل کیا۔ (مسی مسلمان کا ان سے جدا کیا گیا۔ ۱۰۰ بوسیدہ)

۳۷۹ھ عبد اللہ بن ابی رافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ نے عمر و بن حریث رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اپنے آدھی بیٹھے: کڑے جانے پر نہیں قتل کریں اور رضی اللہ عنہ جو کہ ان کی طرف بھاگ گئے ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص بھی تھا۔ اسے زابہ کہا جاتا تھا جب یہ دونوں کسی دلائی میں اترے عمر و رضی اللہ عنہ کو سنا ہے اس لیے اہل بیت کا انتقام ہوئی تو ان کا بدن بھوس چکا تھا زبہ سے کہا: مجھ سے الگ ہو جاؤ تاکہ میں نے اپنے علیہ علیہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی ہے کہ میرے خون میں جن دافن شریک ہوں گے ان کا ضروری ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا اور دافن میں مجھے جن نے مصیبت پہنچا دی ہے وہ دونوں حضرات اسی شکل و شکل میں تھے کہ یکا یک انھوں نے گھبراہٹوں کے سر پہنے ہوئے دیکھے جو ان کی حاشا میں لٹکے ہوئے تھے۔ زابہ سے کہا کہ تم چپ چو کا اور جب مجھے قتل کر دینا چاہئے تو لوگ میرا

سرتن سے جدا کر کے لیتے جائیں گے تم میرے جسد کی طرف لوٹ آنا اور اسے دفن کر دینا۔ زاہر نے کہا: بلکہ میں ان پر حجوں کی بارش کروں گا جب میرے تیر قسم ہو جائیں پھر بھلے مجھے تمہارے ساتھ قتل کر دیا جائے عمر و رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں لیکن میں تمہیں اپنی طرف سے ایک چیز زاوراوی کی طور پر دوں گا جو تمہیں قلع پہنچائے گی مجھ سے جنت کی نشانی سن لو جو مجھے محمد رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے۔ وہ نشانی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ زاہر روپوش ہو گئے تلاش کرنے والے لوگ آئے ان میں سے گندی رنگ کا ایک شخص بیچے اتر اور عمر و رضی اللہ عنہ کا سر تن سے جدا کر دیا اسلام میں یہ پہلا سر ہے جس کی لوگوں میں تحسیر کی گئی۔ لوگوں کے چلے جانے کے بعد زاہر باہر نکلے اور اشرفی دفنادی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ

۳۷۲ھ — "مسند ثعلبی بن عبد الرحمن بن ثعلبہ انصاری" ثعلبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بنی نضار کا ایک اونٹ چوری کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے مالکوں کو اپنے سبایا حاضر ہونے پر انھوں نے اعتراف کیا کہ ہم نے اپنا ایک اونٹ گم پایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس وقت عمر و رضی اللہ عنہ کا کنا ہوا ہاتھ زمین پر گر اس سے دیکھ رہا تھا جب کہ عمر و رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس چوری سے پاک کر دیا ورنہ یہ مجھے دوزخ میں لے جانے کے درپے تھی۔

رواہ الحسن ابن سلیمان وابن مندہ والطبرانی وابو نعیم

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۷۲ھ — حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جاہلیت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کی ساتھ صحیح کے لیے روانہ ہوئے جب ہم مکہ پہنچے میں نے خواب دیکھا گویا ایک نور ہے جو مکہ سے نکل رہا ہے اس سے شرب کے پیرا روشن ہوئے اور میں نے حبیہہ کی ہستی دیکھی لی اس نور میں میں نے ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا تاریکیاں چھٹ گئی ہیں روشنی چمک اٹھی ہے اور خاتم الانبیاء مہوٹ ہو چکے ہیں پھر ایک اور روشنی بلند ہوئی جس میں میں نے جبرو کے کلمات اور مدائن کی سفیدی دیکھی اس نور میں بھی ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا اسلام ظاہر ہو چکا ہے اور بت لوٹ چکے ہیں صلہ رحمی کا وقت آن پہنچا میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور میں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا اللہ کی قسم! قریش کی اس ہستی میں کوئی نیا حادثہ رونما ہونے والا ہے میں نے اپنی قوم کو نوب سنایا جب ہم اپنے علاقہ میں پہنچے قرآن کی ایک شخص جسے احمد کے نام سے پکارا جاتا ہے مہوٹ ہو چکا ہے میں اس شخص سے ملنے اپنے گھر سے چل پڑا جب اس کے پاس پہنچا میں نے اسے خواب سنایا اس نے کہا اے عمرو بن مرہ! میں نبی مرسل ہوں اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے میں انھیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں میں انھیں جانوں کی حفاظت اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہوں صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیتا ہوں اور بتوں کی عبادت سے منع کرتا ہوں میں انھیں بیت اللہ کے حج اور بارہ میٹھوں میں سے ایک میں عیدِ رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہوں جس نے میری دعوت قبول کر لی اس کے لیے جنت ہے اور جس نے فرمائی کی اس کے لیے دوزخ ہے اے عمرو! ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی ہولناکی سے محفوظ فرمائے گا میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ مثالِ وحرام کی جو تعلیمات بھی لائے ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں اگرچہ بہت ساری اقوام کو براہی کیوں نہ گئے۔ پھر میں نے آپ کی حد میں بہت سارے اشعار کہے۔ ہمارا ایک بت تھا میرا آپ کا منتقم تھا میں نے اسے توڑ دیا پھر میں نبی کریم ﷺ سے جا ملا اور میں نے یہ اشعار کہے:

شہدت بان اللہ حق وانسی
لا الہ الا جبر۔ از اول تبارک
وتمرت عن قلبی الا زار مہاجر
اجوب البک الموعت بعد ثر کادک
لا صعب نیر الناس معسا ووالدا
و رسول ملک الناس فوق المجانک

میں کوئی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے چنگ میں بھر کے معبودین کو سب سے پہلے ترک کر چکا ہوں اور اپنی بندہ نبیوں سے ٹھوکارا پر
کر لی ہے جس تختیوں اور مشقوں کو وہ دیتا ہوا آپ تک پہنچا ہوں میں اس شخص کی صحبت میں رہوں گا جو اپنی اہل اور دہریت میں
سب سے افضل ہے اور رسول سے اور لوگوں پر اس کی نگرانی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے مرد و عورت! میں نے عرض کیا میرے وہ باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے اپنی قوم کی طرف روانہ کر رہے ہیں
یا اللہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے آپ نے مجھے بھیجا اور مجھے نصرت دی۔ تمہیں میری اپنی اور تمہی سے کام نہ لینا چاہئے بات چلی کرنا
تو خود بخود اور حاسد نہیں ہونا میں اپنی قوم کے پاس آ گیا اور کیا کیا اے نبی رفیع درجہ! اللہ علیہ السلام نے قبیلہ تمیم کی جماعت میں تمہاری طرف
اللہ کے رسول کا قصد ہوں میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور ان کو پیچھڑنے کو کہتا ہوں جس بیت اللہ کے حج رمضان کے دورہ کئے
کا حکم دیتا ہوں۔ جس نے میری دعوت قبول کی اس کے لیے جنت ہے اور جس نے نہ فرمائی اس کے لیے دوزخ ہے اسے مسجد نبوی جماعت
اللہ تعالیٰ نے تمہیں سب سے بہتر قوم پہنچا ہے۔ وہ جنت اور اس کے دوسروں کو پہنچانے کے لئے جو کہ گمراہوں میں مشغول ہیں یا مشغول رہاؤں کی دنیا میں
جمع کر لیتے ہیں اور جنت والے ایمانوں میں منتشر کرتے ہیں۔ وہی اپنے باپ کی مکتوحہ سے ثبوت پوری کر لیتا ہے لہذا اس نبی عرس کی دعوت کو
قبول کرو تمہیں دینا اور خدمت کی بھلائی اس مہمراہ میں کی میرے پاس ان میں سے صرف ایک شخص یا دو کہنے لگا: اے مرد میں مرد اللہ تعالیٰ
زندگی میں پہنچنے کی تمہیں اپنے معبودان کے مجوزے کا حکم دیتے ہوں کہ ہم اپنے بیعت میں تفرقہ ڈالیں اسے آباد کرنے اور ان کی کائنات
کو یہ عہد اخلاقی ترک کریں صرف ایک طرف سے کہنے پر جو اہل تہادہ میں سے ہے اس میں کوئی نہ دیکھتی اور بھلائی نہیں پھر اس خبیث سے
پہ شہادہ ہے۔

ان ایس مروب فہدسی مستفاد
لبیت مفالہ مریہ بد صلاحا
اسی لا حسب قولہ وفعالہ
یوماً وان طال الزمان ذاسماً
لفسفہ الا شیاخ معہ قد مصی
مرواہم ذالک لا اصاف فلاحاً

میں مرد ایک بات سے گمراہ ہے جو مجھے کسی طرح معلوم کا قول نہیں لگتا میں تو اس کے قول انھیں کہ کسی دن کا بھٹا ہوں مگر چاہتا ہوں
ذاتیان زیادہ ہوں۔ مرد و عورت! کو بے خوف بنانا چاہتا ہے اور دقت شدہ زمانے کے بڑا کہ ہے جو میں یہ کہنے کا قصد کرے گا کہ چاہیے
رہے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں شیخ ہو جائے جو کہ میں مجھوں ہوں، تو اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی کو بھڑکے سے دوچار کرے۔ یہی زبان
کو بھڑک کر ہے، یہی آفتوں کا اندھا کار ہے، مرد و عورت! اللہ کے کہنے میں اللہ کی قسم یہ نہیں ہے اس وقت تک کہیں مراد اب تک اس کے اہل نہیں
کئے جیسا کہ اللہ عہد ہو گا، اسے نہ کہے گا کہ اللہ نہیں محسوس ہوتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند اسلام قبول کرنے والوں کو کہے کہ

۳۷۲۹۵ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں توسیع کرنا چاہا۔ حدیث کا ذکر کیا یہ پوری حدیث خطیب نے متعلق میں بیان کی ہے احمد ابن عساکر نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا گھر لینا چاہا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گھر نہیں بیچتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: حسب تو میں زبردستی لوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور اپنے درمیان ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو منصف مقرر کرو، ابی رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا اور فیصلہ عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ بولے: جب تم نے یہ فیصلہ کیا ہے میں اسے مسلمانوں کے لیے صدق کرتا ہوں۔

۳۷۲۹۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگوں کو قتل کا سامنا ہوتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کرتے تھے تو انھیں مدد کے وسیلہ سے مدد طلب کرتے تھے اور کہتے: یا اللہ! نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے مدد طلب کرتے تھے تو ہمیں بارش سے سیراب کر دیا تھا اور آج ہم نبی کریم ﷺ کے چچا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ بارش لوگوں کو سیراب کر دیتی۔

رواہ البخاری وابن سعید وابن جریر وابن عساکر وابن حبان والطبرانی والبیہقی
۳۷۲۹۷ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قتلہ وعلیہ السلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا: یا اللہ! یہ شخص تیرے لیے نبی ﷺ کا چچا ہے تیرے ہم سے حضور اس کا وسیلہ پیش کرتے ہیں لہذا ہمیں بارش عطا فرما چنانچہ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرمادی۔ ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کو میرا ہی سمجھتے تھے جیسا کہ جبرائیلؑ والد کو سمجھتا ہے اور اس کی عزت و احترام کرتا ہے اور اس کی قسم پوری کرتا ہے اسے لوگو! عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اقدار گرو اور قرب الہی کے لیے انھیں پناہ وسیلہ بناؤ۔ (رواہ العساکر والبیہقی ابن عساکر وابن الحجاج)

۳۷۲۹۸ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستے میں پڑا تھا ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن کچرے زب تہن کئے عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دو چوڑے ڈنکے لیے گئے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ پر نالے کے تین نیچے نیچے تو پرنالے میں چوڑوں کا خون بہا دیا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر آن پڑا عمر رضی اللہ عنہ نے پرنالہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور خود کچرے تبدیل کرنے والہیں لوٹ آئے پھر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھانی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے پرنالہ لگایا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ میرے کاندھوں پر چڑھو اور اسی جگہ دو پرنالہ لگا دو جہاں رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل وابن عساکر
۳۷۲۹۹ سالم ابو نصر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی اور مسجد تنگ بننے لگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کے گھر کے علاوہ اور امہات المؤمنین کے حجروں کے علاوہ بقیہ گھر مسجد میں توسیع کرنے کی غرض سے خرید لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو الفضل! مسجد مسلمانوں کو تنگ پڑ گئی ہے اس خاطر میں نے مسجد کے آس پاس کے گھر خرید لیے لیکن آپ کا گھر اور امہات المؤمنین کے حجرے باقی رہ گئے ہیں رہی بات حجروں کو سوان کے خریدنے میں کوئی گنجائش نہیں رہا آپ کا گھر تو آپ سرکاری خزانہ میں سے قیمت لے کر مجھے بیچ دیں تاکہ اسے بھی مسجد میں شامل کر کے توسیع کر لی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس تین اختیارات ہیں ان میں سے ایک اپنے لیے پسند کرلو۔ یا تو سرکاری مال میں سے جس چیز کے بدلہ میں چاہو مجھے بیچ دو یا مدینہ میں تم جہاں چاہو بناؤ میں سرکاری مال سے تمہارے لیے جگہ خرید کر گھر تعمیر کروادوں گا یا مسلمانوں پر صدقہ کروں گا کہ مسجد میں توسیع ہو سکے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے نکاحا جواب دیا اور کہا: ان میں سے ایک اختیار مجھے پسند نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کسی کو منصف مقرر کرو جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کر دے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے منصف کے طور پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا دونوں حضرات ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور پھر اقدہ انھیں سنایا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کچا ہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے دونوں نے حدیث سننے کی فرمائش کی ابی رضی اللہ عنہ بولے میں نے

رسول اللہ ﷺ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ میرے لیے ایک گھر بنانا جس میں میرا ذکر کیا جائے گا چنانچہ داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی جگہ میں خطوہ کھینچنے کا قول کی جگہ میں ایک شخص کا گرجہ تھا داؤد علیہ السلام نے اس سے کہا یہ گھر مجھے دے لیکن اس نے پیچھے سے انکار کر دیا داؤد علیہ السلام نے زبردستی اس کا گھر چھڑا کر بیت المقدس میں شامل کرنا چاہا تاہم اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میں نے تمہیں گھر بنانے کا حکم دیا ہے جس میں میرا ذکر کیا جائے اور تم کسی کا گھر غصب کر کے اس میں شامل کرنا چاہتے ہو جو میرے گھر کے شان و شان نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابی رضی اللہ عنہ کو پکار کر لیتے آئے اور فرمایا میں تمہارے پاس ایک مسئلہ لے کر آیا اور تم نے اس پر شدت کا مظاہرہ کیا یہ حال تمہیں اس کی سچائی سے باز نہ آئے ہو گا مگر عمر رضی اللہ عنہ ابی رضی اللہ عنہ کو سمجھتے ہوئے مسجد میں لے آئے اور مسجد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک حلقہ بیٹھا ہوا تھا ان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخص کو واسطہ بناؤں جس نے بیت المقدس والی حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو بیت المقدس کے تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس نے یہ سنی ہو وہ بیان کرے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے دوسرا ابوہریرہ نے بھی سنی ہے تیسرا ابوہریرہ نے بھی سنی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا پھر ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر قہر نہ کرنا چاہئے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوہریرہ اللہ کی قسم میں تمہیں جہت نہیں لگانا چاہتا لیکن مجھے تاہنہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث غیر ظاہر ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا چاہو میں تمہارے گھر پر اعتراض نہیں کرتا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آپ نے یہ کیا ہے میں بھی اس گھر کو مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں تاکہ مسلمانوں کی مسجد میں توسیع ہو جائے رہی بات آپ کی خصوصیت کی (یعنی یس لڑکر اگر آپ لینا چاہیں) تو آپ کو اس کا اختیار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کے لیے ایک گھر بنایا جو آج تک باقی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گھر مرکبہ میں مال سے بنوایا تھا۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر وسندہ صحیح الا ان سالما ابی الصر لم یندرک عمر
۳۰۰ھ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ میں ایک گھر تھا جو مسجد کے پڑوس میں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ گھر مجھے بہ کر دو یا مجھے بیچ دو تاکہ میں اسے مسجد میں شامل کر دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کوئی ثالث مقرر کرو جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کرے چنانچہ دونوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر اتفاق کر لیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابی بن کعب سے بڑھ کر مجھ پر جرات کرنے والا کوئی نہیں ابی رضی اللہ عنہ بولے اے امیر المومنین مجھ سے زیادہ آپ کے لیے کوئی خیر خواہ بھی نہیں ہے۔ کیا آپ کو ایک عورت کا قصہ معلوم نہیں ہے کہ داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس تعمیر کرنا چاہا اس میں ایک عورت کا گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل کر لیا جب لوگوں کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے عمارت کھڑی کرنے میں رکاوٹیں ڈال دیں داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے میرے رب جب تو نے بیت المقدس کی عمارت میں رکاوٹ کھڑی کر دی ہے تو اسے میرے بعد میری اولاد میں بھی رکھا ہی ہے بعد میں بھی رکاوٹ ہوئی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم نے میرے حق میں فیصلہ نہیں دیا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ابی ہاشم عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر! یہ گھر میں آپ کو بہہ کرتا ہوں۔ رواہ ابن سعد و یعقوب بن سفیان و السیہی وابن عساکر وسندہ حسن

۳۰۱ھ۔ ابو جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے مجھے بحرین میں جا کر اودھ سے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تمہارے اس دعویٰ کی سچائی کا کسے علم ہے عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مغیرہ بن شعبہ کو اس کا علم ہے۔ عباس رضی اللہ عنہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لے آئے اور انھوں نے ان کے حق میں گواہی دی عمر رضی اللہ عنہ نے اس جاناں کے بعد کو زندگانہ کیا گویا عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی گواہی قبول نہ کی عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبد اللہ! اپنے والد کا ہاتھ پکڑ لو، اے ابو الفضل تمہارا اسلام پر جتنی مجھے خوشی ہوئی ہے، بخدا اگر میرا آپ خطاب رسول اللہ ﷺ کی رضا کے لیے اسلام قبول کرنا اتنی خوشی اس پر نہ ہوتی۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

اسے تھپڑ دے مارا اس شخص کی قوم آگئی اور کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم بھی تمہیں ماریں گے جس طرح انھوں نے ہمارے آدمی کو مارا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے میں اور میں تمہارے میں ہوں ہمارے مردوں کو گالیاں دیکر ہمارے زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔

۳۲۱۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے باپ کو گالیاں دیں عباس رضی اللہ عنہ نے اسے ایک تلوار چھریا اس شخص کی قوم دوزخی ہوئی آگئی اور کہنے لگے: خدا! ہم بھی تلوار کے بدلہ میں تلوار چھریاں گے حتیٰ کہ قوم نے اسلم بن ابی اسلم رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی آپ سخت غصہ میں آگئے اور منبر پر تشریف لے گئے فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے ہمارے مردوں کو گالیاں دے کر ہمارے زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے غصہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہمارے لیے استغفار کریں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے استغفار کیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۲۸۸ و اللہ اعلم ۲۳۱۵۔

۳۲۱۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی گستاخی کی۔ رواہ احمد بن حنبل ۳۲۱۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس امر میں ہمارے لیے کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت ہے تمہیں سے اس امر کی ابتدا ہوگی اور تم ہی پر اس کی انتہا ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا: جو شخص تم سے محبت کرے گا میرے شفاعت سے حاصل ہوگی اور جو تم سے بغض و عداوت رکھے گا اسے میری شفاعت نہیں ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۲۱۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو قلعہ سے ایک شخص باہر نکلا اور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو اٹھا کر لے گیا تاکہ اسے قلعہ میں داخل کرے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس کو چھڑا دے گا اس کے لیے جنت ہے عباس رضی اللہ عنہ اس کام کے لیے کمر بستہ ہو گئے اور چل پڑے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس آپ کے ساتھ جبریل و میکائیل ہیں عباس رضی اللہ عنہ گئے اور دونوں کو اٹھا لے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیے۔ رواہ ابن عساکر

۳۲۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ نے جب سے یہ کام کیا جو کیا آپ نے ہمارے اندر رکھنا چھوڑ دیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ خیر و بھلائی۔ (یا فرمایا ایمان) کو نہیں پاسکتے حتیٰ کہ تم سے محبت اللہ کے لیے اور میری قربت کے لیے کیا قبیلہ بنو سلیم مرادی میری شفاعت کی امید رکھے گا اور عمو عبدالمطلب امیدوار نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۲۱۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عبادت کرنے تشریف آئے عباس رضی اللہ عنہ چار پائی پر تھے عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے چچا اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مقام عطا فرمائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۲۱۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مہاجرین و انصار کو حکم دیا کہ دو شخص ہالیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے درمیان چلنے لگے پھر نبی کریم ﷺ جنس پڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں فتنے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین و انصار پر اہل آسمان میں فخر کر رہے ہیں اور اسے علی و عباس ائمہ دونوں پر عاتقین عرش میں فخر کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۲۱۷۔ امش اشباک سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فرمایا سفاح منصور اور مہدی ہم میں سے ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۲۱۸۔ مہدی امیر المؤمنین اپنے آباؤ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر دنیا میں رہنے کا صرف ایک ہی دن باقی ہو تو اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور نبی امیہ دکھائے گا البتہ سفاح منصور اور مہدی ہم میں سے ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں وہاںس مکہ جاؤں اور پھر مہاجرین کی طرح ہجرت کر کے آؤں آپ نے فرمایا اسے ابوالفضل بیٹھ جائیں۔ آپ خاتم مہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم الانبیاء ہوں۔ رواہ الدہلوی وابن عساکر ۳۷۳۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ میرے چچا ہیں اور باپ کی مانند ہیں جو شخص چاہے وہ اپنے چچا پر فخر کرے۔ رواہ ابو الحسن الجعفری فی امالہ

۳۷۳۸۔ حضرت اس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ جب قحط میں مبتلا ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے اور خوب بارش برتی تھی نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب لوگ قحط میں مبتلا ہوئے عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نیکر باہر تشریف لائے اور ان کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا: یا اللہ! جب تم میرے نبی کے عہد میں قحط زدہ ہو تو انہی کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے اور اب تم میرے نبی کے چچا کا وسیلہ لائے ہیں لہذا میں بارش عطا فرما چنانچہ بارش برس پڑی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۔ صحیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں دیتے دیکھا ہے۔

رواہ النجار دی فی الادب وابن المصوی فی الرضاۃ فی السبل الیہ ۳۷۴۰۔ ”مسند عمر“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ! آپ کا اسلام قبول کرنا مجھے خطاب کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی ہمت کو محبوب سمجھتے تھے۔

رواہ ابن عساکر ۳۷۴۱۔ ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دور خلافت میں جب بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے اپنی سواری سے اتر پڑتے اور عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر تک پہنچ جاتے اور انہیں گھر پہنچا کر جدا ہوتے۔

رواہ ابن عساکر ۳۷۴۲۔ عدی بن مسیل کی روایت ہے کہ جب اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اہل فلسطین کے خلاف مدد طلب کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب مقرر کیا اور خود دے کر روانہ ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ کو ہمارے ہیں؟ آپ تو کتنا دشمن کے ارادہ پر چل رہے ہیں۔ فرمایا: میں عباس رضی اللہ عنہ کی وفات سے قبل جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں چونکہ تم لوگوں نے اگر عباس رضی اللہ عنہ کو کم پایا تمہارے اندر رشہ پھوٹ پڑے گا جیسا کہ ری ثوث جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کے چھ سال گزرنے پائے تھے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے اللہ کی قسم لوگوں میں ان کے جاتے ہی شریعت پڑا۔

رواہ اسیف وابن عساکر ولہ حکمہ الرافع ۳۷۴۳۔ ابو جزمہ عدی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارش طلب کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! میں لوگوں سے عاجز آپ کا ہوں جب کہ میرے پاس وہ خبیث ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میرے نبی کا چچا ہے، تم میرے حضور اس کا وسیلہ پیش کرتے ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ منبر سے اُٹھ اترنا چاہتے تو اپنی چادر لٹکتے تھے اور پھر پیچھے آتے۔

رواہ ابن عساکر ۳۷۴۴۔ مسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کھب وادی میں دیکھا میں نے انہیں لیے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ افق میں دیکھ رہے تھے آپ کے ساتھ مختلف قسم کے سوالات کے جواب دیتے تھے مگر آپ کچھ جواب نہیں دیتے تھے لوگوں نے کہا: اسے امیر المؤمنین آپ سوچتے ہیں؟ فرمایا: انہیں سوچا نہیں ہوں لیکن میرے دل میں پند باتیں آتی ہیں جنہوں نے مجھے پریشان کر دیا ہے میں نے چند چیزیں دیکھیں کہ وہ ترقی کرتی جا رہی ہیں اور جب اپنے مروج پر پہنچتی ہیں وہاں سے وہاںس لوٹ آتی ہیں اور کچھ بھی نہیں اوتھیں مجھے خوف ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسلام کمزور ہو نہیں ہو گیا۔ حتیٰ کہ عباس بھی دنیا سے جاتے رہیں۔ رواہ الترمذی فی حوالہ

کی بشارت سنائی آپ نے مجھے لگے اگلیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۳۳۱۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے چچا میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں گا حتیٰ کہ آپ خوش ہو جائیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۳۳۲۔ ابورافع کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وصولی صدقات کا زمرہ دار بنا کر بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عباس

رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے صدقات کا مطالبہ کیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے آگے سے فسخہ کا اظہار کیا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس

آئے اور ان کا ذکر کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آؤں گا چچا آپ کی مانند ہوتا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک سال کا بیٹھتی صدقہ دے دیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۳۳۳۔ ابوہریرہؓ اپنے والد ابوسفیان بن حارث سے روایت نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا: مجھے آج یقین ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد

حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرب کی سردار ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ہاں ان کا مرتبہ عظیم تر تھا جب قریش آپ کے درپے ہو گئے تھے عباس رضی

اللہ عنہ نے کہا: اگر قریش نے انھیں قتل کر دیا میں ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا جب عمرہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بعد ملکہ کیا گیا فرمایا: اگر

میں زندہ رہا تو قریش کے تیس آدیسوں کا ملکہ کروں گا بعض نے سزا کو قتل کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۳۳۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ جواب

دیا: وہ مجھ سے بڑے ہیں لیکن میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔ رواہ ابن عساکر وابن السجاء

۳۳۳۵۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ

نے ہمیں دیکھا تو فرمایا تمہارے لیے خوشخبری ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تم عرب کے سردار ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۳۳۶۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبد اللہ بن حارث بن عثمان ابراہیم بن عبد اللہ بن حارث کی روایت ہے کہ جب صفوان بن امیہ بن خلف رضی

اللہ عنہ نہ آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا: اے ابوہب! اس کے پاس ٹھہرے ہو عرضی: میں عباس رضی

اللہ عنہ کے پاس ٹھہرا ہوا ہوں۔ فرمایا: تم ایسے قریشی کے پاس ٹھہرے ہو جو قریش کے لیے سب سے زیادہ حیا کرنے والا ہے۔

رواہ یعقوب بن سلیمان وابن عساکر

۳۳۳۷۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وصولی صدقات کے لیے بھیجا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے مطالبہ کیا کہ اے ابو الفضل! اپنے مال کی ذکوہ قلائیں

عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بخشی سے چند باتیں سنائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ کے پاس تمہارا

مرتبہ نہ ہوتا میں تمہیں اس کا ضرور بدلہ دیتا۔ پھر دونوں حضرات اپنے اپنے راستے پر الگ الگ ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی کے پاس

آئے اور انھیں ماجرا سنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے صدقات کا عامل مقرر کر کے بھیجا تھا عباس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے کہا: اے

ابو الفضل! اپنے مال کا صدقہ قلائیں انھوں نے مجھے ایسی ایسی باتیں سنائیں اور مجھ پر غصہ کیا۔ میں نے کہا: بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ کے پاس تمہارا

مقام نہ ہوتا میں تمہیں اس کا بدلہ دیتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عباس! اگر ام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا کرام کرے گا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آدمی کا بیچا

باپ کی مانند ہوتا ہے صدقات کے معاملہ میں عباس رضی اللہ عنہ سے بات مت کرو چونکہ ہم نے ان سے دوسلوں کا صدقہ چٹکی لے لیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۳۳۸۔ جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی

دائیں جانب بیٹھے عمر رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے بیٹھے تھے عثمان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کاتب تھے چنانچہ

جب عباس رضی اللہ عنہ آتے ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے اور عباس رضی اللہ عنہ بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۳۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں خواب میں دیکھا گویا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں ایک ایک ہمارے اوپر آسمان سے ایک دسترخوان نازل ہوا حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آن لگا انہوں نے اس سے تناول کیا اور پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے پھر عمر آئے انہوں نے کھایا اور اپنی جگہ سے ہٹ گئے پھر عثمان آئے اور وہ بھی کھا کر ہٹ گئے پھر میں آئے، بڑھا اور کھایا اس دوران میری قوم آگئی انہوں نے مجھے پلٹ دیا میں مسلسل کھانے پر ان سے لڑا، ہر بائین دو مجھ پر جانب آگئے اور کھانے لگے پھر ایک ایک میرے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد آگئی اور اس نے قوم کا پانسہ پلٹ دیا اور خود دسترخوان سے کھانے بیٹھ گئے میں نے اس کی تعجب خواہش سے لی ہے۔ اور یہ کہ میرے چچا کی اولاد ان کی خبر لے لی مجھ سے یہ حدیث یاد رکھو۔

رواہ الحسن بن بدر فی کتاب مدارواہ الحلفاء

۳۳۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قریش اپنی سرشت کی بنا پر ہم سے مختلف وجود پر ملیں گے آپ نے فرمایا ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ میرے لیے تم سے محبت نہ کریں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ذخیرۃ الکما لا ۳۵۵۔

۳۳۵۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ سے ملے آپ سفید چہر پر سوار تھے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں۔ جواب دیا جی ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس امر (معاذہ ذلہ اسلام) کی مجھ سے ابتدا و اولیٰ آپ کی اولاد سے اس کا خاتمہ فرمائے گا۔

رواہ ابویکوف فی العیالیاہ والخطیب ووابن عساکر وابن الدہار

۳۳۵۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا اور آپ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور آپ کو بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دو سالوں کا جتنی صدقہ دے دیا ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا: عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: آدمی کا پچھاپ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۳۳۵۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کر لیا تو دوسرے دن آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ فس دے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو اس طرح ہشتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا یہ خبر نیکل امین ہیں۔ انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس اور میرے بھائی علی بن ابی طالب پر اہل فضا، عالمین، عرش اربعہ انبیاء اور چار آسمانوں کے فرشتوں نے فخر کیا ہے اور میری امت پر اہل آسمان دنیا پر فخر کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

۳۳۵۷۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد بنی روایت ہے کہ انھیں خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے جس سے میرے دل سے ان کا مقام جاتا رہا میں نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو وہ ہم سے زیادہ دنیا سے کنارہ کش رہتا تھا اور وہ اس حالت میں مرا کہ شہید نہیں ہوا میرے دل میں عثمان کے شقائق یہی خطر رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی میں نے کہا: اے عمر! تجھ پر افسوس ہے ہمارے بہترین لوگ مرتے ہیں شہید نہیں ہوتے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں نے کہا: اے عمر! تجھ پر افسوس ہے ہمارے بہترین لوگ مرتے ہیں اس کے بعد عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا مقام میرے دل میں پہلے کی طرح ہاگزیں ہو گیا۔ رواہ ابن سعد و ابو عبیدہ فی العزب

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا آپ اہل علماء میں چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ عمار رضی اللہ عنہ کے والدہ اور خود عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے انھیں سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں پھر عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ ایسی بات ہے یا نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرا کہ وہ پھر فرمایا اللہ! یا سر کی آل اور ادا کی مغفرت فرما اور تو ایسا ہی کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البیہقی و البغوی فی مسند عثمان و العقیلی و ابن الجوزی فی الواعیات و ابن عساکر ۳۷۳۶۔ "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اہل علماء میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چل دیا آپ کا حضرت عمار اور ان کی والدہ کے پاس سے گزر رہا انھیں مکہ میں (اسلام قبول کرنے پر) سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: آل یا سر! میرا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ بلاشبہ تمہارا اللہ کا جنت میں ہے۔

رواہ الحارث و البغوی فی مسند عثمان و ابن عساکر ۳۷۳۷۔ "ایضاً" زید بن وہب کی روایت ہے کہ قریش نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر بہت سختیاں کی ہیں۔ چنانچہ قریش عمار رضی اللہ عنہ پر چڑھ دوڑے اور انھیں خوب مارا عمار رضی اللہ عنہ اپنے گھر بیٹھ گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی عیادت کرنے آئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور منبر پر چڑھے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اے عمار! تجھے باقی جماعت قتل کرے گی عمار کا قاتل دوزخ میں جائے گا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ و ابن عساکر

۳۷۳۸۔ "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اہل علماء میں چل رہا تھا ایک ہم قماران کے والدہ اور والدہ کے پاس جا پہنچے انھیں صوب میں سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں تاکہ اسلام سے پھر جائیں ابو عمار بولے یا رسول اللہ! یہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے آل یا سر! میرا کہ وہ پھر فرمایا اللہ! یا سر کی آل اور ادا کی مغفرت فرما اور تو نے ایسا کر بھی دیا ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنز و ابن عساکر ۳۷۳۹۔ "ایضاً" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ عمار ام عمار اور ابو عمار رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اے آل یا سر! میرا کہ وہ تمہارا اللہ کا جنت میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۔ حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باقی جماعت قتل کرے گی ایک روایت میں ہے عمار کو باقی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے قتل کیے گئے ہیں چونکہ جنگ جمل ہو یا جنگ صفین ہو ان میں جنگ کا فتنہ بھڑکانے کے اعتبار سے مرکزی کردار عبداللہ بن سبا اور اس کی ذریت کا ہے بلاشبہ خوارج اور سہابی لوگ فتنہ باقی۔ (یعنی باقی جماعت) تھے۔ اور عمار رضی اللہ عنہ کا قتل بھی ان سبا کی ذریت کے ہاتھوں ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں فتنہ سہایت اور سہابی فتنہ۔ لا عنو جمع تنوخی

۳۷۴۱۔ "مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ" حضرت جابر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت عمار اور ان کے گھر والوں کے پاس سے گزر رہے انھیں سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں آپ نے فرمایا: اے آل عمار! خوش ہو جاؤ! تمہارا اللہ کا جنت میں ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و الحاکم و البیہقی و ابن عساکر و النصاب ۳۷۴۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان (غزوہ احزاب کے موقع پر) خندق کھود رہے تھے جب کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فتنہ سے باہر مٹی اور پتھر نکال کر کنارے ڈال رہے تھے عمار رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے رنجور تھے پھر اس دن روزہ بھی رکھا تھا کھانسی کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے عمار رضی اللہ عنہ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے عمار! اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالو۔ تم نے اپنے آپ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ تم بیماری سے رنجور ہو رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ہاتھیں من کر کھڑے ہو گئے اور عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کے سر اور کاہ صوں سے مٹی چھاری شروع کر دی آپ فرما رہے تھے: بلاشبہ تم نے مرنا ہے حالانکہ تم نے اپنے آپ کو قتل کر دیا تھا اللہ کی قسم ہرگز نہیں ایک روایت میں ہے نہیں اللہ کی قسم تم نہیں مرو گے حتیٰ کہ تمہیں ایک باقی

جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو شخصوں سے ملاقات ہوئی جو تہلیل لگائے حمام سے باہر آ رہے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا: ہم مہاجرین میں سے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو مہاجر جو قمار بن یاسر سے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر

۳۷۳۴۔ حضرت قمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابن مسیہ! تیرا اس ہوا تجھے ایک باقی جماعت قتل کرے گی دنیا میں تمہارا آخری توشہ پانی ملایا ہوا گرم ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۵۔ حضرت قمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی آ زاد کردہ باندی سے مروی ہے کہ حضرت قمار رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے اور ان پر فحشی طاری ہو گئی قمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں شہ شہ ہے کہ میں اپنے بستر پر مہاؤں گا؟ میرے حبیب رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ مجھے باقی جماعت قتل کرے گی اور دنیا میں پر آخری توشہ پانی ملا دو دھ ہوگا۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۳۶۔ ابوالخضر کی روایت ہے کہ صفین کے دن جب لڑائی زوروں پر تھی حضرت قمار رضی اللہ عنہ نے گھونٹ بھر دو دھ منگوایا اور اسے پی لیا۔ اور پھر کہا: جناب رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا ہے: دنیا میں تمہاری آخری پینے کی چیز گھونٹ بھر دو دھ ہوگا جسے تم پیو گے اور پھر مر جاؤ گے پھر قمار رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور قتل کر دیے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و مسلم و یعقوب بن سلیمان وابن عساکر

۳۷۳۷۔ حضرت قمار رضی اللہ عنہ کی آ زاد کردہ باندی بلکھہ کہتی ہے میں نے حضرت قمار رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے نہیں مروں گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے صفین میں قتل کیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۔ ام قمار حضرت قمار رضی اللہ عنہ کی آپا کہتی ہیں: حضرت قمار رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے: کہنے لگے: میں اس بیماری سے نہیں مروں گا چونکہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ مؤمنین کی دو جماعتوں کے درمیان مجھے قتل کیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر
فائدہ:..... یہی حدیث اصل الاسول ہے کہ نہ یہ جماعت قاتل ہوگی اور نہ ہی یہ بلکہ کوئی غیر اگر وہ جو باقی ہے اس نے حضرت قمار رضی اللہ عنہ کو مؤمنین کی دو جماعتوں کے درمیان قتل کروایا۔ الامصوحہ

۳۷۳۹۔ حضرت قمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ دنیا میں تمہارا آخری توشہ پانی ملا ہو دو دھ ہوگا۔

۳۷۳۸۰۔ قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ حضرت قمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کپڑوں سمیت دفن کرو میں جھگڑا کروں گا۔
رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۱۔ نکرہ کی روایت ہے کہ ایک چور نے حضرت قمار رضی اللہ عنہ کا تھیلہ چوری کر لیا حضرت قمار رضی اللہ عنہ نے چور پکڑ لیا اور فرمایا: میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی کرے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۲۔ حوشب فزاری کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جس دن حضرت قمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا ساز و سامان چھیننے والا اور قاتل دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۳۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ قمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ غیر اسامان چھیننے والا اور قاتل دونوں دوزخ میں جائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ ہی تو ان سے جنگ کر رہے تھے عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے اس کا قاتل اور اس کا سامان چھیننے والا دوزخ میں جائے گا۔

۳۷۳۸۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قمار رضی اللہ عنہ اس وقت تک جتناے فتنہ نہیں ہوں گے جب تک بڑھا پے سے شعیانہ جائیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ابوہریرہ فطرت پر ہے وہ اپنی فطرت کو مرتے دم تک نہیں چھوڑے گا یا پھر اس پر بے رحم

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے استغفار کیجئے۔ اللہ کی قسم ہمارا کورت جواب دینے سے مجھے صرف اور صرف اس کی حقارت نے روکا ہے۔ اسے خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا گناہ جو مجھے سب سے زیادہ خوفزدہ کر رہا ہے وہ یہ کہ میں ہمارے رضی اللہ عنہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔

رواہ النساہی والطبرانی والحاکم

۳۷۳۹۱۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، بنت حشام بن ولید بن مغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں بنت حشام حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ کی دیکھ بھال کرتی تھیں وہ کہتی ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ کی عبادت کرنے آئے جب باہر نکلے، کہنے لگے: یا اللہ! ہمارے ہاتھوں ہمارا کورت واقع ہو۔ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ ہمارا کورت باقی جماعت قتل کرے گی۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

۳۷۳۹۲۔ حضرت ابوالامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باقی جماعت قتل کرے گی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۳۔ سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ کو (قبول اسلام پر) سخت امتحان دی جارتی تھیں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا زمانہ بیش بہا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! آلِ یاسر کی مغفرت فرما تمہارا لٹکاؤنا جنت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۴۔ محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے (حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تجھے نذہ پانیہ (باقی جماعت) قتل کرے گا۔ رواہ الرویانی و ابویعلیٰ وابن عساکر

۳۷۳۹۵۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابنِ سمیہ! اس ہوا! تجھے باقی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

۳۷۳۹۶۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ کی سر سے مٹی صاف کی اور فرمایا: اے ابنِ سمیہ! تجھ پر انوس ہے! تجھے باقی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۷۔ خثیمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے کہا: مجھے حدیث سنا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا میں اہل کوفہ میں سے ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرتے ہو حالانکہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کے ہمارے کچھ گرام رضی اللہ عنہ موجود ہیں اور وہ شخص موجود ہے جسے شیطان سے پناہ دینی ہے یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجدِ قیصر کو رہے تھے جب کہ لوگ چمچلاتے تھے اور لوگ ایک ایک پتھر اٹھاتے جب کہ ہمارے رضی اللہ عنہ دو دو پتھر اٹھا کر لائے لوگ ایک ایک لے لائے تھے ہمارے رضی اللہ عنہ دو دو پتھر اٹھائیں لائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابنِ سمیہ! انوس ہے! اسے باقی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۹۔ علاء ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باقی گروہ قتل کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۰۔ ابو بکر بن حفص ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے میں نے ابو ہریرہ کو کہتے سنا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باقی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۱۔ ابنِ شہاب بولسیر اور زید بن عمرو سے روایت نقل کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ہمارے رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام ہمارے رضی اللہ عنہ مسجد کے لیے دو دو پتھر اٹھا رہے تھے فرمایا تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں ابراہیم کو اب حاصل کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے ہمارے رضی اللہ عنہ کے کانہ حوں اور پینے سے مٹی صاف کرنی شروع کر دی اور آپ نے فرمایا: چار ہے تھے! اسے ہمارے رضی اللہ عنہ پر انوس ہے! تجھے باقی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱ "مسند علی" سعد بن محمد بن عمرو غیرہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانوں میں سے جو شخص حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قتل کو عقیم کر لیں سمجھتا ہوں انہیں جیل آئے والی معصیت کو گراں نہ لیں سمجھتا ہوں وہ شد و ہدایت سے کوسوں دور ہے جس دن عمار نے اسلام قبول کیا اللہ نے ان پر رحم فرمایا۔ قتل ہونے والے اللہ نے ان پر رحم فرمایا اور میں دن و رات دعاؤں کا واسطہ بنا رہا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرما۔ گناہ نبی کریم ﷺ کے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کو ذکر کیا جائے تو ان میں سے چوتھے عمار ہوتے پانچویں کا ذکر کیا جائے تو پانچویں مور ہوتے رسول اللہ ﷺ کے لہد و سچاپ میں سے کسی نے بھی شک نہیں کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ جتنی ہیں ہر عمر و رتہ جنت مبارک ہو۔ البتہ کہا جاتا ہے عمار رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے والے ہیں اور ان کے ساتھ قوم جو ۳۰ بے شمار ہیں ان کے ساتھ ہو گئے ہیں خواہی جہاں بھی ۱۰۰۰۰ ان کو ملے عمار کا قافلہ اور رخس جاتے عمار وہ ابن عباس

۳۷۲ "ابن ابی اوس" کہتے ہیں میں حضرت شریک رضی اللہ عنہ سے پانچ بیٹا ہوا تھا میں نے انہیں کہتے تاکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار کا خون اور گوشت پرست آٹھ روز بچ کر حرام ہے کیا تم اسے کھا جائے یا چھو جائے۔ زولہ ابن عساکر کلام: ... حدیث ضعیفہ سے دیکھئے ضعیفہ ابی یحییٰ ۱۹۹۱

۳۷۳ صحابہ بنی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم رضی اللہ عنہم کو یاد کرتے ہیں کہ ہم رضی اللہ عنہم عمار رضی اللہ عنہم پر پھر لارہ ہے تھے آپ ﷺ صبر قہر کر رہے تھے آپ نے فرمایا صحابہ میں کوئی نہ ہو اور انہیں جنت کی طرف بلاتا ہے اور صحابہ سے اور ان کی طرف بلاتا ہے میں یہ تو برکت ہے کہ ان کے قتل نہ ہو بلکہ روایت ہے کہ یہ توبہ جنت گناہ گاروں کی مہلت ہے۔ زولہ ابن عساکر

۳۷۴ "مسند علی" محمد بن اسحاق بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق عمار کے ساتھ ہے جب تم اس پر کھیر کا غلبہ نہ ہو جائے ورنہ وہ صعب و ایں عساکر

۳۷۵ عمار امام ابن شریک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں اور عمار کو کیا ہوا؟ عمار انہیں جنت کی طرف بلاتا ہے اور لوگ اسے: رازن کی طرف بلاتا ہے۔ عمار کا قتل اور اس کا مارا و سارا چھیننے والا روز میں جاتے گا۔

۳۷۶ "ابن عساکر" والٹن ہدایہ یوحنا لا و الحفوظ عن معاهد و حر ملاء حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمار کو بھلاؤ قتل کر کے گناہ گار و ابن عساکر

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۷ مصعب بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور انہیں گئے نکال کر اور فرمایا: سودا ہو کر ہجرت کرنے والے کو کم خوش آمدید کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑے ہوئے اور ان پر خوش آمدید کہنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے خواب دیکھا گو: آپ جنت میں داخل ہو گئے ہیں اور آپ نے جنت میں گھر و ان کا خوش رکھا دیکھا جو آپ کے دل کو بہت بھلایا آپ نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ جواب ملا: یہ ابو جہل کا ہے آپ پر بہت سی سزاں گزرا اور فرمایا: ابو جہل کا جنت سے کیا تعلق ہے؟ قسم الاہل جنت میں بھی داخل نہیں ہو گا چنانچہ جب آپ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بہت مسلمان دیکھا تو خواب میں دکھائی دئے والے خوشی کی تعبیر عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے لی۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ فتح مکہ کے بعد مدینہ واپس لوٹ آئے تھے عکرمہ رضی اللہ عنہ عکرمہ بن ابی جہل کے بیٹے تھے اور انہیں جنت میں لے کر آئے تھے ان کے انصاف کی کہنوں سے پانچ گزرتے انصاف کہتے ہیں ابو جہل کے بیٹے ہیں اور ابو جہل کو گناہیں دیتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گناہوں سے گزرتوں کو ازیت مت پہنچا اور وہ انہیں عساکر

۳۷۸ "ابن عساکر" کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تسوا الاموات" مردوں کو گناہیں مت دو۔ ایک اور حدیث ہے "لا تسبوا الاموات"

فانهم افضو الى ماقدمو^۱ "مردوں کو گالیاں مت دو چونکہ وہ اپنے اعمال کی جزایا سزا اٹھکتے آئے پہنچ چکے ہیں۔ انہی واکل کی روشنی میں علماء نے زیادہ بن معاویہ کو برا بھلا اور سب و شتم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا زیادہ پر لعن طعن کرنے والوں کو منع لینا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی کیا تعلیمات ہیں۔

۳۷۱۸۔ ثابت بنانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن ابی جہل رضی اللہ عنہاں فلاں فلاں جنگوں میں پیادہ یا حملہ آور ہوتے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے: ایسا مت کرو چونکہ تمہارا قل ہو یا مسلمانوں پر بہت گراں گزرے گا مگر عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے خالد! میرا رستہ چھوڑ دو تم نے مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اس اعتبار سے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسکنت حاصل ہے جب کہ میں اور میرا باپ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں پر بہت خفیاں کرتے تھے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ پیدل تھے آگے بڑھے حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔

رواہ یعقوب بن ابی سفیان وابن عساکر

۳۷۱۹۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عمر بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن حصام نے اسلام قبول کر لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مکرمہ آپ سے ڈر کر عین کی طرف بھاگ گیا ہے اسے خوف ہے کہ آپ اسے قتل کریں گے آپ اسے امن دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے امن ہے ام حکیم رضی اللہ عنہ عمر کی حواش میں اٹھ پڑیں ان کے ساتھ ان کا ایک رومی غلام بھی تھا رومی غلام خواہش نفس کے لیے ام حکیم کو چھوٹا لے گا ام حکیم اسے ترنا دلوانی رہی حتیٰ کہ قبیلہ عک کی ایک ہستی پر پہنچیں ہستی والوں سے غلام کے خلاف مدد چاہی ہستی والوں نے غلام ہاندہ دیا ام حکیم ہاندہ کے ساحل کی طرف آئیں جب کہ عمر رضی اللہ عنہ ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے کشتی دو لگانے لگی کشتی بان نے کہا: یہاں اغلاس سے رب کو پکارو مگر عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں کیا کیوں؟ کشتی بان نے کہا: لا الہ الا اللہ گو عمر بولے: میں تو اسی کلمہ سے بھاگ کر یہاں پہنچا ہوں لہذا مجھے ہیں اتار دو۔ اتارنے میں ام حکیم رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو آن لیا اور پولیس اسے میرے پچاکے بیٹے میں تیرے پاس ایسی ہستی کے پاس سے آئی ہوں جو سب سے زیادہ صلہ رحم لوگوں پر سب سے زیادہ دھرم بانی کرنے والا اور لوگوں میں سب سے افضل ہے اپنے آپ کو باکثرت میں مت ڈالو ام حکیم رضی اللہ عنہا نے خوب اصرار کیا مگر مرد گئے جب ام حکیم پاس پہنچیں پولیس: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہاری جان بخشی کروانی ہے مگر وہ بولے: یہ کیا تم نے کیا ہے؟ پولیس: جی ہاں میں نے ہی آپ سے بات کی آپ نے انہیں امان دیا ہے۔ ام حکیم کے ساتھ عمر واپس لوٹ آئے ام حکیم نے رومی غلام کی بدکرداری کا ذکر کیا مگر عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا حالانکہ ابھی عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ کے قریب ہوئے تو فرمایا: مکرمہ بن ابی جہل مومن دہرا کر ہو کر آئے گا لہذا تم اس کے باپ کو گالیاں مت دو چونکہ مردے کو گالی دینا زندقہ اور کفر ہے جب کہ وہ گالی مردے کو نہیں پہنچی مگر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے فقہائے حاجت کا مطالبہ شروع کر دیا مگر وہ مسلسل انکار کرتی رہی اور کہہ دیتی تو کافر ہے میں تو مسلمان ہوں وہ کہتے تھے کسی عظیم تر معاملہ نے مجھ سے روک دیا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ ان کی طرف کو پڑے آپ کو مارے خوشی کے اپنے اوپر چار لینے کا بھی خیال نہیں رہا پھر رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے رہے ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی نکاب کیے ہوئے تھی مگر وہ بولے: یا محمد! اس عورت نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے میری جان بخش دی ہے ہم ہوا یہ سچ کہتی ہے تمہیں امان ہے۔ مگر وہ بولے: اے محمد! اس چیز کی دعوت دیتے ہو فرمایا: میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم کو اپنی دو "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں یہ کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور فلاں فلاں کام کرو" حتیٰ کہ آپ نے اسلام کی چند خصوصیاتیں سنیں مگر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ کو دعوت حق دیتے ہیں بخدا! قل ازیں بھی آپ نے ہمارے اندر رہتے ہوئے اس کی دعوت دی جب کہ آپ سب سے بڑے اور سب سے زیادہ دھرم بانی تھے بولے: میں کوئی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اقرار شہادت سے بہت خوش ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سب سے بہترین چیز کی تعلیم دیں جسے میں کہوں گا یہ تمام کلمہ شہادت کہو مگر عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت دھرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم مجھ سے جو چیز مانگوں گے میں تمہیں ضرور دوں گا۔ مگر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میں جو آپ سے جس طرح کی بھی عداوت کی ہے یا کوئی بھی آپ کے خلاف سطر کیا ہے یا جہاں

انصاری کو قتل کیا یہی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ہنس پڑے انصار نے کہا یا رسول اللہ آپ ہنس رہے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک شخص نے ہماری قوم کے ایک شخص کو قتل کر دیا آپ نے فرمایا: مجھے اس چیز نے نہیں ہنسا لیکن اس نے اسے قتل کیا ہے اور وہ اس کے درجہ میں ہے۔
رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ

۳۴۲۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو دیکھنا چاہے دو عمرو بن اسود کی سیرت دیکھ لے۔

رواہ احمد بن حنبل

حضرت عثمان ابوقحافہ رضی اللہ عنہ

۳۴۲۶ قاسم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوقحافہ کو بکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: تم نے اس بزرگ کو گھر پر ہی کیوں نہیں رہنے دیا حتیٰ کہ میں خود اس کے پاس آ جاتا۔ میں نے عرض کیا: بلکہ میں آپ کے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: ہمیں اس کے بیٹے کے احسانات اچھی طرح یاد ہیں۔ رواہ ابو یوسف والحاکم

۳۴۲۷ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے پاس ابوقحافہ رضی اللہ عنہ آئے تھے کہ تہہ تک بیٹھ کر رہے جب کہ ابوقحافہ کا سر اور داڑھی بالکل سفید ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی چیز سے اس کا سر اور داڑھی تبدیل کرو۔ یعنی منہ دی و خیر و سے بال سرخ کرو۔

رواہ ابن عساکر

۳۴۲۸ حضرت اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ (گھر میں) داخل ہوئے اور انصاریان سے بیٹھ گئے آپ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لائے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا فرمایا: اسے ابو بکر اس بزرگ کو گھر پر ہی کیوں نہیں رہنے دیا حتیٰ کہ میں خود چل کر اس کے پاس آ جاتا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کی طرف چل کر آنے کا زیادہ اقتدار ہے چنانچہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور شہادت حق کا اقرار کیا۔ رواہ ابن الجار

۳۴۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی باپ کے سوا کسی مہاجر کے باپ نے اسلام قبول نہیں کیا۔

رواہ ابن مسعود و موسیٰ بن عقبہ

۳۴۳۰ زبیر بن جہل کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن جب ابوقحافہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائے گئے ان کا سر سفید پھول کی مانند تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے بڑے بزرگ کو اس کے گھر میں کیوں نہیں ٹھہرے دیا تا کہ ہم ابو بکر کی عظمت و اکرام کی خاطر خود آ جاتے آپ نے قسم دیا کہ اس کے ہاں کا رنگ تبدیل کرو مجھ پر آپ نے ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لے لی۔ ابوقحافہ نے نہ آنے کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے جب کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان سے پہلے وفات پا گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال میں سے چھٹے حصہ کے وارث بنے جو انھوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو دیا پس وہ دیا۔ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۳۷ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستانوے (۹۷) سال تھی۔ رواہ عبد الرزاق

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۴۳۱ حضرت ہر او بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! عمرو بن العاص نے میری جھوٹی ہے حالانکہ وہ

جاتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں تو بھی اس کی تھڑا راس پر لعنت کر رکھی بقدر چھٹی اس نے میری گھٹی نہ فرمایا میری گھٹی کچھ کی۔

رواہ ابو یانی ذابن عساکر و لائل فی اسنادہ مقبول

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے ابن عساکر کے بقول اس کی سند میں قتال ہے۔

۳۷۳۲۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عمرو بن العاص کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا ابو عبد اللہ امام عبد اللہ اور عبد اللہ ابوعبید گھر لائے ہیں سو وہاں میرے عساکر

۳۷۳۳۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنی چادر اوڑھے سو رہے تھے یا سونے کے کرب تھے فرمائے گئے یا اللہ! عمرو کی مغفرت فرما۔ میں بار فرمایا سکا پر رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمرو یا عمرو یا عمرو بن العاص میں نے جب بھی اسے صدقہ کی پیشکش کی وہ میرے پاس صدقہ نہ لیا سو وہ ابن عساکر

۳۷۳۴۔۔۔ عمرو بن عمرو کی روایت ہے کہ کعبہ رضی اللہ عنہم نے حضرت نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ سے مشورہ لینے تھے اور تمہیں لشکر والے کا امیر مقرر کر کے بھیجے تھے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کیسے پڑھنا شاید رسول اللہ ﷺ اس سے میرے ساتھ اخذ کر رہے ہیں سو وہ ابن عساکر

۳۷۳۵۔۔۔ "مسند حنفیہ بلوچی" عقد بن رسول کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا پھر سورابہ اپنے خود بھی ایک سرے کے ساتھ چل پڑے ہم بھی آپ کے مراد تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھ لگ گئی اور پھر میدان ہو گئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے۔ ہم آج بھی میں مذاکرہ کر رہے گئے کہ عمرو کس کا نام ہے۔ ایک بار پھر آپ کی آنکھ لگ گئی اور پھر میدان ہو گئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے پھر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون ہے؟ آپ نے فرمایا عمرو بن العاص۔ پھر رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ان کا کیا حال ہے؟ میں نے عمرو کو اس لیے یاد کیا ہے کہ جب بھی میں نے صدقہ لانے کا ارادہ کیا عمرو نے صدقہ دینے سے باز ہو کر حصہ لے لیا میں نے عمرو سے کہا: یہ عمرو ایہ کہیں سے لائے ہو؟ وہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کے پاس سے ملا یا ہوں۔ عمرو نے حج کیا یا شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس عمرو کے لیے بہت خیر و بھلائی ہے۔

رواہ یعقوب بن سہیل و ابن مندہ و ابن عساکر و اللہ یمنی و سیدہ صحیح

۳۷۳۶۔۔۔ "مسند عمر" ذی بن اسماء کی روایت ہے کہ حضرت ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے تمہاری اخلاص اور عظمت پر تعجب ہے جو تمہیں کیسے مہاجرین و انصار کی صف میں شامل نہیں ہو سکے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کو یہ بات عجیب نہ لگے چونکہ میں اپنے شخص ہوں کہ نہ کوئی کمی و درازت کے بقدر قدرت میں ہے جس سے چھوٹا رہا یا بڑے کی کوئی صورت نہیں میں چلی آیا کہ اللہ تعالیٰ خود کوئی ارادہ کر فرمائے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے حج کیا سو وہاں میرے عساکر

حضرت عویمر بن عبد اللہ بن زید ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۷۳۷۔۔۔ جویم بن عبد وہب ذی حدیث کا کچھ حصہ سابقہ سند روایت کرتے ہیں اور کچھ حصہ ابو داؤد کی روایت سے کہتے ہیں ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے شام جانے کے لئے اجازت طلب کی حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اجازت نہیں دے سکتا الا یہ کہ تم عامل کا عہدہ قبول کرو اور وہاں رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عامل۔ (مور) نہیں ہنزا پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب میں تمہیں شام جانے کی اجازت بھی دیکھ دے سکتا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شام میں جاؤں گا کہ اب اس لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی سنت میں کمال اب ان کے ساتھ نماز پڑھوں تاہم انہیں اجازت دے دوں۔ چنانچہ عمرو رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہو گئے جب شام میں مسلمانوں کی چوٹی نے قریب پہنچے تو پہلی قیام کیا حتیٰ کہ جب شام ہوئی تو رات چھا گئی فرمایا: اے ہرے۔ (خدا کا نام تھا) مجھے بڑے بن ابی سفیان کے پاس لے چو کہ میں دیکھوں کہ اس کے پاس رات کو باتیں کرنے والے ہیں پھر اٹھ اٹھ رہے ہیں یا نہیں اور وہ مسلمانوں کے مال قیمت سے

لیے ہوئے در بیان و ریشم کے بچھونے پر ہوا ہے تم اسے سلام کرو اور جیسے سلام کا جواب دے گا تم اس سے اجازت طلب کرنا وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو چنانچہ ہم کل میں بنے جب دروازے پر پہنچے یہ قاتل نے کہا السلام علیکم یا ابنی عبد ربی! یعنی رضی اللہ عنہ بولے علیکم السلام بولا کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ جواب ملا تو کون ہے۔ کہا میں عرفا دووں اور یہ وہ شخص ہے جس کا آقا تمہیں اچھا نہیں گذاتا اور یہ امیر المؤمنین چرا۔ بنیدین ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا کیا دیکھتے ہیں کدرات کو کہتا میں کرنے والے موجود ہیں چراغ جل رہا ہے اور وہ خود بیان و ریشم کا بیٹا نکلا ہے بیٹھے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے عرفا دو روزے پر رو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دروازے کے لیے کان میں رکھ لیا پھر سارا سامان منع کیا اور کمرے کے درمیان رکھ دیا پھر گھر میں حاضر بنے سے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہاں سے بٹنے نہ پاسے حتیٰ کہ میں وہاں لوٹ آؤں۔ پھر دونوں وہاں سے نکل پڑے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عرفا! تم میں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس ہے یا عوف تا کہ ہم اس کے پاس مل جاؤ تاکہ اس کے بعد گوئیں چراغ اور بیان و ریشم کا بچھونا دیکھیں جو کہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے ہیں۔ تم اس پر سلام کرو گے وہ تمہیں سلام کا جواب دے گا تم اندر جانے کی اجازت طلب کرنا وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے تم کون ہو چنانچہ ہم عمرو رضی اللہ عنہ دروازے پر پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا السلام علیکم جواب ملا علیکم السلام کہا میں داخل ہو سکتا ہوں چراغ اب دنیا تم کون ہو امیر فاطمہ نے جواب دیا یہ وہ شخص ہے جس کا آقا تمہیں اچھا نہیں گذارے گا یہ امیر المؤمنین ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا کیا دیکھتے ہیں کہ رات کے قصد گویا چراغ اور بیان و ریشم کے بچھونے موجود ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے عرفا دو روزے پر رو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سارا سامان منع کیا اور کمرے کے درمیان رکھ دیا آپ نے دروکان میں رکھ دیا فرمایا تم لوگ یہاں سے ہرگز نہ بٹو، کیا تابتقلید میں وہاں لوٹ آؤں۔ فرمایا اے عرفا! ہمیں ابو موسیٰ کے پاس مل جاؤ تاکہ میں وہاں رات کے قصد کو چراغ اور صوف کے بچھونے دیکھوں جو کہ مسلمانوں کے مال غنیمت سے ہیں۔ تم اس سے اجازت طلب کرو گے وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو۔ چنانچہ ہم چل پڑے ہم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس رات کے قصد کو چراغ اور صوف (اون) کے بچھونے دیکھے عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے کے لیے دیوانہ ہو گیا میں رکھ لیا اور فرمایا اے ابو موسیٰ تم بھی ایسے ہو گئے ہو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے یہ جو بیحد یکھا ہے میرے ساتھیوں نے کیا ہے۔ اللہ کی قسم مجھے بھی وہی کچھ مل پایا ہے جو کچھ دوسرے لوگوں کو ملا ہے۔ فرمایا یہ کیا ہے جواب دیا شہزادوں کو خیال ہے یہ سی چیز اصل اور یاد مناسب ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سامان لپیٹا اور کمرے کے درمیان رکھ دیا یا حاضر بنے سے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہاں سے ٹھٹھنے نہ پاسے تابتقلید میں تمہارے پاس لوٹ نہ آؤں۔ جب ہم ان کے پاس سے نکلے عمر رضی اللہ عنہ بولے اے عرفا وہ اب ہمیں ہمارے برائی کے پاس لے چلو ہم اسے ضرور دیکھیں گے اس کے پاس رات کے قصد گونی ہوگی اور نہ ہی چراغ جل رہا ہوگا اس کے دروازے پر تالہ بھی نہیں ہوگا اس کا بچھونا ننگر پاں ہیں گی اس نے عامری گڈی کا تکیہ بنا رکھا ہوگا اور اپنے اوپر پارکسی چادر اور مٹی ہوگی دوسروں سے مختصر باہر ہوگا تو اسے سلام کرے گا وہ جیسے سلام کا جواب دے گا تو اس سے اجازت طلب کرے گا وہ جیسے اجازت دے دے گا قل ان میں اس کے معلوم ہو تم کون ہو ہم چل پڑے حتیٰ کہ جب اس کے دروازے پر پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا السلام علیکم جواب ملا علیکم السلام کہا میں اندر آ جاؤں؟ جواب ملا اندر آ جاؤ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ دروازہ کھول کر اندر گئے دروازے پر کوئی رکاوٹ نہیں ہم رات ایک گھر میں داخل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ سے تلاش کرنے لگے الاقرآن کیا تھا اس پر جانکا تکیہ ٹولی کر دیکھا وہ عامری گڈی کا بنا تھا ان کا بچھونا دیکھا تو وہ ننگریوں کا تھا اور وحشی دیکھی تو وہ عام پارکسی چادر تھی۔ اور دروازہ رضی اللہ عنہ بولے یہ کون ہے؟ کہا امیر المؤمنین ہیں فرمایا بی بی ماں کہا بخدا میں آپ کو اس سال سے متوخر کرتا رہا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کیا میں تجہیں دعوت نہ دے دوں؟ کیا میں تجہیں آسو گئی میں نہ کروں؟ (اور دروازہ رضی اللہ عنہ بولے کیا آپ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کوئی حدیث کہا وہ یہ ہے کہ ہمیں دنیا میں اتنا ترس رہے کافی ہے بتنا کہ مسافر کا زوار عمر رضی اللہ عنہ بولے ابی ہاشم اور دروزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر! پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کیا کرتا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ دونوں صبح تک پوجت پوجت کرونے لگے۔ وہاں ہشکری طبی الشکوایات ومن عساخو

کنز العمال کیا؟ کتاب اللہ کی ہر آیت باتوڑاٹھنے والی ہے یا کسی چیز کا حکم دیتی ہے ہر آیت اپنے فریضہ کا مجھ سے سوال کرتی ہے میرے خلاف امر والی آیت گواہی دیتی ہے کہ میں عمل نہیں کرتا تو اسنے والی آیت گواہی دیتی ہے کہ میں بازنہیں آ رہا تو کیا میں چھوڑ دوں۔ زواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ

۳۴۹۔ "مسند عمر" عبد الواحد بن ابی عون دوسی کہتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ ہی میں آپ کے ساتھ ٹھہر گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کو پیارے ہو گئے آپ کی رحلت کے بعد عرب مرتد ہو گئے طفیل رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کے لیے روانہ ہوئے حتیٰ کہ طلیحہ اور سرزمین نجد سے فارغ ہوئے پھر مسلمانوں کے ساتھ ہمدانہ کی طرف روانہ ہوئے ان کے ساتھ ان کا بیٹا عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ بھی تھا چنانچہ جنگ ہمدانہ میں طفیل رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور ان کا بیٹا عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ مدینہ ہوا ان کا ہاتھ کٹ گیا اور بڑی طرح متاثر ہوا بعد میں ہاتھ صحیح ہو گیا: چنانچہ ایک مرتبہ عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اس نے کہا تالا یا کیا عمرو رضی اللہ عنہ اس سے الگ ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ الگ ہو جانے کی ہدایت کی اور فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھ کی وجہ سے الگ ہو گئے؟ عرض کیا: جی ہاں عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں کہنا چاہوں گا بھی نہیں جب تک تم اپنے ہاتھ سے کھاد کے کھیں عمرو رضی اللہ عنہ نے کھانا شروع کیا عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا اقوم میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کے بدن کا کچھ حصہ جنت میں پہنچ گیا ہو پھر تمہارے پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درو خلافت میں جنگ یرموک میں حصہ لیا اور اسی میں شہید ہوئے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۵۰۔ حضرت عمرو بن طفیل ذوالنورین دوسی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کے کوڑے کے لیے دعا کی تھی جس سے ان کا کوڑا ہلکا اٹھا عمرو رضی اللہ عنہ اپنے کوڑے کی روشنی میں رات کو چلتے تھے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۵۱۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ کو خبیثہ بنت اسی قوم کی طرف واپس لوٹ جانے کا حکم دیا عرض کیا: یا رسول اللہ! جنگ پورے زور پر ہے جب کہ آپ مجھے جنگ سے عائب کرنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم اللہ کے رسول کے ساتھ ہو۔ زواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

۳۵۲۔ "مسند عمر" قیسہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے روکنا چاہا نہ ماننے پر کہا: میں ایسی سرزمین پر نہیں روستا چنانچہ مدینہ پہنچ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم کیوں آ گئے ہو؟ عبادہ رضی اللہ عنہ نے مازنا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی جگہ واپس لوٹ جاؤ اللہ تعالیٰ اسی سرزمین کا برا کرے جس پر تو آتھ تھے جیسے لوگ نہ ہوں عبادہ کو تمہارے اوپر حکمرانی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ زواہ ابن عساکر

۳۵۳۔ عبادہ بن محمد بن صامت کی روایت ہے کہ جب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا دستہ گھر کے محن میں لگاؤ۔ پھر حکم دیا کہ میرے پاس میرے غلاموں خادموں اور چڑھیوں کو جمع کرو چنانچہ گھر والوں نے مذکورہ لوگوں کو جمع کیا جب لوگ جمع ہو گئے عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں دنیا میں میرا یہ آخری دن ہو گا اور آئے والی رات آخرت کی میری پہلی رات ہوگی مجھے معلوم نہیں شاید میرے ساتھ یا میری زبان سے کسی کے حق میں زیادتی ہوئی ہو بلکہ اسے چاہئے کہ میری روح نقض ہونے سے پہلے پہلے مجھ سے قصاص لے لے۔ حاضرین نے کہا: بلکہ آپ والد ہیں اور آپ نے ہمارے تربیت کی ہے عبادہ بن محمد کہتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی

کہو نہیں لائے؟ حضرت میر رضی اللہ عنہ ملی میں جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بہت اچھے گورز ہیں جو اپنے ساتھ کچھ نہیں لے کر آئے لہذا ان کے لیے دو بار چھس کی گورزی کا عہد نامہ لکھ دو حضرت میر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کی طرف سے گورز بنے کو تیار نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کے بعد کسی اور کی طرف سے کیونکہ اللہ کی قسم میں۔ (اس گورزی میں خرابی سے) آج نہ نکلا۔ میں نے ایک نصرانی سے۔ (امارت کے عمر میں) کہا تھا اسے فلاں اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کرنے جب کہ ذی کو تکلیف پہنچا تاہم برا کام ہے اسے عمر آپ نے مجھے گورز بنا کر بڑی خرابیوں میں مبتلا کیا ہے۔ اسے عمر میری زندگی کے سب سے برے دن وہ ہیں جن میں میں آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا (اور دنیا سے چلا نہیں گیا) پھر میر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی چنانچہ میر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر واپس لوٹ آئے ان کا گھر مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر تھا۔

جب حضرت میر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا تو یہی خیال ہے کہ میر نے ہم سے خیانت کی ہے (یہ شخص ضرور مال لے کر آیا ہے جو میر سے پاس نہیں لایا بلکہ سیدہ حائے گھر بھیج دیا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عمارت نامی آتی کو (۱۰۰) دینار دے کر کہا یہ لے جاؤ اور میر کے پاس جا کر غیبی مہمان بن کر ٹھہر جاؤ اگر اس کے گھر میں مال کی فراوانی دیکھو تو فوراً میر سے پاس لوٹ آؤ اور اگر اسے تنگی کی حالت میں میں دیکھو تو (۱۰۰) دینار دے دینا۔ عمارت جب حضرت میر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے دیکھا کہ میر رضی اللہ عنہ ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے اپنا قمیض سے جوڑیں نکال رہے ہیں عمارت نے کہا: السلام علیکم امیر رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے آ جاؤ اور ہمارے مہمان بن جاؤ عمارت سواری سے اتر اور ان کے یہاں ٹھہر گئے پھر حضرت میر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ جواب دیا: مدینہ سے فرمایا: امیر المؤمنین کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ جواب دیا: اچھے حال میں تھے پوچھا: مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: وہ بھی ٹھیک ہیں میر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا امیر المؤمنین شرقی حدود قائم نہیں کرتے ہیں: عمارت نے جواب دیا: امیر المؤمنین کے بیٹے سے کہیہ و کناء ہو گیا تھا تو امیر المؤمنین نے اس پر حد شرقی قائم کی کوڑے سے اس کی پٹائی کی جس سے اس کا انتقال ہو گیا تھا میر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ! عمر کی مدد فرما جہاں تک میں جانتا ہوں وہ تو مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

چنانچہ عمارت میر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین دن تک رہے ان کے ہاں جو کی صرف ایک ہی روٹی ہوتی تھی جسے مہمان کھا لیتا اور میزبان بھوکے رہ جاتے آخر جب فاقہ بہت زیادہ ہو گیا تو عمارت سے کہا تمہاری وجہ سے ہمارے گھر میں فاقوں تک نوبت پہنچ گئی ہے اگر مناسب سمجھو کہیں اور چلے جاؤ اس پر عمارت نے سو دینار نکالے اور پیش کیے ساتھ کہا: یہ دینار امیر المؤمنین نے آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ انہیں اپنے کام میں لائیں میر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ واپس لے جاؤ ہمیں ضرورت نہیں اتنے میں بیوی بولی دینار لے لو اگر ضرورت پڑی تو اس میں سے خرچ کر لینا ورنہ مناسب جگہ خرچ کرو پھر میر رضی اللہ عنہ فرمایا اللہ کی قسم میر سے پاس کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں میں انہیں رکھوں گا اس پر ان کی بیوی نے اپنی قمیض کا ٹھیکے والا دامن چھڑا کر دیا جس میں انہوں نے دو دینار رکھ لیے پھر باہر تشریف لائے دو دینار چار چار کر کے سب کے سب فقراء، مساکین اور محتاجوں میں تقسیم کر دیئے عمارت کا خیال تھا کہ میر رضی اللہ عنہ انہیں بھی کچھ دیں گے مگر میر رضی اللہ عنہ نے رخصت کرتے وقت اتنا کہا کہ امیر المؤمنین کو ہمارا سلام کہنا۔

عمارث جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میر کا کیا حال ہے؟ عمارث نے جواب دیا: وہ تو بہت سختی میں ہیں پوچھا: دیناروں کا کیا بنا؟ عمارث نے کہا: مجھے نہیں پتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ: اے میر یہ خط پاس لے لی فوراً میر سے پاس آ جاؤ چنانچہ میر رضی اللہ عنہ مدینہ آ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میر نے جو دینار بھیجے تھے ان کا کیا کیا؟ میر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے جو عمر جی آئی کیا آپ ان دیناروں کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں مجھے ضرور بتاؤ دیناروں کا کیا کیا؟ حضرت میر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے ان کو اپنے لیے اگلے جہاں میں بھیج دیا ہے (یعنی ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیئے ہیں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ حضرت میر رضی اللہ عنہ کو ایک

واقع۔ (یعنی پانچ من وہاں سیر) لعلہ اور دو کپڑے دیئے جائیں حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے لعلہ کی ضرورت نہیں چونکہ میں گھر پر دو صاع (سات سیر) جو چھوڑ کر آیا ہوں ان دو صاع کے کھانے سے قبل اللہ تعالیٰ اور رزق پہنچا دیں گے چنانچہ عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے لعلہ تو نہ لیا البتہ دو کپڑے لیتے گئے اور فرمایا: فلاں ام فلاں کے پاس کپڑے نہیں ہیں (اسے دوں گا) پھر اپنے گھر واپس لوٹ آئے اور تھوڑے عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب ان کی وفات کی خبر پہنچی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ عیسیٰ کو فریق رحمت کرے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے کہا: ہر شخص اپنے دل میں تمناؤں آرزو کرے۔ فرمایا: لیکن میں تمنا کرتا ہوں کہ میرے پاس عیسیٰ رضی اللہ عنہ جیسے لوگ ہوں جن کے ذریعے میں مسلمانوں کے امور (سرکاری کاموں) میں مدد ملوں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ

۳۷۳۶۔ عبدالرحمن بن ابی ہلیلی کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا مکہ پہنچنے پر مکہ کے امیر باغ بن حریث نے ہمارا استقبال کیا باغ بن حریث نے کہا: میں اہل مکہ پر کسے واجب مقرر کروں عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عبدالرحمن بن ابزی کو واجب مقرر کرو باغ نے کہا: آپ نے تو آزاد کردہ غلام کو واجب مقرر کر دیا ہے جب کہ مکہ میں قریش رہتے ہیں اور محمد ﷺ کے اصحاب رہتے ہیں فرمایا: جی ہاں میں نے عبدالرحمن کو قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری پایا ہے جب کہ مکہ میں لوگ حاضری دینے کے لئے آتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ لوگ کسی خواہصورت آواز والے قاری سے کتاب اللہ سنیں۔ کہا جی ہاں میں عبدالرحمن بن ابزی کو ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ذریعے بلند کی عطا فرمائی ہے۔ رواہ ابویعلیٰ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۳۷۳۷۔ "من عمر" حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں میں تجھے جانتا ہوں تم نے اس وقت ایمان لایا ہے جس وقت لوگ کفر کر رہے تھے اس وقت تم وین اسلام کی طرف متوجہ ہوئے جب لوگ پیٹھ پھیر کر جارہے تھے تم نے اس وقت وفا کی جب لوگوں نے ٹھوکانے دیا۔ سب سے پہلا صدوق جس نے رسول اللہ ﷺ کے پیروانہ قدس کو خوش کیا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوش کیا ہے وہ قبیلہ بنی ٹمہ کا صدوق ہے جو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن سعد والبخاری ومسلم والبیہقی

۳۷۳۸۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی کسی نماز کا وقت آیا میں پہلے سے اس کے لیے تیار رہا ہوں اور پورے شوق سے اس نماز کو ادا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۳۹۔ بریدہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پاؤں کٹ گیا نبی کریم ﷺ نے دھم پھوکا جس سے دھم ٹھیک ہو گیا۔ رواہ ابن جریر

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۷۴۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اسے ابو یزید انہم کہتے ہیں: تم نے کس حال میں صبح کی ہے عرض کیا: میں نے صبحِ فجریت سے کی ہے۔ اسے ابو قاسم امیں آپ کے حضور صبح کا سلام بجالاتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والبیہقی

۳۷۳۱۔ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہٴ موتہ میں حضرت قتیل رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو مقابلہ کے لیے لاکار جب کافر مقابلہ کے لیے اتر آیا تو قتیل رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے قتیل رضی اللہ عنہ کو اس کی تلواریں اور زین حال انعام میں دی۔

رواہ البیہقی وابن عساکر

۳۷۳۲۔ عبدالرحمن بن سابط کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت قتیل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے: میں تجھ سے دو گنی محبت کرتا ہوں۔ ایک محبت تجھ سے کرتا ہوں اور دوسری محبت ابوطالب کی بھی تیرے لیے ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت غلبہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۷۳۳۔ عبدالجبار بن یحییٰ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے غلبہ بن زید جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: یا اللہ میں اپنی عزت صدقہ کرتا ہوں: تیری مخلوق میں جو اسے لیتا چاہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کو اپنی عزت صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟ حضرت غلبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہ ہوں اور شاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ہے۔

رواہ ابن البعاج

حضرت عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ

۳۷۳۴۔ عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے شہسواروں نے ہمارے اوپر غارت گری ڈالی آپ کے آدمی ہمارے اونٹ لے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا آپ نے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جب کہ آپ کے آدمیوں نے اونٹ ابھی تک تقسیم نہیں کیے تھے۔ رواہ ابویعلیٰ والیغوی وابن مندہ

حضرت عمیر بن وہب نجفی رضی اللہ عنہ

۳۷۳۵۔ عروہ بن زہر کی روایت ہے کہ جنگ بدر کے بعد عمیر بن وہب صفوان بن امیہ کے ساتھ جریس بن یثیث عمیر قریش کے شایطین میں سے ایک شیطان تھا اس کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ذاتیں پہنچاتے تھے جب آپ کہہ میں تھے بروقت آپ کے چپے پڑے تھے عمیر کا بیٹا وہب بن عمیر بدر کے قیدیوں میں سے تھا چنانچہ عمیر نے قلبِ کنوئیں میں دفنے والے کنارے پر پیش آنے والی مصیبت کا تذکرہ کیا صفوان نے کہا: اللہ کی قسم! وہ سارا قریش کے مرنے کے بعد زندگی میں لطف و مزہ نہیں رہا، عمیر نے بھی بخدا تم نے سچ کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھ پر قرض نہ ہوتا جب کہ میرے پاس ادائیگی کا سامان نہیں میرا اعمال بھی ہے جس کے نتائج ہونے کا مجھے خدشہ ہے تو میں سواریوں کو مجھ تک پہنچا جاتا حتیٰ کہ اسے قتل کر دیتا حالانکہ وہ میرے دادا کی اولاد ہے۔ میرا بیٹا مسلمانوں کے جنت میں ہے۔ لہذا اسے چھڑاؤ۔ تمہارا قرضہ میرے ذمہ ہے تمہاری طرف سے میں اسے ادا کروں گا تمہارا اعمال میرے اعمال کے مساوی ہوگا جب تک زندہ رہیں گے انھیں کسی چیز کی کمی نہیں لگے گی عمیر نے کہا: ہماری طے ہونے والی بات کو ہر صورت پوشیدہ رکھو بلا: میں یہی کروں گا۔

پھر عمیر نے اپنی قوم کو انگوٹھی سے تیز کیا اور زہراؤد کے کھل پڑا حتیٰ کہ یہ پہنچ گیا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے اور غزوہ بدر کے متعلق آپس میں تبادلہٴ خیال کر رہے تھے یکایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر عمیر بن وہب پر پڑی جب

پہرے کا بندوبست کریں یا مدینہ سے نکل جائیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ غیر مسلموں میں سے کوئی شخص آپ کو اس جگہ دھکیٹ کر دے عینہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں ابو نولہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ڈھمکا یا تھا: جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کے لئے فرمایا: عینہ نے کیا کیا؟ یہاں بھی ایک رائے تھی۔ رواہ ابن سعد

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۳۵۸۔ عبد اللہ بن عباس بن ابی ربیعہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ آل ربیعہ کے کسی گھر میں داخل ہوئے کسی مرتبہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے کسی اور کام کے لیے اس وقت خضر مدنیہ یعنی ام جہاں جو کہ ام عیاش بن ابی ربیعہ ہیں سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے وصیت نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہن کے پاس جاؤ جب کہ دو تیرے پاس نہیں آتا چانتی اپنی بہن کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو وہ تمہارے لیے پسند کرتی ہو پھر عیاش رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک بچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا گیا ام جہاں نے رسول اللہ ﷺ سے بچے کے کسی مرض کا ذکر کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے بچے پر دم کرنا شروع کر دیا اور آپ اس پر چھوٹ مار دیتے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ بچے پر چھوٹ مارتے اسی طرح بچہ آپ پر چھوٹ مارتا گھر والوں میں سے بعض نے بچے کو ایسا کرنے سے روکنا چاہا لیکن رسول اللہ ﷺ گھر والوں کو منع کر دیا یعنی بچے کو اپنے حال پر رہنے دو۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۳۵۹۔ عطا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عیاش بن ابی ربیعہ کے لیے دعا فرمائی اور آپ رکوع میں تھے جب رکوع سے سر مبارک اوپر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوئے فرمایا: اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ ولید بن ولید بن مغیرہ سلمہ بن عساکم اور اپنے کمزور بندوں کو نجات عطا فرما۔ رواہ عبد الوہاب

حضرت عامر بن واثلہ ابو طفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۳۶۰۔ مہدی بن عمران خثعمی کی روایت ہے کہ میں نے عامر بن واثلہ ابو طفیل رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں بدر کے موقع پر (تایالغ) لڑکا تھا اس وقت میں تہجد اپنے اوپر کس لیتا تھا اور میں پہاڑ سے نیچے ہوا رزمین کی طرف گوشت منتقل کرتا تھا۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر وقال: هذا ايضا وهم

۳۷۳۶۱۔ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے میں اس وقت لڑکا تھا اور تہجد۔ (ازار) پڑھتا تھا۔

رواہ البحاری فی تاریخ وابن عساکر

حضرت عبد الرحمن بن صخر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۳۶۲۔ "مسند ابی ہریرہ" عساکم بن حسان محمد کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے مگر کہتے ہیں: ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے کتان کے باریک دو کپڑے پہن رکھے تھے پھر انہوں نے ایک اور کپڑے سے ہاک صاف کی اور فرمایا: تمام غریبوں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ابو ہریرہ کو کتان کے کپڑے سے ہاک صاف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے منبر اور کائبر رضی اللہ عنہما کے حجرے کے درمیان دھکی طاری ہوجانے کی وجہ سے گرجا تا تھا فحشی مجھے بھوک کی وجہ سے طاری ہوتی تھی چنانچہ کوئی شخص میرے سینے پر چڑھ کر بیٹھ جاتا تا کہ کہتا: مجھے مر کی نہیں بلکہ یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابن عساکم اور بنت غروان کا حضور ہوتا تھا میری ضروری صرف یہ تھی کہ میں بورت پہنوں بورت بورت پر سواری کروں گا اور پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں گا جب

وہ کسی جگہ اترے جس میں ان کی خدمت گزرا اور جب کوئٹہ کرتے جس میں ان کی موابیاں چھپے سے چکا تھا ایک دن بیت غزوان بولی قرآن سے کھڑے کھڑے سارے گرو اور ننگے پاؤں ساتھ چلو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیت غزوان سے ہر بی شادی کرانی میں نے یہ بات اسے یاد کر لی تھ کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مزاح لکھی کرتے تھے وہ وہ عبداللہ زانی

۳۷۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: کوئی شخص ہے ہر مہینہ تعالیٰ اوداں کے رسول کے مقرر کردہ ایک کرباؤں کو ملے اور یہاں پر کلمات کو حاصل کرے اور اپنی جہاد کے لئے اس میں باندھ دے پھر ان پر عمل کرے اور وہ وہیں کو سکھائے؟ میں نے عرض کیا: ہاں اس کے لئے میں تیار ہوں۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی رسول اللہ ﷺ بیان فرماتے گئے تھے کہ جب خاموش ہو گئے میں نے اپنی چادر لپیٹ کر اپنے سینے سے لٹائی مجھے اسید ہے کہ اس کے بعد میں نے آپ سے جو وعدہ پیش بھی کیا ہے مجھے نہیں بھولی۔

رواہ ابن عباس

۳۷۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) مدینہ آئے تو ان کا غلام جوان کے ساتھ تھا انہیں ام ہو گیا رات کی آخر میں اس کا کھانا پینہ چلا اور رات سے بھنگ گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ نے۔

ما لیلۃ من طلع لہا وعسا فبا

علی انہا من دفرۃ الکفر فبیت

اسے تاریک رات تیرا اطلال اور تیری شفقت بہت ہے لیکن اسی رات نے مجھے دار کفر سے نجات دی ہے چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کیا ایک ان کا غلام سامنے سے صفا رہا آئی کہ مجھ کو نے فرمایا اسے ابو ہریرہ یا ہریرہ نام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوئے یا رسول اللہ! میں آپ کو گھوڑا بنا تا ہوں یہ فاضلہ اللہ آزاد ہے۔ وہ ابو ہریرہ

حضرت عتبہ بن عبد سلیم رضی اللہ عنہ

۳۷۶۵۔ عتبہ بن عبد سلیم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے کبڑے طلب کیے آپ نے مجھے: خوش پسنا ہے چنانچہ میں نے دیکھ کر میرے ساتھیوں میں سب سے زیادہ کبڑا میرے پاس تھا۔ وہ ابن عباس کی ۳۷۶۶۔ عتبہ بن عبد سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹی سی گواہ عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اگر تم جس سے نہ بے شکوہ نہ ہو گے تو کہہ سکتے ہو سیدہ الاحادیث امی ماریخہ و من عباس

حضرت عتبہ بن غزوہ ابن رضی اللہ عنہ

۳۷۶۷۔ حضرت عتبہ بن غزوہ ابن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات کاما تو اس دیکھا ہے۔
رواہ ابن عباس
فائدہ:..... یعنی چھ عتبہ بن عبد سلیم رضی اللہ عنہ تھے اور ساتویں حضرت عتبہ بن غزوہ ابن رضی اللہ عنہ تھے یا انھوں نے ساتویں نمبر ہا سہا بن عباس کیا۔

حضرت عاصم بن ثابت بن ابی ارحم رضی اللہ عنہ

۳۷۶۸۔ عاصم بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ عاصم بن ثابت کی حفاظت فرمائے عاصم بن ثابت ابن ابی ارحم رضی اللہ عنہ نے عمر مان رکھی کہ وہ کسی مشرک کو نہیں چھوڑیں گے اور نہ ہی کوئی مشرک انھیں کسی جھوٹے کچا چھوڑے گا چنانچہ اعداد و اوقات اللہ تعالیٰ نے ان کا

بھر پر دفاع کیا جیسا کہ زندگی میں ان کا دفاع کیے رکھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و البیہقی فی الدلائل

حرف الفاء..... حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ

۳۷۳۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بھیجا انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا آپ ﷺ نے انھیں سفید خیر بد یہ کیا اسلام قبول کرنے سے پہلے فروہ رضی اللہ عنہ روم کے بادشاہ قیصر کے عرب کے بعض زمینداروں پر عامل تھے ان کا حکم تھا تاجان تھا جب روم کے بادشاہ کو ان کے اسلام کی خبر پہنچی تو اس نے انھیں قتل کروا دیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۷۰۔ عبد اللہ دیلمی کی روایت ہے کہ مجھے ابی فیروز نے حدیث سنائی ہے کہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں حاضر ہونے والے وفد میں بھی شامل تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں بتائیے کہ میں اور یمن کن لوگوں کے درمیان سے آئے ہیں آپ یہ بھی جانتے ہیں ہمارا تعلق کس علاقہ سے ہے آپ یہ بھی جانتے ہیں ہمارا امیر کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول وفد بولا: ہمیں کافی ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۷۱۔ کثیر بن ابی الزقاق کہتے ہیں فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزر گئے اور ان کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے دو شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانا چاہتے تھے جب شام سے واپس لوٹے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابن دیلمی! تم میرے پاس کیوں نہیں آئے اور یوں گزر گئے کیا تم معاویہ سے ڈرتے تھے؟ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ کذاب اور اس کا قاتل ایک ہی جگہ میں داخل نہیں ہوتے تو میں تمہیں لعنتاً کی اجازت نہ دیتی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۷۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جس رات اسوہی قتل کیا گیا آسمان سے خبر آئی آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: سو رات قتل کرو یا تم میرے پاس ایک مبارک شخص نے قتل کیا ہے جو مبارک گھر کا فرد ہے آپ سے پوچھا گیا وہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ البیہقی

۳۷۷۳۔ "مسند عمر" حرمازی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: ابا عبد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شہد کے ساتھ مغز کھانے میں مشغول رہتے ہو جو نبی میرا خط پہنچے تو فرامیرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ فیروز رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی لیکن اندر داخل ہونے میں قریب کے ایک نو جوان نے مزاحمت کر دی فیروز رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر ٹھانچہ دے مارا قریبی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خون آلوداںک لیے داخل ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس نے کیا جواب دیا: فیروز دیلمی نے اور وہ دروازے پر کھڑے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیروز رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے کی اجازت دی وہ اندر داخل ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اسے فیروز یہ کیا معاملہ ہے؟ جواب دیا: امیر! کو مشین! اہمارا بادشاہ کے ساتھ لیا گیا باراند ہے آپ نے مجھے خط لکھا عمر! اسے دیکھیں لکھا آپ نے مجھے داخل ہونے کی اجازت دی اور اسے اجازت نہ دی وہ میری اجازت سے داخل ہوا چاہتا تھا تو پھر مجھ سے دو ہوا جسکی آپ کو خبر ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے قصاص لیا جائے گا فیروز رضی اللہ عنہ بولے: کیا اس کے سوا کوئی چارہ کار ہے۔ فرمایا اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں فیروز رضی اللہ عنہ گفتگوں کے مٹی بیٹھ گئے اور نو جوان قصاص لینے کھڑا ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے کہا: اے نو جوان! ذرا خبر دتا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے

حق ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک صحیح فرمایا: "آج رات اسودھسی کتاب لک کر دیا گیا ہے۔ اسے بندہ صبح فجر اور دھکی سے نکل کرے۔ اسے نو جوان میں لینے کے بعد کسی شخص سے قصاص لینے کے لیے نہ دے۔ جو اس سے لینے کے لیے اسے بعد اسے حلال کر دینے پر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنا اس کے بعد میں اپنے منہ سے باہر نکل کر آیا لیکن فجر اور دھکی وقت حد سے نہ۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ یہوں کے میری تلوار گونہ اور سر پر۔ میں نے اس سے تیس ہزار دینار لینے کے لیے یہ میں پھر دیا۔ اسے قرآن کی آیتوں سے حلال کر کے اگر وہ آپ ﷺ کا مال کیا اور نہ لیتا تھا۔" رواہ ابن عساکر

حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ

۱۴۴۳ھ میں حضرت بن مسلوب فرات بن میان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرات رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا چنانکہ فرات رضی اللہ عنہ ابوسلیمان کے چاچوں تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرات رضی اللہ عنہ سے ہمدان کے علاقے کے پاس سے گزرے ہوئے۔ میں مسلمان ہوں آپ ﷺ ہمدانی بنادیا رسول اللہ ﷺ یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں ہم ان کے ایمان کے سبب روک دیتے ہیں بلکہ میں سے انکے فرات بن میان بھی ہے۔ وہ وہو یومہ فی السلبۃ

حرف قاف..... حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

[illegible]

حضرت قیس بن مکشوح مراری رضی اللہ عنہ

[illegible]

موز رکھا تھا باخرا سے قتل کرو یا اور قیس نے اس کا سر کاٹ کر اس کے ہاتھوں کی طرف پھینک دیا پھر قیس عسی کی قوم سے خوفزدہ ہوا اور واڈو پہ پہ حملہ کر کے قتل کرو یا تاکہ عسی کی قوم کو قتل کر دے واڈو یہ ان لوگوں میں سے تھا جو عسی کے قتل میں شامل تھے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے مہاجرین اہل امیہ کو ڈھاکھا کر قیس کو جزیوں میں جکڑ کر میرے پاس بھیج دو چنانچہ اسے بھیج دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کے متعلق بات کی اور فرمایا میں اسے بندہ صالح یعنی واڈو کے بدلہ میں قتل کروں گا تو سرکش چور ہے قیس نے قسمیں اٹھائی شروع کر دیں کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قیس سے منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پچاس قسمیں لیں کہ میں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اس کے قاتل کا مجھے علم ہے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے فرمایا کرتے اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے معاف نہ کیا ہوتا میں تجھے واڈو کے بدلہ میں قتل کرو چنانچہ جواب دیتا امیر المؤمنین (اللہ کی قسم آپ نے مجھے پہچان لیا تھا جو شخص بھی یہ بات آپ کے منہ سے سنے گا وہ مجھ پر جرات کرے گا اور مجھے قتل کر دے گا حالانکہ میں اس کے قتل سے بری ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اس کے ذکر سے باز رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے لشکروں کو بھیجتے تھے تو قیس سے مشورہ لیتے اور اسے کوئی سرکاری عہدہ نہیں سونپتے تھے اور فرماتے تھے! یہ نون حرب کا ماہر ہے لیکن امانتدار ہیں۔ رواہ ابن سعد

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴ھ..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جہاں پر حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا لشکر نے جہاد کیا اور اس دوران (اشیاء خورد و نوش کی قلت پڑ جانے کی وجہ سے) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے نو (۹) سواریاں ذبح کر کے کھائیں وہ انہی پر ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا ساحل پر انھیں بڑی بھلی (ذیل) اڑی ہوئی تلی میں دن تک اس کے پاس ٹھہرے اور خوب کھانا کھلی کے گوشت اور چربی سے منگیزے مہر لیے جب مدینہ واپس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ سے بھلی کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ہمیں اس کا علم ہو جاتا اور ہم اسے پالیتے تو ہم اس کے پاس سے نہ ہٹتے ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس ہو۔ شتر کا لے لشکر نے رسول اللہ ﷺ سے قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: سخاوت تو اس گھر کی عادت ہے۔

رواہ ابو بکر فی العلانیات عن جابر بن سمیرہ نحوہ وابن عساکر

۳۷۸ھ..... رافع بن حداد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو سعیدہ رضی اللہ عنہ (خزوزات الخیل کے دوران) قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے قیس رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ سواریاں ذبح مت کرہ باخرا سواریاں ذبح کر دی گئیں جب نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو فرمایا: یہ تو سخاوت کے گھر میں رہتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر

۳۷۹ھ..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کا جہزہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھاتے تھے ان کا شمار ذی رائے لوگوں میں ہوتا تھا رواہ ابن عساکر

۳۸۰ھ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کے پاس پولیس افسر کا عہدہ تھا۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۱ھ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ایک روایت میں ہے جب مکہ تشریف لائے تو قیس بن سعد رضی اللہ عنہ پولیس افسر کے طور پر آگے آگے تھے سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بات کی کہ قیس کو اس عہدہ سے ہٹا دیں چونکہ سعد رضی اللہ عنہ کو خوف و تکبر تھا کہ انھیں کوئی مسئلہ نہ پیش آجائے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انھیں پیچھے ہٹا دیا۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن مندہ وابن عساکر

۳۸۲ھ..... حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت قیس بن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۸۳۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں سب سے آخر میں آنے والے قیس بن عباس ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و طبرانی

حضرت قیس بن کعب رضی اللہ عنہ

۳۷۸۴۔ حیدر بن قیس بن عباس کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ وفد کی شکل میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا بھائی ابو طاہر قیس بن کعب رضی اللہ عنہ اور ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ دونوں حضرات اپنے زمانہ کے حسین ترین لوگوں میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا کی قوت گویائی عطا کر رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کو رحمت اسلام دی انھوں نے اسلام قبول کر لیا اور آپ نے ان کے لیے دعائے خیر کی اور احادیث رضی اللہ عنہ کے لیے اوشیت تحریر کیا اور انہیں ایک مضامین بھی عطا کیے۔ چنانچہ حضرت احادیث رضی اللہ عنہ کی جمنڈا لے کر جنتہ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے رواہ ابن شعیبہ بن سعد

حضرت قیس بن ابی حازم بجلی احمری رضی اللہ عنہ

۳۷۸۵۔ امام حنفی نے انہیں عرف بن عبدالمبارک بھی کہا جاتا ہے۔ انہیں عساکر کہتے ہیں۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے لیکن آپ کا وہ انہیں سے کبھی نہیں ملے گا۔ بعض کہتے ہیں قیس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے۔ ان کے والد کو محبت کا شرف حاصل ہوا ہے۔
۳۷۸۶۔ اسامیل بن ابی خالد کی روایت ہے کہ قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد میرے والد مجھے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد میں لے گئے انہیں میں ایک شخص آیا اور منبر پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور منبر سے اچھڑا آیا۔ میں نے والد صاحب سے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا: یا اللہ تعالیٰ کے نبی کریم ﷺ ہیں۔ اس وقت میں سات یا آٹھ سال کا تھا۔

رواہ ابن مندہ و ابن ہذا معدنی و عزیم جندافر و ابی اہل بخاری و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن عساکر
۳۷۸۷۔ قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے جب کہ ابو کر رضی اللہ عنہ کفر سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر رہے تھے اور میں نے انہیں بہت دوتے ہوئے دیکھا۔ رواہ عبد اللہ بن ابی

حضرت قیس بن مخزوم رضی اللہ عنہ

۳۷۸۸۔ مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخزوم سے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ ہاتھوں والے سال بیٹے ہوئے ان کا قبائلی سے ام کاؤں ہم عمر ہیں۔ رواہ ابن اسحاق و طبرانی و ابن عساکر

حرف کاف..... حضرت کالب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۸۹۔ "مسند انس" عباد بن منصور کی روایت ہے کہ ان کا دادا ایک شخص تھا جسے کالب بن ربیعہ کہ جاتا تھا اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے گلے لگایا اور اسے گلے پھر کر کہ: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا ہے وہ کالب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہے۔ رواہ ابی عساکر

حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۳۸۹۔ کثیر بن عباس کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ اور حکم کو جمع کرتے اور پھر اپنی ہاتھیں کھول لیتے اور فرماتے: جو سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گا اسے یہ اور یہ چیز (انعام میں) ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ

۳۷۳۹۰۔ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ سفید گندم خریدی رسول اللہ ﷺ ابھی بقید حیات تھے میں یہ گندم لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا گھر والوں نے کہا: تم عمدہ اور اچھی گندم چھوڑ آئے ہو اور یہ ردی قسم کی گندم خرید لائے ہو۔ (بیوی نے کہا) اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے میرا نکاح کروایا ہے حالانکہ تم گنجلو میں عاجز ہو حقیر و بد صورت ہو اور تمہاری قوت بھی مانند بڑائی ہے کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسی گندم سے روٹی پکائی میں نے اپنے ہاں اسے اشعری دوستوں کو کھانے پر مدعو کرنا چاہا میں نے سوچا: میں ہیٹ بھر کر ڈاکار مارنے لگوں گا جب کہ میرے دوست بھوکے ہوں گے۔ میری بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت کرنے آئی اور عرض کیا: آپ نے مجھے جہاں چھوڑا ہے وہاں سے میری جان چھڑائیں رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجو اگر اپنے پاس بلایا پھر آپ نے دونوں میاں بیوی کو جمع کیا اور بات کی پھر آپ نے فرمایا: تو نے اپنے خاوند سے اس کے علاوہ کوئی اور بری بات تو نہیں دیکھی؟ بولی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتی ہو کہ اس سے اپنی جان چھڑالے اور یوں گھمے کی لاش بن جائے یا تو کسی مالدار کی خواہشمند ہے جس کے برتن پر شیطان بھی بیٹھا ہو۔ کیا تم راضی نہیں ہو کہ ہم نے ایسے شخص سے تمہاری شادی کی ہے جس سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہو؟ دو بولی: میں راضی ہوں پھر اٹھی اور اپنے خاوند کا سرچوہا اور پھر کہا: میں اپنے خاوند سے کبھی بھی ہدائیں ہوں گی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۳۹۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارے رب نے وہ شعر نہیں بھولا عرض کیا: وہ کون سا شعر ہے؟ آپ نے فرمایا: ابوبکر اسے وہ شعر سنا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے:

وَعَمَّتْ سُلَيْمَةُ انْ مِّنْ عَالَمٍ
وَلَيْسَ مِنْ مِّنْ عَالَمٍ عَالَمٍ

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۳۹۲۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میری توبہ کا حکم نازل ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ چوم لیے۔

رواہ ابن عساکر

حرف لام..... حضرت لجلان زہری رضی اللہ عنہ

۳۷۳۹۳۔ عبد الرحمن بن علاء بن لجلان اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں: میں نے رسول

اللہ ﷻ کے ساتھ اسامہ قبول کیا اس وقت میری عمر بیس سال تھی چنانچہ کلمہ رضی اللہ عنہ نے ۱۰۰ سال کی عمر میں وفات پائی بلکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے اسامہ قبول کیا ہے بیت ہجر کرکھا انہیں کھایا صرف اتنا کھانا اور پیتا تھا جس سے زاراہ بچے۔

رواہ ابو عساکر

حرف میم..... حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۴۳ھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف ایک مصعب رضی اللہ عنہ سے آ رہے تھے اور انھوں نے اپنے اوپر بیٹھنے کی کھال پیستہ لٹی لٹی کر لیا تھی کہ یہ لٹی نے فرمایا اس شخص کی طرف دیکھ جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے منور کر دیا ہے میں نے اس کی یہ حالت دیکھی ہے کہ اس کے اللہ بن اسے دیکھتے سے اچھا لگا دکھاتے تھے اور دیکھتے سے اچھا شروب پلاتے تھے میں نے اسے اپنے ایسے جوئے زیب تن کیے ہوئے دیکھا ہے جیسا کہ تیرے والد اور رسول کی عہت نے اسے اس حالت کی طرف بلا دیا ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

رواہ الحسن بن مغفیل و ابو عبد اللہ رحمہما علیہما فی الاربعین الصوفیہ والہی فی شعب الايمان والہی فی شعب الاحکام ۳۹۵ھ... "منہ شباب بنی ملات" حضرت شباب بن ماریہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہم صرف نساء انبیائے جوہر ہیں تمہارا چڑاؤ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے چنانچہ ہم میں سے کچھ مسیحاں نکلی گئیں جو دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں میں نے ایک انسی مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی بھی یہ بات کہیں اہل اللہ کے دن نقل کیا گیا کہ ان کے لیے آنا کپڑا بھی پہنا ہوا تھا جس میں انھیں کفن دیا جائے صرف چھوٹی سی ایک چادر تھی جس میں انھیں کفن دیا گیا تھا صحابہ رضی اللہ عنہم اگر سر کی طرف کھینچتے تو پاؤں نکلتے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانچتے سر پر لگا ہوا جامہ مرساں اللہ ﷻ نے فرمایا چادر سے اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اوڑھنا اس زائل ہو۔ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کا چھل پک چکا ہے اور وہ اسے بوسہ میں ملا ہے۔ رواہ ابن مسی شبہ

۳۹۱ھ... "منہ نلی" محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی ہے اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یہ ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھا وہ بڑے ہوشیار اور بڑے انھوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ لی تھی جس میں ۶ گز سے کم کا پوند لگے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھ تو ان کی ہر فی مشی حضرت ابراہیم کی حالت کو: کچھ کر رہے۔ رواہ ابو عبد اللہ فی الاربعین الصوفیہ

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

۳۹۷ھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کوئی شخص نہیں جسے نہ نبی آئے گا مگر مجھے اس کے جلالے فتنہ ہوئے گا از حد عرف ہے اسے محمد بن مسلمہ کے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا فرماتے سنا ہے کہ (اسے محمد بن مسلمہ) تجھے فتنہ کوئی ضرر نہیں پہنچاے گا۔

رواہ ابو اسی شبہ

۳۹۸ھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں رضی اللہ عنہ نے بیٹوں سمجھا دیے ان کا ایک دستہ روانہ کیا۔ (میں بھی ان میں شامل تھا) وہ مسافر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے مصر سے آئے ۱۷ لوگوں سے بات کی چنانچہ ہمارا استقبال ایک شخص نے کیا اس کا نام محمد بن قرآن یہ تھا وہ گلے میں گلہزار لگا رکھی تھی اس نے کہا: میں تم کو بتا رہا ہوں کہ تم اس قرآن کے حکم کے مطابق ضرب لگائیں۔ رواہ ابن سعد و ابو عساکر

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۔ ابوسفیان بعض شیوخ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاندان عرصہ دو سال سے گھر سے غائب رہا جبکہ وہ عورت حاملہ تھی اس عورت کا کس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ عورت کو رجم کریں گے تو اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس کا کیا بنے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: عورت کو وضع حمل تک روکے رکھو چنانچہ عورت نے بچہ جنم دیا اس کے دو دانت نکلے ہوئے تھے جب عورت کے خاندان نے بچہ دیکھا فوراً اپنی شیبہ پکیان کیا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم یہ میرا بیٹا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا: عورتیں معاذ ہیسا انسان پیدا کرنے سے عاجز ہیں اگر معاذ نہ ہوتے عمر ہلاک ہو جاتا۔ رواہ البیہقی و عبد الوہاب و ابن ابی شیبہ

۳۷۵۰۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن جب علماء جمع کیے جائیں گے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ علماء کے درمیان ایسے نمایاں ہوں گے جیسے پہاڑ کا ٹکڑا نمایاں ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۵۱۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: معاذ رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہو گئے چنانچہ ان کا شام کی طرف جانا اہل مدینہ کے لیے نقصان تھا چونکہ معاذ اہل مدینہ کو فتویٰ دیتے تھے میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے) سے بات کی کہ وہ معاذ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی ضرورت کی بنا پر روک لیں لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا: ایک شخص شہادت سے اپنے آپ کو سرفراز کرنا چاہتا ہے میں اسے نہیں روک سکتا۔ میں نے کہا: بخدا اللہ تعالیٰ آدمی کو اس کے گھر پر بھی شہادت عطا کر سکتا ہے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابو بکر صدیق کے زندہ ہوتے ہوئے بھی اہل مدینہ کو فتویٰ دیتے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں واقدی ہے۔

۳۷۵۲۔ حادث بن عمرہ کہتے ہیں جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان کے پاس بیٹھے ہوئے لوگ رو پڑے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں رو رہے ہو! لوگوں نے جواب دیا: ہم اس علم پر رو رہے ہیں جو آپ کی موت کے ساتھ ہی منقطع ہونے والا ہے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم اور ایمان تا قیامت اپنی جگہ پر ہیں گے جو علم و ایمان کو تلاش کرے گا انھیں کتاب و سنت میں پالے گا ہر مسئلہ کو کتاب اللہ پر پیش کرو نہ کہ کتاب اللہ کو مسئلہ پر پیش کرو۔ عمر عثمان اور علی رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کرو اگر تم انھیں گم پاؤ تو ان چار اشخاص سے علم حاصل کرو: عمر بن مسعود، سلمان، مابن سلام جو کہ یہودی تھے پھر اسلام قبول کر لیا رضی اللہ عنہم میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ جنت میں درگاہوں ہو گا عالم کے پھسل جانے سے ڈر رہا تھا جہاں بھی ملے اسے مضبوطی سے پکڑ لو جب کہ باطل اور پیش خیمہ باطل کو رد کرو خواہ وہ جس حال میں بھی ہو۔ رواہ سعد و ابن عساکر

۳۷۵۳۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں: ہم یمن میں تھے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسلام قبول کرو اور اپنے آپ کو مسلمان بن کر لو۔ میں اللہ کے رسول کا تمہارے پاس قاصد آیا ہوں عمرو بن میمون کہتے ہیں جب سے میرے دل میں معاذ رضی اللہ عنہ کی محبت رچی بس گئی پھر دینا سے رخصت ہونے تک میں نے ان کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ جب قریب الوفا ت ہوئے میں رو پڑا معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے روئے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا: آپ کے ساتھ ساتھ علم بھی متعہ ہو رہا ہے فرمایا: علم اور ایمان ان تا قیامت باقی رہیں گے علم تو عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن سلام جو کہ جنت میں ہیں ان کے دوسروں کے مسلمان الخیر اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ہے۔ چنانچہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملا میں نے نماز کا تذکرہ کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے وہی حکم دیا جو نبی کریم ﷺ نے دیا ہے کہ میں وقت پر نماز پڑھوں اور نفل نماز کا بھی اہتمام کروں۔ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے جماعت

کی فضیلت بیان کی انھوں نے میری رائے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تمھارے انھوں نے لوگوں کی اکثریت جماعت سے الگ ہے جماعت تو وہی ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کے موافق ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۰۳۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے معاملہ میں کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے حتیٰ کہ تمہارا مال بھی ختم ہو گیا میں نے تمہارے لیے ایجاد یہ تیار کر رکھا ہے لہذا جو چیز بھی میں تمہیں دے دوں وہ تمہاری ہی ہوگی۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... ابن جریر نے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۷۵۰۵۔ "مسند ابن مسعود" ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ خدمت اللہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابن مسعود مجھ سے قرآن سننا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قرآن سناؤ میں نے انھیں قرآن سنایا پھر میں اور معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کو قرآن سنایا: چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں معلم تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۵۰۶۔ "مسند عمر" سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نبی کا لباس و مسویٰ صدقات کے لیے بھیجا چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز نہ چھوڑی حتیٰ کہ وہ قبل جو ساتھ لیتے گئے تھے اسے بھی اپنے کانٹھوں پر اتھا کر لیتے آئے معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے کہا: تم کہاں سے آ رہے ہیں عاملین جو چیز بھی لاتے ہیں پہلے اپنے گھر والوں کو پیش کر تے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ساتھ ضابطہ (تعمہا بن تھا) بیوی بولی اُمّ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاں لانا نہ رکھتے جا تے تھے جبکہ عمر نے تمہارے ساتھ ضابطہ "کو بھی پہنچ دیا معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی عورتوں میں کھڑی ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: کیا میں نے تمہارے ساتھ ضابطہ بھیجا تھا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مذکر نہیں تھا جسے میں اپنی بیوی کے سامنے ظاہر کر سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر اسے رو کوئی چیز دے کر فرمایا یہ لیتے جاؤ اور اس سے اپنی بیوی کو رضی کر لو۔ ابن جریر کہتے ہیں: معاذ رضی اللہ عنہ نے جو ضابطہ کہا اس کا تعنی تعمہا بن ہے اور ان کی مراد اللہ تعالیٰ تھا۔

رواہ عبد الوہاب والصحاح علیٰ فی الحدیث

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۰۷۔ "مسند عمر" محمد بن سلام کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان کا ذکر کیا اور فرمایا: قریش کے گندم گوں سے بچو جو کہ مطابق رذائل گزارتا ہے اور غصہ میں لگتی ہشتا ہے وہ اس سب کے باوجود اپنے سر کے اوپر کی چیز قدموں سے پالتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم آیا کہ وہ اسے بلند کرتا ہے یا نہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

۳۷۵۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے معاویہ! کھڑے ہو جاؤ اور اس سے کشتی لڑو۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعرابی سے کشتی کی اور اسے بچھاڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ جس شخص سے بھی کشتی لڑتا ہے اسے بچھاڑ دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۵۰۹۔ ابواسود کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے اہل عذر راہ ہجر اور اس کے ساتھیوں کو کیوں قتل کیا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اسے اہل امتین! میں نے امت کی ہجرت کے لیے ان کا قتل روا سمجھا ہے چونکہ ان کے ذمہ دہشتے سے امت میں فساد پھیلنے کا اندیشہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: تم قریب عذاب میں لوگوں کو قتل کیا جائے گا ان پر اللہ اور اہل آسمان غضبناک ہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۵۱۰۔ سعید بن ابی ہلاک کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے معاویہ رضی اللہ عنہ تم نے شجر بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے حدیث پہنچی ہے کہ عذراہ میں سات آدمی قتل کیے جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ اور اہل آسمان کا سخت غضب نازل ہوتا ہے۔ درود! ابن عساکر۔

۳۷۵۱۱۔ عبد الرحمن بن ابی عمیر مزینی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور فرمایا یا اللہ! معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچالے۔ درود! ابن عساکر۔

۳۷۵۱۲۔ حضرت عمر ابی بنی نصر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا فرماتے ہوئے سنا یا اللہ! اسے حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچالے۔ درود! ابن الجوزی۔

۳۷۵۱۳۔ سری بن اسماعیل قمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے سفیان ابن یعلیٰ نے حدیث سنائی ہے کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے کہا اسے انا مائتین کے رسوا کرنے والے احسن رضی اللہ عنہ نے کہا یہ مت کہو میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اور تم اس وقت تک قسم نہیں ہوں گی جب تک کہ ایک شخص بادشاہ بن جائے اور وہ معاویہ ہے۔ اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے دنیا و مافیہا ہوا اس کے بعد کہ جب میں نے یہ حدیث سن لی کہ میں مدینہ میں لوٹ کے نہ آیا ہوتا۔ (رواہ سوید و رواہ محمد بن حماد فی الشیخ و ابی نعیم بن عمار) اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں ہیں کہ میرے لیے دنیا و مافیہا ہو اور ایک بھی مہوڑی کا خون بہایا جائے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ میں نے والد کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی اپنی زبان سے ہماری مدح کی اور اپنے ہاتھوں کو روک رکھا وہ اس جگہ میں ہوگا جو ہمارے ساتھ ملا ہوا ہے قطعی کہتے ہیں سفیان ابن یعلیٰ کو فی ہے اور عائشہ کی قسم کا رافضی ہے اس کی حدیثیں کسی طرح صحیح نہیں۔ میزان میں ہے شخصی سے یہ حدیث روایت کرنے میں سری بن سفیان متروک ہے اور یہ ہلاک شرکاہ میں سے ایک ہے۔ ابوی ازدی کہتے ہیں سفیان ابن یعلیٰ کی ایک حدیث یہ بھی ہے امت کا خاتمہ اس وقت تک ہیں ہوگا جب تک کہ اس کا سر نہ ہو جس نہ ہو جائے جو کٹا و مصلوم ہوگا ہوگا وہ کھاتا جائے گا لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرے گا یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد ابوی کہتے ہیں سفیان بھول روای ہے جبکہ حدیث منکر ہے۔ منہجی

محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۴۔ "مسند ثابت بن قیس" اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) نے جمیل بنت عبد اللہ بن ابی سے عہدہ کی اختیار کر لی جبکہ وہ حاملہ تھی اور اس کے بطن میں محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے جب اس نے وضع حمل کیا تم کھائی کہ وہ اسے دو دھنیں چائے کی چٹائی پر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیٹھ کر کھڑے میں اپنی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ فرمایا اسے میرے قریب لاؤ کہتے ہیں میں نے بچہ قریب کہا آپ نے بچے کے منہ میں تھوکا اور اس کا نام محمد رکھا اور غلو و مجور سے اسکو گھٹی دی پھر فرمایا اسے لے جاؤ اللہ ہی اسے رزق دینے والا ہے چنانچہ ایک دو دن ہی گزرنے پائے تھے کہ عرب کی ایک عورت مجھ سے شئے آئی اور دو گولے سے ثابت بن قیس بن شماس کے متعلق پوچھتی رہی میں نے عورت سے کہا تجھے اس سے کیا کام ہے؟ اوہ بولی: آنحضرات میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو دو دھن چاری ہوں اور اس کا نام محمد ہے وہ بولے: میں ہی ثابت ہوں اور یہ میرا بیٹا محمد ہے چنانچہ وہ عورت بیٹے کو گھٹی گئی۔ درود! ابن مندہ و ابی نعیم و ابی المعرفہ و ابن عساکر۔

محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۵۔ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے گھر میں داخل ہوئے اور میں اپنی بہن ام کلثوم کے پاس تھا

محمد بن احمد نے مجھے اپنے ساتھ چلانا اور فرمایا اسے کلمہ اے محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد

محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۶ عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں مجھے محمد بن طلحہ کی قیامی حدیث سنائی ہے کہ جب محمد بن طلحہ پیدا ہوئے میں انھیں نے کرمی کریمؐ کی خدمت میں نہ سہرا آپ نے پوچھا اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کا نام محمد رکھا ہے۔ فرمایا یہ محمد نام ہے اور اس کی نسبت ابو القاسم ہے۔ رواہ ابو نعیم فی المستدرک

۳۷۵۱۷ ابراہیم بن محمد بن عیسا نے مدنی کہا ہے روایت کرتے ہیں وہ کتب میں جب محمد بن طلحہ بن عبد اللہ پیدا ہوئے میں انھیں نے کرمی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ انھیں مفتیٰ اور مامرا کرے۔ آپ کے پاس دعائے برکت کے لیے پتے سے پتے ہاتھ دے تھے نبی کریمؐ نے فرمایا اسے عاتکہ بن یونس ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا یہ محمد بن طلحہ ہے۔ آپ نے فرمایا یہ محمد بن طلحہ ہے اور یہ الامامؐ کہی ہے۔ رواہ ابو نعیم

حضرت منذر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۸ "مسند جویریہ مصری" جویریہ مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں منذر بن عبد القیس کے امراہ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سے ساتھ منہ بھی تھے۔ رسول اللہؐ نے منذر سے فرمایا تمہارے نام درخت خشک میں نہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے صلوات اللہ علیہ

رواہ ابن منذر و ابو نعیم

حضرت معاذ بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۹ یہ حدیث روایت ہے کہ جب نبی کریمؐ نے حضرت معاذ بن مالک رضی اللہ عنہ کو کرم کرنے کا حکم دیا تو ان کے روبرو جانے کے بعد ان کو اب وہی منزل میں مقیم ہو گئے بعض کہتے۔ عذر بہت بڑی رحمت میں ہوا۔ یہاں سے اور اس کے گزرنے کا احوال کیا ہے۔ بعض کہتے۔ معاذ بن مالک کی آپ سے یہ حدیث انھیں اہل قریبہ کی کہیں ہو سکتی۔ پتا چلی معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پتا جانو نبی کریمؐ کے دستِ اقدس میں تھا اور عرض کیا مجھے بھروسے سے اُن نبی کا یہ رضی اللہ عنہ نے انکی حالت میں دیکھا ان دن گزار دیے پھر آپ نے خبر لیٹا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہلے ہوئے تھے آپ نے سنا کہ نبی اور نبیؐ کے پھر فرمایا: معاذ بن مالک کے لیے مستند نزد صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے معاذ کی عظمت کو دیکھا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: اے انکی قریبہ ہے کہ اگر کسی امت میں تقدیر کی جائے تو انھیں کافی ہو۔ رواہ ابن جریر و الترمذی فی صحیح البخاری کتاب الجہود باب من اعترف علی نفسه مذکور

۳۷۵۲۰ یہ حدیث اللہ تعالیٰ روایت ہے کہ جب معاذ رضی اللہ عنہ ہم گزرنے کے وقت بعض لوگوں نے کہا یہ ماعز ہے جس نے اپنے آپ کو ملا کہ کر دیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ماعز نے اللہ تعالیٰ کے حضور انکی قریبہ ہے کہ ان لوگوں کی ایک جماعت انکی قریبہ کر لی تو انھیں کافی ہوئی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۱ یہ حدیث اللہ تعالیٰ روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ماعز بن مالک کو کرم کرنے کا حکم دیا ہے کہ بعد ان کے ہے اے ماعز اللہ تعالیٰ۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۲ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرت معاذ بن مالک رضی اللہ عنہ اس کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول

اللہ! مجھے پاک کریں حکم ہوا تھو پر فرموس ہے واپس جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو، ماعز رضی اللہ عنہ تھوڑے آگے تک چلے پھر واپس لوٹ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے پاک کریں نبی کریم ﷺ نے پہلے کی طرح انھیں واپس کر دیا حتیٰ کہ چوتھی بار نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کس چیز سے میں تمہیں پاک کروں؟ عرض کیا: مجھے نہ اسے پاک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر بے ہوشی کا حملہ تو نہیں ہوتا۔ خبر دی گئی کہ اس پر بے ہوشی طاری نہیں ہوتی۔ فرمایا: کیا اس نے شراب تو نہیں پی؟ چنانچہ ایک آدمی نے بوسٹھی اور اس نے شراب کی بوند پانی فرمایا: کیا تم نے واقعی نہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہاں۔ آپ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ بعد میں ان کے متعلق لوگوں کی دو جماعتیں ہوئیں ایک جماعت کہتی تھی ماعز بہت ہی بری حالت میں ہلاک ہوا ہے اس کے گناہوں اس کا احاطہ کر لیا ہے بعض کہتے تھے ماعز کی توبہ سے زیادہ کبھی اور کی بھی تو نہ افضل و اعلیٰ ہو سکتی ہے چونکہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں دے دیا اور عرض کیا مجھے پتھر مار مار کر قتل کر دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم دو تین دن تک اسی بحث و مباحث میں رہے پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: ماعز کے لیے استغفار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی امت میں اس کی توبہ تقسیم کی جائے انھیں کافی ہو۔

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ کے پاس قبیلہ عامہ بن ازد کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کریں آپ نے فرمایا: تھو پر فرموس ہے واپس جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو عامہ یہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا: میں تو نہ اسے حاملہ ہو چکی ہوں آپ نے پوچھا: واقعی تم سے نہ زائید ہوا ہے؟ عرض کیا: ہاں فرمایا: ہم نہیں اس حالت میں رجم نہیں کر سکتے حتیٰ کہ تو وضع حمل نہ کروے چنانچہ ایک انصار نے عامہ یہ رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری لی چنانچہ کچھ عرصہ بعد انصار آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عامہ یہ نے وضع حمل کر لیا ہے آپ نے فرمایا: ہم اسے اس حالت میں بھی رجم نہیں کر سکتے کہ وہ دودھ پیتا ہے تھوڑے عرصے کے بعد اسے کوئی دودھ بھی پلانے والا نہ ہو۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! اپنے کو دودھ پلانے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں۔ آپ نے عامہ یہ رضی اللہ عنہا کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ (رواہ ابوالفیم و اخرجہ مسلم فی صحیحہ کتاب اللہ و باب من اعترف علی نفسه بالزنا۔ اس معنی میں بہت سی احادیث کتاب اللہ و میں گزر چکی ہیں ویکٹین حدیث نمبر ۱۳۳۵)

۳۷۵۲۳۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زنا کا اقرار کیا یا رسول اللہ ﷺ نے انھیں واپس کر دیا ماعز رضی اللہ عنہ پھر واپس لوٹ آئے اور زنا کا اقرار کیا پھر چوتھی بار آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم سے پوچھا: کیا تم اس کی عقل میں کوئی فتور تو نہیں پاتے؟ قوم نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ ماعز کو ایسی جگہ رجم کیا گیا جہاں پتھر کم تھے جسکی وجہ سے موت واقع ہونے میں تاخیر ہوئی ماعز رضی اللہ عنہ ایسی جگہ کی طرف بھاگنے لگے جہاں پتھر زیادہ تھے لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہوئے لوگوں نے ان پر پتھر برسائے حتیٰ کہ انھیں قتل کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ماعز رضی اللہ عنہ کی کارگزاری سنائی آپ نے فرمایا: تم نے اس کا راستہ چھوڑا کیوں نہیں دیا پھر ان کی قوم نے رسول اللہ ﷺ سے انھیں نفی کرنے اور ناز و جزا دینے کی اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ لوگوں کی مختلف جماعتوں میں تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو۔ (رواہ النواری)

۳۷۵۲۴۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ماعز رضی اللہ عنہ کو نہ برا بھلا کہا اور نہ ہی ان کے لیے استغفار کیا۔

۳۷۵۲۵۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھ سے برائی سرزد ہوئی ہے آپ ﷺ انھیں بار بار واپس کر دیتے ہاں آخر آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم سے پوچھا: کیا اسے کوئی بیماری تو ہیں؟ جواب دیا گیا کہ اسے کوئی بیماری نہیں۔ آپ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا ہم ماعز رضی اللہ عنہ کو لے کر صحیح فرقہ میں چلے گئے ہم نے کھڑا

رواہ ابن حنبل

مکھوڑا اور نہ ہی انھیں دیکھ سکے کہ کفر اس نے پرکھ کر دیا۔ ہم نے انھیں چھوئے چھوئے پتھر اور ٹھیکر پال، اور یہ ۱۰۱۱ روز پڑے پھر بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیے، چنانچہ وہ مقام سرور میں آ گئے اور کفر سے ہونٹے وہاں ہم نے ان پر پڑا۔ پھر برساتی کئی کہ خاصویں ہو ٹھوٹھوئی اللہ کو برادرے ہو گئے سو وہ اس عساکر

۳۷۵۲۶ مجاہد کی روایت ہے کہ مالاز رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں یاد مرتبہ دیکھ کر دیا اور پھر رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ جب ان پر پتھر برساتے گئے تو وہ کھڑے گئے اور آدھ کا شروع کر دی جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا سو وہ حد لڑائی

۳۷۵۲۷ ابوامامہ بن اکمل بن ضیف انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس دن مالاز رضی اللہ عنہ رجم کیے گئے اس دن نبی کریم ﷺ نے غیر کی نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتیں طویل کر دیں حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم طویل قیام کی وجہ سے عاجز آ گئے جب آپ نماز ادا فرما رہے تھے آپ نے مالاز رضی اللہ عنہ کے رجم کا حکم دیا۔ انھیں رجم کیا گیا اور مر گئے۔ یہ تھے قحطی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوٹ کے جڑے کی بڑی سر پر دئی جس سے ان کی جان نکل گئی جب ان کی جان نکل ایک شخص نے کہا تو وہ نصیب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کہا میں یا رسول اللہ! ہم اس پر نماز پڑھیں؟ فرمایا جی حال دوسرے ان پھر آپ نے تلہ کی نماز میں پہلی دو رکعتیں طویل کیں جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اپنے صاحب پر نماز پڑھو چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز دینا پڑھی اور انھوں نے بھی پڑھی سو وہ عبداللہ زانی

موسیٰ و عمران ابن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۲۸ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے دو بیٹوں کا، موسیٰ و عمران رکھا۔

رواہ ابن مندہ اس عساکر

محمد بن فضالہ بن انس یقول بغض محمد بن انس بن فضالہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۲۹ محمد بن فضالہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات رخ مکہ والے سال ہوئی تب اس وقت میری عمر اسی سال تھی۔

رواہ ابو نعیم

۳۷۵۳۰ یونس بن محمد بن فضالہ ظہری اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میری والدہ انھیں نے کریم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میرے لیے دعا مانگے کہ تم کو کفر کرنے کے لیے عرض کیا: آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور آپ نے دست اللہ نبی کریم ﷺ پر رکھا یونس کہتے ہیں: میرے والد کے جسم سے سب بال سفید ہو گئے تھے محمد بن انس پر رسول اللہ ﷺ نے دست اللہ نبی کریم ﷺ پر رکھا وہ سفید ہو گئے۔

رواہ الجس بن مسکان ابو نعیم

۳۷۵۳۱ یونس بن محمد بن فضالہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اس وقت میں پندرہ سال کا تھا مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا اس کا نام میرے نام پر رکھو لیکن میرے کنیت مت رکھو مجھے آپ کے ساتھ نبیہ النورانی کرایا گیا اس وقت میں وہی سال کا تھا اور میری دیکھیں تھیں یونس کہتے ہیں محمد کے بعد ہمارے محمد کے نام بال سفید ہو گئے تھے محمد بن انس پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو وہ سفید ہو گئے سو وہ ابو نعیم

۳۷۵۳۲ عمر بن ابی نرود اپنے بعض مشائخ اہل بیت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فرخندہ امیر بن انس بن فضالہ نقل کر دیے تھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس محمد بن انس ظہری لائے گئے آپ نے انھیں مجبوروں کا خوش صدمہ کیا تو وہ دعا کیا تو اللہ ہی بہہ گیا یہی تھا۔ رواہ ابو نعیم

حضرت مخیرہ بن مسعود بن کعب انصاری اوسی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۳ ہات مخیرہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودی مردوں میں سے جسے بھی قتل کرنا کا قصد ہو وہ قتل کر دے چنانچہ مخیرہ رضی اللہ عنہا کھڑے ہوئے اور یہودیوں کے ایک آجر شیعہ کو قتل کر دیا۔ مخیرہ رضی اللہ عنہا اس سے فریاد و غرولت کرتے تھے چھپہ رضی اللہ عنہ کے بھائی عویصہ رضی اللہ عنہ نے انکی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ عویصہ نے مخیرہ رضی اللہ عنہ کو مارتے تھے اور کہتے: اے اللہ کے دشمن تو نے اسے قتل کیا ہے اللہ! تیرے پیادے میں جڑی ہوئی ڈیڑھ چڑی ایسی ہے ہاں سے سے مخیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بھائی کو جواب دیا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اگر مجھے قتل کرنے کا حکم دیں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا مخیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ! ایسی واقعہ عویصہ کے اسلام قبول کرنے کا رد یہ بنا تھا: اللہ! اگر تم مجھے میرے قتل کا حکم دینا تو مجھے قتل کر دو؟ مخیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم جی ہاں عویصہ بولے: اللہ! تمہارے نزدیک دین کا معاملہ یہاں تک پہنچا ہے یہ تو جرب بات ہے۔ درود ابو نعیم

حضرت مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ

ابوسفیان کہتے ہیں: مدلوک رضی اللہ عنہ کو محبت کا شرف حاصل ہے۔

۳۷۵۳۴ آ منہ بنت ابی شعثا واوران کی آ ز اور کردو باندنی قلعہ تھیں جس کا ان دونوں نے مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ تھیں جس نام نے مدلوک کو کہتے سنا ہے کہ میں اپنی مالک کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شطت پھیرا آ منہ بنتی ہیں میں نے مدلوک کے سر پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کا نشان دیکھا ہے ہاں اس طور کہ سر کا وہ حصہ جو برآپ کے دست اللہ کی پھیرا تھا وہ سیا تھا اور باقی حصہ سفید تھا۔ درود ابو نعیم و ابن عساکر

۳۷۵۳۵ آ منہ بنت ابی شعثا واوران کی آ ز اور کردو باندنی قلعہ تھیں ابوسفیان نے انھیں اپنے مالکوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی اور میرے سر پر دست شطت پھیرا اور میرے لیے دعا فرمائی۔ آ منہ بنتی ہیں ابوسفیان کے سر کا مقدم حصہ سیا تھا جس پر نبی کریم ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا جبکہ باقی حصہ سفید تھا۔ درود ابو نعیم و ابن عساکر

حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۶ ابوقیس کہتے ہیں میں نے مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا جبکہ وہ انکی مہر پر کثرت سے آتے جاتے تھے اور انھیں اسے ناپسند کرتا تھا۔ تو مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل مصر! تم مجھ سے کیوں انکار کر رہے ہو؟ میں نے کہا: جو کہہ دے وہاں سے وہاں سے آفر تو آخر ہے۔ درود ابو نعیم

۳۷۵۳۷ مسلمہ بن مخلد کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں بیٹا ہوا اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میری عمر (۱۰) سال تھی۔ درود ابن ابی شعثا

حضرت مطاع رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۸ عبدالرحمن بن ثنی بن مطاع بن عیسیٰ بن مطاع بن زید و بن مسلم بن مسعود بن خضاک بن ہاجر بن نضر بن ابی مسعود گویا اپنے آباء

اجہ الہی سند سے اپنے والد مسعود بن ضحاک کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کا کام مبارک رکھا اور ان سے فرمایا: تم اپنی قوم کے مطاع (فرمانبردار) ہو کہ آپ نے مطاع رضی اللہ عنہما اہل کھڑا سواری کے لیے دیا اور بہت اچھی دعا کیا اور فرمایا: اے مطاع! اپنے سرقیوں کے پاس واپس چلے جاؤ جو نقص بھی میرے جملہ سے کئے گئے گا وہ عذاب سے مامون رہے گا۔

قال الطبرانی لا یروى الا بهذا الاسناد و رواه ابن عساکر

حضرت معن بن یزید بن احسن بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ

۲۵۳۹ حضرت معن بن یزید بن اخس بن حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کبیرے لے کر گیا۔ آپ نے مجھے میرے بعد قتل پر حکم دیا پھر مجھے نکار کی قدر کش کی جسے میں نے قبول کیا اور آپ نے میرا نکاح کر دیا پھر مجھے ان کے سر سے باپ دادا نے آپ سے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ الطبرانی و یونعیم

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

۲۵۴۰ عبد الرحمن بن حنبل بن ابراہیم بن محمد بن حاطب اپنے والد اور دادا محمد بن حاطب سے روایت نقل کرتے ہیں اور وہ اپنی والدہ و ام جلیل بنت خلیل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں دو کہتی ہیں: میں تجھے (یعنی محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ) کو سرزمین حبشہ سے لے کر آئی اور وہ یہ کہ ایک بار وہ ان کی مشافت پر تھی میں تمہارے لیے سو نکار لائی تھی کہ کھڑی ختم ہو گئیں میں کھڑی بننے کی اور ہڈیاں چوڑھے سے نیچے آ رہی تھیں۔ پھر یا انت ہی جو تیرے بازو پر آن کر رہی جب یہ پہنچی تھی کہ میری کھڑکی ختم ہو گئی تھی میں حاضر ہوں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر نذر ہوں یہ محمد بن حاطب سے یہ پہنچا ہے جس کا نام آپ کے ام پر رکھ گیا ہے نبی کریم ﷺ نے تمہارے مزاج کو شکرا اچھا، سے سر پر دست شفقت بھیجا اور تمہارے لیے روئے برکت فرمایا۔ دوران دعا تمہارا ہے، تمہوں پر تحکارتے رہے اور یہ دعا ہے: و ہے۔

اقب الیاس وب الیاس او شیف.

است السالی لا شفاء الا شفاء کک طفاء لا یفاقر منفا.

اب لوگوں کے پرہیزگار و تکلیف دار، اگر وہ اس اور شفاء مطافہ تری شفا بخشنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا بخشنے والا نہیں ہے۔

نک شفا جو بیماری کو آڑے رکھ دے۔

اس کے بعد میں تمہیں شکرا اچھا تیرے لائق ہوں مجھے ہو چکے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل و یونعیم و ابن عساکر

حرف نون..... حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ

۲۵۴۱۔۔۔ یعنی ابن اشوق سے مروی ہے کہ نابغہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اشورستان کے جب کہ میں آپ کی دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

والله اعلم بالصواب

نابغہ جعدی نے حضرت نبی کریم ﷺ سے کہا: میں نے آپ سے کہا کہ میں آپ کی

روزانہ چکر لگاتے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماس باپ آپ پر ندامتوں مجھ پر بھی رحمت یہودی کا نازل ہو۔ فرمایا یا اللہ وہ نکل جائے
 اے رحمت (اللہ فرمادے) لا یتلمسوا

حضرت ولید بن عقیل رضی اللہ عنہ

۳۷۵ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ ایک مرتبہ ولید بن عتبہؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ رسول اللہ! ولید مجھے ہمارا ہے، آپ نے فرمایا اس سے کہہ دو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چنانچہ تمھاری ویہ زمرے پانی تھی کہ وہ اوس کوٹ آئی اور بولی اس نے تو مجھے بہ زیادہ دارنا شروع کرو یا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر سے اتنے کھڑکھا اور اس محبت کو، یاد اور یاد اس سے نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے چاہائی جدا۔ یہ پورا لکھی کے شکر کا کھانا ہے تمھاری دیر گزری تھی، انہیں کوٹ آئی اور کہنے لگی، یہ نے مجھے اور زیادہ دے چنانچہ آپ ﷺ نے ولید کو بد دعا دینے کے لیے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور کہا یا اللہ اولیہ مت آنت لئے اس نے میری محبت نہ ہے تو یہ سب بارگزار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و مسلم و عبد قیس احمد بن حنبل و ابو یعلی واس جابر و صحیحہ

فانظرہ..... ولید بن عتبہ بن مال صحابہ رضی اللہ عنہ سے معا، یہ رضی اللہ عنہ کے اختلافات میں روایات ہیں سے حدیث سابق و سابق سے بد چتا ہے کہ یہ حدیث ولید بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی ہے خصوصاً حدیث بخاری جملہ اس میں یہ بات بخاری سے چلی آیا اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

حرف ہاء..... حضرت ہلال مولائے معین و رضی اللہ عنہ

۲۷۵۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور ابوسلمہ بن عبدالمطلب اور ایک شخص اور غلام کا کہ جس نے حرف اللہ تعالیٰ کو نہ دلت سے نہ کیجے ہیں۔ چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو یہ جھٹی کامیاب اور اقل جواہر کا ہوا جس پر ان کی آنکھیں اندھ ہوئی تھیں اس کے وقت دو گے صوفے سے مٹاتے کے وقت ظاہری دیکھا کہ وسیع تھے یہ سب سزا و تادیب کیوں نہ تھا تو کسی شخص کا ہوا کہ لوگ صواب سے وہ کمر پھرتی سیاہی پر زردی کا تلبہ تھا وہ ان کے شیع میں شمول اپنے صوفے پر رہا تھا کہ کہ یہ جیسے فرمایا اللہ ہم پر ہوا آئے پھر حیا کیجے ہیں کیا سارے ساتھ کھانا کھا کر کے کیا نہ پتی عادت کے عواقب میں ہوا۔ اسے مال، بھج پڑا اور اچھا کیا۔

رواه الشيخان في صحيحهما في سنن أبي داود وابن ماجه

حضرت جہانی ابو مالک رضی اللہ عنہ

۳۵۷ھ . مفضل بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن عیینہ سے کہا : مجھے ازربوب یہود عن جابر بن عبد الرحمن و شقی سے اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ہر ایک قوم کے لئے ایک نبی بھیجا گیا ہے اور ان کے لئے ایک کتاب بھیج دی گئی ہے۔ میں نے کہا : یا رسول اللہ ! تو خود کونسی قوم کا نبی ہو کر آیا ؟ تو نے فرمایا : میں ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نبی ہوں ۔ میں نے کہا : یا رسول اللہ ! تو خود کونسی کتاب لایا ہے ؟ تو نے فرمایا : قرآن مجید ۔ میں نے کہا : یا رسول اللہ ! تو خود کونسا ملک لایا ہے ؟ تو نے فرمایا : عرب ۔ میں نے کہا : یا رسول اللہ ! تو خود کونسا علاقہ لایا ہے ؟ تو نے فرمایا : نجد ۔ میں نے کہا : یا رسول اللہ ! تو خود کونسا زمانہ لایا ہے ؟ تو نے فرمایا : میری امت کے لئے ۔

اللہ تعالیٰ تم سے برائی کو دور کرے۔ رواہ ابن عساکر
 ۳۷۵۶۸۔ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی چیز اٹھائی آپ نے فرمایا: اے ابوالیوب اللہ تعالیٰ تمہیں برائی میں مبتلا نہ کرے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر
 ۳۷۵۶۹۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک میں کوئی چیز (تکافیر وغیرہ) دیکھا ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے داڑھی مبارک سے الگ کر دیا اور آپ ﷺ کو دکھایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوالیوب سے ناپسندیدہ چیز کو دور رکھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۷۰۔ "مسند ابی یوب" رضی اللہ عنہ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اپنے اوپر قرض ہونے کی شکایت کی تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی خاص دلچسپی نہ دیکھی اور وہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: میرے بعد مغرب مال و دولت کی فراوانی دیکھو گے پوچھا: تمہیں کس چیز کا حکم دیا ہے؟ جواب دیا: صبر کا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس تم بھی صبر کرو ابوالیوب رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! اسلئے تم سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا پھر ابوالیوب رضی اللہ عنہ بصرہ آئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس قیام کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا گھر خالی کیا اور کہا: میں بھی آپ کے ساتھ اسی طرح کروں گا جس طرح آپ نے (ہجرت کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: گھر میں جو کچھ ہے سب تمہارا ہے نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوالیوب رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار درہم اور میں ملک بھی دیئے۔ رواہ اللہ و ابنی وابن عساکر
 ۳۷۵۷۱۔ عمارہ بن خزیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے حج فرمایا کہ اے جماعت انصار! تم لوگ مغرب میرے بعد مال و دولت کی فراوانی دیکھو گے اس وقت تم صبر کا درس لیا تم سے نہ چھوڑنا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حج فرمایا اور سب سے پہلے اس کی تصدیق کرتا ہوں ابوالیوب رضی اللہ عنہ بولے: کیا اللہ اور اس کے رسول پر جرات ہے؟ میں اس سے بھی بات نہیں کروں گا اور کیا میرے گھر کی چھت نے رسول اللہ ﷺ کو اور مجھے پناہ نہیں دی تھی۔
 رواہ یعقوب سلیمان وابن عساکر

حضرت ابو ثعلبہ خنی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۲۔ ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے شخص کے پاس بھیج دیں جو اچھی طرح سے میری تعلیم و تربیت کر سکے چنانچہ آپ نے مجھے ابو سعید بن ابی جراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جو اچھی طرح سے تمہاری تعلیم و تربیت کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت ابو صفرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۳۔ محمد بن ابی طالب بن عبد الرحمن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے آپ کو اجداد سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو صفرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کریں ابو صفرہ رضی اللہ عنہ نے زور رنگ کا جوڑا زیب تن کر رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں ظرافت حسن و جمال اور فصاحت و بلاغت سے نوازا رکھا تھا جب نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو ان کا حسن و جمال نہایت دلکش لگا اور فرمایا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں قاطع (ڈاکو) بن سارق (چور) بن ظالم بن عمرو بن مرو بن حلتام بن جلد بن شکمر بن جلد جو کہ ہر طرح کی کشتی کو لوٹ لیتا ہے اور میں ملک بن ملک ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارق و ظالم کو چھوڑو تم ابو صفرہ ہو۔ ابو صفرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول

حضرت ابواسمٰء رضی اللہ عنہا

[illegible]

ایک نامعلوم صحابی رضی اللہ عنہ

۳۰۵۸۲۔ نبی بن شرع کہتے ہیں مجھے بلکہ یہ کہ ایک شخص نے اپنے والد سے عرض کی کہ میں نے اس نے اس وقت میں میں
 ہندوئی طریقہ پر اور اپنی میں جاننا کہی وہ شخص کہے ہیں (جو غریب و فردوس کی باتیں کر رہے ہیں) چنانچہ غریب و فیلے
 والے سے کہہ دے میں سے ساتھ ساتھ اچھی طرح سے کرو میں نے وہی دل میں کہا یہ وہی بائیں ہے جو لوگوں کو کھانا دے گا یہ وہی
 ہے؟ جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک خوبصورت شخص ہے پیشانی کشادہ ہے سنو اس کا ایک بار ایک بار بھٹوں میں جیتے
 سے نہ تکتا ہوں کی بار ایک ٹکڑے جو کہنے میں امانت کی خرابی تھی ہے۔ اس نے اور دھڑلے پائے پڑے۔ کچھ تھے ہمارے
 قریب آ کر اور اسلام میں ہم کو جواب دیا اس شخص نے کہ اگر یہ اور کچھ دیا اس نے تو ہے علی ہادیار رسول اللہ آپ اس
 سے نہیں میرے ساتھ حالت اچھی طرح کہ اس نے ساتھ بڑھایا اور بڑھایا تھوڑے اصول تھوڑی ملکیت میں میں امید کر رہا ہوں کہ
 اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن امانت کروں اور مجھ سے کوئی شخص مال کا مطالبہ نہ کرے نہ جہان کا مطالبہ نہ کرے نہ وہی اور میں سے کا مطالبہ نہ کرے
 آپ کی کائنات کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو چاہے میں اس کی پیدا کرے جو غریب نے میں آسانی دیا کہ اس نے اس کی بے لوث
 کر کے سب کچھ۔ حدود و حدود سے اس کے اور سمجھتے تھے۔ تھے نہ تھے نہ تھے۔ اس شخص نے اس کے بعد اس کی قسم میں اس کے پیچھے
 ضرور جا اس کا یہ قیامت اچھی اچھی باتیں کرتا ہے میں اس کے پیچھے جوں قریب پہنچے پر کہیں اس کے بعد اس نے پوری طرح نہ ہی صرف ضرور
 کہا کیا جانتے ہو کہ میں سے کہا تو ہی وہ شخص ہے جو لوگوں کو کھانا دے گا یہ باتیں ہیں اور اسے اور اس کے آبی دین سے انہیں روک دیا
 ہے اس نے جواب دیا یہ اللہ کا قسم ہے میں نے کہہ تھوڑی امانت کیا ہے؟ جواب دیا میں اس سے بعد اس کے اللہ کی قسم دے رہا ہوں میں
 نے کہا تم نہیں جانتے کہ اگر اس نے ہوا وہ ہوا تو تم کو بھی وہی اللہ کے دو کوئی مفید نہیں اور جو اللہ کے۔ اس میں سے تھوڑا قدرتی ہے جو یہ دہلی
 کہا ہے اس پر انہیں امانت دہلی کا کھانا دینا اور کھانا دینا تو وہ میں نے تم چھوڑا کہ تو کیا ہے؟ جواب دیا ہوا ہے کہ وہ اللہ کے دین کے لئے
 جتنا تم چاہنا اس لئے کہ میں نے کہا بہت اچھی تعلیمات ہیں ان کی تم دعوت دیتے ہو یہ شخص جتنا ہے۔ چنانچہ غریبوں میں پر کھانا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کو کوئی چیز نہ تھی نہیں تھی بلکہ یہی کھانے کھانے ہوئی کہ کھانا پانی بلکہ یہی نہیں پائے تھے کہ کھانے چاہیے اور اللہ میں اور تمام انسانوں
 سے زیادہ محبوب ہو گئے فرمایا کھانے ہو اس نے عرض کی کہ میں ہاں یہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم میں ابھی ایک پانی پر جا رہا ہوں اس لئے کہ اس نے اس میں
 میں میں انہیں اسلام کی دعوت دینا ہوں ابھی امید۔ کہ وہ آپ کی یہ دعوت اختیار کریں گے آپ لینے۔ لیکن یہ دعوت صرف دینی ہے۔ میں
 نے ان کو تو اس کو دعوت دینی چنانچہ وہ سب دیکھ کر تھیں اسلام لے آئے اور دعوت کرتے وقت رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اس شخص نے یہ بات چھوڑا۔

دروازہ: بعضی اسی عساکر

باب فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن

مجموعات و متفرقات

مجموعات

۳۷۵۸۳ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام ابی بکر ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

متفرقات..... ام سلیطہ رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۴ ابراہیم بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ محرموں میں چادر میں تنہا کس ایک عہدیہ کیا اور باقی بیچ گئی بعض لوگوں نے کہا: اے امیہ! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جو آپ کے نکاح میں ہے یعنی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے اس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سلیطہ اس چادر کی لیاؤ وہ مستحق ہے ام سلیطہ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سلیطہ اعدہ کے دن ہمارے لیے خطبیں پھر پھر کر لاتی تھی۔

رواہ البخاری و ابویعقوب فی التحلیۃ و ابوعبدو فی الاموال

اہلیہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۵ سفیان کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی ہے کہ وہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کچھ خاص توجہ نہ دی اس پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ قہر ہوئے اور بولے: تو نے ایسا اور ایسا کیا ہے میں نے تجھے روا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے یہی نے جواب دیا: آپ اس پر قادر نہیں ہیں۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: اے امیہ! میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر قدرت دے رکھی ہے۔ یہی بولی: کیا تم مجھ سے اسلام کی دولت چھیننا چاہتے ہو جواب دیا: نہیں۔ بولی: پھر مجھے اس کے بعد کوئی پروا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے! اسلام تمہارے دل میں رہی بس گیا ہے میرا خیال ہے کہ اسلام تمہیں جنت میں داخل کر کے چھوڑے گا۔

رواہ ابن الساریک

حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۶ مشکوٰۃ بن حبیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا پیغام نکال بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیٹی کے منہ ہونے کا عذر بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے نہ بھیت کے ارادہ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن سوائے میرے سنی علق کے ہر جسم کا کسی علق منقطع ہو جائے گا ہر اولاد کے عصب کی نسبت والد کی طرف ہوتی ہے سوائے قہر رضی اللہ عنہا کی

اولاد کے نو بیس ان کا باپ اور ان کا عصب ہوں۔ رواہ ابو نعیم، لم یسمعہ المعروف وابن عساکر
فائدہ:..... عصب سے مراد گوشت پوست میں شریک رشتہ دار۔

۳۷۵۸۷۔ ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہ سے نکاح کا
پیغام بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے اپنی بیٹیاں جعفر کے بیٹوں کے لیے وقف کر دی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:
اے علی اپنی بیٹی سے میرا نکاح کرو واللہ کی قسم! اس طرح زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ سے بڑ کر تمہاری بیٹی سے حسن سلوک رکھے۔ حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے کہا: میں نے نکاح کروایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ اور منیر کے درمیان مہاجرین کی مجلس میں آئے وہاں علی رضی اللہ عنہ
زید، طلحہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے چنانچہ آفاق و اطراف سے جو خبر آئی (یا کوئی اہم امر پیش آتا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور انہیں خبر دیتے اور ان سے مشورہ لیتے چنانچہ اس روز بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
یہاں تشریف لائے اور فرمایا: اتفاق کرلو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: امیر المؤمنین! کس پر اتفاق کر لیں؟ فرمایا: اس بات پر کہ علی بن ابی طالب
کی بیٹی سے میرا نکاح ہو چکا ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان سنا شروع کر دیا کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب اور ہر خلق ختم
ہو جائے گا مگر میرا نسب اور خلق باقی رہے گا میں نبی کریم ﷺ کا صحبت یافتہ ہوں لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرا تعلق اور نسب آپ سے بڑا رہے۔

رواہ ابن سعد ورواہ ابن راہویہ مختصراً ورواہ سعید بن منصور تسامیہ
۳۷۵۸۸۔ عبد الوہاب بن محمد اپنے والد سے عطا فرمایا اس کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا
چالیس ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ رواہ ابن سعد ورواہ ابن عدی والہی عن اسلم وابن ابی شیبہ ورواہ ابن عساکر عن انس وجابر

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۹۔ ضمیرہ بن سعید کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بہت ساری چادریں لائی گئیں جس میں ایک عمدہ اور کھلی چادر بھی تھی بعض
صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اس چادری کی قیمت اتنی اور اتنی ہے (یعنی یہ چادر بہت قیمتی ہے) یہ چادر عبد اللہ کی بیوی منیبہ بنت ابی عبیدہ کو دے دی
جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کی نفی ثی شادی ہوئی ہے میں ابن عمر کے پاس نہیں جاتا لیکن میں یہ چادر ایسی عورت کو بھیجتا ہوں جو اس
سے زیادہ فائدہ دے اور وہ ام عمارہ منیبہ بنت کعب ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میں نے جب بھی داکیں یا بایکس دیکھا
میں نے ام عمارہ کو اپنے سامنے لڑتے ہوئے پایا۔ رواہ ابن سعد ورواہ ابو الفدی

حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۰۔ ابو خالد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ام کلثوم بنت ابی بکر سے نکاح کرنے کا پیغام
بھیجا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اس کے تعلق آپ سے ہم کہاں جا سکتے ہیں چنانچہ ام کلثوم کو اس کی خبر ہوئی وہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا کے پاس آئی اور بیٹیں آپ میرا نکاح عمر سے کرانا چاہتی ہیں جو کھانے کی بجائے مجھے بھوسہ کھلانے کا میں تو ایسے جوان سے نکاح کرنا
چاہتی ہوں جو مجھ پر دنیا کا دریا بہا دے اللہ کی قسم اگر آپ نے ایسا کر دیا تو میں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاؤں گی اور خوب شور مچاؤں گی
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر بن العاص کو پیغام بھیجا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بات کرو انھوں نے حاجی بھری پھر عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور گفتگو کی پھر بولے: اے امیر المؤمنین! آپ شادی کرنا چاہتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں۔ پوچھا: کس سے؟ فرمایا:
ام کلثوم بنت ابی بکر سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! میں یہی دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکی اپنے والد کے پاس جا کر ہر دن شکایت کرتی ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ نے انھیں اس کا حکم دیا ہے چنانچہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

سے شادی کر لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کے پردہ کے قریب ہو کر ایک بات کروں۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے (ایک عظیم) نوجوان سے شادی کی ہے۔ رواہ ابن عساکر

ام کلثوم زوجہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۱ عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد سے وہ اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے وہ بے سرو بے دست معنوں میں رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں کھنکھی کر رہی تھی آپ نے فرمایا: اے سرور! ام کلثوم کو کون بیکام نکاح بھیج رہا ہے؟ جواب دیا: طلحہ اور قلاں اور عبدالرحمن بن عوف۔ فرمایا: تمہارا عبدالرحمن کے بارے کیا خیال ہے؟ وہ مسلمانوا! کا سردار اور افضل آدمی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے نکاح کو اچھا نہیں سمجھتے جو باعث تکلیف ہو یا پھر ہم اس سے اس کے بچا کی بیٹی شیبہ بنت زعدہ کے طلاق کا اس سے مطالبہ کرنے لگیں (یہ بھی ہمیں پسند ہیں) رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ بات دہرائی میں نے بھی اپنی بات دہرائی پھر آپ نے سر بارہ بات دہرائی اور فرمایا: اگر ام کلثوم کا نکاح کر دیا جائے وہ اپنا حصہ پائے گی اور خوش و راضی رہے گی اتنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: اے بری عورت! کیا تو سستی نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے کیا فرماتے ہیں؟ سرور رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: میں نے اپنے ہاتھ دھو کر صاف کیے اور ام کلثوم کے پاس پہنچی اور اسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا چنانچہ ام کلثوم نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو بیچا مہجج کر لیا اور ان دونوں نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کرادی ام کلثوم کہتی ہیں: بخدا! میں نے اپنا حصہ پایا اور میں خوش بھی رہی۔

رواہ ابن عساکر

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۲ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا میں نے اپنے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ ﷺ کے لیے زور اور تیار کیا تاہم میں نے اس کی کوئی چیز نہ پائی جس سے آپ کے زور اور پانی وغیرہ کو بانڈھوں۔ میں نے والد کو تم سے عرض کیا اللہ کی قسم میں نے کوئی چیز نہیں پائی جس سے یہ بانڈھتی سوائے اپنے کمر بن کے۔ والد نے فرمایا: کمر بند کو دو حصوں میں پھاڑو ایک سے پانی والا برتن باندھ دو اور دوسرے سے زور اور اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو "ذات الطاقین" کہا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۳ ام خالد بنت خالد بن سعید کہتی ہیں: میں نے سب سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی۔

رواہ ابن ابی ذؤؤب فی البعث وابن عساکر

حضرت سبیحہ غامدیہ بقول بعض آمنہ رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۴ "منہ بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ" حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو غامہ یہ رضی

حضرت سمیہ ام مہاجر رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۷۔ مجاہد کی روایت ہے اسلام میں سے سب سے پہلے مہاجر رضی اللہ عنہ کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کو شہید کیا گیا ابو جہل نے ان کی شہادت میں پھانسی لگا کر انہیں شہید کر دیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۸۔ مجمع بن عمار کی روایت ہے کہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا انیس بن قناد رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ انہیں رضی اللہ عنہ مروہ اہل میں شہید کر دیئے گئے پھر حضرت خنساء رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کا نکاح قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے کر دیا جسے خنساء رضی اللہ عنہا ناپسند کرتی تھی چنانچہ خنساء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے شکایت کی آپ نے یہ نکاح رد کر دیا اور ابولہب رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا اور سائب بن ابی ہابہ رضی اللہ عنہ کو ختم دیا۔ رواہ ابونعیم

حضرت صفیہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۹۔ اسحاق عزمی ام مروہ بنت معمر بن زبیر بن عوام و آپ کے والد جعفر بن زبیر سے دو اپنی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب سے روایت نقل کرتے ہیں صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل گئے مجھے اور دوسری عورتوں کو مسجد کے پاس ایک نیلے پر بیٹھے چھوڑ گئے ہمیں اس مسجد میں داخل کر گئے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ ایک یہودی مسکے پر چڑھ کر ہماری طرف آنے لگا حتیٰ کہ ایک نیلے سے نمودار ہوا میں نے حسان بن ثابت سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور اسے قتل کرو حسان رضی اللہ عنہ بولا یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ اگر مجھ سے ایسا ہو سکتا تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان کا رنڈا میں نے کہا: اچھا پھر تم کو میری زور سے باندھ دو حسان رضی اللہ عنہ تم کو باندھ دوئی اور میں یہودی کی طرف گئی اور اس کا سر کاٹ لائی میں نے کہا یہ سزا تھا کہ یہودیوں کی طرف پھینک آؤ تا کہ وہ اوپر آئے کی جسارت نہ کر سکیں وہ سمجھتے ہیں کہ محمد نے اپنے اہل و عیال میں اپنے پیچھے کوئی مرد نہیں چھوڑا اور تا کہ انہیں کسی مرد کی موجودگی کا یقین ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۰۔ ابن اسحاق، یحییٰ بن عمار بن زبیر و اپنے والد سے حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم (عورتیں) حسان بن ثابت کے ساتھ فارغ کے قلعہ میں تھیں جبکہ نبی کریم ﷺ خندق میں تھے یکا یک ایک یہودی آیا اور قلعہ کے ارد گرد پھر کاٹنے لگا ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ ہماری تنہائی کی خبر کا فروں کو نہ کر دے میں نے حسان سے کہا نیچے جاؤ اور اس یہودی کا کام تمام کرو کہیں یہ ہماری تنہائی کی خبر افشاء نہ کر دے حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ابنت عبد المطلب اتم جانتی ہو کہ میں اس قابل نہیں ہوں صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ہمت کی ہاتھ میں ایک ستون لیا اور نیچے اتر گئی اور اسے قتل کر دیا میں نے پھر حسان سے کہا: جاؤ اور اس کا سازو سامان اتار لاؤ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۱۔ ضحاک بن عثمان خزاعی کہتے ہیں: جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ اور یہودی کا واقعہ ہمیں (صحابہ رضی اللہ عنہم و) پہنچا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (زور زور سے) منے۔ حتیٰ کہ میں نے ان کی منگھلی ڈالیں دیکھیں کہ ان میں نے آپ کو اس طرح ہتھے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۲۔ مسند زبیرؓ حسن خضرومی ام مروہ کی سند سے ان کے دادا زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے عورتیں

اللہ کے بند عبد بن علی نے پیچھے تاراج کر چھوڑیں ان میں حبیب بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھیں اور لوگوں کے ساتھ مسلمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بیوز اچھا بچہ آپ شہک آیا اور عمرو بن لوی میں مہنا چاہتے تمام نبیہ رضی اللہ عنہا نے مسلمان سے کہا تمہارے پاس ایک مرد آ گیا ہے مسلمان نبی اللہ عنہ نے مسرت و کرم کا مظاہرہ کیا اور انکا ذکر کیا خود حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تلواریں اور شمشیر کے اے وری تھیں سے وہ غنڈہ باز بعد اسی ان کی نورس بن اللہ کی بیوی بنی آپ نے حبیبہ رضی اللہ عنہا کو بل فیمنست سے دھریا حبیبہ کا مردوں کو کہہ دیا تھا سر و دھن عساکر

حضرت عائشہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ

۶۰۳ء عیسیٰ بن عبدالمطلب بن ہاشم کے تھے جیسے اے علقہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہا عبدالمطلب بن ابی کبار رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا تھیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے عائشہ کو کافی سارا مال دیا کہہ کھا تھا اور شرط یہ نہ کی تھی کہ ان بعدہ علقہ کی اور صفہ ثانی نہیں کرے گی نہ حبیبہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے رخصت ہو گئے نہ نہایت عمر و نفی اللہ عنہ نے عائشہ کو پیغام بھیج کر تو نے اللہ تعالیٰ کے حکاں کر کے نکھوٹا لیا اور تمام کر دیا ہے لہذا ایسا ہوا بل عبد اللہ کے دائروں کو دیکھا کر داور شادی کر دیا کہ نہ مال و دلی اور باپ بزرگ رضی اللہ عنہ نے انھیں بقیہ مال ان کی بیوی سے لیا اور پول حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ لکھ کر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا دو ہزار سہ

۶۰۳ء علی بن ابی طالب نے روایت ہے کہ علقہ بنت زید عبد اللہ بن ابی کبار رضی اللہ عنہ سے نکاح میں تھیں حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تھیں اور علقہ پر شرط نہ کر دی کہ ان کے بعد کسی سے نہ شادی نہیں کرے گی چنانچہ عائشہ بن عثمان کے بیٹے کی جبکہ مردوں کے پیغام کے پیغام ملے اور وہ نکاح سے انکار کر گئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عائشہ کو لے کر اس کا ذکر کیا اور کہا عائشہ کو میرا بیٹا نکاح دانی نے بچی دیا عائشہ نے پھر انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دلی سے کہا اس سے میری شادی کر دیا چنانچہ دلی نے شادی فرمادی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ عائشہ کے پاس آئے اس کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا آخر عمر رضی اللہ عنہ اس پر غالب آ گئے وہ حبیبہ کو نبی دے دیا اور ان کے پاس فرمایا: اے عائشہ! اس عورت پر آف ہے پھر اس کے پاس سے غصہ نکلتا اور میرے کچھ لوگوں کے لیے اسے لے کر آئی چھوڑ دو اور اس کے پاس نہ آنے چاہیے علقہ نے اپنی باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجی کہ تشریف لائیں میں آپ کے لیے تیاری کرتی ہوں۔

روایت ابن سعد و احمد و مسند

قلیہ رضی اللہ عنہا

۶۰۵ء قلیہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لیے شروع اسرار میں محمد سے نقل قلیہ بنتی میں محمد بنی ایک مہین کے پاس آئی جن شیطان میں جلاوی ہوئی تھی اسے شہ ماٹے سے اس کا وعدہ آیا اور جو اس نے قلیہ کا پیغام دیا وہاں پہنچے مرنے میں ہوئی اور کون ہے؟ جواب دیا وہ حضرت بنو من شیبی ہے اور آج صبح کمر بن وائل کے ساتھ رحا بنہ جڑے گئے ہیں اس سے قلیہ بنتی ہیں میں بھی ان کے ساتھ ہوتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر آپ نے ان کو لکھ کر غار پر حار ہے پھر طرح طرح ہو گئی تھی سارے آسمان پر ہلکے رہے تھے اور بارش کی کی وجہ سے مرادیکہ دوسرے کو نکلی پھان نکلتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس سے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ تم جاہلی کی کوئی کون کرنے والے پر مجھے دولت کر سکے جو ابھی تک رفتی حیات سے گریزاں ہے۔ مگر کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بولا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سامنے پارہوں میں مسکن تھا ہر اس جیوتی سامتی کے تلاش میں رہا ہوں جب سے تم نے اس کی تعریف کی تھی میں نے کہا جب میں نے اس کی اہمیت سے تو میں نے نہایت ضائع بھی نہیں کر دیا۔

روایت ابو نعیم

حضرت فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۷۶۰۶ شہر لڑائی فی القلاب ابو عباس احمد بن سعید بن معدان (مرو میں) احمد بن محمد بن مروہ اوہ اپنے والد اور چچا سے وہ اپنے والد اور بن مصعب سے سعید بن مسلم بن قحیہ علی بن موسیٰ ولی عبد امیر المؤمنین ابو العباس وہ اپنے والد محمد بن علی سے ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ حسین بن علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور محمد بن علی اپنے والد سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا شمار ان مورتوں میں ہوتا ہے جنہوں نے عید المطلب کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کی پرورش اور تربیت کی جب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی قمیص میں لٹکن دیا ان کی نماز جنازہ پڑھائی ان کے لیے استغفار کیا اور مائے غیر کی اور جب انھیں قبر میں رکھا گیا تو نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ (تھوڑی دیر کے لیے) قبر میں لیٹ گئے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے آپ نے ایسا کسی کے ساتھ نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنی قمیص میں انھیں لٹکن دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ میں ان کی قبر میں اس لیے گیا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے تخفیف فرمائے۔

۳۷۶۰۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کی وفات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی قمیص میں لٹکن دیا، ان پر نماز جنازہ پڑھا اور سر بخیر میں کہیں۔ پھر آپ قبر میں اترے اور ہاتھ سے یوں اشارے کیے جسے آپ قبر میں توسیع کر رہے ہوں۔ پھر قبر سے باہر نکل آئے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے آپ نے مٹی پھر مٹی قبر میں ڈالی جب آپ چل پڑے مگر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے آپ اس عورت کے ساتھ دو کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کسی عورت کے ساتھ نہیں کیا آپ نے فرمایا اے میری عورت میری حقیقی ماں کے بعد ماں کا درجہ رکھتی ہے ابو طالب کا میرے ساتھ بہت چھارہ رہا ہے ان کا سر خوان بچتا تھا جس پر ہمیں جمع کیا جاتا یہ عورت ابو طالب کے ہاں فضیلت والی عورت تھی جبرئیل امین نے مجھے اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ یہ اہل جنت میں سے ہے مجھے جبرئیل امین نے یہ خبر بھی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سر ہزار فرشتوں کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

رواہ المستدرک للحاکم ۱۰۸/۳

۳۷۶۰۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب فاطمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ و محترمہ کا انتقال ہوا رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتار کر انھیں پہنائی اور پھر ان کی قبر میں لیٹ گئے جب قبر پر مٹی ڈال دی تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کسی کے ساتھ نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنی قمیص اسے پہنائی ہے تاکہ وہ جنت کے کپڑے پہنے اور میں اس کے ساتھ قبر میں لیٹا ہوں تاکہ قبر کی بھٹی میں تخفیف ہو یا ہاشم ابو طالب کے بعد اس عورت نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة والنبی و مسند حسن

حضرت صفیہ بنت حبیب ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

۳۷۶۰۹ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اچھے اخلاق کسی کے نہیں دیکھے چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مجھے رات کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ مجھے اگٹھ آنے لگی آپ مجھے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور فرماتے اے بنت حبیب رک جاؤ پھر فرماتے اے صفیہ! جو کچھ میں نے تمہاری قوم سے کیا ہے میں اس کی تم سے معذرت کرتا ہوں چونکہ تمہاری قوم نے مجھے یہ کہا اور یہ کہا۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۷۱۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جو شخص ان دونوں سے ان کے باپ اور ماں سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

رواہ الترمذی و عبد اللہ بن احمد بن حنبل و نظام الملک فی امالہ و ابن الجار و سعید بن منصور
۳۷۱۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ جنت میں سب سے پہلے میں فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم داخل ہوں گے میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے بچن بھی جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔ رواہ الحاکم
۳۷۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ہم اہل بیت سے محبت کرتا ہے وہ فخر کے لیے چادر تیار کرے یا فرمایا: کہ وہ اپنے لیے پانچ چادر کرے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۱۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جسے وسیلہ کہا جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ اس درجہ میں اور کون کون تیار کرے گا؟ فرمایا: علی فاطمہ حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین۔ رواہ ابن مردودہ

۳۷۱۷۔ حدیث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری ماں نے مجھے پوچھا: تم کب سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے۔ میں نے کہا: اتنے عرصہ سے۔ میں نے کہا: مجھے اجازت دے دو کہ میں آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور پھر میں آپ سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ میرے لیے اور تمہارے لیے استقذار نہ کر لیں چنانچہ میں نے آپ کے ساتھ مغرب اور پھر عشاء کی نماز پڑھی لوگ مسجد سے چلے گئے اور کوئی بھی نہ رہا چنانچہ آپ پر کوئی خاص کیفیت ظاہر ہوئی جب یہ کیفیت چھٹ گئی تو آپ نے میری آواز پکار کر کہا: یا علی! اے اللہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیوں آئے ہو؟ اے اللہ! یہ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے۔ یہ فرشتہ نازل ہوا ہے جو اسے قتل نازل نہیں ہوا، یہ اپنے رب تعالیٰ سے اجازت لیتا ہے کہ مجھ پر سلام پیش کرے رب تعالیٰ نے اسے اجازت دی اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بطنی مورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے نور جانوں کے سردار ہیں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۱۸۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو شخص تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا جو تمہارے ساتھ سلامتی میں رہے گا میں بھی سے سلامتی کی نوید سناتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبہ و الترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و الطبرانی و الحاکم و الطبیاء
کلام: حدیث الضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الاخطار: ۷۸۔

۳۷۱۹۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آپ نے دوسرے فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۰۔ زید بن حبان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان غم نامی چشمہ پر تھے آپ نے حمد و ثناء کے بعد وضو کی اور پھر فرمایا: اے اللہ! اے لوگو! میں انتظار کر رہا ہوں کہ میرے پاس میرے رب کا قصدا آئے میں اس کی بات قبول کروں میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے انہیں ہدایت اور اچانکی ہے کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو آپ نے ہمیں کتاب اللہ کی ترقیب دی اور اس پر ابھارا۔ پھر فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں آپ نے تمہیں بافرمایا: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے تو ہیں لیکن اہل بیت وہ لوگ بھی ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے پوچھا گیا: وہ کون ہیں؟ جواب دیا: وہ آل عباس، آل علی، آل فخر، آل آل فہر ہیں پوچھا گیا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۱۔ زید بن حبان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے

کلام: حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عبا بعد ربیع ہے جو غالی شیعہ ہے۔

۳۷۶۲۔ محمد بن اسحاق نافع مولائے ابن عمرو بن عمر رضی اللہ عنہما اہلحدیث تھیں عمار رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ بہت اہل لب و لہجہ تھے کہ حدیث منورہ آئی اور نافع بن عوفی کے گھر گھر میں چنانچہ بن زریق کی عورتیں اس کے پاس بیٹھیں اور کہنے لگیں یہاں لہجہ کی جتنی ہے جس کے بارے میں "تخت پدا ابی لہج و لب" نازل ہوئی ہے سو تمہاری ہجرت اسے قطع نہیں پہنچائے گی ورنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور روئے لگی اور آپ سے عورتوں کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے وہ کوٹھلی دی اور فرمایا: بیٹیں بیٹھی رہو آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھانی پر تھوڑی دیر کے لیے منبر پر بیٹھے پھر فرمایا: اے لوگو! مجھے میرے اہل بیت کے متعلق کیوں اذیت پہنچائی جاتی ہے؟ اللہ کی قسم میری شفاعت میرے قریبہ اور اہل کو بائے حق کی کہدہ اور حکم نامہ اور سلب کو انہیں قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہوگی۔ رواہ الدہلیسی

۳۷۶۳۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ان کے پاس تھے اسے میں خادمہ آئی اور بولی، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت کے لیے ذرا لالچ ہو جائے میں انھیں گھر کے ایک کونے میں چلی گئی علی فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو آپ نے گود میں اٹھایا ایک ہاتھ سے علی رضی اللہ عنہ کو پکڑا اور اپنے ساتھ چمٹا لیے دوسرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا اور اپنے ساتھ چمٹا لیا اور اسی سیدہ چادران پر ڈال دی پھر فرمایا یا اللہ! ان کا تمہارا کپڑا ہے پاس رکھنا کہ دوزخ میں میں اور میرے اہل بیت کا مرتبہ تیری طرف ہے میں نے آواز دی یا رسول اللہ! میں بھی ہوں فرمایا اور تو بھی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۶۴۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اپنے خاوند اور بیٹوں سمیت میرے پاس آنا فاطمہ رضی اللہ عنہا انہیں لے کر آئیں رسول اللہ ﷺ نے ان پر اپنی چادر ڈالی جو خیر سے پانی تھی پھر اپنے ہاتھ انھیں پکڑا اور فرمائی یا اللہ! یہ لوگ آگ میں ہیں اپنی رشتیں اور یہ تمہیں آگ میں لے کر آئے ہیں جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر نازل فرمایا میں بلاشبہ تو خدوا اور بزرگی والا ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے چادر اٹھائی تاکہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں لیکن رسول اللہ ﷺ نے چادر میرے ہاتھ سے کھینچ لی اور فرمایا تو خیر دیکھائی پر ہے۔ رواہ ابویعلیٰ والیہ عساکر

۳۷۶۵۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک بار وہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو لیا اور دوسرے بار وہیں حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کو اور پھر ان پر اپنی سیاہ رنگ کی چادر ڈال دی علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا اور فرمایا یا اللہ! میرا اور میری اہل بیت کا تمہارا تیری طرف ہے نہ کہ دوزخ کی طرف ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: اور میں بھی۔ فرمایا: اور تو بھی نہ وہ الطبرانی

۳۷۶۶۔ "مسند علی" میں ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اسلام بچا ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اس کے بال و پر ہدایت ہے اس کی زیست حیا ہے ورنہ اس کا ستون ہے عمل صالح اس کی اصل اور جز ہے میری اور میرے اہل بیت کی محبت اسلام کی بنیاد ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۷۔ "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چھ مہینے تک فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے رہے آپ نماز فجر کی لیے جاتے تھے گزرتے وقت آپ فرماتے اسے اہل بیت تمہارے اوپر رحمت نازل ہو۔ اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم نے گندگی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۶۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تھریب لائے آپ نے چادر بچھائی اس پر خود بیٹھ گئے علی فاطمہ حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بھی پر بٹھایا پھر آپ نے چادر کا کونا پکڑا اور اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا یا اللہ! ان سے راضی رہ جیسا کہ میں اس سے راضی ہوں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

فضائل اہل بیت مفصل..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ

۳۷۶۳۳..... "مسند صدیقی" عقیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے کچھ دنوں بعد میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمر کی نماز پڑھتے جا رہا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں چل رہے تھے اسے میں بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور دونوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کانوں پر ہاتھ لایا اور فرمایا:

بابی شبہ بالسی لبس شبہا بعلی

یہ لڑکا جو کہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہے نہ کلی کے مشابہ ہے اس پر میرے ہاں باپ خدا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کچھ کر فخر میں رہے تھے۔ روایہ ابن سعد واحمد بن حنبل وابن المدینی والبخاری والشیخانی والحاکم فائدہ..... ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث مرفوعہ کلمہ میں ہے گویا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صورت میں حسن کے مشابہ تھے۔

۳۷۶۳۵..... "مسند علی" حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے یہ قمیص اتارنے والا ہے۔ یعنی

خلافت سے دستبردار ہوگا۔ روایہ الحاکم

۳۷۶۳۶..... "الایشا" ابو اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ بیٹا سر دار ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے مگر یہ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جو اخلاق میں اس کے مشابہ ہوگا اور صورت میں اس سے مشابہ نہیں ہوگا اس

کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا ورنہ میں کو عدل وانصاف سے محروم ہوگا۔ روایہ ابو داؤد وعبید بن حماد فی الحسن

۳۷۶۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: منا کہاں ہے؟ کیا یہاں منہ ہے؟ پنا نچے حسن رضی اللہ عنہ باہر آئے انھوں نے گلے میں کالی مرچ کا پار ڈال رکھا تھا حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پھیلا لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے ہاتھ پھیلا لیے اور انھیں اپنے ساتھ چنانچہ اور فرمایا: میرے ہاں باپ تجھ پر خدا ہوں جو شخص تجھ سے محبت کرتا ہو اس سے محبت کرے۔

روایہ ابن عساکر

۳۷۶۳۸..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور ابو امیہ سلمیٰ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی زبان میں کلمت ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایسی بات مت کہو چونکہ رسول کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے منہ میں تھکا رکھا۔ چنانچہ جس کے منہ میں رسول اللہ ﷺ تھکا روڑیں اس میں کلمت نہیں ہو سکتی۔ روایہ ابن عساکر

۳۷۶۳۹..... "مسند ابی ہریرہ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑا اور ان کی ٹانگیں اپنے گھٹنوں پر ڈال دیں آپ فرما رہے تھے اسے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ۔

روایہ وکیع فی العز و الزہد مرقی بنی الامثال

۳۷۶۴۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کی اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرے۔ روایہ ابن عساکر واحمد بن حنبل

۳۷۶۴۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ جب گھر پہنچے فرمایا کیا یہاں منا ہے؟ حسن رضی اللہ عنہ نہ آئے میں سمجھا فاطمہ رضی اللہ عنہا انھیں بارہنہ رہی ہیں یا تنہا رہی ہیں۔ اسے میں حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے آپ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا اور فرمایا یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت کرے۔ روایہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۶۴۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھ گئے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا:

کا مرضی اللہ نے فرمایا میرے بھائی کے بیٹے کو چوکے مت لگاؤ اس نے جی کہا یا اس کے باپ کا منبر ہے۔

رواہ ابن عساکر وقال ابن کثیر: سندہ ضعیف

کلام: ابن کثیر کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے۔

۳۷۶۲۲۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس منبر پر چڑھ گیا اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے باپ کے منبر سے نیچے اتر جاؤ اور اپنے باپ کے منبر پر چڑھ جاؤ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے باپ کا کوئی منبر نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا جب منبر سے نیچے اترے مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور فرمایا اے بیٹے! تمہیں یہ بات کس نے سکھائی ہے میں نے جواب دیا: مجھے کسی نے نہیں سکھائی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے! اگر تم ہمارے پاس آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تہائی میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دروازے پر ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اندر جانے کی اجازت نہ دی میں وہاں لوٹ گیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بجھ سے ملاقات ہوئی اور فرمایا: اے بیٹے! تم ہمارے پاس کیوں نہیں آئے میں نے جواب دیا: میں آیا تھا لیکن آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے دروازے پر ابن عمر کو دیکھا میں وہاں لوٹ آیا فرمایا: تم میرا اللہ بن عمر کی خصوصیت اجازت کے زیادہ حقدار ہو، ہمارے سردار پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لگایا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو اور میری عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبہ والخطیب

۳۷۶۲۳۔ "مسند علی" فی کی روایت ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھے جب یثربی پہنچے فرمایا اے ابو عبد اللہ میرے کراۓ ابو عبد اللہ فرات کے کنارے میرے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ صلیحین کی طرف جارہے تھے میں نے کہا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں میں نے عرض کیا: نبی اللہ آپ کو کسی نے مسخ کیا ہے آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟ فرمایا: نبی ہاں تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبرئیل امین آئے تھے انھوں نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ فرات کے کنارے قتل کیا جائے گا کیا میں تمہیں وہاں کی مٹی نہ دیکھ دوں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا پھر مٹی اٹھائی اور مجھے دے دی میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ پاسکا حتیٰ کہ آنسو بہنے لگے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل و ابو یعلیٰ واسعد بن المنصور

۳۷۶۲۴۔ شیمان بن عفرم کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کربلا پہنچے میں ان کے ساتھ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس جگہ کچھ شہداء قتل کیے جائیں گے سوائے شہداء بدر کے ان کی مانند شہداء نہیں ہوں گے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۲۵۔ یحییٰ بن مرد عاصم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے رسول اللہ ﷺ نے دونوں صاحبزادوں کو اپنے ساتھ چٹالی اور فرمایا: بلا شہداء اور باعث غل اور باعث سستی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ والرازموزی فی الامثال

۳۷۶۲۶۔ مطلب بن عبد اللہ بن خطاب، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ میرے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی نہ داخل ہونے پائے میں انتظار میں بیٹھ گئی، چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کی درجہ بری روئے کی آواز سنائی میں نے کہا: کہہ کر دیکھو! چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ حسین رضی اللہ عنہ کے سر پر دست شفقت پھیر رہے تھے اور ساتھ ساتھ رورہے تھے آپ نے فرمایا: جبرئیل امین ہمارے پاس تھے انھوں نے کہا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: رہی بات دنیاوی محبت کی میں سوں کرتا ہوں فرمایا: عقر بے تہماری امت اسے (حسین رضی اللہ عنہ کو) ایسی مرز مین میں قتل کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے جبرئیل امین نے کربلا کی مٹی اٹھائی اور نبی کریم ﷺ کو دکھائی چنانچہ واقعہ کربلا کے دوران جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا تو انھوں نے لوگوں سے پوچھا: اس مرز مین کا نام کیا ہے؟

۴۰۰ روپے جواب دایہ زمین لڑاؤ، خاندان پر عمل انداز کے خلاف دیات یہ زمین لڑاؤ، (دفعہ تالیف آواز نہا نشون ہے)۔

[illegible][illegible][illegible]

فتسا فلن سنين كرميلين رضى الله عنهما

[illegible][illegible][illegible]

وحسین رضی اللہ عنہ کے لیے جلد از جلد دو جوڑے بنجیو۔ چنانچہ گورنر یمن نے دو جوڑے پیسے عمر رضی اللہ عنہ نے اکیس پہنچائے۔ رواہ ابن سعد ۳۷۶۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: جو شخص گروں سے اوپر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھنا چاہے وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو گردن سے پیچے اور خوشنوں سے اوپر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھنا چاہے وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔

رواہ الطبرانی وابو نعیم

۳۷۶۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو سر اور گردن سے درمیان چہرے سے دیکھنا چاہتا ہو وہ حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو گردن سے پیچے دیکھنا چاہے وہ حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی صورت اقدس دونوں کو قسم ہو کر چلی ہے۔

رواہ الطبرانی

۳۷۶۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حسن حسین اور محمد کے نام رسول اللہ ﷺ نے رکھے ہیں اور ان کی طرف سے حقیت بھی آپ نے کیا ہے۔ آپ ہی نے ان کے سر موٹے سے اور بالوں کے برابر صدق کیا پھر آپ ہی کے حکم سے ان کی ناف کائی گئی اور ان کے حق بھی کئے گئے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۷۶۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھا تا تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کا نام حرب رکھا ہے۔ فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ جب محمد بن حنفیہ اور میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھا تا تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ان کے نام یہ تھے: شبر، شمیر اور شمیر۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابن ابی شیبہ وابن جریر وابن حبان والطبرانی والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ والبیہقی والصابیہ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الاواب ۱۳۳۔

۳۷۶۷۔ "ایضاً" محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بیٹے کا نام حمزہ رکھا حسین رضی اللہ عنہ کا نام جعفر (ان کے بچنے کے نام پر) رکھا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بایا جب آگے فرمایا: میں نے اپنے ان دو بیٹوں کا نام تبدیل کر دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ان کے نام حسن اور حسین رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو نعیم وابن جریر والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ والبیہقی والصابیہ

۳۷۶۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے جب کہ حسین رضی اللہ عنہ سینے سے نیچے نیچے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے۔ رواہ ابو داؤد الطحاہسی واحمد بن حنبل والنسائی وقال حسن غریب وابن

حبان والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ والبیہقی فی الدلائل والصابیہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۸۹۔

۳۷۶۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ کریم ﷺ جنازہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے ایک چاک حسن اور حسین ازجہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی وہاں موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حسین! حسن کو پکڑو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ حسن پر چڑھائی کر دیا ہے میں حالانکہ وہ بیٹا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل امین کھڑے ہیں وہ کہہ رہے ہیں اے حسین! حسن کو پکڑو۔ رواہ ابن شہابین ومحمد لابن ابی الا ان فیہ الطحاہ

۳۷۷۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارے یہ دونوں بیٹے نوجوان جنت کے سردار ہوں البتہ میرے خاندان اور بھائیوں یعنی محمدی وعلی علیہ السلام کے سردار نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن شہابین

۳۷۹۸) سلمہ بن اکیل کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے متعلق اور اپنے اہل بیت کے متعلق خبر نہ دوں؟ اہل بیتین مجھ سے ہے اور میں اہل سے ہوں۔ دینی بات حسن کی سو دو قسمیں اولی قسم کے لوگوں کی طرف سے ہے یا دشمن اگر سکڑ۔ دینی بات عبداللہ بن جعفر کی سو دو قسمیں اولی قسم کے لوگوں کی طرف سے ہے یا دشمن اگر سکڑ۔ دینی بات عبداللہ بن جعفر کی سو دو قسمیں اولی قسم کے لوگوں کی طرف سے ہے یا دشمن اگر سکڑ۔ دینی بات عبداللہ بن جعفر کی سو دو قسمیں اولی قسم کے لوگوں کی طرف سے ہے یا دشمن اگر سکڑ۔

۳۷۹۹) مسند انس ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسینؑ کو جو انان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابو نعیم۔

۳۷۹۹) مسند برآمد بن عازبؓ حضرت برآمد بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھ سے ہے اور میں اہل سے ہوں لہذا جو کچھ مجھ پر حرام ہے اس پر بھی حرام ہے۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۷۹۹) حضرت برآمد بن عازبؓ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں کھانے کی دعوت دی گئی راستے میں دیکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ ٹھیل رہے ہیں نبی کریم ﷺ کا یہ بھی اللہ جنم ہے آگے بڑھ گئے اور حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اپنے ساتھ پیچھا لگے حسین رضی اللہ عنہ نے اجازت دے کر شروع کر دیا اور پھر پکڑ لیے آپ نے ایک ہاتھ حسین کی ٹھوڑی کے پیچھے رکھا اور دوسرا ہاتھ سر اوپر کاٹنے کے ارمان پھر حسین رضی اللہ عنہ کو لگے لگے لیا اور انھیں بوسہ دینے لگے پھر فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور حسن و حسین دونوں سے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن عمرو

۳۷۹۹) "ایضاً" حضرت برآمد بن عازبؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ام ایمن رضی اللہ عنہا آئیں اور بولی یا رسول اللہ! حسین رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کہیں کم ہو گئے ہیں یہ ایک جگہ دو پہر کا وقت تھا رسول کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور میرے بیٹوں کو تلاش کرو جنہ پر شخص کا جس طرف منہ تھا چل پڑا جب کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چل پڑا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ پیاز کے دامن میں آ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے بیٹے ہوئے ہیں اور سامنے ایک (بیلا) سا پتھر اپنی دم پر کھڑا ہے اور منہ سے گویا آگ کے شعلے نکال رہا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف لپکے اور دو انسانی شکل میں رسول اللہ ﷺ کی طرف مخاطب ہوا اور پھر جس سواری میں جاں گھسا۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں پر دست شفقت بچھرا اور فرمایا: میرے ہاں باپ تمہارے اور قرآن جائیں اللہ تعالیٰ عزت و عطا فرمائے۔ پھر ایک کو اکامیں کا دھسے پھر دوسرے کو اکامیں کا دھسے پھر الٹا میں نے عرض کیا: تم دونوں کے لیے خوشخبری ہے تمہاری سواری بہت اچھی سواری ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اور یہ سواری بھی تو بہت اچھے ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن سلیمان۔

۳۷۹۹) "مسند برآمد بن عازبؓ" کی روایت سے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور انھوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی رکھی تھیں یہ دونوں کرتے چلتے آگے چلتے رہے رسول کریم ﷺ منبر سے نیچے اترے اور دونوں کو پکڑ کر اپنے سامنے کھایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حق فرمایا "الصفا ابو الککم واولادکم فہو" یعنی مال اور اولاد اچھے ہے جب میں نے انھیں دیکھا مجھ سے بہتر نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و قال

حسن غریب الاسنی و ابن ماجہ و ابو یعلیٰ و ابن جریر و ابن حبان و العاکم و السیوطی الطبرانی

۳۷۹۹) "مسند جابر" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت القدس میں حاضر ہوا جب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پیچھے پریشے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے تمہارا وراثت بہت اچھا وراثت ہے اور تم سواری بہت اچھے ہو۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر و فیہ مسروح ابو شہاب الحدادی عن سفیان الثوری قال فی المعنی جعف

کلام: "یعنی میں میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۳۷۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے آپ نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرمایا:

اسے اور یحییٰ بن ابراہیم نے دیکھا ہے وہوں چلوں کی وصیت کرتا ہوں مگر یہ تمہارے دونوں رکن گرام میں ہے اللہ تعالیٰ علی کارماز
تے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ دنیائے رخصت ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میرا ایک رکن تھا مجھ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
دنیائے رخصت ہوئیں فرمایا یہ میرا دوسرا رکن تھا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ والذہبی وابن عساکر وابن الجارود فی حسان بن عساکر واریق والحفہ ضعف
کلام: حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ہمارے منی ضعیف ہے۔

۳۷۶۸۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی بیٹی
پرائی رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے تمہارا لونہ بہت اچھا لونہ ہے اور تم دونوں کا بوجھ بھی اچھا ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاصابۃ ۵۳۷ وامتصا ۱۳۷

۳۷۶۹۰ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو
اپنی بیٹی پرائی رکھا تھا اور آپ چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا تمہارا لونہ بہت اچھا لونہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور دونوں سواری بہت
اچھے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۹۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرا یہ پیٹا سر وار ہے اور اللہ تعالیٰ
اس کے اجر و صلح فرمائے گا ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر صلح کرائے گا مسلمانوں کی اور ہمارے ہاتھوں کے درمیان۔

رواہ ابن عساکر
۳۷۶۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اسے میں رسول اللہ ﷺ تشریف
لائے اور فرمایا میرے پاس میرا بیٹا لاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا بلکہ اس کا
نام حسن ہے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اسے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لاے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا پیدا ہوا
میں نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا بلکہ اس کا نام حسین ہے جب تمہارا بیٹا پیدا ہوا میں
نے اس کا نام حرب رکھا آپ ﷺ تشریف لاے اور فرمایا میرا بیٹا مجھے دکھا اور اس کا نام کیا رکھا ہے میں نے عرض کیا حرب آپ نے فرمایا
بلکہ اس کا نام حسن ہے پھر فرمایا میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں ان کے نام شریعہ اور ضمیر تھے۔

رواہ الطبرانی
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۳۳۔

۳۷۶۹۳ "مسند جہنم غیر منسوب" ذوالکادریہم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین
نوجوانان جنت کے سرور ہیں۔ رواہ ابن من و ابو نعیم وابن عساکر

۳۷۶۹۴ حدیث ابن ابیہان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار دیکھے ہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ! چہرہ اقدس سے آج خوشی دوسرے کے آقا بے شک رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے خوشی اور سرور کیوں نہیں ہو میرے
پاس جبرائیل امین آئے تھے انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سرور ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۷۶۹۵ "ایضاً" میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک رات بسر کی میں نے آپ کے ہاں ایک شخص دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے
(اسے) دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جی ہاں آپ نے فرمایا یہ فرشتہ ہے جب سے مجھے مبعوث کیا گیا ہے یہ میرے پاس ہاں ہاں
نہیں ہوا آج رات میرے پاس آیا ہے اس نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نوجوانان جنت کے سرور ہیں۔ رواہ الطبرانی
۳۷۶۹۶ "ایضاً" میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ نے مشائخ کی نماز پڑھی

اور پھر باہر نکل گئے پھر فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا ہے جس نے اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کی تھی کہ میرے پاس سلام پہنچا لے اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ حسن اور حسین کو جو ان جنت کے سردار ہیں۔ روواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۹۵ "مسند یحییٰ بن یوسف" میں "ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کا طہر رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس ٹھہرے اس جگہ میں حضرت حسن یا حضرت حسین باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا: کچھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اسے چھوئی آنکھ والے لو پر چڑھ چڑھ کر آپ نے اسے اٹھائی سے پکڑ لیا پھر آپ کے کانہ سے پرچہ نکال کر پھر دوسرے پرچہ حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو باہر آیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: مہاجر میرے والدین کچھ پر فدا ہوں۔ چھوئی آنکھ والے لو پر چڑھ کر آپ نے بچے کی اٹھی پکڑی اور اسے بھی کانہ سے پرچہ نکال دیا۔ پرچی کریم ﷺ نے دونوں کی گردنیں پکڑیں اور ان کے منہ اپنے منہ مبارک کے ساتھ لگائے پھر فرمایا: یا اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ روواہ الطبرانی عن ابی ہریرہ

۳۷۹۸ "مسند ثواب ابی السائب" کتاب ابی اساب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ماں دوکانوں نے سنا اور میری ان دو آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا اور اس کے دونوں قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر تھے آپ فرما رہے تھے چھوئے چھوئے قدموں والے چھوڑ چھوئی آنکھوں والے لو پر چڑھ جا دو ورنہ آپ کے کانہ سے پرچہ نکال دیا تھی کہ اس کے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک کے پاس تھے پھر آپ نے اس سے فرمایا: اپنا منہ کھلو پھر آپ نے اسے بوسہ دیا فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ روواہ الطبرانی عن ابی ہریرہ

۳۷۹۹ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹہ پر چڑھے ہوئے تھے اور چھانکس لگا رہے تھے جب کہ آپ انہیں ہاتھ سے پکڑ لیتے آپ اپنی کمر اور پٹائی لیتے اور وہ دونوں امین پر کھڑے ہو جاتے جب فارغ ہوئے آپ نے دونوں کو اپنی گود میں بیٹھایا اور پھر فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے دنیا میں میرے پھول ہیں۔ روواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۰۰ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عہدہ کیا اور آپ لوگوں کو نماز پر حارے سے نجات دینے میں حسن رضی اللہ عنہ نے چھانک لکائی اور آپ کی کمر یا گردن پر چڑھ گئے آپ نے آرام سے بیٹھ کر اپنے اوپر سے اٹھا کر پیچھے رکھا تا کہ گرت جائے آپ نے اس طرح کی بارگیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے بیٹے کو اپنے ساتھ چمائی اور بوسہ دینے لگے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جس طرح اس بیٹے کے ساتھ کر رہے ہیں ہم نے آپ کو کسی کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں دیکھا آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا دنیا میں میرا پھول ہے اور یہ روواہ ہے فقیر رب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دوزخوں میں صلح کرائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والیہ ہاشمی وابن عساکر

۳۷۰۱ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہارون علیہ السلام نے اپنے دو بیٹوں کے کام شہر اور شہیر رکھے تھے میں نے بھی ان کے بیٹوں کے کام میں پرانے دونوں بیٹوں کے نام حسن اور حسین رکھے ہیں۔ روواہ ابی نعیم

۳۷۰۲ "مسند شادابن حاد" حضرت شادابن حاد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو نماز کے لیے کہا گیا آپ باہر تشریف لائے اور ایک آپ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا آپ نے بڑے کو اپنے قریب بٹھایا اور آپ نے ایک عہدہ بہت طویل کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف میں نے سنا تھا کیا وہ یقیناً ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی کمر پر چڑھا ہوا ہے میں دوبارہ عہدہ میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے عہدہ بہت طویل کیا تو آپ پر وہی نازل ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہیں لیکن میرا بیٹا میری کمر پر چڑھ گیا تھا میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ جلدی کروں حتیٰ کہ یہاں شوق پورا کرے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۰۳ "ایضاً" عبداللہ بن شاداب نے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مغرب عشاء وغیرہ مصر میں سے کسی ایک نماز کے لیے تشریف لائے اور آپ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا نبی کریم ﷺ آگے تشریف لے گئے اور بیٹے کو اپنے

قریب ہی ہوا اور پھر آپ نے تکبیر کی اور دوران نماز ایک سجدہ بہت طویل کر دیا میں نے جو سر اٹھا کر دیکھا کیا وہ گھٹنا ہوں کہ بچہ آپ کی کمر پر چڑھا ہوا ہے میں دوبارہ سجدہ سے میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بہت طویل سجدہ کیا ہے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے یا کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے آپ نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن میرا مینا مجھ پر چڑھ گیا تھا میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ اسے جلدی اتار دوں۔ روواہ ابن عساکر

۵۴۷۳۔ "مسند ابی ہریرہ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے اور ان دونوں کانوں نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ لڑکے نے اپنا پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھ دیا پھر آپ نے لڑکے کو اوپر اٹھالیا اور اپنے سینے پر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ نے اسے بو سے دیکھ اور فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ روواہ ابن ابی شیبہ

۵۴۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کو اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور آپ فرما رہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ لڑکے نے اپنے پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھ دیے آپ نے لڑکے کو اپنے سینے پر اٹھالیا اور فرمایا: منہ کھولو۔ لڑکے نے منہ کھولا اور آپ بو سے دیکھ لگے۔ پھر فرمایا یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ روواہ ابن عساکر

۵۴۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھا رہے تھے جب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پیٹھ پر چھلانگیں لگا رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان دونوں کو ان کی ماں تک نہ پہنچا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اتنے میں نکلی کوئی اور دونوں لڑکے اپنی ماں کے پاس داخل ہو گئے۔ روواہ ابن عساکر

۵۴۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء پڑھا رہے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر چڑھ جاتے جب آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تو آرام سے سر اٹھاتے اور پھر سجدہ میں چلے جاتے جب آپ نے نماز پوری کی آپ نے دونوں بچوں کو اپنی گود میں اٹھالیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں انھیں ماں تک نہ پہنچا دوں؟ اتنے میں نکلی کوئی اور دونوں بچے نکلی کی روٹی میں اپنی ماں کے پاس پہنچ گئے۔ روواہ ابن عساکر

۵۴۷۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بیمار داری کے لیے آئے آپ نے عباس رضی اللہ عنہ کو چار پائی پر اٹھالیا اور فرمایا: بچو! اللہ تعالیٰ نے آپ کا مقام بلند کیا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ ملی کھڑا ہے اور اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور ان کے ساتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ کی اولاد ہے آپ نے فرمایا: اے چچا! یہ آپ کی بھی اولاد ہے فرمایا: کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں جس طرح آپ ان سے محبت کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی آپ سے محبت کرے۔ روواہ ابن عساکر

۵۴۷۹۔ تہذیب بہت رافعی کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ ہر بار رضی اللہ عنہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب کہ آپ ﷺ مرض الوفا میں تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ انھیں کوئی چیز وراثت میں دیتے ہیں آپ نے فرمایا: حسن کے لیے میرا رب اور میری بیوہ جوانی ہے جب کہ حسین کے لیے میری جرأت اور شجاعت ہے۔ روواہ ابن مندہ والطبرانی و ابونعیم و ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعیف ہے۔

۵۴۸۰۔ "مسند امام ابنین" حضرت جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ امام ابنین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا نبی اللہ! آپ انھیں کچھ عطا فرمائیں آپ نے فرمایا: میں نے اس بڑے گورعب اور ہر پارمی عطا کی اور اس چھوٹے کو محبت اور رضا عطا کی۔ روواہ لعسکری فی الامثال

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں صاحب کلمی ہے ابن معین وغیرہ کے بقول یہ راوی غیر ثقہ ہے۔

۳۳۷۱۱۔ "مسند اسامہ" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی کام کے لیے ایک رات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ پامش و غافل تھے آپ نے چادر اتارنے کوئی چیز ڈھانپ رکھی تھی میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں عرض کیا یہ کیا چیز ہے جو آپ نے چادر اتار ڈھانپ رکھی ہے آپ نے چادر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی ایک ران پر حسن رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری پر حسین رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا: میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ ان دونوں سے محبت رکھو میں ان سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت رکھو۔ (رواہ ابن ابی حنیہ و ابن ماجہ و ترمذی و قال حسن غریب و ابن حبان و سعید بن منصور و زاد ابن ابی حنیہ یعنی ابن ابی شیبہ میں اضافہ ہے کہ آپ نے تمہیں بافرمایا)

۳۳۷۱۲۔ "مسند علی" حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر بیٹھے کھیل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ان سے محبت کروں نہیں کروں گا حالانکہ یہ دونوں دنیا میں میرے چھوٹے ہیں۔ (رواہ ابو نعیم)

قتل حسین رضی اللہ عنہ

۳۳۷۱۳۔ مطلب بن عبد اللہ بن حطب کہتے ہیں جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا حاضر کر لیا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا اس زمین کا نام کیا ہے؟ جواب دیا گیا: اس کا نام کربلا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کج فرمایا یہ سر زمین کرب و بلا (یعنی مظلمت و آزمائش والی زمین) ہے۔ (رواہ الطبرانی)

۳۳۷۱۴۔ "مسند سیدنا حسن بن علی" محمد بن عمرو بن حسین کہتے ہیں: ہم کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے شمر بنی الجوشن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کج فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا میں سیاہ اور سفید کتے کی طرف دیکھ رہا ہوں جو میرے اہل بیت کا خون پی رہا ہے۔ چنانچہ شمر بنی الجوشن کے چہرے پر برص کے داغ تھے۔ (رواہ ابن عساکر)

۳۳۷۱۵۔ "ایضاً" عبید اللہ بن ثمر کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول کریم ﷺ نے آپ سے اس سفر کے متعلق کچھ وعدہ کیا تھا؟ خود حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ (رواہ ابن عساکر)

۳۳۷۱۶۔ طاہر بن زید کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور عراق کی طرف خروج کرنے کے متعلق مجھ سے مشورہ لینے لگے میں نے کہا: اگر مجھے اعزہ کی اذیت کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ تمہارے پاؤں میں گھسا دیتا۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ انہی قوم کے پاس جا رہے ہو جس نے تمہارے باپ کو قتل کیا تمہارے بھائی کو زخمی کیا حالانکہ وہ اپنی جان پر کھیل جانے والے تھے حتیٰ کہ انھوں نے مجھ سے یہاں تک کہا ہے: یہ حرم پاک آدمی کی وجہ سے حلال سمجھ لیا جائے گا میں فلاں اور فلاں سرزمین میں قتل کیا جاؤں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہی شخص ہوں۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

۳۳۷۱۷۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا اور عبید اللہ کے سامنے رکھ دیا گیا عبید اللہ نے چھڑی ہونٹوں پر رکھ دی میں نے عبید اللہ سے کہا: تم ایسی جگہ چھڑی رکھو ہے جو جہاں میں نے کبھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لینے دیکھا ہے ابن زیاد بولا: کھڑا ہو جائو بڑھ کر قتل ختم ہو چکی ہے۔

رواہ العطب فی المصنف

۳۳۷۱۸۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا میں ابن زیاد کے پاس تھا ابن زیاد نے چھڑی سے سر مبارک کریدنا شروع

کر دیا جس نے کہا خیر ادا! حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ روایت: ابو نعیم

۳۷۷۱۱ "ابن ابی نعیم کی روایت ہے کہ میری عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا جو تھا جسے ایک شخص آئے اور مجھ کے خون کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں سے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں عراق سے ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے دیکھو! یہ مجھ کے خون کے متعلق پوچھ رہا ہے حالانکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے توڑ کر دیا ہے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شہداء فرماتے سنا ہے کہ یہ دونوں (حسین رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ) میرے دیکھنے کے بعد پھر تین سو راہ احمد بن حنبل و مسلم

۳۷۷۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حسین رضی اللہ عنہ کو قتل ہوتے دیکھ رہا ہوں میں اس سرزمین کو تو بیجا مانتا تھا اب جہنم سے قتل کیا جانے کا درد اور دواؤں سے تیرا رب ہے۔ روایت: ابن ابی نعیم

۳۷۷۲۱ "ابو عمر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرنا، میں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سرزمین سے میرا کوئی صلہ ہے یا نہیں؟ اس کے بعد وہ سب میرے حساب سے جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ روایت: ابن ابی نعیم

۳۷۷۲۲ "میرا بن سیرین کی روایت ہے کہ اسات کے عماروں پر پسرئی نکلیں، نکلی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اس کے بعد یہ پسرئی بھی نکلی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر سے نکلیں، عثمان بن سیرین (چند شہرے ٹھہرے) تک نکلیں پائے گئے۔

دوا: وہ اس صاحب کو

۳۷۷۲۳ "مسند علی رضی اللہ عنہ ابن سیرین نے اپنے بعض صحاب سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمر بن سعد سے فرمایا: اس وقت غبار نہ کیا جاوے گا جب تک تم ایسے تمام شے نہ کھڑے ہو گے کہ تمہیں بدست اور روزگار کا اختیار دیا جائے گا اور تم اپنے لیے روزگار کا انتباہ کرو گے۔ روایت: ابن سعد

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

۳۷۷۲۴ "مسند ابن ابی نعیم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پاس آئے، اور فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اللہ کی قسم! میں کوئی نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کو آپ سے زیادہ محبوب ہوئے ہو، رسول اللہ ﷺ کے بعد مجھے بھی آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ روایت: ابوالحاکم

۳۷۷۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے طہر ہونے کی وجہ سے فضیلت کو جو آج ہے اور میری خوشی کی وجہ سے وہ بھی خوش ہوتا ہے۔ روایت: ابوالحاکم و ابن ابی نعیم

۳۷۷۲۶ "ایضا" سید بن غفلہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کی بیٹی سے شادی کرنے کا بیڑا اس کے چچا کو رشتہ میں حاضر کر دیا اور بھی کریم ﷺ سے مشورہ کیا تا کہ اس کی قسم اٹھائے کہ اس کے حسب و نسب کے متعلق سوال کر رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس کا حسب و نسب جانتا ہوں نہیں کہ آپ مجھے اس صورت سے تاراج کرنے کی بات دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں چنگ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا لگا رہے مجھے پسند نہیں کرتا، لیکن کیا جئے؟ اسے کوئی دکھ پہنچا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے کام کا ارتکاب نہیں کروں گا جسے آپ پسند نہ کرتے ہو۔ روایت: ابو نعیم

۳۷۷۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم میری عورتوں کی سردار ہو؟ وہ فرمایا: دونوں بیٹے تو جہان جنت کے سردار ہیں۔ روایت: ابن ابی نعیم

۳۷۷۲۸ "مسند حضرت ابن عباس" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آیا آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آج ہے اور اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کے لیے اہم طلب کر رہا

۳۵۷ء ۳ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے ابو جہل کی بیٹے کی متعلق پوچھا اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے چچا حادث بن ہشام کو پیغام نکاح بھیجنا چاہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اس کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہو اس کے حسب و نسب کے متعلق پوچھ رہے ہو! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا انہیں لیکن میں اس سے شادی نہ چاہتا ہوں کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے دل کا ٹکڑا ہے مجھے پسند ہے کہ اسے تمہیں کیا جائے یا اسے غصہ دیا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس بیچہ کا ہرگز ارکانکاب نہیں کروں گا جو آپ کو پریشان کرتی ہو۔ رواہ عبد اللہ الرزاقی

۳۵۸ء ۳ ابو معمر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا ہے نبی کریم ﷺ منیر و تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اعلیٰ نے جو یہ بات ابی جہل کو پیغام نکاح بھیجا ہے جب کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی کے نکاح میں جمع ہو جائیں فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرا خیر گوشہ ہے۔ رواہ عبد اللہ الرزاقی

۳۵۹ء ۳ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا حتیٰ کہ نکاح کا وعدہ کر لیا گیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی انھوں نے اپنے والد نبی کریم ﷺ کو بتایا اور عرض کیا لوگوں کا خیال ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں کرتے اور یہ ہے ابو الحسن اس نے ابو جہل کی بیٹے کو پیغام نکاح بھیجا ہے اور نکاح کا وعدہ بھی کر لیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حمد و ثناء کے بعد ابو العاص کا ذکر کیا اور اس کے ولادت و رشتہ کی تعریف کی پھر فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرا گوشہ بگڑے مجھے خوف ہے تم اگر آزمائش میں نہ آؤ اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ بعد میں اس نکاح سے سکوت کر لیا گیا اور ترک کر دیا گیا۔ رواہ عبد اللہ الرزاقی

۳۶۰ء ۳ ابو معمر کی روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باندی عطا کی اس کے بعد ام ایمن رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں لیکن ام ایمن رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیرو اقدس پر فحشی کے اثرات دیکھے اور پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کچھ جواب نہ دیا ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دوبارہ استفسار کیا اور کہا اللہ کی قسم تمہارے والد مجھ سے کوئی چیز نہیں چھپاتے تھے پھر تم کیوں چھپاتی ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابو الحسن کو ایک باندی دی گئی ہے چنانچہ ام ایمن رضی اللہ عنہا دروازے پر آئیں اور عرض پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور باہر بلند کہا خبردار! رسول اللہ ﷺ ایسے شخص تھے کہ ان کے اولیٰ خاندان کے متعلق ان کی حفاظت کی جاتی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا یہ باندی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا باندی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہوئی۔ رواہ عبد اللہ الرزاقی

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بیان میں

۳۶۱ء ۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انھوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عام میرا شوہر میں فرجی کرو۔ رواہ ابن ابی العوف

۳۶۲ء ۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا شوہرا بیچوں یا زورؤ؟ آپ نے فرمایا اپنی زورؤ دو چنانچہ میں نے ۱۲ اور قید میں زورؤ دی اور نبی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا میرا مقرر کیا۔ رواہ ابو یعلیٰ

۳۶۳ء ۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کر دیں آپ نے فرمایا اسے کچھ چیز دے دو میں نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں فرمایا تمہاری زورؤ کہاں ہے؟ میں نے عرض

کیا دو میرے پاس ہے فرمایا: وکی اسے دے دو۔ رواہ النسائی و ابن جریر و الطبرانی و الہیثمی و الطبرانی

۳۶۴ء ۳ ایسا اعلیٰ ابن اسحاق روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی بیٹی فاطمہ

رضی اللہ عنہا سے نکاح کا بیاقبہ صحیح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک ذریعہ اور کچھ پاس مان لیا۔ اس سب کی قیمت ۴۰۰ درہم تک ہو گئی۔ نبی کریم ﷺ نے مکر دیا کہ وہ پہلی رقم خوشبو میں خرچ کر دے اور ایک قبائلی کچھڑوں پر خرچ کر دے ایک منگے میں پانی بھر دے اور اس سے غسل کرنے کی دایت فرمائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کھربا کے اپنے بچے کو ۱۰۰ درہم پلانے میں جہد کی جس کو نبی کریم ﷺ نے سبقت میں رضی اللہ عنہ کو ۱۰۰ درہم پلانے میں جہد کی کہ وہی بات حضرت من رضی اللہ عنہ کی سہمی کریم ﷺ نے ان کے منہ میں پہلے کوئی چیز نہ (کواب یا محمد و غیرہ) ڈال دینی چاہی تھی۔

رضی اللہ عنہم میں زیادہ فائق تھے۔ رواۃ اہل بیت و صحابہ و معاصر المعصوم

۳۳۷۷۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہمیشہ شادی کرائی اور مراہے ایک ذریعہ مقرر فرمایا آپ نے فرمایا: یہی ذریعہ فاطمہ رضی اللہ عنہہ کو بھیج دو اور یہ ہر دو کے راستہ اپنے لیے حلال کرواؤ میں نے زور بیچ دیا ہند کی قسم اس کی قیمت ۴۰۰ درہم تھی۔

رواہ ابوہریرہ

۳۳۷۷۴۔ ابویہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر لی آپ نے فرمایا: تو بیجا ہے جوڑے کے لیے ابیہ ضروری ہے پھر آپ نے ایک بیضر حاذق کر دیا اور اس سے ولید کیا جو وہاں سے ہوا۔

۳۳۷۷۵۔ ابیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے نکاح میں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں لہذا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر انھیں سلام عرض کریں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا آپ نے فرمایا: ابن ابی طالب کو کیا کام پیش آیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تہ کوہ کیا ہے فرمایا: مر رہا خوش آمدید اس سے زیادہ چٹھوس فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ انصار کی اس جماعت کے پاس چلے گئے وہ ان کی انتظار میں بیٹھے تھے۔ انہر ہوئے: کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں البتہ آپ نے مجھے مر رہا ہوا خوش آمدید کہا ہے انصار نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تمہیں بدخصلوں میں سے ایک کافی ہے تمہیں آپ ﷺ نے افش ورجحیت عطا کی ہے بعد ازیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شادی ہوئی آپ نے فرمایا: علی! ارد لیے کے لیے ابیہ ضروری ہے سو رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس بیضر تھا ہے جب کہ انصار کی جماعت نے چند صاع چال رکھے کیے جب پہلی رات ہوئی آپ نے فرمایا: کچھ نہیں کرنا حتیٰ کہ مجھ سے مل لو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے چلے چلے چلے اور دوسو یا سو باقی بچے کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر داخل کر دیا اور فرمایا: اللہ! ان میں برکت نظر مالورواں دونوں پر برکت ڈال اور ان کی ذائقہ میں بھی برکت دے۔ فاطمہ ماورن کی تسلی میں بھی برکت ڈال فرمایا: وہ اللہ وحم و لفظ موسیٰ ویر عساکر

۳۳۷۷۶۔ منہ خبر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت ابیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تہا سے لیے ہے اس شرط پر کہ تم اسے حسن سلوک سے رکھو گے۔ رواۃ معصوم

۳۳۷۷۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ تو کوئی چیز دے دو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری کھجور دے دیا ہے۔ رواۃ ابن حریز

۳۳۷۷۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بیچنا تکلف بھیجا نبی کریم ﷺ فرمایا: کیا تمہارے پاس میرے میں سے عرض کیا: میرے پاس میری ساری نور میری ذریعہ فرمایا: ان دونوں چیزوں کو چار سو درہم میں بیچ دو آپ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے زیادہ سے زیادہ خوشبو لاؤ کچھ دھکی خواتین میں سے ایک نہ تو ان سے ہر دو اچھی

۳۳۷۷۹۔ فضی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فاطمہ بنت محمد ﷺ سے شادی کی میرے اور اس کے پاس چار کے بچوں کے سوا کچھ نہیں تھا رات کو ہم اس پر سو جاتے اور دن اس پر اٹھنے کے آگے جاؤاں دے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ میرے پاس کوئی خاں نہیں تھا۔ رواۃ حذاد اللہ ویر

۳۳۷۸۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے فاطمہ کی شادی کر لی آپ نے اپنی پٹری کی اور چھ حضرت علی رضی

[illegible]

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات

[illegible]

اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر جویریہ بنت حارث سے نکاح کیا جو یہ رضی اللہ عنہا آپ کو نعمت میں ملی تھیں پھر میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا چنانچہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں آپ کے سپرد کر دیئے تھے پھر آپ نے صفیہ بنت حبیب سے نکاح کیا صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کو بیٹے سے حصہ میں ملی تھیں پھر نبیہ بنت خنیس رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ان الزوان میں سے نبیہ بنت خنیس رضی اللہ عنہا جو نبیہ بنت خنیس رضی اللہ عنہا سے آپ کی زندگی میں وفات پائی آپ نے نبیہ کلاب بن ربیعہ سے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اسے مالہ بنت حنیان کہا جاتا تھا چنانچہ جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اسے طلاق دے دی تھی آپ کی الزوان یہ بھی ہیں جو یہ جن کا تعلق نبی مصلطین بن خذافہ سے ہے مصلحہ ام حبیبہ اور نبی کلاب کی ایک عورت۔ چنانچہ جن عورتوں سے آپ نے نکاح کیا وہ چودہ (۱۴) ان میں سے ایک کدی یہ بھی ہے رضی اللہ عنہن برواہ احمد الطریقی

۱۱۔ ۳۔ "ممنہ ابن کوف" ابو سمر بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی الزوان سے فرماتے سنا کہ میرے بعد تمہارے اوپر صرف وہی لوگ میراں ہوں گے جو صابر اور صادق ہوں گے۔ برواہ ابن عساکر

فضائل ازواج مطہرات مفصلہ

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

۱۲۔ ۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کے رہنے کی بشارت سنائی جو خود عورت مومنہ سے بنا ہوگا اور سونے کی اس بر جزائی ہوئی جو آگ سے مددگار ہوگا اس میں کوئی اذیت والی بات اور شور و غل نہیں سنا جائے گا۔

رواہ ابو عبد اللہ محمد بن ابی ابراہیم البحر جانی فی امالیہ المعروفۃ بالحر حلیات و رجالہ لقات

۱۳۔ ۳۔ ابو خالد وابی حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بکریاں چراتے تھے چنانچہ آپ نے بکریاں پہاڑی پر لے جانا چاہیں آپ نے اور آپ کے ایک شریک نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ماہن سے اونٹ کر کے پر لے لیا جب سفر تمام ہوا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ماہن کے ذمہ کچھ کرایہ باقی بچ گیا آپ کا شریک باقی کرایہ مانگتا تھا جب کہ وہ آپ سے کہتا کرایہ لینے تم جاؤ آپ فرماتے تو خود چلا جائے حیا آتی ہے چنانچہ ایک مرد شریک آیا تو وہ عورت بولی تم کہاں ہے وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا؟ اس نے جواب دیا میں نے اسے آنے کو کہا تھا مگر اس نے کہا کہ مجھے حیا آتی ہے عورت بولی میں نے تم سے بڑھ کر یاد دہیا دار اور پاکدامن کوئی شخص نہیں دیکھا چنانچہ اس عورت کی ماہن یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دل میں آپ کا مقام پیدا ہو گیا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اپنے پاس بلا دیا تو کہا میرے والد کے پاس جاؤ اور اس سے میرے لیے پیغام نکاح و رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا آپ کا والد اس سے وہ ایسا نہیں کرے گا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا جاؤ تو کسی اس سے بات کرو پھر میں سارا مسئلہ حل کروں گی اور یاد رکھو اس کے پاس اس وقت جاؤ جب وہ انش میں دھت پڑا ہو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آپ کی شادی کرا دی گئی ہوئی تو خدیجہ اپنے دوستوں کے ساتھ مجلس میں مل بیٹھا اسے کہا گیا شاہاں بہت اچھا تم نے جو محمد کی شادی کرا دی وہ بلا ارے کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں خدیجہ فرما انھہ کھڑا ہوا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا لوگوں کا کہنا ہے کہ میں نے محمد کی شادی کرا دی ہے حالانکہ میں نے ایسا نہیں کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ کیوں نہیں تم نے شادی کرا دی بلاشبہ آپ کی رائے کسی صورت لحاظ نہیں ہو سکتی چونکہ محمد ﷺ شخصیت کا مالک ہے چنانچہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے لگی چلی رہی۔ حتیٰ کہ اسے راضی کر لیا پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے پاس دو اوقیہ چاندی یا سونا بھیجا اور کہا تمہو سا جوڑا خرید کر مجھے دے دیو ایک مینڈھا خریدو اور فلاں اور فلاں چیزیں بھی خریدو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ برواہ الطبری

۳۷۷۶۳۔ "مسند عائشہ" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بوڑھی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی آپ اس سے از حد میرانی سے پیش آتے اور اس کا بہت احترام و اکرام کرتے میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں جیسا سلوک آپ اس بڑھیا کے ساتھ کرتے ہیں ایسا کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تھی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ نبی کی پاسداری رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔ روواہ البیہقی فی شعب الایمان

۳۷۷۶۵۔ "ایضاً" ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بڑھیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں ختام عزیزہ ہوں آپ نے فرمایا: بلکہ وہ حنانہ عزیزہ ہے تمہارا کیا حال ہے تم کسی ہو ہمارا اور تمہارا کیا حال رہا اس نے کہا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قداہوں ہم خیریت سے ہیں جب وہ چلی گئی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس بڑھیا کا بڑی گرفتاری سے استقبال کیا ہے آپ نے فرمایا: اسے عائشہ یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آئی تھی بااثر گزرنے زمانے کی پاسداری ایمان کا حصہ ہے۔ روواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن الجار

۳۷۷۶۶۔ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی تھی آپ اس کا از حد اکرام کرتے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آئی تھی اور گزرنے زمانے کا لحاظ ایمان کا حصہ ہے۔ روواہ البیہقی فی شعب الایمان

کلام..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اشعذ ۳۶۰ و کشف الخفاء ۱۱۳۶۔

۳۷۷۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جبرائیل میں نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے آپ کے پاس آئی ہے اور اس کے پاس بہتین سالانہ یا طاعام ہے یا مشروب ہے جو آپ کے پاس آجائے اسے اپنے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا نیز اسے جنت میں اعلیٰ قسم کے گھر کی خوشخبری سناؤ جو خود بصورت موتی ہے ہاں اس میں نہ شور ہو گا نہ کوئی مشقت والی بات۔ روواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۳۷۷۶۸۔ مسند عبد اللہ بن ابی اوفی "رسول کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری سنائی جو موتی سے بنا ہے اس میں شور ہو گا اور نہ ہی کوئی مشقت ہوگی۔ روواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۶۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں: میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کبھی نہیں دیکھیں مجھے کبھی کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آئی تھی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی چونکہ نبی کریم ﷺ کثرت سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تھے۔ روواہ عبد اللہ الزاقل

۳۷۷۷۰۔ عروہ کہتے ہیں کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ سے لگ بھگ تین سال قبل وفات پائی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد عقریب ہی شادی کر لی تھی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے آپ نے کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی۔ روواہ عبد اللہ الزاقل

۳۷۷۷۱۔ ابن شہاب کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت خویلد زہرا نبی کریم ﷺ اور اس کے رسول پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور کہا فرض ہونے سے قبل وفات پا گئیں۔ روواہ ابن ابی شیبہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۷۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ امیری سہیلیوں کی ضرورت کوئی نہ کوئی کنیت ہے۔ (میری بھی کوئی کنیت ہونی چاہیے) آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیٹے عبد اللہ بن زبیر کے نام پر اپنی کنیت رکھو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام عبد اللہ اپنی کنیت کر گئی تھیں۔ روواہ البیہقی

۸۲ء ۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ان کا نبی کریم ﷺ سے جھگڑا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر کے پاس فیصلہ لایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا یا رسول اللہ! اگرچہ میں میانہ روی سے کام میں سماعت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو ٹھپڑ مارا اور فرمایا تم رسول اللہ ﷺ سے کہتی ہو کہ میانہ روی کرو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناک سے خون پھوٹ پڑا اور کپڑوں پر بہنے لگا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کپڑوں سے خون دھوئے لگے اور فرما رہے تھے ہم تو یہ نہیں چاہتے تھے ہم تو یہ نہیں چاہتے تھے۔ رواہ الدہلیسی

۸۳ء ۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب میری فحشی کا وقت ہوا میری والدہ نے مجھے موتی کرنے کے لیے کچھ کھانا چاہا لیکن میں نے کوئی چیز قبول نہ کی حتیٰ کہ مجھے لکڑیاں اور تازہ کھجوریں کھلانے لگی چنانچہ میں اچھی طرح موتی ہو گئی۔ رواہ الطبیعی عن شعب الایمان

۸۳ء ۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت لغات کیے جس میں جملہ ان میں سے پہنچی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حجرہ میں اور میری گود میں وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اور رسول اللہ ﷺ کا لعاب جمع فرمایا۔ چنانچہ عبدالرحمن بن ابی بکر میرے پاس آیا اس کے ہاتھ میں مسواک تھی رسول اللہ ﷺ اس کی طرف دیکھتے گئے میں نے عبدالرحمن سے کہا مسواک مجھے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مسواک تو ذکر مجھے تمہاری میں نے اپنے منہ میں مسواک چھائی اور جب نرم ہو گئی میں نے رسول اللہ ﷺ کو دی وہی آپ مسواک کرنے لگے آپ مسواک اوپر اٹھاتے لیکن ہاتھ نہ پہنچ پاتا اور آپ کی آنکھوں میں لکڑی بندھ جاتی اور آپ نے فرمایا یا اللہ مجھے نبی اعلیٰ سے ملالے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

۸۵ء ۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے شوہر حمیس بن حذافہ کسی رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول میں فوت ہو گئے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئی تو میں نے اس کے نکاح کے سلسلہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بات کی انہوں نے کہا مجھے کچھ سوچ بھاری مہلت دو سو چند دن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور کہا آج کل میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی اور اس سے بات کی انھوں نے خاموشی اختیار کر لی اور کچھ جواب نہ دیا مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ پر عثمان رضی اللہ عنہ غنی رضی اللہ عنہ سے زیادہ قصد آیا کچھ دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے بیٹام نکاح بھیجا اور پھر نکاح کر لیا اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا جب آپ تم نے مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا کی بات کی اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا شاید تمہیں مجھ پر زیادہ قصد آیا ہے میں نے کہا جی ہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: جواب دیتے سے مجھے جو چیز قانع تھی وہ اصل میں یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کر رہے تھے اور مجھے آپ کے اس رجحان کا علم تھا لہذا میں نے ان کے اس راز کو افشاء کرنا مناسب نہ سمجھا اگر رسول اللہ ﷺ یہ ارادہ ترک کر دیتے ہیں حفصہ رضی اللہ عنہا سے ضرور نکاح کر لیتا۔ (رواہ ابن سعد احمد بن حنبل والبخاری والترمذی والبیہقی وابن عساکر اور ابن جریر میں اتنا اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عثمان رضی اللہ عنہ کی حکایت کی آپ نے فرمایا حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی عثمان سے بہتر شخص سے کرادی جائے گی اور عثمان کی شادی حفصہ رضی اللہ عنہا سے بہتر عورت سے کرانی جائے گی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر لی۔)

۸۶ء ۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی جب کہ قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ رواہ ابن سعد ۵۸۸

کلام:..... حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں واقعہ یہ ہے۔

۸۷ء ۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حمیس بن حذافہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے عثمان غنی رضی

اللہ عز و جل کی لیکن انھوں نے اصرار کر دیا میں نے یہ قصہ نبی کریم ﷺ خدمت میں عرض کیا کہ عثمان پر بڑا تعجب اور غصوں سے کہ میں نے انھیں قصہ رضی اللہ عنہا کی پیشکش کی لیکن انھوں نے انکار کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عثمان کا نکاح ایسی عورت سے کر دیا تھا جس کی بیٹی سے بہتر ہے اور تمہاری بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کر دیا جو عثمان سے بہتر ہے چنانچہ قصہ رضی اللہ عنہا سے خود رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کرادی۔ وواہ ابن سعد

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۸۸ - مسند عمر رضی اللہ عنہ ابوہریرہ کی روایت ہے کہ ایک شخص کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر کوئی حق تھا اس نے اس پر قسم کھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سے تیں۔ (۳۰) کوڑے لگائے جسم پر کوڑوں کا شجر واضح تھا اور یہ کوڑے رانگاں سمجھے گئے۔

رواہ ابو عبد فی العرب وسفيان بن عيينة في حديثه والا لكانی

۳۷۷۸۹ - عبد الملک بن جابر بن حشام مخزومی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح میں نکاح کیا اور نکاح کی میں فصحتی مکمل میں آئی۔ وواہ ابوہریرہ

۳۷۷۹۰ - ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب وہ مدینہ آئیں تو انھوں نے اہل مدینہ کو خبری کہ میں ابوامیر بن خنیس کی بیٹی ہوں لوگوں نے انھیں جھٹلا دیا حتیٰ کہ لوگ حج کی تیاری میں مصروف ہو گئے اور لوگوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اپنے گھر والوں کو خط لکھو چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر بھیجا جب لوگ مدینہ واپس آئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تصدیق کر دی اور ان کا زیادہ احترام و اکرام کرنے لگے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب میں نے زینب کو ختم کیا میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور مجھے پیغام نکاح دیا میں نے عرض کیا مجھ بھی عورت سے نکاح کیا جائے گا؟ سوئی الحال نکاح کرنے کا میرا ارادہ نہیں ہے میں عیالدار عورت ہوں اور میں ہوں بھی غیرت مند عورت۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ سے بڑا ہوں۔ رضی اس قسم کی غیرت سوا اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دے گا رضی بات میال کی وہ اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی اور آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر شروع کر دیا اور فرماتے زینب رضی اللہ عنہا کہاں ہے؟ حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ آئے اور بولے یہ لڑکی رسول اللہ ﷺ کے لیے رکاوٹ بنی ہوئی ہے چونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دودھ پانی تھیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا زینب رضی اللہ عنہا کہاں ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اسے بہت انی امیر کے پاس بھیج دیا ہے اور ان یاسر نے اسے لے لیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج رات تمہارے پاس آؤں گا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے جنگی کے نیچے چڑھ کر دیکھا یا اور کچھ جو میرے قہقہے میں پڑے ہوئے تھے کچھ چربی کی اور اس سے کہا: تیار کیا آپ ﷺ نے میرے یہاں رات بسر کی جب صبح ہوئی آپ نے فرمایا: بلا شہر تمہاری تمہارے طاہران والوں کے ہاں عزت و احترام ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن بسر کروں اور پھر دوسری چیزوں کے ہاں بھی سات دن بسر کروں گا۔ وواہ ابن عساکر

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

۳۷۷۹۱ - عبد الرحمن بن ابی ذی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش کے جنازہ پر چار نگہبیریں نکلیں پھر ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو کون قبر میں داخل کرے؟ ازواج نے جواب دیا: زینب کو وہی شخص قبر میں داخل کرے جو ان کی زندگی میں ان کے پاس زیادہ سے زیادہ حاضر ہوتا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے تم میں سے سب سے پہلے وہ میرے پاس آئے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے چنانچہ ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ایک دوسرے سے ملائی تھیں کس کا زیادہ لمبا ہے حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ زینب اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خیرات کرنے والی تھی۔ وواہ البور و ابن مندہ فی غرائب شعبۃ

۳۷۷۹۲۔ بالغ وغیرہ کی روایت ہے کہ پہلے مردوزن برابر جنازے پر حاضر ہوئے تھے جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی سے اعلان کر لیا کہ زینب رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر صرف ان کا عمر بنی حاضر ہو چنانچہ حضرت اسامہ بنت مہس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو ایک چیز دکھاتی ہوں جو میں مصحفیوں کو اپنی عورتوں کے لیے کرتے دیکھا ہے چنانچہ (کس وغیرہ سے) نقش بنائی اور پر اس پر کپڑا ڈال کر اسے وضاعب دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا فرمایا یہ تو بہت اچھی چیز ہے اور اس سے ستر بھی زیادہ ہو جاتا ہے پھر آپ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ اپنی ماں کے جنازہ میں شریک ہو جاؤ۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۳۔ عمرو بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے پانچ قسم کے کپڑے ان کے پاس بھیجے اور فرمایا جو سنا چاہیں پسند فرمائیں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۴۔ قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو یہ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے آپ ﷺ کے ساتھ لاحق ہونے والی میں جب ان کا جنازہ قبر کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا جب یہ بیمار ہوئی تو میں نے ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجوا یا کہ کون ان کی حجاز داری کرے؟ ازواج مطہرات نے کہا: ہم کریں گی میرے خیال میں انھوں نے حجاز داری کا حق ادا کر دیا پھر جب ان کی وفات ہوئی تو میں نے ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ کون ان کی تجش و تحنن کرے گا؟ انھوں نے کہا: ہم کریں گے یقیناً انھوں نے حق ادا کیا ہوگا پھر میں نے پیغام بھیجوا یا کہ کون ان کو قبر میں اتارے گا انھوں نے کہا: جس کو ان کے پاس ان کی زندگی میں آنا حال احوال تھا میرے خیال ہے کہ اس میں بھی انھوں نے کج اور حق کہا ہے لہذا اے لوگو! تم سب یہاں سے ہٹ جاؤ پھر آپ نے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا اور زینب رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے دو شخص انھیں قبر میں اتارنے کے لئے اترے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۵۔ عبد الرحمن بن ابی زب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر چار بھیریں کیں پھر جب قبر میں اتارنے کا مرحلہ آیا تو ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجوا یا انھوں نے کہا: آپ کے لیے فن کو قبر میں اتارنا حال احوال نہیں ہے ان کو قبر میں نہیں اتارے گا جس کو ان کی زندگی میں ان کی طرف دیکھنا حال احوال تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۶۔ محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ قبرستان سے گزرے کو کچھ لوگ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کی قبر پر موجود ہے تھے ان انتہائی گرم تھا آپ نے لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: کاش میں ان پر خیمہ نصب کر دیتا پھر آپ نے ان پر خیمہ نصب کر لیا اور قبر پر نصب کیا جانے والا یہ پہلا خیمہ تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۷۔ عثمان بن ابی مالک سے مروی ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حسن بن عکرم بن ابی العاص فوت ہوئے تو ان کی قبر پر خیمہ نصب دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے برائی کی طرف کس قدر جلدی کی ہے اور ایک دوسرے کی نقل کرنے لگے ہیں میں تم حاضرین سے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب بنت جحش کی قبر پر خیمہ نصب کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں ہمیں معلوم ہے۔ پھر پوچھا کیا تم نے اس پر کسی کو اعتراض کرتے سنا تھا؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۸۔ عبد اللہ بن ابی سلیط سے مروی ہے کہ میں نے ابو احمہ بن جحش کو دیکھا کہ وہ حضرت زینب بنت جحش کی چار پائی کو اٹھائی ہوئے ہیں اور وہ دروازہ ہے اور لوگوں کے لیے رکاوٹ بن رہا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے ابو احمہ! چار پائی سے ہٹ جاؤ اور لوگوں کے لیے رکاوٹ نہ بنو لوگوں نے چار پائی پر بھیج کر لی تھی ابو احمہ نے کہا: اے عمر! یہ وہ عاتق ہے کہ جس کے ذریعہ ہم نے خیر پائی ہے لہذا جس قدر مجھ سے ہو سکے گا میں اس عمل سے اپنی گرمی کو خنڈ کا پہنچاؤں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۹۔ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حضرت زینب بنت جحش پر ۲۰ حد میں ایک گرم دن میں شہزادہ جنازہ پر وحشی میں نے دیکھا کہ ایک کپڑا ان کی قبر پر تان دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں اور

۱۹۶۷ء: عہدہ کی روایت ہے کہ فرخوڑ میں تیسری مرتبہ انیس سو چوبیس کی سیمینا ایک قوت ہے یہ نگران عہدوں میں۔ عہدہ جھول۔ پرنسپل
کی ایک کمیٹی کے قیام کے لئے جس میں تیس سالہ آپ کے پاس ایک سٹنڈنگ ٹیچر ہے۔ عہدہ عہدہ
۱۹۷۷ء: عہدہ کی روایت ہے کہ آپ نے سیمینا کی بولی "عہدہ" کے ساتھ "ک" میں تھیں۔ ان کی یادداشتوں میں آپ
نے لکھا: "اس کی یادداشتوں میں ہے کہ ان کے پاس ایک سٹنڈنگ ٹیچر ہے۔ عہدہ عہدہ"

قد تمت بحمد الله وحسن توفيقه ترجمة النسخة الثالثة عشر من كتاب العمال بالعلماء علماء
المجس على النسخة التي صدرت في سنة ١٤٠٥ هـ. يوم الاحد ١١ من ربيع الثاني
سنة ١٤٠٦ هـ. الموافق ١٣ نيسان (ابريل) سنة ٢٠٠٨ م. والساعة اربع والنصف من المساء.
وتدعوا الله سبحانه وتعالى ان يعفوا به ويوفقنا لما يحبه ويرضاه وصلى الله على خير خلقه سيدنا
محمد وآله وصحبه اجمعين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين آمين.

انترجم: ابو عبد اللہ محمد يوسف بنو

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ چہارم

مترجم

مفتی علی شہزاد علوی

فیض دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا بعین وغیر ہم کے فضائل

اولیس بن عامر القرنی رحمہ اللہ

۸۲۶ھ - یہ ابن جابر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پاس سپاہی بن کر نہ لائی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل یمن) سے پوچھا کیا تمہارے ساتھ ویس بن عامر بھی ہیں؟ پھر (ان کے کہنے پر) آپ اسی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے۔ ان سے پوچھا کیا آپ اولیس ہیں؟ حضرت اولیس نے غصہ خیزہ ہو کر جواب دیا کہ میں ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ قبیلہ عدنانی تین شافعی سے تعلق رکھتے ہیں؟ (جس کی وجہ سے قرنی کہلاتے ہیں)؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ وہاں کی بھاری تھی پھر وہ صحیح ہو گئی مگر پھر بھی ایک درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے؟ حضرت اولیس رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ کی والدہ (حیات) ہیں؟ عرض کیا کہ جی ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امرئ القیسؓ سے عرض کیا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا تمہارے پاس ایسے لوگوں کی آمد اوروں کے ساتھ اویس بن عامرؓ میں سے جس کا تعلق قبیلہ عدنانی قرآن شریف سے ہو گا۔ ان کو پہلے برہن کر دو۔ ان کی بیوی کو بھی جواکھہ درہم کے ساتھ بھیج دو۔ ان کی والدہ کو بھی جن سے مراد وہ بہت باطنی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور والدہ پر تمہارا پس تو ہندوئی کی قسم کو چڑھ کر دینا ہے۔

(اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان سے اپنے لئے استفادہ کرو۔ دیکھو تو ضرور کرنا لینا۔)

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے استفادہ کیا اور غور سے ان کی حضرت اولیس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لئے استفادہ کیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا اب آپ کا کیا ہوا ہے؟

انہوں نے عرض کیا: کوئی چائے کا قصد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں آپ کے لئے کوئی کھانا لکھ دوں؟ اور آپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا؟ حضرت اولیس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، میں ماہر جنگ لوگوں میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

پھر آئندہ رمال کوئی کے خلاف لوگوں میں سے ایک شخص نے پر آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ میں نے تمہارے لئے کھانا لکھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں سے سپاہی کو پھر تو ان کے خلاف جس پر اتفاق ادا ہے اس پر امداد کی ضرورت نہیں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوپر سے ان کی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ تمہارے پاس اہل یمن کی آمد اوروں کے ساتھ اویس بن عامرؓ میں سے جس کا تعلق قبیلہ عدنانی قرآن شریف سے ہوں گے۔ ان کو برہن کر دو۔ ان کی بیوی کو بھی جواکھہ درہم کے ساتھ بھیج دو۔ ان کی والدہ کو بھی جن سے مراد وہ بہت باطنی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور والدہ پر تمہارا پس تو ہندوئی کی قسم کو چڑھ کر دینا ہے۔

چنانچہ وہ دونوں شخص اہل یمن میں حضرت اولیس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے لئے استفادہ کرنا چاہیے۔ حضرت اولیس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم میرے لئے کھانا لکھو۔ انہوں نے عرض کیا: آپ میرے لئے استفادہ کرنا چاہیے۔ آپ

اس کا تو اللہ کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کی خبر دی تھی اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ سے اپنے لئے دعا کی درخواست کروں نیز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: میرے ایک امتی کی شفاعت کی وجہ سے ربیعہ اور مضر قبیلوں سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، پھر حضور نے آپ کا نام لیا تھا۔

چنانچہ حضرت ابولس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اے امیر المومنین! میری بھی آپ سے ایک حاجت ہے، وہ یہ کہ آپ اس راز کو چھپا کر رکھئے گا اور اب مجھے واپس لوٹنے کی اجازت بھی رحمت فرما دیجئے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی درخواست پر عمل فرمایا اور ان کے راز کو مخفی رکھتے رہے حتیٰ کہ جب وہ (حضرت ابولس قرنی رحمۃ اللہ علیہ) نبیادہ کی جنگ میں شہید ہو گئے (جب آپ نے دوسرے لوگوں کو اطلاع فرمائی)۔ ابن عساکر

۳۸۲۹ - سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں منبر پر اہل قرن کو فرمایا: اے اہل قرن! چنانچہ کچھ بزرگ لوگ اٹھے اور بولے: اے امیر المومنین! ہم ہیں اہل قرن! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا قرن میں کوئی ابولس نامی آدمی ہے۔ ایک بڑھنے نے عرض کیا: اے امیر المومنین! ہمارے اندر ابولس نامی صرف ایک باکل آدمی ہے اور تو کو نہیں۔ جو دربانوں اور جنگلوں میں رہتا ہے اور وہ کسی سے دوستی رکھتا ہے اور نہ کسی سے کوئی دوستی و تعلق رکھتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہی وہ شخص ہے، جس کی مجھے تلاش تھی۔ جب تم واپس (اپنے قبیلے) قرن میں جاؤ تو اس کو تلاش کر کے میرا سلام پہنچاؤ اور اس کو کہنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری خوش خبری سنائی تھی اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں تمہیں حضور کا سلام پہنچاؤں۔

چنانچہ وہ لوگ (اپنے قبیلے) قرن پہنچے اور ان کو تلاش کیا تو ریتیں تیلوں میں پایا۔ انہوں نے حضرت ابولس رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امیر المومنین کا سلام پہنچایا اور حضور اکرم ﷺ کا سلام پہنچایا۔ حضرت ابولس رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: کیا امیر المومنین مجھے پہچانتے ہیں اور انہوں نے میرا نام لیا ہے۔ پھر انہوں نے حضور پر سلام بھیجا کہ سلام ہو رسول اللہ پر۔ اے اللہ! ان پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔

پھر حضرت ابولس رحمۃ اللہ علیہ ہاں سے اصرار و اصرار و اصرار پھر نے گئے اور پھر زمانے بھران کا، انہیں کچھ نہ ملا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں واپس ظاہر ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں جنگ صلیب میں شرکت کی اور شہید ہو گئے۔ ابن عساکر

۳۸۳۰ - معصود بن معاویہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب اہل کوفہ کا وفد آتا تو آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے: کیا تم ابولس بن عامر قرنی کو جانتے ہو وہ کہتے: نہیں۔ جب کہ حضرت ابولس رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے اور اس سے جدا نہیں ہوتے تھے۔ ان کا ایک بچہ ازاد بھائی تھا جو بادشاہ کے دربار میں کلہرے سے حاضری پھر کرتا تھا۔ اور حضرت ابولس رحمۃ اللہ علیہ اذیتا تھا۔

چنانچہ ایک مرتبہ وہ کوفہ کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم لوگ ابولس بن عامر قرنی کو جانتے ہو؟ حضرت ابولس رحمۃ اللہ علیہ بچہ ازاد بھائی نے کہا: اے امیر المومنین! ابولس کی شان اتنی بلند نہیں ہے کہ آپ بھی شخصیت اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرے۔ وہ ایک غلیظ انسان ہے اور وہ میرا بچہ ازاد بھائی ہے (اس لئے میں اس کو خوب جانتا ہوں)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تمہیں اس سے کچھ پرہیز آتا ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جہنم میں ایک شخص ہوگا جس کو ابولس بن عامر قرنی کہہ جاتا ہوگا۔ جس کو جہنم میں سے اس کو پائے اور اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرے تو خسرو کرے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابولس رحمۃ اللہ علیہ کے بچہ ازاد کو فرمایا: جب تو اس کو دیکھے تو اس کو میرا سلام کہنا اور اس کو کہنا کہ وہ میرے پاس ضرور تشریف لائے۔

چنانچہ حضرت ابولس رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حدیث اللہ کے واسطے اس!

اس گھائی میں جاؤ (جہاں سے یہ آواز آ رہی ہے) اور دیکھو یہ کیسی آواز ہے؟

دونوں نے (آکر) کہا: ہم وہاں داخل ہوئے تو وہاں ایک آدمی تھا جس پر سفید لباس زیب تن تھا برف سے زیادہ سفید۔ اور اس کا چہرہ اور اس کی داڑھی بھی اسی طرح سخت سفید تھی۔ معلوم نہیں کہ اس کا لباس زیادہ سفید تھا یا اس کا چہرہ۔ اور اس کا قدم ہم سے دو یا تین ہاتھ زیادہ لمبا تھا۔ ہم نے اس کو سلام کیا اس نے ہمارے سلام کا جواب دیا۔

پھر فرمایا خوش آمدید ہو۔ تم رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہو! ہم نے عرض کیا:

ہاں۔ پھر ہم نے پوچھا اللہ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: میں الیاس تغمیر ہوں (علیہ الصلوٰۃ والسلام)۔ میں مکہ کے ارادے سے نکلا تھا۔ پھر میں نے تمہارا شکریہ ادا کیا تو مجھے ملائکہ کے ایک لشکر، جس کے مقدمہ میں جبرائیل علیہ السلام اور پیچھے میکائیل علیہ السلام تھے، نے مجھے کہا: یہ آپ کے بھائی (محمد) رسول اللہ ﷺ ہیں، آپ ان کو سلام کیجئے اور ان سے ملاقات کیجئے۔ لہذا اب تم دونوں جا کر حضور ﷺ کو میرا سلام عرض کرو اور ان کی خدمت میں میری درخواست سناؤ اور بولو کہ میں اس وجہ سے آپ کے لشکر میں داخل نہیں ہو سکتا کہ وہاں اونٹ (اور دوسرے جانور) بڈک جائیں گے اور میرے قدم کا ٹھوکہ دیکھ کر مسلمان پریشان ہوں گے کیونکہ میری تحقیق تمہاری تحقیق جتنی نہیں ہے۔ لہذا حضور سے عرض کرو۔ (میرا بانی فرما کر) میرے پاس آ جائیں۔

حضرت حدیث اللہ اور اس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں: پھر ہم نے ان سے مصافحہ کیا تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے اپنے ساتھی کے متعلق بتایا: یہ حدیث بن ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، رسول اللہ ﷺ کے رازدار۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے ان کو مبارک باد دی اور فرمایا:

اللہ کی قسم! یہ زمین سے زیادہ آسمانوں میں مشہور ہیں اور اہل آسمان ان کو رسول اللہ کے رازدار کے نام سے جانتے ہیں۔

حضرت حدیث اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت الیاس علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ ملائکہ سے ملاقات کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں میں ان سے ملاقات نہ کرتا ہوں۔ پھر وہ مجھے سلام کرتے ہیں اور میں ان کو سلام کرتا ہوں۔

دونوں صحابی رسول فرماتے ہیں: چنانچہ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ ہمارے ساتھ تشریف لائے، حتیٰ کہ ہم اسی گھائی میں پہنچ گئے۔ حضرت الیاس علیہ السلام کا چہرہ نور سے چمکتا رہا تھا گویا سورج کی روشنی چہرے سے نکل رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہم کو فرمایا:

تم یہیں ٹھہرو۔ پھر آپ پیچاس قدم ہم سے آگے نکل کر تشریف لے گئے اور حضرت الیاس علیہ السلام سے خوب جی بھر کر بغل گیر ہوئے پھر دونوں پیغمبر بیٹھ گئے۔

دونوں صحابی فرماتے ہیں: پھر ہم نے پرندے کی شکل اونٹ جتنا بڑا پرندہ دیکھا جس نے اپنے پر ہمارے اور دونوں پیغمبروں کے درمیان پھیلا رکھے تھے اس کا رنگ سفید تھا اور اس جگہ کو گھیرے ہوئے تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہم کو آواز دی اے حدیث اللہ اے انس! آ جاؤ۔ چنانچہ ہم دونوں آگے پیچھے، دیکھا تو ان کے سامنے بزر و ستر خوان بچھا ہوا ہے میں نے اس سے اچھی چیز بھی نہیں دیکھی اس کی بڑی ہماری سفیدی پر غالب آ رہی تھی حتیٰ کہ ہمارے چہرے اور ہمارے لب اس بھی سبز ہو گئے تھے۔ دسترخوان پر دیکھا تو روٹیاں، دھانہ، کینے، انگور، تازہ محجور اور گندے کے علاوہ سبزیاں بھی تھیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ دونوں صحابی فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دنیا کا کھانا ہے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں، حضرت الیاس علیہ السلام نے ہم کو فرمایا: یہ میرا کھانا ہے اور مجھے ہر چالیس دن اور رات میں یہ کھانا ایک مرتبہ ملتا ہے اور ملائکہ میرے پاس یہ کھانا لے کر آتے ہیں۔ اور اچالیس دن و رات پورے ہونے کے بعد یہ کھانا آیا ہے۔

اور اللہ کے لئے کن فرمانے کی دہر ہوتی ہے اور یہ حاضر ہو جاتا ہے دونوں صحابی فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: آپ کا کس طرف رخ سڑ تھا؟

فرمایا مسخفت، وہ میرے جیسے۔ پھر فرمایا میں ملائکہ کے شکل میں تیرے پاس آؤں گی کہ وہ کہے کہ اچھا، اور کئی رعایت سے تیرا بھائی ہم سے ملے گا۔ وہاں سے میرا تھکے جسم سہرا ہوتا ہے، کہ فرمایا میرا ہونا اور ہونا اور گئے وہاں سے گئے ہوئے کسی دن، تو گئے ہیں۔ اور کسی کوئی طرف جا رہا ہوں کہ وہاں کا (زمزم) کا پانی پی سکوں۔ میں سناں میرا ایک مرتبہ، دو یا تین چڑیاہوں جو کچھ میرا ارادہ ہے اب رہتا ہے، وہ انھوں نے اسے اس کے لئے لے لیا ہے۔ میری حفاظت کرتے رہے۔ میرے لیے انھوں نے حفاظت تو پکارا، اور تیرا تھکے جسم، میرا تھکا

شام بیت المقدس میں ملنے والے کچھ بچے کی ساجہ ٹی کے آؤں مسجد اقصیٰ میں آؤں توں جھوٹی تصویر بنائی۔
 قرآن مجید کے حقائق اسلام سے ایسے کی مزاقت سب سے بڑی تھی؟

دشہ ذی الحجہ سال ۱۱۷۷ھ بمطابق ۱۷۶۳ء میں میرٹھ اور ان کی مائیں سے ہوا فیصلہ۔

نہروں نے نئے لڑکے لیا تھا۔ تم مجھے قتل کی بجائے جاننا چاہتے تھے۔ جب تم ان کو میرا صاحب نہ مانو۔

پھر حضرت امیر المومنین علیؑ نے حضور اقدس ﷺ سے کہا کہ تم میری جگہ پر بیٹھ جاؤ۔

میرے بچے نے ان کو دیکھا تو وہ آسمان کی طرف بلند ہو کر میں کوٹیاں اٹھیں کہ کوئی کارواں لا رہا ہو گا ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ میں نے اپنے سامنے
 برا کھجور کا منڈا دیکھا، وہ آسمان کی طرف اڑ رہا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ آج میرے قریب سے ایک کارواں گزرا ہے اور اُس کے اوپر سے دو مسلمان بیٹے اڑ رہے ہیں جن کو
 جاتیں فرشتے ان کو اتار رہے تھے۔ اُن دعا کا کہ: ہذا حدیث منکری و اسنادہ اس مطلقہ

فکر و درایت چھوٹی محنت ہے اس لیے اسے بھی قوی نہیں (یہاں صرف تنبیہ کے لئے (نوٹ کر دی گئی)۔

۳۷۴۳۵ (اسناد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) یہ دو جڑے اللہ سے چھ سو بیس جڑے اللہ طلب سے نکلتے ہیں کہ ایک جڑہ شادقہ انیس کا ایک بیج تھا جس کا نام نہ تھا، (جڑہ طلمی) اور اس کا بیج ان کا بیج تھی (جڑہ طلمی) ان کو کھولیں، (ان کو کھولیں)

[illegible]

چنانچہ وہ دونوں بھائیوں کے ساتھ رہے اور اسی نے بچے کو پختہ نہیں کیا۔

جہاں اس کو پارشہ ملے تو پتہ چلا اور کہا تو جوان غور سے جہاں میرا پتہ بھیجی، وہاں ہے۔

پھر بچہ کہوں ہے؟ حالانکہ بچہ دینے والی عورتوں میں سے ہے۔ عورت ولی والا جانہ سے فخر سے بولتی ہے۔ پھر جانہ! آپ نے فخر کو مانا ہے، میں اس سے ایک عورتوں سے فخر سے بولتی رہی اور وہاں جانہ سے فخر سے بولتا ہے۔

میں نے بادشاہ کو کہا کہ میں نے عورتوں کو گناہ دیکھا ہے اور وہ عورتوں کی اہلیت ہے۔

لہذا اس نے ملکی بلڈائی سی لینی صورت سے نرس جس نے سٹے کوئی اچھے نظم دیا۔

اپنے بچے کی شادی پر کسی توجہ نہ دے گا۔ (اس کی یہ سیدھا سادہ بات سن کر میں نے ہنس دیا۔)
 مجھے اس سے شک ہو رہا ہے۔ (میں نے کہا) اس کو حقائق دے دیے بغیر کیا وہ نہیں سمجھیں۔ چنانچہ مجھ کو مختصر سے اس کی بات کو حقائق سے دیا۔ پھر وہ شادی کے
 اپنے بچے کی شادی پر کسی توجہ نہ دے گا۔ (اس کی یہ سیدھا سادہ بات سن کر میں نے ہنس دیا۔)

مورت ہوئی میری ایک حاجت ہے، چمچایا وہاں ۱۵ سال کے تیرہ بچے تھے کہ مجھے میں ڈالنے سے روک کر یہاں سے مرنے لگا۔
دروازے پر ہے میں انکو دیکھا اور پھر کڑھانکھیں میری نگاہوں پر، میں ٹھوکر ڈھارنا کھڑوہ کی قبروں پر۔۔۔ اٹھانے لگا، مجھ سے کہتا تھا:
تو ہم جتن ہے۔ اور پھر بادشاہ نے اس کے قلم کو پود کر دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے کہا: تم لوگو! میں نے ایک مرد خوشبو محسوس کی میں نے پوچھا کہ: جہانم! یہ کیسی خوشبو ہے؟
انہوں نے فرمایا: خوشبو فرعون کی مٹی کی تھی کرنے والے خادموں کی کھانڈن خوشبو ہے۔ اور اس عساکر

ابو عثمان الشہید کی رحمۃ اللہ

۳۷۸ھ ابو عثمان بنی ہاشم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے زہد جاہلیت میں نہ کیا تھا پھر اس نے بعد نبی کریم ﷺ کو نبوت دعائی کی تو
میں بھی مسلمان ہو گیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (جس عمر میں) حاضر ہوا تو آپ ﷺ کا اقبال ہو چکا تھا۔ اس بعد
۳۷۹ھ حضرت حاتم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ لاہقان بنی ہاشم رحمۃ اللہ علیہ سے چمچ آیا۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انکو
انہوں نے ارشاد فرمایا: میں حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہو گیا تھا اور اپنے تئیں (سماں کے) سمکات مٹی آپ کی خدمت میں بیٹھتے تھے
لیکن میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ (رواہ ابن عساکر)
فائدہ:..... لاہقان بنی ہاشم کا نام عبد الرحمن بن علی بن عمر بن عبدی ہے۔ پہلے قوشہ پھر بصرہ میں سکونت اختیار کی زمانہ جاہلیت وہاں پھر حضور
اکرم ﷺ کو نبوت ملی تو مسلمان ہو گئے اور اپنے صداقت حضور کی خدمت میں بیٹھ لیکن ملاقات نہ کر سکے۔ مائتوی وغیرہ کہتے: شیعہ کہتے تھے،
ابن ابی اسیر (وفات کوئی کرنے والے) ۱۵۱ھ میں وفات ہوئی۔ قندربہ ۱۵۱ھ رب ۱۵۸ھ۔

ابو وائل رحمۃ اللہ

۳۷۸ھ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ اپنے تعلق فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ کو نبوت ہوتے تو اس وقت ہجران لاہقان بنی ہاشم
میں نہ تھا کہ میں آپ ﷺ سے ملاقات کا شرف نہ دے۔ ان کو کامل لائن عنی، عمر بعد، عمر عساکر
۳۷۹ھ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب مجھ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ کی نگاہوں پر ابرار تھا ایک قافلہ آپ ﷺ میں سے تیری زبان اور
زہر متروک ہو گئیں۔ ان تو تھے والدوں میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اس نے ابرار میں کھڑے ہو کر میں نے ان کو دیکھا اور متروک کر دیا
ہے۔ پھر وہ لوگ وہاں سے چمچ گئے۔ میں نے ان سے پیچھے جا کر ایک آدمی سے پوچھا: کیا وہ تھے؟ میں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

بعضوں میں سفید۔۔۔ ابن عساکر

فائدہ:..... ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ روایتیں جو اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ابو وائل نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، صحیح روایت ہے۔
روایتیں ہیں۔

فائدہ:..... جزاؤں کا، م شعیق بن مسلم۔ مدنی کوئی ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زہد دیکھا تھا لیکن زہد سے کہہ سکتے ہیں انصاف انصاف میں
فرماتے ہیں ان کی وفات ۸۰ھ میں ہوئی۔ انہیں بعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو وائل بہت مدینہ روایت کرنے والے اور اہل تھے۔ قندربہ
۱۵۱ھ رب ۱۵۸ھ۔

۳۷۸ھ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کوئی اتنی لمبی نہیں ہوئی جس سے ایسے (وہی وہاں) نہ ہوں جنہی نہ ہاں اتنی میں
سے عذاب نہ دیا جائے اور مجھے سید ہے کہ ابو وائل ایسے ہی آدمیوں میں سے ہیں۔ (رواہ ابن عساکر)

سے انہوں نے اپنے والد معاذ سے انہوں نے اپنے دارا قاضی شریعہ سے نقل کیا ہے۔
 قاضی شریعہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں میرے کان گھرا لے ہیں۔ حضور
 ﷺ نے فرمایا: ان کو بھی لے آ کہ چنانچہ وہ اپنے خوالوں کو لے آئے۔ آپ نے فرمایا: اے نبی اکرم ﷺ! یہ بڑا بڑا وقت فرمایا ہے۔ وہ ابن عباس کو
 قاتلہ... قاضی ابو امیر شریعہ بن الحارث بن قیس حضور نبی اکرم ﷺ نے زمانے میں تھے لیکن آپ سے کوئی حدیث سننے کی فہم نہیں آئی۔
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوثر پر قاضی مقرر کیا وہاں ساٹھ سو تک عہدہ تھا وہ چار سال تک رہے۔ آپ شہید تھے۔ ۸۷ھ میں ۱۸۰ھ میں سال کی
 عمر میں وفات پائی۔ عہدہ ۷۶ من سیر ۳۲۸/۷

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ

۳۷۸ھ (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ابوہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑھیا کے پاس سے
 گزرے جس وقت اہل محل میں سے درود پڑھ رہی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اے بڑھیا! مسلمانوں اور اللہ کے گھر کی زیارت کو آنے والوں کو روک نہ یا کہ روکو روک میں پائی نہ
 ملایا کہ۔ بڑھیا بولی: ٹھیک ہے یا امیر المؤمنین! اس کے بعد پھر امیر المؤمنین کا پاس بڑھیا کے پاس سے گزر رہا تھا فرمایا: اے بڑھیا! کیا میں نے
 پہلے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ وہ میں پائی نہ لایا کہ؟ بڑھیا بولی: اللہ کی قسم! میں نے ایسا (کچھ) نہیں کیا۔ اس کی بیٹی اتھرا پر سے پڑی: اہاں
 روکو رہی کے ساتھ بھی بھڑت ہوتا بھی شروع کر دیا؟

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی بات کو تو چھوڑا کوڑا دینے کا ارادہ کیا مگر پھر اس کی بیٹی کی کج گوئی کی وجہ سے اس کو معاف
 کر دیا۔ پھر اپنے بھائیوں سے فرمایا: عمر میں سے کون اس لڑکی سے شادی کرے گا؟ شاید شہر پاک اس سے اسی جیسی کوئی پاک بچہ پیدا فرمادے۔
 حضرت عامر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین میں اس سے شادی کر لوں گا۔ چنانچہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لڑکی
 سے اپنے بیٹے کی شادی کر دی۔

پھر اس لڑکی سے حضرت عامر کی ایک بیٹی ام ہام نامی پیدا ہوئی۔

پھر ام ہام سے عبد العزیز بن مردان نے شادی کی تو ام ہام کے پاس عمر بن عبد العزیز (جی) مر گیا ہوا ہے۔ سورہ ابن ابی شیبہ
 ۳۷۸ھ۔ عبد اللہ بن زید حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے آل عمر! ہم
 محفل کیا کرتے تھے کہ خلافت کا معاملہ ختم نہیں ہوگا جب تک کہ آل عمر میں سے ایسا ایک آدمی نہ ملے جس سے ہمیں خطاب عمر بن خطاب رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کے طرز پر ملے۔ ہاں اس کے چہرے میں ایک علامت بھی ہوتی۔ چنانچہ جیسا کہ عبد اللہ بن عمر کے چہرے سے چھایا کہ تھا جس کی وجہ
 سے لوگ اس کو وہی مارک ٹھہرتے تھے جیسی کہ اللہ پاک نے عمر بن عبد العزیز کو کھرا کہ یا اور اس کی ماں ام عامر بت عامر بن عمر بن خطاب
 رضی اللہ عنہما کی بیٹی کی طرف سے تھی جس طرح حضور کی آل نبی سے ملے۔ لفظ مع الضعیف۔ ابن عباس
 ۳۷۸ھ۔ باقی رسالہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرمایا کرتے تھے:

کاش میں جان لیتا کہ وہ کون شخص ہوگا جس آل عمر سے ہوگا اس کے چہرے میں علامت ہوگی اور وہ میں کو بدل نہ سکا۔

رواہ ابن عباس

۳۷۸ھ۔ حضرت سعید بن اسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام تین میں اور باقی سب بادشاہ ہیں۔ پوچھا گیا: تین کون ہیں؟ ارشاد فرمایا:
 ابو بکر، عمر اور عمر پوچھا گیا: ابو بکر عمر کو تو ہم جانتے ہیں، یہ دوسرے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگر تم دیکھو تو دیکھو اس کو ہاتھ لگا کر اس کے سر کے نوہ
 تہارے بعد آئے گا۔ بعید بن سعد بن ابی العباس

۳۷۸۴۹۔ حبیب بن خدیج بھی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلطہ تھیں ہیں، میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ فرمایا: ان کو عمر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ۔

میں نے پوچھا اب وہ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کون کھود جائے گا؟ یہاں مجھے یاد اور مرکان ہیں، ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو اس کو کھود دے گا اور اگر مرگیا تو وہ میرے بعد ضرور اے گا۔ وہ اس حدیث کو

۳۷۸۵۰۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ارشاد فرمایا غلطہ ابو بکر و عمر ہیں۔ ان سے پوچھا: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کون کھود جائے گا؟ یہ وہی ہے جو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا:

تمہیں ہے تو زندہ رہا تو اس کو بیچاں۔ لے گا یعنی عمر بن عبدالحزب رحمۃ اللہ علیہ کو۔ وہ اس حدیث کو
۳۷۸۵۱۔ ابوسلمہ بن صالح حضرت (ابو شہاب) زہری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں، اور فرماتے ہیں: میرا خالہ ثمان یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

ارشاد فرمایا:

کوئی امت جو سال تک اللہ کی اطاعت کرتی ہے وہ اس طاعت کی برکت اسی قدر ملتی ہے اور اگر کسی امت پر سو سال ایسے گذر جائیں کہ وہ ان میں اللہ کی نافرمانی کرتی رہے تو وہ امت ہلاک ہو جائیگی۔ عبادہ کے مامور نشان ہو جائیگی۔

پس اللہ پاک نے اس امت پر جن لوگوں کی بدولت فرمایا ان میں سے خرمین عبدالحزب رحمہ اللہ (اور ان) کی ظاہر ہے۔

وہ اس حدیث کو

۳۷۸۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

یہ امت یہ کلفت نہ سوجھ سکے ان میں ایک نیک صالح امیر ہوگا۔ یعنی عمر بن عبدالحزب رحمہ اللہ بن محمد بن حنیف بن الزہد

فائدہ: امام عمر بن عبدالحزب رحمہ اللہ کی راسخہ فقیہ المسلمین تھے ۶۳ ماہ عمر پائی، ارشاد عادل ماکم تھے ۱۰۱ھ میں وفات پائی۔

تہذیب: ۵۰۷-۴

امام شافعی رحمہ اللہ

۳۷۸۵۳۔ (میر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قال البیہقی فی السنن: ثنا ابو سعد احمد بن محمد النعمانی ثنا ابو بکر

الاسماعیلی ثنا عبد اللہ بن وہب بھی ابلیسوری ثنا عبد اللہ بن محمد بن ہارون العربی قال سمعت الشافعی

محمد بن ادریس ہمکے یہ قول

امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ کہ میں لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا:

اے لوگو! جو چاہے مجھ سے سوال کر، میں سب اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو چاہوں گا۔

محمد بن زید بن ابی ہریرہ کے روایت میں کہتے ہیں: میں نے ان کو عرض کیا:

تو آپ کو دست دے دے کہ آپ اس جرم کے بارے میں کیا کہتے ہیں، جو زہر (بھڑکے) کو کھائے؟

حضرت امام رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں، اسے اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وما آتاکم الرسول فخذوا وما نہاکم عنہ فاتہبوا۔

اور جو چیز تم کو نصیحت کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

پھر فرمایا: حدثنا سلیمان بن عیینہ عن عبد الملک بن عاصم عن زبیری عن حلیفۃ یعنی حدیث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ایک مرتبہ لقمان رحمۃ اللہ علیہ دن کو سوئے ہوئے تھے کہ ابن کو ایک آواز آئی: اے لقمان! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ پاک تم کو زمین میں خلافت (بادشاہت) عطا فرمائے اور تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو؟ لقمان یہ آواز سن کر بیدار ہو گئے اور انہوں نے اس آواز کا جواب دیا: اگر میرا رب مجھے اتنا عطا کرے گا (علم و حکمت) میں قبول کر دوں گا کیونکہ مجھے علم ہے کہ اگر یہ روزگار مجھے یہ منصب عطا کرے گا تو میری مددگی کرے گا اور مجھے اس کا علم ملے گا اور مجھے (خطا میں پڑنے سے) محفوظ رکھے گا لیکن اگر میرا رب مجھے اتنا عطا دے تو میں عاقبت قبول کر دوں گا اور (خلافت کی) مصیبت قبول نہ کر سکا۔ لہذا مجھے یہ تمام آوازیں یہی چاہئیں کہ اے لقمان! حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کیونکہ حکومت عطا کرنا میں گھرا ہوا ہے اور ظلم ہر طرف ہے، میں پرچہ پانا تا جسے ظلم کرنے کے فطرت درجہ میں ہوتے ہیں، اس پر وہاں سے نجات پانے کا جتنی اجتہاد ہے ظلم ہو جائے، اگرچہ نبوت پانے کے بھی ادائیگی ہے۔ اور اگر اس سے بدلہ انصاف کا راستہ خطا ہو جائے تو اس سے جنت کا راستہ خطا ہو جائے۔ اور دنیا کی دولت دنیا کی شرافت سے زیادہ بہتر ہے۔ اور جو شخص دنیا کو شرافت پر ترجیح دے کر قبول کرے گا وہ دنیا اس کو فتنے و آزمائش میں مبتلا کر دیتی ہے اور وہ فتنہ کی دشمنی حاصل نہیں کر سکتا۔

حالانکہ کون کے محمد و جوب سے خوب سوا۔ پھر وہ سوئے تو اللہ نے ابن کو حکمت سے ہمراہ پھر اچھے تو حکمت والا حکم پانے لئے۔ پھر اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی وہی نذر دی گئی اور انہوں نے خلافت و قبول فرمایا اور کسی طرح کی کوئی شرط نہیں لگائی جس کی وجہ سے ابن سے کئی مرتبہ خطا و سرزد ہوئی اور چہرہ ہر مرتبہ اللہ پاک ابن سے درگزر فرماتے رہے اور ابن کی مغفرت کرتے رہے۔ حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکمت کی باتیں کہتے تھے اور ابن کو حکمت سکھاتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا: اے لقمان! تم خوش نصیب ہو کہ تم کو حکمت و امانی عطا کر دی گئی اور مصیبت کو تم سے دور کر دیا گیا جب کہ داؤد کو خلافت دی گئی اور مصیبت و آزمائش میں اس کو جکڑا کر پانگیا۔ اللہ علیہ السلام۔ ابن عساکر

فرعون کا ذکر

۳۷۶۶ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شاپر ملایا کہ مجھے خبر ملی ہے۔ فرعون نے وراثت کو لے ہوئے تھے۔
۱۰۱۰ بطل اللعاب فی، ابن عبد الحکم فی صوح مصر

حاتم طائی

۳۷۶۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پس حاتم طائی کا ذکر کیا کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے ایک کام کا ارادہ کیا تو دوسرے الفاظ میں اس نے ایک چیز طلب کی تھی اور یہاں وہ پایا۔ (ما کا شہرت مراد ہے)۔
۱۰۱۱ بطل اللعاب فی، ابن عبد الحکم فی صوح مصر

ابن جدعان

۳۷۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے میرے چچا کے بیٹے ابن جدعان کے بارے میں بتائیے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: وہ کیسا آدمی تھا؟ میں نے عرض کیا: وہ مرد ولایت و شہادت تھا کرتا تھا۔ وہوں کا خیال وہ کرتا تھا، مہمانوں کو اہم نوازی کیا کرتا تھا۔ پھر میں نے کہا: وہ مرد اہل حق و سچائی تھا کرتا تھا، مسکینوں کو نوازی کرتا تھا، گروہوں کو فتنے سے بچھڑاتا تھا، لوگوں کو فتنے سے بچھڑاتا تھا اور امانت دیا کرتا تھا۔ حضور پاک ﷺ نے پوچھا: کیا کبھی اس نے جہنم سے چاہا تھا؟ میں نے عرض کیا:

مذہبی قسم اور دنیاوی نہیں دیکھتا تھا کہ چھوٹے بچے آتے تھے اور ان کے پاس (یعنی ان کا آخرت پر یقین ہی نہیں تھا) ان کے پاس نہیں تھا کہ وہ اس کے ساتھ

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

نہایت احترام سے اور شرف سے ادا کیا (جو ان کے لئے جنت میں ہے)

واللہ اعلم بالصواب

وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

ابوطالب

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

واللہ اعلم بالصواب

واللہ اعلم بالصواب

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

۸۶۶ء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہی ہیں جس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شہداء کے ساتھ

فاسلک طریقک نمشی غیر محتشع حتی تلاقی ماتمنی لک العالی.

پس اپنے راستے پر پٹا رہا بغیر عاجزی کے ہوئے حتی کہ تو ان امیدوں کو پالے جو کسی نے تیرے لئے لگا رکھی ہیں۔

فکل ذی صاحب یوماً مغارقہ وکل زاد وان ابقیہ فان.

پس ہر دوست رکھنے والا ایک دن اس سے گھڑے گا اور ہر خوش خواہ تو اس کو کسی طرح باقی رکھ کر وہ ختم ہونے والا ہے۔

والحبیر و الشر معجمو عان فی قون (بکل ذلک یا تیک الحدیدہ ان).

خیر اور شر ایک ہی زمانے میں ساتھ ساتھ ہیں ہر ایک اپنا اپنا صلہ رکھتا ہے۔

یہ اشعار سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر یہ شاعر مجھے پالیتا تو ضرور مسلمان ہو جاتا۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ اگر میں اس کو پالیتا تو یہ ضرور مسلمان ہو جاتا۔ الحمد للہ للہی فی ابن عساکر

ابو جہل

۷۷۸ء... مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: سپہا پہلا دن جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا میں ابو جہل کے ساتھ کئے میں جا رہا تھا، ہم کو رسول اللہ ﷺ ملے۔ آپ ﷺ نے ابو جہل کو فرمایا اے ابو الجہم! اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کی طرف آ جاؤ۔

میں تجھے اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ ابو جہل بولا اے محمد! تو ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہنے سے باز نہیں آئے گا؟ تو یہی چاہتا ہے ناں کہ ہم گواہی دے دیں کہ تو نے ہم کو رسالت پہنچا دی، اے ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو نے ہم کو رسالت پہنچا دی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ واپس ہو گئے۔

پھر ابو جہل میری طرف متوجہ ہوا اور بولا اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ یہ (محمد ﷺ) جو کہہ رہا ہے وہ حق (صحیح) ہے (ﷺ) لیکن بات یہ ہے کہ قسمی (حضور کے جدا محمد) کی اولاد نے کہا تھا: تجارت (بیت اللہ کی درباری) کے مناصب ہمارے اندر ہیں گے، ہم نے کہا ٹھیکہ ہے۔ پھر انہوں نے آگے چل کر کہا (بیت اللہ کو آنے والے ذرائع کی) مہمان نوازی ہماری ہوگی۔

ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر (آگے چل کر) انہوں نے کہا: اندوہ (یکجہری اور سرخچی یعنی سرداری) ہمارے اندر رہے گی، ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا: ستاقہ (ماہِ محرم یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری) ہماری ہوگی، ہم نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے بھی کھلایا اور ہم نے بھی کھلایا (یعنی ہم دونوں خاندانوں نے سخاوت کی اور اپنے اپنے اموال خرچ کئے) حتیٰ کہ سواروں میں مقابلے ہوئے لگے تو اب یہ لوگ کہہ لٹھے ہیں کہ ہمارے اندر نبی آ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسا میں ہرگز نہیں کروں گا (کہ ان کی یہ بڑائی تسلیم کروں)۔

مصنف ابن ابی شیبہ

مطعم والد جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۷۹ء... عن سفیان عن الزحری عن محمد بن جبیر عن أبیہ حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق ارشاد فرمایا اگر مطعم زندہ ہوئے اور وہ مجھ سے ان کے بارے میں بات کرتے تو میں ان سب کو چھوڑ دیتا۔

راوی سفیان کہتے ہیں مطعم کا نبی اکرم ﷺ کے ہاں بڑا مرتبہ تھا اور وہ لوگوں میں سب سے اچھے مرتبے اور اسان کرنے والے شخص تھے۔

شعب الامان للہی فی

باب مختلف جماعتوں کے فضائل

مطلق جماعت کے فضائل

۳۷۸۸۰۔ (مسند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ سب سے افضل ایمان والے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اہل گناہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو واقعی ایسے ہیں یہ ان کا حق ہے اور وہ کیوں نہ ہوں ایسے، کیونکہ اللہ نے ان کو ایک مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ بتاؤ! لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ انبیاء کرام علیہم السلام جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور نبوت سے نوازا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی ایسے ہی ہیں اور یہ ان کا حق ہے اور وہ کیوں نہ ہوں ایسے جب کہ اللہ پاک نے ان کو ان کا رتبہ عطا فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ شہداء جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ شہید ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے ہی ہیں، اور یہ ان کا حق ہے اور وہ ایسے کیوں نہ ہوں جب کہ اللہ عز و جل نے ان کا کرام کیا ہے کہ ان کو انبیاء کے ساتھ شہادت سے نوازا ہے، بلکہ ان کے علاوہ بتاؤ۔

تب لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (آپ ہی بتائیے) وہ کون ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ لوگ جو ابھی دوسرے لوگوں کی پشتوں میں ہیں اور میرے بعد آئیں گے، وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا اور وہ میری تصدیق کریں گے حالانکہ انہوں نے مجھ دیکھا نہ ہوگا۔ وورق مطلق (لنکا ہوا ورق یعنی قرآن) دیکھیں گے اور جو کچھ اس میں ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ پس یہ لوگ سب سے افضل ایمان والے ہوں گے۔ ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ، مسند البیہق، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، المعجم فی فضل العلم، مستدرک الحاکم و تعقیبہ ابن حجر فی اطرافہ

کلام: مذکورہ روایت محل کلام ہے، حافظ ابن حجر اپنی کتاب اطراف میں فرماتے ہیں: مذکورہ روایت کا راوی محمد بن ابی حمید متروک الحدیث ہے۔

اور اہل الطائفہ العالیہ میں سے کہ محمد ضعیف الحدیث ہے اور سنی اخطا (مذکورہ یادداشت والا) ہے۔ امام بزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درست بات یہ ہے کہ یہ روایت زید بن اسلم سے مرسل مروی ہے۔

۳۷۸۸۱۔ (مسند جابر بن عبد اللہ بن الرأب السیسی الاصبہاری) رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبی معادیہ میں تین دعائیں فرمائیں، آپ کی دودعا میں مقبول ہو گئیں مگر ایک کا انکار کر دیا گیا۔ آپ نے سوال کیا کہ اللہ پاک ان کی امت کو بھوک سے ہلاک نہ کر دے اور ان کا دشمن ان پر غالب نہ آجائے تو یہ دعائیں قبول ہو گئیں۔ آپ نے دعائیں کہ ان کے آپس میں لڑائی، جھگڑے نہ ہوں تو یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ التکبیر للظہرانی

۳۷۸۸۲۔ جابر بن حکیم، مطرف سے روایت کرتے ہیں: مطرف کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جان لے! اللہ کے بندوں میں سے قیامت کے روز بہترین لوگ محمد کرنے والے ہوں گے اور جو ان کے اہل اسلام کا ایک گروہ لوگوں

سے قتل کر رہا ہے گا۔ وہ اہل جہنم

۳۷۸۸۳۔ (مسند ضحیفہ بن ایمان) رسول اللہ ﷺ نے معادیہ بنی معاویہ کی طرف لٹھے اور میں آپ کے نشانات قدم کی تلاش میں پیچھے نکل لیا۔ آپ حرجہ پہنچ کر چاشت کی نماز میں مصروف ہو گئے اور اندھ رکعت چاشت کی اور فرما کر اور خوب لمبی لمبی رکعت پڑھیں۔ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور فرمایا: اے حذیفہ! شاہد میں نے تم کو لیجھا تھا کہ تم میں ڈال دیا میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زاریہ دے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ سے اس نماز میں تین دعائیں کی تھیں۔ دو تو اللہ پاک نے عطا فرمادیں اور ایک کو منع فرما دیا۔ میں نے سوال کیا تھا کہ میری امت پر کوئی غیر (کافر) غالب نہ ہو جائے۔ اللہ پاک نے یہ دعا قبول فرمائی۔ اور میں نے یہ سوال کیا کہ اللہ پاک میری امت کو قحط سایوں میں

یاعیسٰی انسی متوفیک ووالعک الی ومطهرک من الدین کفروا وجاعل الدین التبرک فوق الدین
کفروا الی یوم القیامۃ

اس معنی میں تھے وفات دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پکڑنے والا ہوں کافروں سے اور میری
انتخاب کرنے والوں کو قیامت تک اوچا کرنے والا ہوں کافروں پر۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: آیت مذکورہ میں اہل بیعت کی وصالت ہے جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے کہ جن کے تحقق اللہ نے کتاب اللہ میں فرمایا کہ ان
کو (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد) ہمیں جلد اسلام کے ماننے والے امت محمدیہ کے موعود مسلمانوں کو کافروں پر قیامت تک غالب
رہے گا۔

۳۷۸۹۹ مسمیٰ بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عداویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ فرمایا
کرتے تھے

اس امت میں ایک جماعت اللہ کے امر (وین خلافت) پر قائل کرتی رہے گی ان کو رسوا کرنے والا ان کو کچھ نقصان پہنچانے کا اور نہ کسی کی
دشمنی ان کو بوجھ کر پہنچانے کی حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ دے وہ اس وقت تک اسی حال پر قائم رہیں گے۔

پھر حضرت عداویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور اس اہل شام مجھے امید ہے کہ وہ جماعت تمہاری ہی ہے۔ رواہ ابن عساکر
۳۷۸۹۰ م رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت عداویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

انہوں نے منیر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

اس کو اکو اعم سینے کے ساتھ ہے اللہ (تعالیٰ) مجھ کو مجھ کے ساتھ ہے اور اللہ پاک جس کے ساتھ ہماری کاروائی کرتا ہے اس کو دین میں کچھ
جو ہو عطا فرماتا ہے۔ اور یہ ایک گروہ کے بندوں میں سے علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں اور میری امت کا ایک گروہ حق پر ہے گا اور لوگوں
پر غالب رہے گا۔ وہ حق اٹھتے کرنے والوں کی پروا نہ کریں گے اور نہ مقابلہ کرنے والوں کو غماظ میں لائیں گے حتیٰ کہ کسی برتر حال پر رہتے ہوئے
ان کے پاس اللہ کا فیصلہ آجائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۹۱ م نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر غالب رہے گا وہ
اپنے مخالفین کی پروا نہ کریں گے حتیٰ کہ ان کو ان کا عہد آجائے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جو شخص یہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ بات کہہ رہا ہوں جو آپ ﷺ نے نہیں ارشاد فرمائی تو یہ جھوٹا بات کی تصدیق کتاب
اللہ تعالیٰ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

”یاعیسٰی انسی متوفیک ووالعک الی ومطهرک من الدین کفروا وجاعل الدین التبرک فوق الدین
کفروا الی یوم القیامۃ“ امی حاتم ابن عساکر

۳۷۸۹۲ م ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک ایسے آدمی کی شفاعت کی وجہ سے جو نبی بھی نہ ہو گا وہ بڑے قیوں ربیعہ اور عمر جیسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

ایک کہنے والے نے کہا ربیعہ عمر کے مقابلے میں کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں کہہ رہا ہوں۔ (جس میں کوئی
شک نہیں)۔ مسند اہی بعلی، ابن عساکر

۳۷۸۹۳ م حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا جو ان کی مخالفت کریں گے ان کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے
إلا صابہم من لواء اور وہ کھانے والوں کے درمیان کھانے کی برتن کی طرح (تھیل) ہوں گے حتیٰ کہ ان کو اللہ کا فیصلہ آجائے اور وہ اسی حال
پر ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا بیت المقدس میں اور اس کے اطراف و جانب میں۔ رواہ ابن حنبل

۳۷۸۹۳۔ اُنہی طبع رکھی اللہ عزہ سے مروی ہے۔ نبیوں نے مشرنا فرمایا اللہ کی قسم اس امت کو تھنہ کی قسم میں آؤ مجھے دن سے زیادہ نہیں لگے گا۔ جب تو دیکھے گا کہ شام کی قیامت اہل بیت کا ایک دن نہ رہے تو پس وہ تھنہ کی قسم کا وقت ہو گا۔ ابھی میں نعت

۳۷۸۹۵۔ احمد (محمد حبیب بن سہان) بخاری میں روایت سے مروی ہے کہ جب میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک دن ابو جعفر عرض کیا: آپ میں کوئی ایسی بات ذکر کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو انہوں نے فرمایا ہیں۔

میں نے ان میں سے ایک بات سن لی کہ ۲۲ برس پہلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا کانٹا نکلا گیا، اسی دن سے مجھے حضرت ابومیرہ رضی اللہ عنہ کی قسم میں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا تم سے بھی بھڑکائی ہے؟ کیونکہ ہم آپ کے درو اسلام لانے کو آپ کے ساتھ مل کر ہم نے جہاد کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں (تم سے بھڑکاؤ ہو گا) ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے، حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہو گا، دو مہینوں کے درمیان کتاب اللہ کو پائیں گے اور اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے، دو تم سے بھڑکوں گے۔ سعد احمد، سعد ابی جہنی، الماوردی، من فلیح، الکبیر، لفظی، مستطوب، الحدیث، ابو نعیم، ابن عساکر

۳۷۸۹۶۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک کروڑ لوگوں پر عذاب رہے گا، ان کو لوگوں کی تھنہ کی قسم میں لگے گا کہ اللہ کا قسم ہے کہ تم میرے

پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی یہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ بات کہہ رہا ہوں جو آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی تو میں نے تصدیق کیا کہ اللہ میرا بھی ہے، ہے جسک اللہ تعالیٰ کا فرما ہے

باعتسی النبی مع لیک ور فعک الی ومفہوک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک لوق الذین

کفروا الی یوم القیامۃ من امی حسم، ابن عساکر

۳۷۸۹۷۔ عبداللہ حاکم بن قیس کہتے ہیں کہ مروی ہے، ۱۱۱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ دو میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو میرے حساب کتاب سے جنت میں داخل کرے گا۔

پھر میرے لئے اپنی دلوں میں تھیں۔ سے تین مہینوں میں لگے گا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ چاہے تو ان مہینوں میں میرے سارے مہاجرین کا وہ پٹھا حرا میں لگائی جائے گا۔

المغوی، ابن السحر

۳۷۸۹۸۔ عبدالرحمن بن ابی ہریرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا یہ کہ یا رسول اللہ! ان لوگوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو آپ پر ایمان لانے کو آپ کی تصدیق کی مگر وہ آپ کو دیکھ نہ سکے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے تو میں خبری ہے، اگر ایمان کے لئے خوش خبری ہے، وہ لوگ ہم میں سے ہیں اور وہ لوگ اللہ سے ساتھ ہوں گے، الحسن بن سعید، ابو نعیم

۳۷۸۹۹۔ عبداللہ بن ابی کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے چاہئے کہ میری امت میں سے کئے کا شوق ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں تم جو میرے مکانی (دوست اور قریبی) ہو۔ میرے بھائی وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر مجھے دیکھے، میری امت میں لائیں گے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کے ارشاد کی خبر دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (ان کو) ارشاد فرمایا: کیا تو اپنے لوگوں کو محبوب نہیں دیکھتا جن کو جب یہ خبر پہنچے گی کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے لگیں گے پھر اللہ آپ کو بھی ان کو اپنا محبوب بنا دے گا۔

کلام..... امام ابن کثیر رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ روایت ضعیف ہے اور اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۳۷۹۰۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں کو ان کے

پاس حوض پر آئیں گے اور میں آب کوثر کے بحرے برتنوں کے ساتھ ان کا استقبال کروں گا اور ان کو جنت میں داخل ہونے سے قبل اپنے حوض سے پلاؤں گا۔ کس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا تم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھ سے کھانا نہ ہوگا۔ الذہلی و فیہ اسماعیل بن یحییٰ نسبی
کلام:..... مذکور روایت ضعیف الاسناد ہے۔

۳۷۹۰۱..... (مسند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر متنبہ کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جس نے (جماعت سے) جدا راست اختیار کیا وہ جدا جہنم میں گرے گا۔ الترمذی و علیہ
کلام:..... مذکور روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۳۸۶ نیز الترمذی۔

۳۷۹۰۲..... ابن عمر اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے اور میرے کرتے رہو حتیٰ کہ نیکو کار راحت پا جائے یا بدکار سے اس کو راحت مل جائے (موت کے ذریعے) اور تم پر جماعت کا ساتھ لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک امت محمدیہ کو گمراہی پر متنبہ نہیں کرے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، اسناد صحیح) مذکور روایت صحیح الاسناد ہے۔

۳۷۹۰۳..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ یا اس حال میں کہ اپنی مکرر ایک چیز کے نیچے سے لگا رکھی تھی تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
 آگاہ ہو یا نہ! جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔

پھر فرمایا اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچایا؟ پس اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ تم اہل جنت میں چوتھی حصہ ہو جاؤ۔ لوگ نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! پھر فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ تم اہل جنت میں ایک تہائی ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کے اندر نصف تعداد میں ہو گے۔ تہجاری مثال اور امتوں کے مقابلے میں ایک کالے بال کی سی ہے جو سفید نسل میں ہو یا سفید بال کی سی ہے جو کالے نسل میں ہو۔ رواہ ابن عساکر
 فائدہ:..... دیگر امتوں کی اکثر تعداد جہنم میں اور امت محمدیہ کی اکثر تعداد جنت میں ہوگی جس کی وجہ سے امت محمدیہ جہاں جنت میں دیگر امتوں کے مقابلے میں نصف تعداد میں ہوگی۔

۳۷۹۰۴..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ میری امت کو گمراہی پر متنبہ نہ ہونے دے تو اللہ پاک نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ رواہ ابن جریر

۳۷۹۰۵..... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کسی امت کو اللہ تعالیٰ الیہ راجعون کے کلمات نہیں ملے سوائے اس امت کے کہ کیا تو نے یعقوب علیہ السلام کا قول نہیں سنا یا اسقی علی یوسف ہائے افسوس! یوسف پر۔ (یعنی ہر ایسے موقع پر امت محمدیہ میں اللہ منقول ہے)۔ شعب الایمان للسیفی

لام تثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض ضعیف راویوں نے اس کو ابن عباس سے نقل کیا ہے اور وہ اس کو مرقع بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے (جو درست نہیں ہے)۔

۳۷۹۰۶..... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
 میری امت امت مرحومہ ہے، آخرت میں اس پر عذاب نہیں کیا جائے گا اس کا عذاب دنیا ہی میں رزقوں اور مصیبتوں کی شکل میں ہے۔ پس جب قیامت کا روز ہوگا اللہ پاک ہر (مسلمان) آدمی کو یا جوج ماجوج کفار میں سے ایک ایک آدمی دے دے گا اور کہا جائے گا یہ تیرا جہنم کا فدیہ ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! انقصا (بدل) کہاں گیا؟ تو آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔ رواہ ابونعیم

۳۷۹۰۷..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابنا ابو نصر محمد بن عبد اللہ الکری بنی حدث ابو بکر العاطر فانی املاء
 لنا عبد الرحمن بن محمد بن ابراہیم اما دینی لنا بن عقدۃ لنا محمد بن عبد اللہ بن ابی نجیح ثنی علی بن حسان

دستکش چھو، ہاتھ اوجھلے، لہو مارے، فسطیہ صوکار، خدائے ناز میں ابھی۔۔۔ جتنے ہیں۔

من: اشرفه طاعی فی ملک عدت: ایام: ایام: معدوم:

انہی کے لئے اللہ عزوجل نے یہ اصول وضع کیا کہ جو انسان اپنے نفس کو اللہ عزوجل کے لئے قربان کر دے، اللہ عزوجل اس کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔

لہذا ان یوں نے تاریخِ مہم جوئی کی تہا جو روایت ہے۔

[illegible]

عائشہ ابوالہدیٰ نے اس ارادہ کو عمل میں لایا۔ اس نے کئی مرتبے سے قرآن اتمہ کی تلاوت کی اور اس کی تفسیر بھی پڑھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

... (text continues) ...

... ..

[illegible]

۱. سچے و ہوشیاری کی کواؤں کے پیش و رہنمائی باتوں کی صدیقیہ جامعہ کی کتابوں سے

وَأَتَقَمَّبِي أَتَقَبُّرَ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَصْرِيِّ وَالْمَدِينَةِ الْمُحَرَّرَةِ

اور (۱) ایک (۲) متعدد (۳) چنے کے لیے ہیں (۴) وہاں سے برآمد ہونے والے ہیں اور (۵) چنے۔

۱۱: اوس عاکر

۴۱۹۔ مومن صحابہ کرام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اسے میں فرق انہیں شام کو کھڑے رہے۔ یہ ایک راتیں وہیں رہے۔

ان میں سے دو تہی کو مل کر پڑھ کر، کبھی اس کی تفسیر اور تفسیر سے ہیں۔

یہ سب باتیں اس کے دل میں گونجنے لگیں۔ وہ سوچنے لگی کہ اگر وہ اس شخص سے ملے تو کیا ہوگا؟

[illegible]

پیشکش: **پیشکش: پشاور**

ہوا۔۔۔ ادا ہو جائے گی۔ یہ تو سب سے اعلیٰ اور عظیم ترین کام ہے۔

من هذه في مراتب نفعها، وهو على ما في كتابها من تحريرها،

۲۷۵۰۔ جب کہ میر تقی میر نے بھی - قدس سرہ روایت کرتے ہیں - آپ کو یہ کہانی سننے کے وقت امام اہل شیعہ کو بھی کہی۔

اور چونکہ ان میں جہاں ہیں، درودِ شریف پڑھتے ہیں (یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا)۔۔۔ جہاں، جہان کے اسی ماحول سے ان کے لیے جہاں

جہاں تک مجھے شے ہے کہ اللہ نے مومنوں میں امداد بھی سے روک رکھی ہے۔ نکتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک نہیں مگر اللہ پاکوں نے

اور اہل ایمان کے لیے فرمایا اور انھیں یہی بات بتائی اور انہیں نصیحت کرنے کے لیے آیا، تاکہ ان کو نصیحت ہو سکے۔

કેન્સરના પચાસ ટકા કારણો

$$V_{\text{eff}} = V_{\text{eff}}^{\text{eff}} + V_{\text{eff}}^{\text{eff}}$$

باب ۱۱۔ قمار کے فضائل میں

0607-8911

وہاں سے ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا تھا جو ایک بڑی بڑی سیڑھی پر چڑھ رہا تھا۔

محبہ برین رحمت اللہ علیہ

Received 10/10/2015; accepted 12/10/2015; published 14/10/2015; doi:10.5897/2015.10000.000

[illegible]

جسے اب جہاد کے نام پر اپنی اپنی قوم پرست فتنے کے نام پر جہاد کی دعوت دی جا رہی ہے۔ ان کا اور مقصد تو یہ ہے کہ

دیکھا۔ انہی عرضوں اور دلائل پر میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ان لوگوں نے آپ کو جاننے کے لئے فرمایا تھا کہ آپ جو فرما رہے ہیں، وہ سب سچ ہے۔ دیکھا کہ وہ لوگ اسے (خاکوں میں اور شکل و طرح پر) دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے کوئی نہ تھا جو اپنی رائے کو دیکھ کر اپنے سینے میں لے کر چلا جاتا۔ یہ لوگ زمین پر اتر آئے اور ان کے پاس سے یہ راستہ گزرتا تھا جس پر وہ لوگ آ رہے تھے۔

۳۵۴؎ حضرت امی لم ورنہ انہ علی حضرت قوا اور نہ انہ علی ہے، والے کہنے میں قوا، ورنہ انہ علی فماتے ہیں۔

معصوم کی احکام، شعب الانعام لیبیفی

میں نے حضرت حمید بن مصعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تمہارا جرنی الحارثی اور اعرابی میں کیا فرق ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ قلعہ میں رہتا تھا جس نے

النصار رضوان اللہ علیہم اجمعین

[illegible]

مذہب کی طرف سے منع ہو گیا ہے۔ اسے اسبہ نامہ سے روکنے کے لئے دھتورے کا رس لے کر انہیں نے قہقہے سے ہنسنے لگا۔
 اور اگر مرقی امید برآئی تو اسے سڑتے توہم کی جوتیاں ٹھک جاتیں۔ سبھی اسی طرح لاشرف

۱۹۶۵ء - سلطان محمد علی شاہ حجاز سے مرہٹوں نے کہہ دیا کہ میں نے اپنے سب سے اچھے دوستوں کے لئے غریبوں کے لئے اور مجھے نے
 ایک ایک لکھتے کہہ کر جا کر دے دیئے گئے لیکن کوئی ایسا قیود نہیں کہ جو آپ کی دعوت و تقویٰ کو راجحی کو بند پائے نہ ہو، اس کی قید و
 کوہ کر یا اور ان کو یہ عقائد بخش دیئے اور ان کو یہ راستہ دیا کہ غریبوں کی کاموں کے لئے غریبوں کو دیا اور ان کی مدد کی جائے
 پائے کہ ان کو ان کے حق کی طرف سے ہر اسے اپنے غریبوں کے لئے دے دے۔

۳۷۹۲۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ بَلَغَ الْفَقْرَ فَقَدْ بَلَغَ الْفَقْرَ"۔ اے نبی! کے ذریعے پہنچے تو ذرا غم نہ کرنا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اگر میری مادی اور دینی آخرت میں سے ہوں تو لوگ سب سے پہلے جنت سے ملیں گے، اللہ جل جلالہ فرمادیں۔

۴۹۷ (مسند بزرگ، الکلیب، المجلد ۱) میں ہے کہ یہ شخص تھا جس نے کہا کہ وہ اپنے
اسے غور سے دیکھ کر فرمایا کہ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے اس کی عمر پانچ سو سال ہوگی۔

[illegible]

مخیاں کچھ ہیں نہ آتے آتے وہ دایہ لہجہ اور ارمی لب لہجہ محض تھا۔ شعب : ایمان لہجہ

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے عزت دینے سے قبل ہی اللہ نے تم کو عزت سے نوازا دیا تھا۔ تم میرے بعد (اپنے آپ کے ساتھ زیادتی اور اوروں کی) تزیین دیکھو گے لہذا تم مہربان و امن تھا رہ کر کھانسی کی دھڑ سے آلو۔ روواہ ابن عساکر

کلام: مذکور روایت کی سند میں عاصم بن عبدالحزیز انجلی ہے جس کے متعلق خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قوی راوی نہیں ہے۔

۳۷۹۳۶۔ سہل بن سعد الساعدی (انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے، انہوں نے حجاز کو حطاب ہو کر ارشاد فرمایا: اے حجاز! کیا تو ہمارے متعلق رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو یاد نہیں رکھتا؟ حجاز نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارے متعلق کیا وصیت فرمائی تھی؟ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ انصار کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور ان کے بڑوں کے ساتھ درگزر کا معاملہ کیا جائے۔ روواہ ابن عساکر

۳۷۹۳۷۔ مصنی بن ہریرہ اپنے والد کے واسطے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو! نماز بغیر وضو کے نہیں ہے اور اس شخص کا وضو نہیں ہے جو اللہ کا نام نہ لے۔ اور یاد رکھو! اللہ پر ایمان نہیں لایا جو مجھ پر ایمان نہیں لایا اور وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے انصار کا حق نہیں پہنچایا۔ روواہ ابن السجاء

۳۷۹۳۸۔ مہاجر بن ویدار سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کو فرمایا: میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا خیال رکھنا۔ خلیفہ عبدالملک نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: انصار کے اچھے لوگوں کو قبول کرو اور بڑوں سے درگزر کرو۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ انصاری رضی اللہ عنہ ابنت بڑے بن اسکن کے شوہر تھے۔ روواہ ابن عساکر

۳۷۹۳۹۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مقام یثرب میں قیدیوں وغیرہ کو تقسیم کیا تو قریش وغیرہ عرب کے لوگوں کو عطیے عطا کئے، جن میں سے انصار کو کچھ نہ ملا۔ جس کی وجہ سے چھٹکیاں بڑھ گئیں اور طرق طرح کی باتیں پھیلنے لگیں حتیٰ کہ ان میں سے ایک نے یہ تک کہا: حاصل کلام رسول اللہ! اپنی قوم والوں سے جا ملے ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے سعد بن حبادہ کو (جو انصار کے سردار تھے) پیغام بھیج کر بلوایا اور پوچھا: یہ کیا باتیں ہیں جو مجھے تمہاری قوم کی طرف سے پہنچ رہی ہیں اور بہت زیادہ پھیل گئی ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو باتیں آپ کو پہنچی ہیں واقعہ ہو رہی ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے پوچھا: اور ان باتوں میں تمہارا کیا کردار ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں بھی اپنی قوم ہی کا ایک فرد ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا غصہ بڑھ گیا اور آپ ﷺ نے انہیں اسلام سے فرمایا: تم اپنی قوم کے لوگوں کو منع کرو اور ان کے علاوہ کوئی اور آدمی نہ ہو۔ چنانچہ حضرت سعد نے قیدیوں کے میدانوں میں سے ایک میدان میں اپنی انصار قوم کے لوگوں کو اکٹھا کیا اور خود وہاں دروازے پر کھڑے ہو گئے اور صرف اپنی قوم کے لوگوں کو چھوڑتے تھے صرف مہاجرین کے کچھ لوگوں کو چھوڑا تھا اور (اکثر) لوگوں کو واپس کر دیا تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے فساد آپ کے چہرہ مبارک پر عیاں تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے جماعت انصار! کیا میں نے تم کو کمرہ نہیں پایا تھا پھر تم کو اللہ نے ہدایت بخش دی؟ انصار کہنے لگے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے فضلے اور اس کے رسول کے فضلے سے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے انصار! کیا میں نے تم کو جگہ دے کر انہیں پناہ مانگتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے فضلے سے؟ انصار کہنے لگے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار بولے: اللہ اور اس کے رسول کے اس سے زیادہ ہم پر احسانات اور فضائل ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کا غصہ کم ہو گیا تو آپ نے فرمایا اگر تم پناہ مانگو تو میں کہہ سکتے ہو اور اسی میں کچھ جگہ نہ ہوگا کہ ہم نے آپ کو دھتکارا دیا یا پناہ مانگنا پھر ہم نے آپ کو کھٹکا دیا اور دوسرے لوگوں نے آپ کو جھٹک دیا تھا لیکن ہم آپ کی تصدیق کی اور آپ جگہ دے کر انہیں پناہ مانگتے تھے ہم نے آپ کی غمخواری کی، آپ رسوا ہو چکے تھے ہم نے آپ کی مدد کی۔ یہ سن کر انصار اور بڑے اور کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول کے ہم پر بہت احسانات اور انعامات ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دنیا کا مال دیکھتے ہو جو میں تم کو دے کر ان کو اسلام کے لئے نرم کرنا چاہتا ہوں جب کہ تم کو اسلام کے حوالہ کرتا ہوں۔ اگر یہ سارے لوگ ایک

ختمی کو ہمارے اقبول میں جہاں تھا وہ ختم ہو گیا۔ اب جب قہودار دوسرے ہزارے پاس مل آیا ہے تو مجھے اس گھر والوں کا یہ دوا دے۔ چنانچہ یہ میں پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شہر سے مل آیا جو پھر مجھ کو دے گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں مالی تقسیم فرمایا اور انسا کو خوب دیا اور اس عزم تحریر میں بھی مال عطا کیا وہ خوب دیا۔ چنانچہ حضرت امید میں
 خیر نے بطور تحریک کے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ آپ کو بہت مال (آئینہ) عطا فرمائے۔ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ امیر والے
 پاک و دامن لوگ ہو اور میں قریب خلوت کے معاملہ اور تقسیم میں سحرے اچھے پادشہ و درویش کی ترجیح دیکھو گے۔ چنانچہ تم صبر کرتے رہنا۔ حتیٰ کہ تم
 خیر میں انجو متہ طوعہ الکامل لا ین علی۔ شعب الاحمال صبیہی۔ ابن عساکر

۳۶۹۴ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (انقب مرتبہ بارہ مرتبہ پڑھ کر تشریف لائے اور آپ نے چنانچہ پانچ بار ادا کیا۔
(شاید میں روزِ اہنگام کا باہر آپ سے انصاری نے ملاقات کیا۔ من کے ساتھ تھان کے پتہ لارڈ کو بھیجی تھی۔ آپ نے فرمایا: قسم جاس ذات
کی جس نے ساتھ میں تھان کی جان ہے! ایں تم سے محبت کرتا ہوں۔ ہے شک انصاری نے انصاری اور شہادت کے ساتھ ایمان حق لارڈ۔ وچوان پر
نہم تھا اور (پھر دوسروں سے فرمایا اور آتم پر بانی دیکھا ہے۔ جس قسم کو انصاری کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا بیرون اور ان کے بروں کے ساتھ
دیکھ کر دیکھا کرتا ہے۔ جو اللہ علیہ)

۳۹۴-۴۰۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یارسن انصاف! ہم نے کوئی قوم انصاف کے سوا ایسی نہیں دیکھی جس میں کئے اور پادو ہوتے وقت خوب خرچ کرنے والی ہو اور حسب مال کم و بخت بھی بہت اچھے طریقے سے اُٹھ خوارگی کرنے والی ہو۔ اور ہم نہ دیکھتے آئے تو ان لوگوں نے ہم دینی مشقت کو اپنے اوپر نہ لی جب کہ فائدے (اور پھلوں) میں انہوں نے ہم کو ٹھیک کر لیا۔ اب ہمیں خوف ہے کہ ہمیں دوسرا ایسی قوم ملے۔ پھر حضور ﷺ نے ان سے فرمایا:

ہر حال تم نے جو بھی ان کی تعریف کی ہے اور ان کے لئے جوعہ دی ہے، ان کو بدل نہیں سکتی۔

امس جبرير . فتبكي انحاءكم شعب الابعاد للوهلة

۱۳۹۵ھ۔ (مسند عبد اللہ بن زید بن عامر المالکینی) عبدالرحمن بن تیمم حضرت عبداللہ بن زید سے وفایت کرتے ہیں کہ جب ہمیں ایک جنگ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو پہلی قیامت سے نوازا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ قیامت ان لوگوں میں تقسیم کر دی۔ (جو جو مسلم تھے یا جو مسلمان بن گئے) ان کے لئے جو زمینیں تھیں وہ ان کی ہولناکی کی مقدار کے متناسب تھیں۔ اور انصار کو کچھ مل نہ پایا۔ جب انہیں ملے۔ تو انھوں نے کچھ مل کر لیا اور اسے اپنے لئے لے لیا۔ اور ان کے لئے اس کا ثواب نہیں ملے۔ اسے دلوں میں اس کا اثر نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ان انصار کو لوگوں کو خطبہ اور اور شہادت اور نماز کا ثواب نہیں ملے۔

اے انصارِ یونانیس! تم کو کمرِ اسی کی حالت میں نہیں پایا تھا کیونکہ اللہ نے میری بدولت تم کو راہِ ہدایت تو فرمائی، اور کیا تم؟ پس میں کھڑے کئے جس کے پھر اللہ نے میری بدولت تم کو فتح کیا؟ اور کیا تم پہلے غلط نہ تھے پھر اللہ نے تم کو میری بدولت سے لدا دیا؟

اور حضور پاک ﷺ کی نفی، یہاں سائل فرماتے تو انصارِ راہِ باز دیتے، انھوں نے اس کے رسول کے لئے اس سے زیادہ ہم پر حسد کیا، میں نے پھر حضور ﷺ کو فرمایا: تم لوگ میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے تو انصارِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جبروت پر جواب عرض کیا: انصار کے رسول کے لئے اس سے زیادہ ہم پر حسد کیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں کہہ دیتا ہوں کہ تم لوگ اس بات پر رضی نہیں ہو۔ لوگ تو کہیں اس امر میں راضی نہ ہوں گے کہ اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ کئے ہوئے تھے، مگر حضرت عائشہؓ نے آپؐ کو تو اس اعتبار سے کافی آبی ہوتا۔ اور (عقل) اگر مرسد لوگ کسی ایک آدمی میں اس حد تک تو اس اعتبار سے ہوتی ہیں کہ ان کی کھانسی میں چلوں گا۔

یہ شک انصاف اور انصاف کا مکمل کچھ نہیں اور دوسرے ہزار (اور کچھ زائد) کچھ نہیں۔ اور ان اعداد کے شک قریب۔ ایسا ہی (ب) (نہ)۔
 دیکھو کہ جس چیز کے رہنا حتیٰ کہ دل ہی نہ کرے، تو اس کے لحاظ سے کہ اس کے لیے یہی

۳۷۹-۶ (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے یہ فرماتے ہوئے کہ جہاد زبانی ہے اور اللہ تعالیٰ کامل اور سب سے

بذکر چاہئے۔ اسے اس صورت کی طرف (دیکھو یہاں کو) بھیجا اور انہوں نے اس کے سر کے بالوں میں سے اونچا بڑا نہار لپٹ کر حضور ﷺ کے
 اعانت صاحب رضی اللہ عنہ کو عیب ہو کر رکھا فرمایا۔

اسے عیب کیا تم نے یہ کام کیا ہے، حضرت صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور
 دیکھا کہ اس کے لئے کیا اور نہ مجھ کو نہ اذیت ہے۔ بے شک مجھے خوب یقین ہے کہ اللہ عزوجل اپنے دوس کو عیب کرے گا، میں نے اس کے
 (زین) کو مکمل فرما کر، میں نے کہا کہ تم بے ایمان کافرین کے کہہ رہے ہو کہ تم ایک اہل بیت آؤ، یہاں اسے سب سے خالص خاندان کے
 اہل بیت میں اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کیا کہ اس کے عیب نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اللہ عزوجل سے عرض کیا میں اس
 کی کون سا زائد اور؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تو ہرگز شریک نہ ہوگی تو کوئی نہ ہوگا؟

تو میرے معبود صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر: تم کو حکم ہو جو اللہ عزوجل نے تم کو حکم دیا ہے، اس پر: اللہ کے حکم

۳۷۶ (مسند داؤد بن یحییٰ) مبارک بن رافع نے کہا کہ وہ واقعہ یہی تھا کہ: یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کوئی اور
 قوشہ بھی لایا جو ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو اب اس پر شہادہ دوں گا جو میرے ہاتھ سے نکلے گا، وہ
 فرمایا (شرکاء) ہم میں سے بہترین لوگ ہیں۔ فرشتے نے عرض کیا کہ اس طرح فرشتوں میں سے کون سے ہیں جن کے ہاتھ سے نکلے گا؟
 اور اس میں بہترین کون سے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۷ (مسند داؤد بن یحییٰ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا کہ میں نے
 تیرے ہاتھ سے نکلے گا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے

یہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جب وہ مانگو جو ہر میں وہ نہ تھا ان کی شہادت۔ ان میں سے کون سے فرشتے ہیں؟

شکریہ للظہیر، عروایہ، و مدح

۳۷۸ (مسند داؤد بن یحییٰ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا کہ میں نے
 تیرے ہاتھ سے نکلے گا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے

مسلمانوں میں سے بہترین کون سے ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس طرح ان فرشتوں میں سے جو ہر میں حاضر ہوں ان کا بھی
 فرشتوں میں نمایاں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۷۹ (مسند داؤد بن یحییٰ) (مسند داؤد بن یحییٰ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا کہ میں نے
 تیرے ہاتھ سے نکلے گا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے

۳۸۰ (مسند داؤد بن یحییٰ) (مسند داؤد بن یحییٰ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا کہ میں نے
 تیرے ہاتھ سے نکلے گا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے

۳۸۱ (مسند داؤد بن یحییٰ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا کہ میں نے
 تیرے ہاتھ سے نکلے گا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے
 لایا کہ میں نے اسے پہنچا دیا، وہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس پر شہادہ دو، میں نے کہا: میں نے اسے اس طرح سے

تے آئے تے اور ان سے ملے گئے۔ ہر اور ملک سے ہیں۔ یہ پہلی گزاردی تھی جو اسلام میں آئیں ہوئی اور اس سال کا پہلا فتنہ میں تصور۔

مسلم۔ اس عساکر

۳۷۹ھ چچہ نے علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور شافعی فرمایا: فظاہر قریش میں سے ہوں گے۔ ان سے بہت بڑی لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ آئے تھے اور ان کے بڑے لوگ بھی اپنی حالت پر رہے آئے ہیں۔ اور قریش کے بعد جاہلیت کے سوا کچھ نہیں۔

نعم بن حماد وابن السی کی کتاب الاسواق

دو یہ معاملہ اور سے اس کے بعد آئے تھے۔

۳۸۰ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب اللہ نے اپنے ایک دن لوگوں کو خطبہ کیا اور فرمایا: خبر دو میں اور انعام وقت قریش میں سے ہیں۔ جب تک اہل ایمان باتوں کو کلام نہیں سمجھتے کہ یہ سب بھی فیصلہ کریں۔ اصل نہیں۔ جب بھی یہ ایمان نہیں پڑا کریں اور جب بھی ان سے ہم کیا باتیں ملی جائے وہ ہم کریں۔ کسی جہاد یا نہ کریں۔ یہ قریش کی اور اہل ایمان کی بات ہے۔

مسلم ابی یعلیٰ

۳۸۱ھ اسی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محام خندہ پر خطاب کے دوران فرمایا: جو کوئی تم میں سے تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز ہو تو اسے عرض کیا کہ میں نہیں، فرمایا: میں خوش ہے تمہارا بیٹا ہوں گا۔ ورنہ اسے دو چیزوں کے بارے میں پوچھو: جو قرآن اور ربی اور ان کے بارے میں قریش سے آئے ہو یا نہ ہو یا نہ ہو۔ جو آئے ہو ان سے پیچھے رہو نہ گراؤ۔ جو آئے ہو ان کے آگے آؤ۔ اہل کی طاقت وہ کے برابر ہے اور نہ قریش سے کچھ بڑھو یا کم ہو۔ اور ہم سے زیادہ کچھ دے رہے ہیں۔ اگر مجھے قریش کے حکم پر ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں نہیں جہاد کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا یہ مرتبہ ہے۔ قریش کے آگے تو اسے اچھے لوگ اچھے انسان ہیں اور قریش کے برے لوگ برے انسان ہیں۔

حاجۃ الاولیاء رحمہ اللہ علیہ منہج السبع راہ

۳۸۲ھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قریش عرب کے تمام دور نما ہیں ان کے ٹیک ٹوک ٹیک ٹوک کے اور ان کے برے لوگ برے لوگوں کے دور نما ہیں۔ سو ہر ایک کا حق ہے اور ہر تقدیر کا حق دو۔ میں بنی عاصم فی اللہ

۳۸۳ھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے عمامہ (قرآن مجید) صرف قریش اور ان کے گروہوں کا تھا کریں۔ ابوہم۔ مسند الحارث بن العازم بن العاصم

۳۸۴ھ لاشی قریش سے روایت ہے کہ مجھے پہلے حارث بن حارث دعوہ بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فقہا کی ایک جماعت میں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پکارا اور ان کو پکار کر ان کے درمیان کھڑے ہوا کہ فرمایا: کہہ دو کہ میں کوئی امت نہیں سمجھتا کیا جاؤ۔ اور مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا۔ پھر ایک شخص نے اقرار لیتے ہوئے کہا کہ ان کے باوجود ہر ایک کا نسب بن کر گیا، پھر فرماتے گئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پکار کر میں اللہ تعالیٰ کے پاس تمہاری کچھ نہیں کہہ سکتا، میں تک کہ آپ اس معاملہ میں حضرت خاتمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک پہنچے ان سے بھی وہی بات کہی۔

اس کے بعد فرمایا: اسے قریش کی جماعت میں ہر ایسے لوگ نہ پاؤں جو میرے پاس آئیں اور وہ جنت کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ ہوں اور میرے پاس دیا کہ کچھ رہے۔ جو اسے اللہ میں آئیں کوئی امت کی اصلاح شیعہ چیزوں میں بخدا کی امت نہ تھی دینا پھر فرمایا کہ گاہ دو تمہارا۔ یہاں پر ان کے تین لوگ ہیں۔ اہل قریش کے برے لوگ۔ برے انسان ہیں۔ ہر ایک لوگ انھوں کے اور برے لوگ ہوں گے کہ ان سے ملے ہیں۔ یہی جگہ تھی کہ ابھی مسند ابی عساکر

۳۸۵ھ... بعد ازاں پہلے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوئے پر فرماتے تھے: آج کے بعد کسی قریشی کو حق سے شک و گمان نہ ہو کہ یہ کیا ہے۔ ان ہی نسب۔ مسلم

۳۸۶ھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ ایسا نہیں کہ قریش حکم ابن سینہ ہوں اور انھوں نے لیا۔ وہ ان

۳۷۹۹۵ (مسند امام احمد بن حنبلہ) رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کسی غلام کو کسی عورت سے ملا کر دیا اور وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے اور میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا ہے۔

۳۷۹۹۶ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملا کر دیا اور وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے اور میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا ہے۔

روایت ابن حجر

کلام: زیل المانی ۱۴۰۰ھ

۳۷۹۹۷ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کسی غلام کو کسی عورت سے ملا کر دیا اور وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے اور میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا ہے۔

”اولاد ہاشم“

۳۷۹۹۸ (مسند عثمان بن عفان) امام بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کسی غلام کو کسی عورت سے ملا کر دیا اور وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے اور میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا ہے۔

(ضعیف ابی الدرداء) جبکہ ابی ہاشم نے اس وقت بھی رسول اکرم ﷺ کا ساتھ دیا جب کہ یہ سب لوگ اسامہ سے ملا کر دیا اور وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے اور میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا ہے۔

۳۷۹۹۹ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کسی غلام کو کسی عورت سے ملا کر دیا اور وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے اور میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا ہے۔

”ہذیل“

۳۸۰۰۰ (مسند الصدوق) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کسی غلام کو کسی عورت سے ملا کر دیا اور وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے اور میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا ہے۔

”العنبر“

۳۸۰۰۱ (۱۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”اے نبی! اس قبیلے سے جو تمہارے لئے کفر سے قرآن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے کہ تم لوہاں کا قبیلہ بنانے کے خلاف اجماع کر کے (افسوس کی حد تک) ہوئے۔“

مسند احمد، ابو یعلیٰ طبرانی فی الاوسط، سعد بن مسعود

”ربیعہ“

۳۸۰۰۲ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان میں سے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے کہ تم لوہاں کا قبیلہ بنانے کے خلاف اجماع کر کے (افسوس کی حد تک) ہوئے۔“

ابو عبیدہ، سلمیٰ، ابو یعلیٰ و الطبرانی، حور، سعد بن مسعود

۳۸۰۰۳ اہل طبرستان کا مدینہ منورہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”اے نبی! اس قبیلے سے جو تمہارے لئے کفر سے قرآن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے کہ تم لوہاں کا قبیلہ بنانے کے خلاف اجماع کر کے (افسوس کی حد تک) ہوئے۔“

”قیس“

۳۸۰۰۴ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیس قیس عرب کے قبیلہ قیس میں۔ روایت ہے کہ

۳۸۰۰۵ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے نبی! اس قبیلے سے جو تمہارے لئے کفر سے قرآن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے کہ تم لوہاں کا قبیلہ بنانے کے خلاف اجماع کر کے (افسوس کی حد تک) ہوئے۔“

”العرب“

۳۸۰۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے نبی! اس قبیلے سے جو تمہارے لئے کفر سے قرآن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے کہ تم لوہاں کا قبیلہ بنانے کے خلاف اجماع کر کے (افسوس کی حد تک) ہوئے۔“

ابو سعید، ابو سعید، ابو سعید

”اولاد اسد“

۳۸۰۰۷ صحابی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اے نبی! اس قبیلے سے جو تمہارے لئے کفر سے قرآن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے کہ تم لوہاں کا قبیلہ بنانے کے خلاف اجماع کر کے (افسوس کی حد تک) ہوئے۔“

۱۹۸۴ء میں صدر ایف ایف سی نے کہا کہ مولانا صاحب نے اپنی اس مکتوبہ تصانیف پر ایک نیا دور کا اضافہ کیا ہے۔ آپ کو اپنی محنت کی انکسیر کو تلاش میں ملے گا۔ آپ کی تصانیف کو اپنی قلمی زندگی کا ایک نیا دور کا اضافہ ہے۔ اور یہ کہ آپ نے اپنے آپ کو ایک نیا دور کا اضافہ ہے۔

٢١ شوال ١٢٤٦

۳۹۰۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا سارہ کھجور ہے اور ہمیں ان سے تعلق رکھتا ہوں جیسا تمہاری۔ ان سے مٹا سب کھجور کی قدر ہوتی ہے اور ان میں انصاف ہے اور ان سے بغض کسی کو لاؤ۔

پہلی طرف

۳۵۱۶ خالد بن ولیدؓ نے ۳۰ سالہ عمر میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ وہ اپنے والد کے ساتھ تھے۔ ان کے والد نے ان کی تربیت کی۔ ان کے والد نے ان کی تربیت کی۔ ان کے والد نے ان کی تربیت کی۔

اسلام و خوشحالی

۴۸۰ (مسند خفاف بن ابراہیم افغانی) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تہذیبِ عربی (عادت کے کون) سے بہت زیادہ فریاد کیا۔ احمہ عذات
مکملوں کے قتل و غارتگری کی سزا سے فرما، (اچھے آدمیوں کے) ان کا صبر ہو گا، نہ کہ میں سے جس کی نہ نفس نہ عقلی نہ شرعی ہے۔

روايت ابن عباس

[illegible]

قاری

۳۸۰۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب خرمشیر کی جانب سے سیلاب پر پہنچا ہے، انھوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ تم لو! کہ جہاں جہاں تم ستم ان کے ساتھ ہے۔ ابو حمزہ، وہ دو ذہاب عبدالجبار الکوفی سے مراد کہ

"از دو بکر بن واکل"

۳۸۱۶ حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چار سو اور چار سو تھیلے لادے تھے ان کے لئے آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو خوش آمدید کہ جن کے پیچھے سب لوگوں سے اچھے ان کے دل سب سے بہتر اور انہماک میں سب سے عظیم ہیں تمہارا شعار یا میرا دے میں عبدی، امیر عبدی

”بنی عامر“

۳۸۰۳۵ (مسند ابی حنیفہ) ہم پہنچا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے سرخ خیر میں آپ کے پاس آئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا: بنی عامر (کے لوگ ہیں) فرمایا: خوش آمدید! تم میرے لوگ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

”حمیر“

۳۸۰۳۶ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حمیر کے کسی بھور کے درخت سے نیک لگا کر فرمایا: آج مجھ سے جو بھی اپنے نسب کے بارے میں پوچھے گا میں اسے ان کے نسب و لوگوں کے ساتھ ملا دوں گا تو بھور کو دیکھتے ہوئے کرو نہیں بلکہ کہنے لگے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: مروی ہے کہ وہ مسکے ہیں۔ یہاں سے ایک قوم آئی جس سے تم ہو تو جب بھی کوئی آج تو میں بنی کی طرف چلنے کی کوشش کرتا تو رسول اللہ ﷺ نے دیا میں بار فرمایا: وہ تمہیں ہیں۔ مگر میری قوم سائے ہوئی تو آپ نے فرمایا: وہ یہی ہیں۔ میں ان کی طرف لپکا میں نے کہا یہ قوم کس (گروہ) سے ہے؟ انہوں نے کہا: حمیر تو مروی ہے وہاں پر قائم رہے۔ وہ بنو عساکر تو علیہ السلام کے دشمن بنے۔ ہم سام، اور بخت، شے سام سے آ رہے اور انھیں عیا ہوئے ان سے اب تک اور قطان چھ امویہ و قحطان سے ہوا اور سب سے قبل ان کا حمیر پر ہوا ہے۔ علم غنی ندوی

”قضاعہ“

(حمیر کے چار بیٹے تھے شعبان، قضاعہ، زید، الحمو اور۔ کاسدہ۔)

۳۸۰۳۷ مروی ہے کہ جنابی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپ نے فرمایا: یہاں کوئی معصوم ہے تو کہو! وہ نے: میں نے تو فرمایا: یہاں کسی بیٹھے یا میں نے عرض کیا: میں اس سے نہیں کہتا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارا نسب قضاعہ، بنو کاسدہ، ان حمیر سے نہ ہو تو میں اس کو قتل کروں گا۔ الشافعی، ابن عساکر و مسند حسن

”بنو قحطان“

۳۸۰۳۸ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنعان کا ملک دیکھ کر بلقیہ صحرے آس پاس کے لوگوں کو اور وہاں کے بادشاہوں کے لئے دعا کی: میں عساکر، بنو قحطان

۳۸۰۳۹ عبدالرحمن بن ابی بکر ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں عباسؓ، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کے ہاتھ پر قبیلہ مسلم، قحطان، حمر، ہور، حمیر کے ان لوگوں نے ایست کی ہے جو حجاز میں کی جوداں کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ہاں! اگر قبیلہ اسم قحطان اور حمیر، بنی حمیر، بنی عامر، اسدہ اور غطفان سے بہتر ہو جائیں تو پھر نقصان دور خدا اور انھیں کہے۔ وہ کہنے لگے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ رت میں میری جان ہے وہاں سے بہت بہتر ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۴۰ (اسی طرح) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر حمیر، اسم اور قحطان، بنی شیم، بنی اسدہ، بنی عبد اللہ، بنو غطفان اور بنی عامر بن معصوم سے اچھے ہوں آپ نے آواز بلند کی تو لوگوں نے کہا: وہ نقصان اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا: یقیناً! بنی حمیر بنی اسدہ، بنی عبد اللہ، بنی غطفان اور بنی عامر بن معصوم سے بہتر ہیں۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد و بخاری و مسند

میں پڑھی جانے والی نماز کے مقابلہ میں بڑا درجہ افضل ہے صرف رسول اللہ ﷺ کی مسجد کیونکہ اس کی اس کے مقابلہ میں سو درجہ فضیلت ہے۔

سفیان بن عیینہ فی جامعہ

۳۸۰۳۹۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے زمین میں اللہ کی سب سے محبوب جگہ کا علم ہے اور وہ بیت اللہ اور اس کا ارد گرد (یعنی حرم) ہے۔ لفظ کھیں

۳۸۰۴۰۔ عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام مخزومی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج کے دوران دیکھا آپ ﷺ اپنی سواری کو روک کر ٹھہرے ہوئے تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے اللہ کی قسم اتنا اللہ کی سب سے بہتر زمین ہے۔

ابن سعد، ابن عساکر

۳۸۰۴۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمد میں برکت عطا فرما، ہمارے دائیں بائیں اور ہمارے حجاز میں برکت عطا فرما تو آپ کے سامنے ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق میں، آپ نے اس کی طرف کوئی انکسالت نہیں کیا، جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے اسی طرح کی دعا کی تو وہی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق میں، تو آپ علیہ السلام نے اسے کوئی جواب نہ دیا، جب تیسرا روز ہوا تو وہی شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے عراق میں تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، وہ شخص روتا ہوا چل دیا، آپ علیہ السلام نے اسے بلایا اور فرمایا! کیا تم عراقی ہو؟ دو عرض کرنے لگا: جی ہاں! فرمایا: میرے والد! میرے والد! میرے والد! میرے والد! ان کے خلاف بدو دعا کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے وہی بھیجی کہ ایسا نہ کریں! کیونکہ میں نے ان لوگوں میں اپنے علم کے خزانے رکھے اور ان کے دلوں میں رحمت کو بٹا دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۰۴۲۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سب سے پہلے کون سی مسجد زمین میں بنائی گئی؟ فرمایا: مسجد حرام! میں نے عرض کیا: پھر کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا ان کے دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا: چالیس سال! فرمایا: پھر جہاں نہیں نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں پڑھ لیں! کوئی مسجد ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۴۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (مکہ) حرم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس روز سے حرمت عطا فرمائی جس دن آسمانوں وزمین کو پیدا فرمایا اور یہ دو پہاڑ رکھ دیے، یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے صرف وہ دن کی گھڑی بھر حلال ہوا، اس کے کھاتے تو نہ ہائیں، اس کے شکار کو بکایا جائے، اور نہ حلال کے لئے اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ گری پڑی چیز کوئی اٹھائے ہاں جو امان رکھنے والا ہو، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول! مکہ والے آخر گھاس کے بغیر گزار نہیں کر سکتے، جو ان کے لوہاروں اور ان کے گھروں کے کام آتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں سوائے لافخر کے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۴۴۔ ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پہلے آئے تو مقام اٹح میں اترے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۰۴۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں میں دوادیاں بہترین ہیں، ایک مکہ کی اور دوسری ہندوستان کی وادی جس میں آدم علیہ السلام اترے جہاں سے خوشبو لائی جاتی ہے جو خوشبو تم لگاتے ہو، اور لوگوں میں دوادیاں بری ہیں، راحقہ کی وادی اور حضرموت کی وادی جسے برصوت بھی کہتے ہیں اور لوگوں کے لئے بہترین کنواں زمزم کا ہے اور برا کنواں، برصوت کا ہے، جہاں کفار کی اراج جمع ہوتی ہیں۔

الازہقی وابن ابی حاتم

۳۸۰۴۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکہ والو! اپنے گھروں کو روزانہ سے نہ بناؤ تاکہ باہر سے آنے والا جہاں چاہے اتر پڑے۔

مسند وہب (نحوہ فی الاموال)

۳۸۰۴۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاجیوں کے سامنے مکہ کے گھروں کو بند کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ وہ مس گھر کو فارغ پاتے ہیں اس کے بارے میں مترد ہوئے ہیں۔ ابن عیوبہ وابن زنجویہ و عبد بن حبیب

۳۸۰۷۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ تھام کر فرمایا: اگر تمہاری قوم نبی کی کھڑے صاحب نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کو گرا کر بکھرے اس کی تعمیر کرتا۔ اور اس جیسے ملبہ مڑ کر گیا۔ روایہ ابن عباس

۳۸۰۷۶۔ (مسند السائب بن خباب) فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو عثمان بن طلحہ سے فرماتے سنا جب آپ انہیں کعبہ کی چابی دے رہے تھے: لو! پھر چابی غائب کر دی فرماتے ہیں اسی وجہ سے چابی غائب ہو جاتی ہے۔ طبرانی فی المعجم

۳۸۰۷۷۔ زحری سے روایت ہے کہ محمد بن جیسر بن مظعم نے ان سے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان بن طلحہ سے فرماتے سنا جب آپ انہیں کعبہ کی چابی دے رہے تھے، ”لو! پھر آپ نے چابی غائب کر دی فرماتے ہیں اسی وجہ سے چابی غائب ہو جاتی ہے۔ روایہ ابن عباس

۳۸۰۷۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری قوم نے بیت اللہ کی شان میں کوتاہی کی، اگر ان کا زمانہ شرک قریب نہ ہوتا تو میں ان کی چھوڑی ہوئی عمارت کو اس سے ملا دیتا، اگر تمہاری قوم کی رائے اسے تعمیر کرنے کی ہوتی میرے پاس آ جاتیں تو میں بتاؤں گا کہ انہوں نے کیا چھوڑا تھا تو آپ نے انہیں وہ جگہ دکھائی جو مات ہاتھ کے قریب تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں زمین سے اٹھنے ہوئے اس کے دور دروازے پر پہنچا جن میں ایک مشرق کی جانب ہوتا اور دوسرا مغرب کی جانب، تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ دیکھا کیوں رکھا ہے؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا انہیں فرمایا اس بات کی عزت حاصل کرنے کے لئے کہ جسے وہ چاہیں صرف وہی داخل ہو، جب وہ کسی ایسے شخص کو بلاتے جس کا داخل ہونا انہیں ناگوار گزرتا تو جب وہ اپنے پر داخل ہونے کے لئے چڑھتا تو یہ لوگ زینہ چھوڑ دیتے اور وہ گر پڑتا تھا۔ روایہ ابن عباس

۳۸۰۷۹۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اسے (عوام کے لئے) کھولا آپ نے اپنے ہاتھ میں چابی لی پھر لوگوں میں بکھڑے ہو کر فرمانے لگے: کیا کوئی بولے والا ہے، کیا کوئی بات کرے گا؟ تو حضرت عباس اور بنی ہاشم کے لوگوں نے گردنیں بلند کیں کہ ہوسکتا ہے کہ آپ انہیں سنا دیں (پانی پانے کی خدمت) کے ساتھ چابی ان کے حوالے کر دیں، آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ سے فرمایا: اصرار آؤ وہ آئے اور آپ نے چابی ان کے ہاتھ میں رکھ دی۔ روایہ ابن عباس

۳۸۰۸۰۔ ابن سابط سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو چابی کیلئے کے پیچھے سے دی۔ ابن ابی شیبہ ابن ماجہ

۳۸۰۸۱۔ زحری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو چابی دیتے ہوئے فرمایا: عثمان! اسے چھپا کر رکھنا، حضرت عثمان ہجرت کے لئے نکلے، اور شیعہ کو اپنا نائب ہانگے تو انہوں نے بیت اللہ کو غائب رکھا۔ روایہ ابن عباس

۳۸۰۸۲۔ (مسند علی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: سیر الکعبہ میں اس مال کو چھوڑنا (اس لئے ہے) تاکہ میں اسے (حسب ضرورت) لے کر اللہ تعالیٰ اور بھائی کی راہ میں تقسیم کروں، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھنے ان کی بات سن رہے تھے، آپ نے فرمایا: ابن ابی طالب آپ کی کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! اگر آپ میری حوصلہ افزائی کریں تو میں ایسا ہی کروں گا تو حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا: کیا آپ اسے ہم پر خرچ کریں گے، جب اس کا مالک آخری زمانہ میں ایک شخص ہوگا، جس کا رنگ گندمی سا اور دو لمبا ہوگا، پھر حضرت عمر نے اپنی تحریک جاری رکھی اور نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ کعبہ کے کھڑے سے ستر ہزار اونے کی اوقیہ ملی تھیں جو بیت اللہ میں ہدیہ کی جاتی تھیں، وہ علی بن ابی طالب نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اگر آپ اس مال سے اپنی جنگوں میں امداد حاصل کر لیں تو بہتر ہے، لیکن آپ نے اسے نہیں چھیڑا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا کیا تو آپ نے بھی اسے نہیں چھیڑا۔ روایہ الاوزعی

۳۸۰۸۳۔ خالد بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھا لیکن صرف نفع یا نقصان کی بات پوچھو تو ایک شخص کہنے لگا: امیر المؤمنین انکھرنے والی کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اس ازادہ میں سے نہیں نہیں کہا کہ مجھ سے نفع یا نقصان کی چیز کے متعلق پوچھاویہ ہوا میں ہیں وہ کہنے لگا: بوجہ اٹھانے والی کیا ہیں؟ فرمایا: یہ بال ہیں وہ کہنے لگا: نرمی سے چلنے والی کیا ہیں؟ فرمایا: یہ

مشتیاں ہیں۔ دو کنبے کا قلم سے شجرہ کے دو کون ہیں، قلم کی یہ فرشتے ہیں، دو کنبے دو کنبے پر بچھتے ہوتے ہائے دو کون چوہا، دو کون یہ ستارے ہوتے ہیں، دو کنبے کا اوپری کجست ہے یہ کمرہ دو کنبے کا آسمان، دو کنبے کا قلم، دو کنبے سے یہ سر ہوتے، قلم کا یہ آسمان میں آیت ہے جس کے صحن میں ہوا چاہے، دو کنبے میں بعد کے باقی سامنے ہے، دو کنبے میں آیت کی حوائج آیت کی حوائج میں جیسے زمین میں بیت امد کی حوائج، دو کنبے سے اس میں ہوتا ہے سر چڑھنے کا لازمی ہے جس میں نہی پھر بھی، یہ دلی کبھی سے گئی۔

[illegible]

بعد میں ملاقات اس فیملی کی رہ گئی جس کا صوفیہ ہونے کا یہاں تک تھا کہ یہاں تک کہ وہ بھی مر گئے اور خیر خواہوں کے ہاتھوں میں لپک کر آتش سے مر گئے تھے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر وہ لوگوں میں اتنا فتنہ مچا دیا کہ وہ لوگوں نے جو سب سے پہلے روزانہ کے آئے تھے (اور جو ۱۸۵۰ء کے آئے تھے) ان کے ہاتھ سے لے کر ان کے پیچھے آئے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر وہ لوگوں نے جو سب سے پہلے روزانہ کے آئے تھے (اور جو ۱۸۵۰ء کے آئے تھے) ان کے ہاتھ سے لے کر ان کے پیچھے آئے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر وہ لوگوں نے جو سب سے پہلے روزانہ کے آئے تھے (اور جو ۱۸۵۰ء کے آئے تھے) ان کے ہاتھ سے لے کر ان کے پیچھے آئے۔

العام ١٩٦٠ م في جبهة الاستقلال في العراق. ريجنتي ورمي عن نفسه الإطراء في ١٩٦٢ م.

۳۶۹۸۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص نے ایمان لایا وہ اس کی طرف سے قبول ہے۔ یا اس جانتے ہو نہیں کیا اب رویت صحیح ہے کہ جو شخص نے ایمان لایا وہ اس کی طرف سے قبول ہے۔ یا اس جانتے ہو نہیں کیا اب رویت صحیح ہے۔

المعنى: لا يملك الإنسان شيئاً من نفسه، بل هو مملوك لله تعالى، وهو الذي يملك كل شيء.

10

۱۹۹۵ء (سنہ ۱۴۱۷ھ) میں میر تقی میر کی وفات ہوئی۔ ان کی وفات پر مریضی کے علاوہ ان کے ایک شخص اور ایک گناہگار کی کھانسی ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اے میر تقی میر! تم لوگوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کے ساتھ ہوئے۔ اُن کے اپنی ضرورت کا کھلی ہو کر آپ کو دل سے پوچھ کر لیا۔ اے میر تقی میر! (نامہ) کے کاغذ پر مسجد میں حضور

۳۸۰۸۶۔ حضرت عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے مکہ کے حرام کے بارے میں جبری کا فیصلہ کیا۔

رواہ عبداللہ زانی

۳۸۰۸۷۔ عبید بن میر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ کے لوگوں سے خطاب کر رہے تھے آپ نے پہاڑ پر ایک شخص کو دیکھا جو درخت کا تنہا رہا تھا، آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ مکہ کا درخت کاٹنا جائز نہ عدال کے لئے اس کی شاخ توڑی جائے ہاں نے کہا: کیوں نہیں لیکن مجھے اس کام پر ایک کڑواہٹ نے مجبور کیا ہے آپ نے اسے ایک اونٹ پر سوار کر کے فرمایا: دو بارہ ایسا نہ کرنا، اور اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا۔ معبد بن ابی عروبہ فی المناسک، بیہقی

۳۸۰۸۸۔ نافع بن عبدالمارث سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور والدہ اور وہاں سے جو کہ روز داخل ہوئے اور وہاں سے جلد مسجد کی طرف جانے کا ارادہ کیا آپ نے بیت اللہ کے کھونٹے پر اپنی چادر رکھی اس پر کوئی کبوتر آیا بیٹھا آپ نے اسے اڑایا پھر وہ اس پر بیٹھا تو ایک سانپ نے اس پر چھپنا مارا اور اسے مار ڈالا، آپ نے جب جمعی نماز پڑھ لی تو میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس آئے، آپ نے فرمایا: میرے بارے آج فیصلہ کرو جو کچھ میں نے کیا ہے اس میں اس گھر میں داخل ہوا اور مسجد جلدی جانے کا ارادہ کیا اور میں نے اپنی چادر اس کو کھونٹے پر ڈال دی، اس پر کوئی کبوتر بیٹھا میں نے خدشہ محسوس کیا کہ کہیں اسے اپنی بیت سے خراب نہ کر دے، وہ دوسرے کھونٹے پر جا بیٹھا اسے ایک سانپ نے چھپت کر مار ڈالا، میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے اس کی محفوظ جگہ سے اڑایا ہے اور جس جگہ وہ بیٹھا وہاں اس کی موت تھی، میں (نافع بن عبدالمارث) نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: سفید رنگ کی بکری جس کے دانت نکل آئے ہوں اس کے بارے آپ کا کیا خیال ہے اس کا ہم امیر المؤمنین کے لئے عثمان کے طور پر فیصلہ کر دیں؟ حضرت عثمان نے فرمایا: میری بھی یہی رائے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا حکم دے دیا۔ الشعلی، بیہقی

۳۸۰۸۹۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مجھے حرم میں (اپنے والد) خطاب کا قائل بھی مل جائے تو جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائے میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ عبد بن حمید وابن المنذر والازہری

۳۸۰۹۰۔ (اسی طرح) عبید بن میر اللشبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حرم کا درخت کاٹنے کو روک دیا، ایک شخص کو درخت کاٹنے دیکھا اسے بلایا پھر فرمایا: کیا تمہیں پتہ نہیں کہ حرم کا درخت کاٹنا جائز ہے اور نہ عدال کے لئے اس کی شاخ توڑی جانی ہے؟ وہ بولا: کیوں نہیں، لیکن مجھے اس کام پر ایک کڑواہٹ نے مجبور کیا ہے آپ نے اسے ایک اونٹ کا بوجھ لے کر فرمایا: دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

معبد بن ابی عروبہ فی المناسک

۳۸۰۹۱۔ (اسی طرح) عبید بن میر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک شخص کو حرم کا درخت کاٹنے کو کھلایا، فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ وہ بولا: میرے پاس خرچ نہیں ہے، حضرت عمر نے فرمایا: یہ تو حرام ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے، وہ کہنے لگا: میں شکست ہوں میرے پاس خرچ نہیں ہے، حضرت عمر نے اسے خرچہ دیا اور اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا۔

عبد اللہ بن محمد بن حنفی العیشی فی حدیثہ

۳۸۰۹۲۔ (اسی طرح) عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حرم کا درخت اپنے اونٹ پر بیٹھنے کاٹنے دیکھا، اس سے فرمایا: اللہ کے بندے! یہ اللہ کا حرم ہے تمہارے لئے یہاں ایسا کرنا مناسب نہیں، وہ شخص کہنے لگا: امیر المؤمنین! مجھے علم نہیں تھا آپ خاموش ہو گئے۔ مسابن بن عیینہ فی جامعہ والازہری

۳۸۰۹۳۔ (اسی طرح) زہری عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام کو دکھانے کے لئے حرم کے چتر نصب کئے، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک کہ جب قحط کا زمانہ آیا تو انہوں نے ان کی تجدید کی، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا دور آیا آپ نے حج مکہ کے سال قحط بن اسد خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا، انہوں نے ان چتروں کی تجدید کی، پھر کسی نے انہیں حرکت نہیں دی یہاں تک کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو آپ نے قریش کے چار افراد کو بھیجا،

داخل ہو گیا تو اسے محل کی طرف نکال کر قتل کیا جائے گا، یہی طریقہ ہے۔ روایہ عبدالرزاق
۳۸۱۰۱ محمد بن الاسود بن خلف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انیس حرم کے پتھر نصب کرنے کا حکم دیا۔ البیہقی، طبرانی فی الکبیر

مقام ابراہیم علیہ السلام

۳۸۱۰۲ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مقام (ابراہیم) رسول اللہ ﷺ اور میرے والد کے زمانہ میں بیت اللہ سے ملا ہوا تھا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جدا کر دیا۔ بیہقی، صفیان ابن عیینہ فی جامعہ

۳۸۱۰۳ حبیب بن ابی الاسود سے روایت ہے فرمایا: امّ مہشل کا سیلاب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بندہ بانہ سے پہلے پہاڑ کی مکہ میں ہوتا تھا اس نے مقام ابراہیم کو بہاؤ پھر یہ نہ چلا کہ وہ کس مقام پر تھا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: انکی جگہ کون جانتا ہے؟ مطلب بن ابی وہاب نے کہا: امیر المومنین! میں جانتا ہوں! میں نے اس کا اندازہ اور پینائش مقابلہ (مضبوط یعنی ہوئی رسی سے) سے کی ہے اور مجھے اس کے بارے میں اندیشہ تھا خبر اسود سے یہاں تک اور رکن سے اس تک اور کعبہ کے سامنے سے۔ آپ نے فرمایا: وہ میرے پاس لے آؤ! چنانچہ وہ لائے اور اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس بندہ بانہ دے دیا۔

سفیان فرماتے ہیں یہی بات ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ مقام ابراہیم بیت اللہ کے دائیں میں تھا اب وہ جس جگہ ہے وہی اس کی جگہ ہے اور لوگ جگہتے ہیں: کہ وہاں اس کی جگہ تھی تو صحیح نہیں! روایہ الاذہبی

۳۸۱۰۴ کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وہاب نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ سیلاب مسجد حرام میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بالا کی بندہ بانہ سے پاب بنی شیبہ کبیر سے داخل ہوتے تھے تو سیلاب بھی مقام ابراہیم کو اپنی جگہ سے بلند کر دیتے اور کعبہ کے سامنے لے آتے، یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں امّ مہشل سیلاب آیا اور مقام ابراہیم کو اس کی جگہ سے بہا کر لے گیا اور وہ مکہ کے پہلے مقام میں ملا پھر اسے لاکر کعبہ کے پردوں سے بلند کر دیا گیا اور اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا گیا، آپ رمضان کے مہینہ میں گھبرائے ہوئے آئے! اس کا نشان مٹ چکا تھا سیلاب نے اسے مٹا دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بلایا آپ نے فرمایا: میں اس بندے کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جسے اس مقام ابراہیم کا علم ہے! تو مطلب بن ابی وہاب نے کہا: امیر المومنین! مجھے اس کا علم ہے، مجھے اس کا شہدہ تھا تو میں نے رکن کی جگہ سے اس کی جگہ تک کوٹ پ لیا اور اس کی جگہ سے حجر اسود تک اور اس کی جگہ سے زمزم تک کو مقابلہ (مضبوط یعنی ہوئی رسی) سے ماپ لیا تھا وہ میرے پاس گھر میں ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: میرے پاس بیٹھو اور مقام ابراہیم منکوانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ آپ کے پاس بیٹھ گئے اور مقام ابراہیم لایا گیا مائت لہبائی میں رکھا گیا تو اسے اس کی جگہ تک برابر پایا، آپ نے لوگوں سے پوچھا اور ان سے مشورہ لیا، لوگوں نے کہا: ابیسی اس کی جگہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اچھی طرح جانچ لیا اور آپ کے نزدیک وہ ثابت ہو گیا تو اسے نصب کرنے کا حکم دیا، اور مقام ابراہیم کے نیچے ایک عمارت بنا کر اسے موزن تودو آج تک اپنی رسی کی جگہ پر ہے۔ روایہ الاذہبی

۳۸۱۰۵ ابن ابی ملیک سے روایت ہے فرمایا: کہ مقام ابراہیم جس جگہ آج ہے، یہی اس کی جگہ زمانہ جاہلیت، عبد بنی اور صدیقی دور میں تھی اور دور قاروقی میں سیلاب اسے بہا کر کعبہ کے سامنے لے گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی موجودگی میں اسے پینائش کر کے وہاں رکھا۔ روایہ الاذہبی

۳۸۱۰۶ مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کس شخص کو مقام ابراہیم کی جگہ کا علم ہے؟ حضرت ابو وہاب بن حمیر وہ سبھی نے فرمایا: امیر المومنین! مجھے اس کا علم ہے، میں نے اسے دروازے تک، رکن حجر اسود تک اور رکن اسود تک اور زمزم تک ماپا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: (مقام ابراہیم) لایا چنانچہ آپ نے اسے جس جگہ وہ آج ہے اور وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پینائش کے مطابق

عہد بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: ہمیں پانی پلائے! حضرت عباسؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کو وہ پانی نہ لائیں جو ہم نے بیت اللہ میں رکھا ہے؟ کیونکہ اس پانی میں زہر دوا تھ کرے، جسے آپ نے فرمایا کہ ہمیں بھی وہ پانی چاہیے جو آپ لوگوں کو پلاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو پانی پلایا آپ نے اپنی پیشانی پر چھڑکا، پھر اور پانی منگوایا اور اس میں ملا کر پیا، پھر اور پانی منگوایا اور اسے ملا کر نوش فرمایا اور یہ پانی مشکیزوں میں تھا۔ رواہ عبد اللہ بن ابی

۳۸۱۷۔ عبد اللہ بن زبیر عافیتی سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہم کی حد بیٹھ جان کرتے سنا فرمایا ایک دفعہ عبد المطلب حجر میں سوئے تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے: زہر کو کھو دو! انہوں نے کہا: یہ کیا؟ پھر خواب ختم ہو گیا، یہاں تک کہ جب انگادون ہوا آپ اپنی اسی جگہ سوئے تو پھر خواب میں ان سے کوئی کہہ رہا ہے: مصون کو کھو دو! انہوں نے کہا: مصون کیا ہے! پھر خواب ختم ہو گیا، پھر جب انگادون ہوا تو آپ اپنی اسی جگہ سوئے تو خواب میں کوئی ان سے کہہ رہا ہے: مصون کو کھو دو! انہوں نے کہا: مصون کیا ہے! پھر ختم ہو گیا، جب انگادون ہوا تو آپ اپنی اسی جگہ آئے اور سوئے خواب میں کوئی ان سے کہہ رہا: زہم کو کھو دو! انہوں نے کہا: زہم کیا ہے! ان نے کہا: جو نہ شک ہو گا اور نہ اس کی خدمت ہوگی، پھر اس نے اس کی جگہ بتائی، آپ اٹھے اور کھوئے گئے یہاں تک کہ اس کا سر اٹکالیا، قریش کہنے لگے: عبد المطلب یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے زہم کھونے کا حکم دیا گیا، جب وہ ظاہر ہو گیا اور لوگوں نے اسے مقام طقی میں اسی دیکھ لیا تو کہنے لگے: عبد المطلب! اس میں تمہارے ساتھ ہمارا حق بھی ہے، یہ ہمارے باپ اٹھل کا راز ہے، آپ نے فرمایا: تمہارے لئے کیسے ہے؟ مجھے تم سے بیحد وہاں کے ساتھ خصوصیت دینی گئی ہے، وہ کہنے لگے: ہم تمہارے ساتھ مقدمہ لڑیں گے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے کچھ گئے: ہمارے اور تمہارے درمیان بنی سعد بنی حذیم کی کا بن عورت حاکم ہوئی، جو شام کے چلائی حصہ میں رہتی ہے عبد المطلب بنی امیہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ چل پڑے، اور قریش کے ہر قبیلہ سے کچھ لوگ روانہ ہوئے، اس وقت حجاز و شام کے درمیان ولی زمین ہے آپ کو تیار رہی جیتے جیتے یہ لوگ ان علاقوں کے کسی میدان میں پہنچے تو عبد المطلب اور ان کے ساتھیوں کا پانی ختم ہو گیا اور انہوں نے مرنے کا یقین کر لیا، پھر لوگوں سے پانی مانگا، وہ کہنے لگے: ہم تم لوگوں کو پانی نہیں دے سکتے، ہمیں بھی تمہاری مصیبت کا ڈر ہے۔

عبد المطلب نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: ہماری رائے آپ کی رائے کے تابع ہے، آپ نے کہا: میری رائے تو یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی قبر کھودے لے، جب نجی تم میں سے کوئی مر جائے گا تو اسے اس کے ساتھی دفن کر دیں گے یہاں تک کہ آخری شخص کو اس کا ساتھی دفن کر دے گا، تو ایک آدمی کا نقصان تم سب کے نقصان سے کم ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے اپنے تئیں بلا کشت میں ڈالا ہے اب ہم سفر نہیں کریں گے، ہم بہنیں (پانی) تلاش کریں گے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں عاجزی کی وجہ سے سیراب کر دے آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: چلو اور آپ چل پڑے، جب آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھے اور وہ آپ کو لے کر اٹھی تو اس نے ہجر کے نیچے سے ایک چشمہ چھوٹ پڑا، جس کا پانی چٹھا تھا، آپ نے اپنی اونٹنی بٹھادی آپ کی ساتھیوں نے بھی اپنی اونٹنیاں پیچھا دیں، پانی پیا اور خوب سیراب ہو گئے، پھر (سفر کے) ساتھیوں کو بلا دیا، آپ کو پانی پی، اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی دیا ہے، چنانچہ وہ آئے اور خود بھی پیا اور جانوروں کو سیراب کیا، پھر (خود ہی) کہنے لگے: عبد المطلب! اللہ کی قسم! تمہارا حق میں فیصلہ ہو گیا ہے جس ذات نے تمہیں اس صحرا میں پانی دیا ہے اسی نے تمہیں زہم سے سیراب کیا ہے، چلو وہ چشمہ تمہارا ہی ہے ہم تم سے نہیں جھگڑیں گے۔ ابن اسحاق فی السنداء والازد فی بیہقی فی الدلائل

سقایہ..... حاجیوں کو آب زمزم پلانے کی خدمت

۳۸۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ سقایہ پر تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں پانی پلاؤ تو ابن عباسؓ نے ان سے کہا: کیا ہم آپ کو ستودہ پانی نہ پلا سکیں؟ کیونکہ اس پانی سے لوگ پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں سے لوگ پیتے ہیں مجھے بھی وہیں سے پلاؤ۔ زہدین

۳۸۹ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت وہابؓ سے روایت کرتے ہیں مردانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے آپؐ نے جو آپؐ کے پاس کاہل و گمراہی سے وضو کر کے کرے، اسے ہدایت کی اور دلائل سے قیادہ کرے، سو آسمانی رحمت سے نوازا گیا۔" (مسند احمد)۔
 ۳۹۰ (مسند احمد) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔
 ۳۹۱ (مسند احمد) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔

”طائف“

۳۹۲ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔

مدینہ منورہ کے پانی پر افضل صلوٰۃ و سلام

۳۹۳ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔
 ۳۹۴ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔
 ۳۹۵ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔

۳۹۶ (مسند احمد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔
 ۳۹۷ (مسند احمد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔
 ۳۹۸ (مسند احمد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔

۳۹۹ (مسند احمد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔
 ۴۰۰ (مسند احمد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔
 ۴۰۱ (مسند احمد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "ابو ہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، اسے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے نوازا جائے۔" (مسند احمد)۔

۳۸۱۴۷۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جب مسجد میں اضافہ کا ارادہ کیا تو منبر کو چیں رکھا جہاں وہ آج ہے اور گجور کے لئے کوٹن کر دیا کہ مبارک اس کی وجہ سے کوئی فتنہ نہیں مچتا ہو۔ السلفی فی انتخاب حدیث القرآن

۳۸۱۴۸۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسے مبارکین کی جماعت کہہ میں اموال نہ نکالو (بلکہ) اپنے دارالحجرت مدینہ میں بناؤ کیونکہ آدمی کا دل اپنے مال سے لگا ہوتا ہے۔ عبد الرزاق فی معانیہ بیہقی فی السنن

۳۸۱۴۹۔ مسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد اللہ بن عباس بن ربیعہ سے فرمایا: کیا تم یہ بات کہنے والے ہو کہ مکہ مدینہ سے ہجرت ہے؟ تو وہ آپ سے کہنے لگے: یہ اللہ کا حرم اور اس کی (طرف سے) امن کی جگہ ہے اور اس میں کسی کا گھر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے حرم، اس کے امن اور اس کے گھر کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔

مالک والیبر بن مکار فی اخبار المدینہ، ابن عساکر

۳۸۱۵۰۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم مقام حرو میں سعد بن ابی وقاص کے ہالے کے پاس پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی لاؤ، جب آپ وضو کر چکے تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر آپ سے تکبیر بلند کی اور فرمایا: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام آپ کے بندے اور خلیل تھے انہوں نے آپ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی ہے، میں تمہیں ابراہیم اور رسول ہوں میں تمہیں اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے دھار صانع میں ایسی ہی برکت عطا فرما جسی آپ نے اہل مکہ کو عطا کی ہے برکت کے دو مرتبے۔ مسند احمد، ترمذی وقال: صحیح وابن حزمہ، ابن حبان

۳۸۱۵۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) صرف قرآن اور یہ (حکمتا سے کی) تحریر لکھی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقام عیر اور ثور کا درمیانی علاقہ حرم سے نہ اس کی شاخ توڑی جائے، نہ اس کا شکار بدکا جائے، اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے ہاں جو اعلان کرے وہ (اٹھا سکتا ہے) اور نہ کوئی شخص اس میں جنگ کے لئے ہتھیار اٹھا کر چل سکتا ہے، نہ اس کا کوئی درخت کاٹا جائے ہاں کوئی اپنے اونٹ کے چارے کے لئے کاٹے تو اجازت ہے، نہ جس نے کوئی نئی بات (یا کام وین کی صورت میں) ان کا دیکھا، یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ اس کی لٹل عبادت قبول ہے اور نہ فرض، مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے جس کی ان کا ادنیٰ شخص بھی کوشش کرے، جس نے کسی مسلمان کے ذمہ کو توڑا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں لعنت ہے اس کی لٹل عبادت قبول ہے نہ فرض۔ ابو داؤد طیحاہی، عبد الرزاق، مسند احمد بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابویعلیٰ، ابن حزمہ و ابو عوانہ و الطحاوی ابن حبان، بیہقی فی السنن

۳۸۱۵۲۔ (اس طرح) مرقہ حمداً فی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے سامنے ایک تحریر پڑھی جو ایک اٹلی کے بقدر (بسی) تھی اور رسول اللہ ﷺ کی تموار کے نیام میں تھی اس میں لکھا تھا: ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جس نے اس میں کوئی (یا کام) کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی لٹل عبادت قبول ہے اور نہ فرض۔

حلیۃ الاولیاء

۳۸۱۵۳۔ ابوحسان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی (اہم) کام کا حکم دیتے تو لوگ جواباً کہہ دیتے: ہم نے یوں کر لیا ہے، آپ فرماتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کچ فرمایا، کسی نے آپ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کسی چیز کی وصیت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے علاوہ کوئی خاص وصیت نہیں کی صرف آپ کی چند باتیں ہیں جو میں نے آپ سے سن (کر رکھی) ارگہی ہیں اور وہ میری تموار کے نیام میں ایک تحریر کی صورت میں محفوظ ہیں فرماتے ہیں: ہم آپ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے وہ تحریر انجلی اس میں لکھا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے کوئی بدعت ایسا ہی کی یا کسی بدعتی کو لگا دی تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، نہ اس کی لٹل عبادت قبول ہے اور نہ فرض، اور اس میں لکھا تھا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور میں مدینہ کو اس کے دونوں حروں اور اس کی چراگاہ کے درمیانی علاقوں کو حرم قرار دیتا ہوں نہ اس کی شاخ توڑی جائے، نہ اس کا شکار ہوگا یا جائے، اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی

احمد

۳۸۱۸۰ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ذیل احد نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہلا دم ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

المصنف عبدالمؤذنی

۳۸۱۸۳ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی احد کو دیکھتے تو فرماتے یہ پہلا دم ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۸۱۸۴ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں جبل احد نظر آیا اور ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا:

یہ پہلا دم ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ مصنف عبدالمؤذنی

۳۸۱۸۵ حضرت اسد بن اللہ ثقیفی عنہ سے روایت ہے فرمایا: احد جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر واقع ہے یہی دم اس پر آجتا

اس کے درخت (کا پھل) کھا کر آپ جہنم کے گائے کی ٹیکوں میں سے پہلی ہی ٹیکہ

بیت المقدس

۳۸۱۸۶ جبکہ بن آدم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے

ساتھ، یہ ذیل میں میں کہاں نماز پڑھاؤں؟ انہوں نے کہا: آپ پہلی بات پر عمل کرتے ہیں تو یمنان کے پیچھے نماز پڑھیں اور اس سال اللہ

آپ کے ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم نے یہ سوچ کر کہ مشابہت کی انکس، البتہ میں پہلی نماز پڑھوں گا جیسا کہ اللہ نے نماز پڑھی، چنانچہ

آپ قبلہ کی جانب آگئے، پڑھے اور نماز پڑھی، پھر آپ (وایں) آئے اور اپنی چادر چھڑا کر اس میں گرے پڑے تھکے سینے اور لوگوں نے بھی

مجاہدوں سالاروں نے کہا: بھائی کی۔ مصنف احمد۔ صحابہ ہی السخاوی

۳۸۱۸۷ قتادہ وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت کعب احبار سے فرمایا: تم مدینہ منتقل نہیں ہوتے؟ اس میں رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: آپ نے فرمایا تو کعب نے کہے: امیر المؤمنین امیں نے اللہ تعالیٰ کی ممانہ اور کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ شام زمین

میں بیت المقدس کا خزانہ ہے اور اس میں اس کے بدلہ کا خزانہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۱۸۸ حمزہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام اپنے پیچھے سفر کے بعد روانہ ہوئے، جب آپ اس کے

قریب پہنچے تو آپ کو احد رافلی کہ اس میں طاغوت بھڑا ہوا ہے، آپ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا: واپس لوٹ جائیں اور اس میں نہ ٹھہریں!

طاغوت کے دوتے بولنے لگے آپ وہاں چلے گئے تو میں نے کہا: تم نے آکر آپ وہاں سے نہ آئیں گے۔ چنانچہ آپ مدینہ چلے آئے، آپ نے

پہلی نماز میں انہوں میں سے آپ کے سب سے زیادہ نزدیک تھا، آپ جب اٹھے تو میں بھی آپ کے پیچھے نہ نکلا اور میں نے نماز آپ

فرما رہے تھے، انہوں میں شام کے قریب پہنچے پکا (بھڑا ہوا) گھٹا واپس آئے جو کہ اس میں طاغوت ہے، امیر ایساں سے نہوت جاتا میری دست کو

نہ ٹھہریں گے، گا، اور میرا نام میری موت کا جلاؤں گا۔

سنو! مدینہ آ جاتا اور اپنی ضروری حاجات سے فارغ ہو جاتا، پھر میں چل پڑتا تھاں تک کہ شام میں داخل ہو جاتا، پھر میں میں

تھکاتا، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز شام سے ستر بار لوگ ایسے اٹھائے گا کہ نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ

انہیں عذاب ہوگا، ان کے اٹھانے کی جلد جہنم کے درختوں کے درمیان ہے اور اس کی سرخ ہموار زمین میں ہے۔

مصنف احمد۔ والشمسی، طبانی فی الکبیر حاکم، عظیم فی تلخیص المستدرک، قال الدہلی منکر حماد ووردہ ابیہ،

ابن الجوزی، فی التوحید وفال لا یصح فی التوحید من ملہان من حدیث العروہ متروک

اجازت دیجئے، ہم روئے رکھیں گے اور قیام کیا کریں گے یہاں تک کہ ہمیں موت آجائے، آپ علیہ السلام کو ان کے سوال سے خوشی ہوئی جس کے آثار آپ کے چہرہ پر محسوس کئے گئے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: عظیم رب تم لشکر روانہ کرو گے اور تمہارے لوگ ذمی ہوں گے تمہیں غریب دین کے اور ایک زمین اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے گا اس کا کچھ حصہ سمندر کے کنارے ہوگا، جس میں شہر اور مکانات ہوں گے جسے یہ زمانہ نہ اور وہ اپنے آپ کو ان شہروں میں سے کسی شہر یا ان مکانات میں سے کسی محل میں موت آنے تک روک سکے تو ایسا ہی کرے۔

۳۸۱۹۷ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کی اس مسجد میں نماز افضل ہے یا بیت المقدس میں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری اس مسجد کی ایک نماز بیت المقدس کی چار نمازوں کے برابر ہے البتہ وہ نماز کی بہترین جگہ ہے وہ شہر شہر کی زمین ہے۔ لوگ ضرور ایسا زمانہ دیکھیں گے کہ ایک کمان کی وسعت و کشادگی جہاں سے بیت المقدس دکھائی دے وہ پوری دنیا سے افضل اور بہتر ہوگی۔ الروایہ ابن عساکر

۳۸۱۹۸ حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا: کی باندی سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بیت المقدس کے بارے بتائیے! آپ نے فرمایا: وہ شہر و شہر کی زمین ہے اس میں یا کائنات پر حضور ہوں گی ایک نماز دوسری جگہ کی پانچ نمازوں کے برابر ہے، عرض کیا: اگر ہم وہاں نہ جائیں تو کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: وہ دونوں کا میل منکولے اور اسے چراغ میں ڈال لے تو جس کی طرف اس کا ہدیہ کیا گیا ہو یا اس نے اس میں نماز پڑھی ہے۔ مسند احمد ابن زحویہ، ابو داؤد

۳۸۱۹۹ عبدالرحمن بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بیت المقدس میں ہدایت کی بیعت ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۰ (مسند عمر) زید بن عمار سے روایت ہے فرمایا میں نے اپنے دادا کو فرماتے سنا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلبہ بنائے گئے تو آپ نے شام والوں کی زیارت کی آپ نے جابہ میں پڑا اور کیا مشق میں طاعون تیزی سے پھیل رہا تھا، آپ نے وہ مشق جانے کا ارادہ کیا تو آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: کیا آپ کو علم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں طاعون پھیل جائے تو اس سے مت بھاگو اور جہاں وہ ہو وہاں نہ جاؤ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ جو اصحاب انہی ﷺ آپ کے ساتھ تھے وہ خوش تھے جنہیں کبھی بھی طاعون کی بیماری نہیں ہوئی۔ اس وقت آپ نے ایک شخص جلیلہ سے روانہ فرمایا جو بھی تک اس میں داخل نہیں ہوا تھا، اور آپ بیت المقدس کی طرف چل پڑے اور صلے سے اسے فتح کر لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المقدس میں آئے آپ کے ساتھ کعب احبار تھے، آپ نے فرمایا: ابو اسحاق! اپنا ان کی جگہ جنہیں معلوم ہے، دو کہنے کے اس دیوار سے جو ہمہ کی وادی کے آگے آتے قریب ہے ایک گڑھا ہے، اور وہ ہجران سے پھر اسے کھودیں تو آپ کو وہاں جائے گی، چنانچہ لوگوں نے کھودی تو وہ ظاہر ہوئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب سے فرمایا: تمہاری رائے کے مطابق ہم کعبہ گاہ کعبا بنائیں؟ انہوں نے کہا: چنانچہ کے پیچھے، ہائیں یوں آپ موی علیہ السلام اور محمد ﷺ کے قبلوں کو منع کریں گے، آپ نے فرمایا: تم نے یہودیت کی مشابہت کی، ابو اسحاق! اللہ کی قسم! اس سے بہتر کعبہ گاہ آگے وادی ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے دو جگہ مسجد کے آگے حصہ میں بنائی۔ اہل عراق کو یہ چاہا کہ آپ نے اہل شام کی زیارت و ملاقات کی ہے انہوں نے آپ کو خط لکھا جس میں آپ سے ملاقات و زیارت کی ایسے درخواست کر رہے تھے جیسے ملاقات آپ نے اہل شام سے کی۔ آپ نے جانے کا قصد کر لیا تو کعب نے آپ سے کہا: امیر المومنین! میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ اس میں داخل ہوں، آپ نے فرمایا: کیوں؟ وہ کہنے لگے: اس میں بافرمان جنات، بابرہ اور ماروت ہیں جو لوگوں کو مار دیکھاتے ہیں اور اس میں شر کے سویں حصہ کا نوں حصہ ہے اور ہر شخص ناک یا باری ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ سب چھوڑ کھتا گیا جو جسے ذکر کیا صرف ظہر تک بیماری بکھٹس آئی وہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے: اہل کی کثرت جس کا کوئی علاج نہیں، چنانچہ آپ وہاں نہیں گئے۔

۳۸۲۰۵ سلیمان بنی ہاشم سے وہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے کوئی بہتر فیصلہ فرمائیں! آپ نے فرمایا: شام میں رہو۔ دارقطنی فی الاصحاح ابن عساکر، وقل دارقطنی، هذا من رواة الاصحاح ابن عساکر سلیمان بنی ہاشم من یہون حکیمہ للعلقی انس بن مالک

۳۸۲۰۶ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے فتح کرنے والا ہے اور تمہیں قدرت دے گا دینے والا ہے تو ایک شخص نے عرض کیا: مجھے بہتر حکم دیجئے! فرمایا: شام کو نہ چھوڑنا، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا بہتر شہر ہے اس میں اس کے بزرگ رہتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۰۷ واہل مدینہ من اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ لشکر روانہ کریں گے، ایک لشکر یمن میں ایک شام میں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ہوگا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نو جوان آدمی ہوں اگر مجھے وہاں جانا ہے تو آپ مجھے کہاں کا حکم دیں گے؟ فرمایا: شام، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زمین ہے اس میں اپنے بزرگ رہتے ہیں۔ اگر تم نہ چاہو تو یمن میں رہو، اس کے پاس سے میرا رب ہوتا، اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے پاس یمن کی طرف سے کافی ہے۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۳۸۲۰۸ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس نکلوں سے قرآن مجید منع کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہو، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسے کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ یمن تعالیٰ کے فرشتے اس پر اپنے پر کھولے ہوئے ہیں۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ترمذی، حسن عروبہ، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی، صیاء فی المختارۃ

۳۸۲۰۹ حضرت ابو امر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ شام اور اس میں رہنے والے رہویوں کا ذکر ہوئے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم معترف یہ شام فتح کر کے اس پر غالب آ جاؤ گے، اور اس کے سمندر کے کنارے ایک قلعہ پاؤ گے جسے "اللہ" کہا جاتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ وہاں سے بارہزار شہید اٹھائے گا۔

ابن عساکر وقل عن الاوزاعی انہ قال: حدیث جدیدہ

۳۸۲۱۰ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے شام کے لئے خوشخبری ہو، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اس پر ڈالی ہوئی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۱ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: معترف یہ تم لشکر تیار کرو گے، ایک لشکر یمن میں، ایک یمن میں ایک عراق میں اور ایک مصر میں، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے بہتر (جگہ کا) فیصلہ فرمائیے! فرمایا: شام، عرض کیا ہم عیسویوں، عیسویوں والے لوگ ہیں شام نہیں جاسکتے، آپ نے فرمایا: جس کا دل نہ چاہے، اور ایک روایت میں ہے جو شام نہ جاسکتا، وہ وہ اس کے یمن سے جاسکتا اور اس کے حوضوں کا پانی پینے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے پاس یمن کی طرف سے کافی ہو گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۲ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شام دارالاسلام کا وسط ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۱۳ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے شام کا ذکر کر فرمایا: حشر وشرکی زمین ہے۔

ابو یعلیٰ، ابن عساکر

۳۸۲۱۴ (مسند کل بن سعد الساعدی) عبدالمعین بن عباس بن کل بن سعد اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو! کیونکہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے تو وہ تمہیں شام کی روٹی اور تینوں سے میرا کرے گا۔

ابن عساکر

۳۸۲۱۵ (مسند شہداء بن اوس) محمد بن عبدالرحمن سے روایت ہے فرمایا میں نے اپنے والد کو اپنے دادا شہداء بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے سنا، پھر دو بیٹھے، پھر اچھے پھر بیٹھے پھر کہنے لگے: یا رسول اللہ! مجھ پر زمین تنگ ہو رہی، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ شام اور بیت

الحق قدس حق ہوں گے انکے والدہ تعالیٰ اور انکے والدہ رحمہ اللہ تم اور تمہاری اولاد تمہارے بعد وہاں کے امام ہوں گے۔ روایہ ابن عساکر

۳۸۲۱۹۔ محمد بن عبد الرحمن بن شداد بن محمد بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے والد اور بن اوس کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جان کنی کے عالم میں تھے آپ نے فرمایا شداد تمہاری کسی حالت سے اعراض کیا دنیا تنگ لگ رہی ہے آپ نے فرمایا تم پر تنگ نہیں ہوگی شام اور بیت المقدس فتح ہوگا کہ تم اور تمہاری اولاد انکے والدہ ان کو انوں میں امام ہوں گے۔

روایہ ابن عساکر

۳۸۲۲۰۔ عبد اللہ بن حوالہ از زیدی سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے تحریر لکھ دیجئے اور ایک روایت میں ہے میرے لئے پسند کر لیجئے، شہر شمس میں رہوں اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ زندہ رہیں گے تو میں آپ کی قربت پر کسی چیز کو پسند نہ کرتا، آپ نے فرمایا: شام اور قین باقر فرمایا آپ علیہ السلام کو جب میری شام کے پاس میں ہا پسندیدگی نظر نہ آئی تو فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ شام کے پاس میں کیا فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسے شام! امیر! رمت کا ہاتھ تھوڑے پر ہے شام! تو میری پسندیدہ جگہ ہے میں تمہیں اپنے بہترین بندے داخل کروں گا تو میرے القام کی گوار اور میرے عذاب کا کوزہ بنو زیاد و رانے والی اور میری طرف منظر ہوگا۔

اور میں نے معراج کی رات ایک سفید ستون دیکھا، گویا وہ موتی ہے جسے فرشتے اٹھا کے ہوئے تھے، میں نے کہا: تم نے کیا اٹھا رکھا ہے؟ وہ کہنے لگے: اسلام کا ستون ہے، ہمیں اسے شام میں رکھنے کا حکم ہے، اور ایک دفعہ میں سورہ اٹھا کہ میں نے ایک کتاب دیکھی ایک روایت میں ہے کہ آپ کا ستون دیکھا، جو میرے کھلنے کے پیچھے سے ایک لیا گیا، میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو چھوڑ دیا ہے میں نے اس کے پیچھے اپنی نظر دوڑائی تو وہ ایک نور تھا جو میرے سامنے پھیلنا ہوا تھا، یہاں تک کہ شام میں رکھ دیا گیا۔

حضرت ابن حوالہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے پسند فرما میں فرمایا: شام اور جو شام میں نہ جانا چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے عوضوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور شام کے بانیوں کی طرف سے کافی ہے۔

ابن عساکر وفیہ صالح بن رستم ابو عبد السلام مجہول وقال فی المیزان، روی عنہ لقمان فحلفت الحیة

۳۸۲۲۱۔ حضرت عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے ہم نے آپ سے فقر و عریانی اور بے سرو سامانی کی شکایت کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں بہتات سے زیادہ قنوت کا زیادہ خوف ہے، اللہ کی قسم! تم میں یہ چیز بفرار رہے گی یہاں تک کہ تمہارے لئے فارس اور روم اور میر کی زمین فتح ہوگی یہاں تک کہ تمہیں لشکر ہوں گے، ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں، اور ایک یمن میں ہوگا، یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ انہیں کم سمجھے گا۔

حضرت ابن حوالہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! شام کون جاسکتا ہے وہاں میندھیوں والے رہتی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ ضرور تمہیں فتح کرے گا اور اس کا تمہیں خلیفہ بنائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت جن کی تمہیں سفید اور ان کی گدیاں منڈی ہوئی ہوں گی کھڑے ہو کر تمہارے جیسی آدمی پر سایہ کریں گے۔ وہ (جیسی) انہیں جو عجم دے گا وہ کریں گے، اور اب وہاں ایسے مرد ہیں جن کی نظروں میں تم او انوں کی چوٹیوں میں پائے جانے والی تختیوں سے زیادہ عزیز ہو۔

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے پسند کریں اگر مجھے دوزخ داخل جائے؟ آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام پسند کرتا ہوں، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ علاقہ ہے اور اسی کی طرف اس کے برگزیدہ بندے پہنچے جاتے ہیں۔ اسے اہل یمن، شام کو نہ چھوڑنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ دوزخ میں شام ہے جو نہ چاہے وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے عوضوں کا پانی پیئے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اس کے بانیوں کا دوزخ ہے۔ الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر

۳۸۲۲۲۔ حضرت عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، آپ نے فرمایا: ابن حوالہ! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اس خندق کو چھو گے جو یمن کے اطراف میں پھیل رہا ہوگا گویا وہ گائے کے سینگ ہیں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: شام کو نہ چھوڑنا۔ روایہ ابن عساکر

۳۸۲۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: اے اہل شام! تم کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے واکیں بائیں فتنے پھینک دیئے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں ایک فتنہ میں اسے لگا جس سے تمہارے قدم اکڑ جائیں گے۔ ہمارے واکیں شریک سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ شام کا مدکرہ کر رہے تھے، میں نے ابوبکر سے کہا کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں کہ وہاں ایسا ایسے فتنے ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: کیا نہیں لیکن وہاں ہونگے ہوں گے اور میں انہوں کی ہنسوت آسمان ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۸۲۲۱ حضرت عبداللہ بن حوالہ ازہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نبیہا کہ ہم کو اب بیدل قیمت حاصل کریں ہم وہاں آگئے اور پھر بھی معاملہ نہ ہوا آپ نے کہا: چرواہوں سے میان مشقت کو بھاریپ کیا ہوا ہے اور میان کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں میرے قوائے بندہ کر کہ میں ان سے کھروار چاہاں اور نہ انہیں ان کے قوائے کر کہ یہ عاجز ہو جائیں اور نہ ان کو ان کے قوائے کر کہ انہیں مقصود میں نہ آئے۔ (کہ یہ فقیر لوگ ہیں)۔

پھر فرمایا: ضرور شام ورم اور قارون کے ہوں گے یا فرمایا: ریم و قارون ایسی جگہ کہ تم میں سے ایک انہیں کے اچھے اچھے اوتھ ہوں گے حتیٰ کہ جڑیں ہوں گی وہاں تک کہ تم میں سے کسی کو دودھ بنادینے کا کام ہو جائے گا۔ پھر آج آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر انگوڑی پر رکھ کر فرمایا: ان کو اللہ! اب تم کو کچھ عطا فرمائے گا کہ زمین میں آتی ہے تو اس وقت دھڑلے تم پر پڑائیاں اور دوسرے بڑے کا قریب ہوں گے اور قیامت اس دن لوگوں کے اس سے اور دوزخ دیکھو گی جیسے یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۸۲۲۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کی بیش حد کی جاتی رہے گی ہر پھینکنے کی جگہ کھینک جاتی ہے اور ہر کارے کر میں گے ان کی ہڈیوں کو لوگوں میں سے جو ان کی ہڈیوں کو دے گا ان پر کچھ بگاڑ دے گا اور اہل شام ہیں۔

رواہ ابن عساکر۔

۳۸۲۲۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام میں رہنا۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۸۲۲۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت جہاں کا بھی رخ کرے گی اس کی ہڈی پائے گی لوگوں میں سے جو ان کی ہڈیوں کو دے گا ان کا کچھ بگاڑ دے گا۔ لیکن یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (قیامت) آجائے ان میں اکثر شام والے ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۸۲۲۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: ایک وفد ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ چاہتے ہیں کہ معاذ بن جبل یا سعد بن معاذ آئے رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: بیٹھے ان کے چہرہ میں اچھی خبر معلوم ہو رہی ہے، وہ آئے آپ کو سلام کر کے کہنے لگے: یا رسول اللہ! مڑو کیلئے کسریٰ تمہیں ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں بار فرمایا: اللہ تعالیٰ کسریٰ پر امانت کرے، پھر فرمایا: سب سے پہلے فارس والے ہلاک ہوں گے پھر عرب اور ان کے پیچھے والے پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: صرف یہاں کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر۔

۳۸۲۲۶ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا کہ نبی ﷺ فیند سے گھبرا کر بھاڑا ہوئے آپ پر کھینک لاری بھی رہیں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: میرے کھانے کے پیچھے سے اسلام کا ستون کھنک لیا گیا جس سے مجھے وحشت ہوئی، پھر میں نے اپنی نگاہ دوڑائی تو اسے شام کے وسط میں گاڑ دیا گیا، مجھ سے کہا گیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اور اپنے بندوں کے لئے شام کو پسند کیا ہے اس نے اسے تمہارے لئے عزت و مشرف مینوٹی اور یا وہ عانی کا باعث بنایا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی چاہے گا اسے شام میں خیمہ لگائے گا اور اسے اس میں سے حصہ دے گا اور جس سے برائی کو دوچار کرے گا اور اپنے ترش سے تیر کاٹ لے گا اور وہ شام کے درمیان لٹکا ہوا ہے۔ تیر مارے گا وہ دوزخ و آفات میں سلامت نہیں رہے گا۔ ابن عساکر۔ وفیہ اللحق بن عبد اللہ عساکر۔

۳۸۲۲۷ عبداللہ بن مسافع سے روایت ہے کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لوگ اشرار تیار کر کے تو ایک شخص کہنے لگا: یا رسول اللہ!

۳۸۲۳۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ ایسی جگہ جو جہاں باطن و حیرہ کے درمیان زبانیں جھکھوڑتی تھیں۔ بھلائی کے دوسوں کا نواں حصہ شام میں اور دواں حصہ اس کے علاوہ جگہ میں ہے اور شر کے دوسوں کا نواں حصہ اس کے علاوہ میں اور دواں حصہ اس میں ہے، تم ایسا زمانہ پاؤ گے کہ آدمی کا پسندیدہ مال اس کی سرسٹ اوشیاں ہوں گی جن میں پرہ شام کی طرف نقل مکانی کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۸۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: خیر کو بیسیوں حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے تو حصہ شام میں اور دواں اس کے علاوہ کی زمین میں ہے اور شر کے دسیوں حصے کے گئے ہیں۔ تو حصہ ان علاقوں میں اور دواں حصہ شام میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۳۹۔ حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر شام میں ایک عراقی یمن اور ایک یمن میں ہوگا، ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے کا یا رسول اللہ! میرے لئے انتخاب فرمائیے آپ نے فرمایا: شام میں رہنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام اور اہل شام کا مزار ہے۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، قال: ورواہ ابن ابی عاصم مخصراً، ان اللہ کل لی بالشم والہ

۳۸۲۴۰۔ عطاء بن السائب سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمن الحضرمی ایام بن اھب کو تقریر کرتے سنا فرما رہے تھے اہل شام انوشجری ہو کیونکہ مجھے فلاں شخص نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخر میں ایک جماعت ہوگی جنہیں پہلے لوگوں کی طرح اجر و ثواب ملے گا۔ وہ وقت پر دوازوں سے جنگ کریں گے اور خلاف شرع بات کی مخالفت کریں گے اور وہ لوگ تم ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۱۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے: لوگو! معتزب تمہارے کئی لشکر (پیشے) ہوں گے، ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا۔ تو ان حوالہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے تو میرے لئے (جگہ کا) انتخاب فرمائیے آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کا انتخاب کرتا ہوں، کیونکہ وہ مسلمانوں کے لئے بہتر اور اللہ تعالیٰ کی زمین کا پسندیدہ حصہ ہے وہاں اس کی مخلوق میں سے برگزیدہ بندے پئے جاتے ہیں، جس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کے یمن میں چلا جائے اور اس کے حصوں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام و اہل شام کی ذمہ داری لی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۲۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دن لوگوں میں کھڑے ہو کر اور ایسی گہری فصاحت کی جس سے دل دہل گئے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں فرمایا: جو مسکا ہے کہ تمہارے اسلحے سے لیس لشکر ہوں، ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا، حضرت عبداللہ بن خوالد الخد کہنے لگے: یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کا ہالوں تو میرے لئے انتخاب فرمائیے، آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کا انتخاب کرتا ہوں، کیونکہ وہ دارالاسلام کا ستون اور اللہ تعالیٰ کی زمین کا پسندیدہ حصہ ہے، اس کی طرف اس کی مخلوق میں برگزیدہ بندے چن کر لائے جاتے ہیں، رہے تم تو تمہارے لئے یمن بہتر ہے اس کے علاوہ اس کے سیراب ہوا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شام و اہل شام کا مزار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۳۔ زھری سے روایت ہے فرمایا: جب جنگ ہوگی تو دمشق روم کے مسلمانوں کے لئے پناہ گاہ ہوگی۔ اور روم کی آنکوں کی علامت یہ ہے کہ جب دمشق میں مغرب کی جانب چار میل کے فاصلے پر ایک شہر بنایا جائے گا جو ایک دنیا پر ہوگا، اور دمشق کی جانب چار میل ہوگا وہی اس روز مسلمانوں کا شہر ہے جسے سنانی کے علاوہ کوئی انصاف نہیں پہنچا سکے گا، جو شہر چاند سے لٹکے گا اور پناہ گاہ اس روز مکہ ہوگی اور اس کے لئے بنی عباس کے کچھ لوگ باقی ہوں گے اور پناہ گاہ جبل طلیس اور لبنان ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۴۔ کھول سے روایت ہے فرمایا: رومی ضرور شام میں چالیس روز کا ٹہرے گا جس کے جس سے صرف دمشق اور عمان محفوظ ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۵۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اور ہم نے اسے اور لوہ کو اس زمین کی طرف نہایت دی جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں فرمایا: یہ شام ہے اور ہر مصلح پانی بیت المقدس کی چٹان سے نکلا کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۸۲۴۶۔ عبدالرحمن بن خبیر بن نظیر کی اپنے والد سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! تمہارے لئے شام فق ہوگا، موم

اسلام کے ساتھ ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۳۸۲۵۵ (مسند ابی حنیفہ) نبی ﷺ کا آخری کلام (جو میں نے سنا) یہ تھا: انجران اور حجاز کے یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ اور جان لو! کہ وہ لوگ سب سے بڑے ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو تہ و گداج کیا۔ مسند احمد، ابو یعلیٰ

۳۸۲۵۶ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میرے بعد اس کام کے نگران بنو تو انجان والوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔ ابن ابی نعیم

یمن

یمن جزیرہ عرب جنوب مغربی جانب سعودیہ عمان علیٰ عدن اور بحرہ کے درمیان واقع ہے اس کا دار الحکومت صنعاء ہے اس کے مشہور شہر، عدن، نقر، اللہ، ید، صعہ، واد، امکھا، البقیع، حمان، اب، زبید، سارب ہیں اور اس کا جزیرہ قطری ہے، اہل ان سہا کے زمانہ میں عقیل مسیح میں یہ ملک مشہور ہوا۔ ۵۸-۶۳ھ میں اسلام یمن میں پہنچا۔ المسند فی الاعلام

۳۸۲۵۷ سعید بن مقرئ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ یمنی ساتھی دیکھے جن کے کپڑے بجزے کے تھے، آپ نے فرمایا: جو اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہ ہمارے ہیں انہیں دیکھنا چاہیے وہ انہیں دیکھ لے۔ ہذا

۳۸۲۵۸ عبدالرحمن بن حسیب بن ثعلبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا ہے اور ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ میں تشریف لائے تو ہم نے اسلام قبول کر لیا۔ ووالہ ابو نعیم

۳۸۲۵۹ (مسند خرزج) رسول اللہ ﷺ نے یمن کی جانب دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ کر اور ہمارے دماغ میں برکت دے۔
تومدی، حسن، عرب، طبری فی الکبریٰ عن زید بن ثابت

۳۸۲۶۰ (نیز) رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ فرما اور عراق کی جانب دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دل متوجہ فرما، اور شام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ! ان کے دل متوجہ فرما، اور ہمارے دماغ میں برکت دے۔

طبری فی الکبریٰ، حلیۃ الاولیاء، عن زید بن ثابت
۳۸۲۶۱ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: ایمان (والے دل) وہاں ہیں، اور حق سگدنہی ہے وہاںوں میں ہے جو انہوں کی دلوں کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا وہ

ربیعہ و مسخر ہیں۔ ابو یعلیٰ، ابن عساکر

”مصر“

عربی حکومت جو افریقہ کے شمال مشرق میں، فلسطین، علیج، عقبہ اور، بحرہ کے درمیان مشرق میں، سوڈان کے جنوب میں اور لیبیا کے مغرب میں واقع ہے اس کا دار الحکومت ”قاہرہ“ ہے۔ المسند فی الاعلام

۳۸۲۶۲ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں مصر پر فتح عطا فرمائے گا۔ تو اس میں زیادہ (تعداد والے) لشکر بٹانا، دو لشکر زمین کا، بہتر لشکر ہوگا، حضرت ابو بکر آپ سے عرض کرنے لگے: ایسا کیوں

یا رسول اللہ! آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ وہاں کی جو اس قیامت تک فوج میں ہوں گی۔

ابن عبد الحکم فی فوج مصر، ابن عساکر، وفیہ للبعۃ عن الامویہ مالک الحسیری عن بحرین داغر المعافری، واما سود
ترجمۃ الان ابن حبان ذکر فی القاتل التیروی عن بحرین داغر ووقل بحراً

”عمان“

جزیرہ عرب کے جنوب مشرق میں واقع عمان، بحر عربی پر متحدہ عرب امارات، سعودیہ اور یمنی خلی اور یمن کے درمیان واقع ہے اس کا دار الحکومت مسقط ہے۔

۳۸۰۱۳ (عمرہ العدنیہ) از یزید بن عمر بن ابی لیلیہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص حاجت سے ہجرت کر کے نکاح میں کام نہیں لیا، اسے ”عماد“ بھی کہتے تھے، وفات کے بعد ان کے بعد مدینہ پہنچا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو اسے مصافحہ کر اس سے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا، عمان سے فرمایا کیا تم ہماری ہواؤں کو سنبھال رہے ہو؟ (یہ بات آپ نے) (بہت سے) اس کا ہاتھ پکڑا اور سیدھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آئے فرمایا: (ابوہریرہ) یہ شخص اس زمین سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں آپ نے وہن اللہ سے سنا ہے! آپ علیہ السلام فرما رہے تھے، میں آپ کی زمین جانتا ہوں جس کا نام عمان ہے اس کے کنارے سے مسند (خراخر) بہتا ہے، وہاں ایک عربی قبیلہ ہے کہ ان کے پاس میرا قصداً آئے تو اسے تیر ہاویں شہادتوں پر منجھ پادی کریں گے۔

مسند احمد، ابوعبیدہ و قال، احمد، النما، مسند بنی امیہ، بکر، بوفال، یزید بن شداد، مسند مالک، معنی عمر، قال ابن کثیر، روضة الصب، وسعد بن ابی سفيان، وقال الامام علي بن المديني، روى في مسند الصدوق قال هذا اسناد مضع من راجحة امي، ليد واسد لانه بن زيار النجفي، لانه لم يقل البكر ولا عمرو لانه له روية لعل في مسند احمد بن حنبل، بن حنبل، وهو من الثقات، روى ابو بعلی، في مسند الصديق

الکوفہ

یہ علاقہ کوفہ کے ساتھ مغربی جانب عراق کا شہر ہے، یہاں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنگ کا وسیعے بعد بھی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنا پایہ تخت بنایا اور اسی میں آپ شہید ہوئے، عباسیوں نے بغداد کی جگہ جب دکان سے چلے اسے دار الحکومت بنایا، انصاری کی کتاب ”کلی“ میں مرکز رہا ہے۔ سوحد، وہاں امریکہ نے وہاں تہذیب کا بازار برسر رکھا ہے۔ المتجد فی الاعلام ۳۸۶۱۲ (۱۲۸۶ھ) میں حیر سے روایت ہے، فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو لکھا لوگوں کے سرداروں کی جانب (یہ خط ہے)۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۳۸۶۱۵ (۱۲۸۶ھ) میں سے روایت ہے، فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو لکھا (جس کا مضمون تھا) ”عرب کے سر کی جانب۔“ (۱۲۸۶ھ) میں ابی شیبہ

۳۸۶۱۶ (۱۲۸۶ھ) میں سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو لکھا مسلمانوں کے سر کی طرف۔ ابن سعد، حاکم ۳۸۶۱۷ (۱۲۸۶ھ) میں سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک دار عجزت اور جنہوں کی ہڈیوں کو روکاؤ، انہوں نے حضرت سعد کے اہل کوفہ میں جن کا نام حضرت بن سلمہ تھا وہاں کیا انہوں نے وہ لوگوں کے لئے اس دن کوفہ کی جگہ کا انتخاب کیا، حضرت سعد وہاں آئے مسجد کا نقشہ کھینچا اور دیگر مشیروں کے نقشہ دیکھے۔ شیعی فرماتے ہیں کہ کوفہ کے درمیان خراج، مہاجرین اور اہل مال و املا تھا، اور عرب جاہلیت میں اسے ”مدینہ اری“۔ جو شہر تھے، جو حبلو کہتے تھے، وہ لوگ مجھے پھرے پھرے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا، آپ نے انہیں (جو) لکھا، اسی جگہ پر ان کا دار چنانچہ لوگ وہاں سے نکلے، سوحد، ابن ابی شیبہ

۱۳۸۶ھ حضرت مراد علی شاہ قلی علیہ السلام نے فرمایا: کوئی دالہ نہ کہانہ دایران کا کھڑا نہ ہے۔ وہ ان کی سرحدوں کو
خواب کرے گا۔ وہ شہروں کو بڑھا دے گا۔ وہ ان کے سرحدوں کو بڑھا دے گا۔ وہ ان کے سرحدوں کو بڑھا دے گا۔

۲۹۴ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: مجھے ملی کوئٹہ تھا کہ اس میں کوہِ نیکو پسند ہے جس میں اور کوئی اور نہیں پسند کرتا ہے۔

[illegible]

”قزوین“

قزوین، مایمن، مرکز پاکستان کا زرخیز اتریں اور اس اجڑا دیا آریہ پنجاب کے گداز صاف ایک مسند کا حکم ہے۔ اس کا پتہ قسطنطنیہ، بحر احمر، روم، مقدونیہ

اور ان کا مشہور شہر برزگماڑے، داکن میں بحر قزوین کے جنوب میں واقع ہے۔ السعد علی الاعظم

۳۸۴۷ (مسند ابن عمر) اللہ تعالیٰ اور اس کے کلمے روزانہ سو مرتبہ قارئین کے گھر وہاں ہجرت کرنے والے شہداء کے لئے رحمت بھیجتے ہیں۔

البراقع على امر مسلمة

کلام: اشرف حق پیمبر الا، ذیل المعانی الی ۹۰۔

”جنگہوں کا جامع بیان“

۳۸۹۷ (مسند عمر) عمر بن عمرؓ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: (بنت) شہ سائت ہیں اور یہ شہ سائے شہر مصر، ۱۰۱/۱۰۲ھ میں ہمدان اور کوفہ میں ۱۱۰ھ میں عساکر

۳۸۶۴۔ (نیز) محمد بن میرین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: اچھٹا فرمایا یہ شعر ہے، اَصَدُّ رِيَّةٍ اَبْهَمُ دَوْدَ، اَمْهُوَ شَرٌّ مِنْ رَجُلٍ ارَادَ انْ يَحْمِلَ سَوْءَهُ اَنْ عَسَا كُو

۳۸۴۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں افغانستان دینی امامہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مسجد کو اس کے علاوہ کسی کی طرف درخت سطر نہ بانداں گا جہاں اہل مسجد (۱۴۸) میری یہ مسجد (یعنی مسجد ابوہریرہ) اور بیت امامہ نہ ہو۔

www.ijerph.org

۳۸۶۷۵ مسکن سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! یہاں سے مرید جس برکت سے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، یہاں سے بھی برکت دے تاکہ ہر شخص خوش رہے، لہذا رسول اللہ ﷺ حراق میں اس آیت کو جس میں ہمارا قصہ درج ہوئی۔

ضرورت (کاسمان) ہے، آپ خاموش ہو گئے، دیکھو! یہی بات جسے آگاہی پر خاموش رہے، اب دیکھو، یہی یہاں سے شیطان کے "میشین" نمودار ہوں گے، وہیں سے راز کے اور نئے پہلوئیں ملے گی، وہاں اس عالم کی

۱۸۷۶ء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اے ابوبکر! میں نے کھنڈرِ قریش میں زندگی گزارا ہے میں کوئی آدمی نہیں ملتا جس کی عمر اتنی ہو جتنی تیری اور اس کے پاس اتنی باتیں ہوں جتنی تیرے پاس ہیں۔

[illegible]

اور چوتھے سے (پہلے) آیا۔ 'اویکم' 'اواسطی' کی لغات میں 'اوسط' ہے۔

وہاں میں رات، اور رمضان کے پہلے روز و رات کے بعد

”پندرہویں شعبان کی رات“

۳۶۹۸ - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا پندرہویں شعبان کی رات خود ہی رات میں دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: آپ سے میری دعا کی یہ طلب کرتا ہوں، اور میری دعا اس کے برابر ہو کہ میں نے اپنے چچا سے سیکھا ہے۔

روزنامہ مصر

۳۶۹۹ - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا پندرہویں شعبان کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: آپ سے میری دعا کی یہ طلب کرتا ہوں، اور میری دعا اس کے برابر ہو کہ میں نے اپنے چچا سے سیکھا ہے۔

۳۶۹۹ - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا پندرہویں شعبان کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: آپ سے میری دعا کی یہ طلب کرتا ہوں، اور میری دعا اس کے برابر ہو کہ میں نے اپنے چچا سے سیکھا ہے۔

روزنامہ مصر

۳۶۹۹ - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا پندرہویں شعبان کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: آپ سے میری دعا کی یہ طلب کرتا ہوں، اور میری دعا اس کے برابر ہو کہ میں نے اپنے چچا سے سیکھا ہے۔

۳۶۹۹ - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا پندرہویں شعبان کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: آپ سے میری دعا کی یہ طلب کرتا ہوں، اور میری دعا اس کے برابر ہو کہ میں نے اپنے چچا سے سیکھا ہے۔

”یوم جمعہ، شب جمعہ اور لیلة القدر“

۳۶۹۹ - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا پندرہویں شعبان کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: آپ سے میری دعا کی یہ طلب کرتا ہوں، اور میری دعا اس کے برابر ہو کہ میں نے اپنے چچا سے سیکھا ہے۔

۳۶۹۹ - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا پندرہویں شعبان کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: آپ سے میری دعا کی یہ طلب کرتا ہوں، اور میری دعا اس کے برابر ہو کہ میں نے اپنے چچا سے سیکھا ہے۔

”محرم کا مہینہ“

۳۸۲۱۲ امتد ماہن الحرمی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سال کا آٹھ محرم ہے۔ (روایتیں عساکر
۳۸۲۱۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے) کیا کہہ سال اللہ جل جلالہ میں محرم کا روز رکھتے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

(روایتیں عساکر)

۳۸۲۱۸ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں آپ کے پاس بیٹھا تھا وہ کہنے لگا
یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ ہیں مجھے کسی مہینہ کے روز رکھنے کا حکم ہے میں آپ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے بعد کسی مہینہ کا
روز رکھنا ہے تو محرم کا روز رکھا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے میں اس ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی میں (امروہی) توبہ
قبول کرنا۔ (ابن ماجہ ص ۱۲۷) حسن عرب، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی الرواح، ابو یوسف، ابو یوسف

”یوم نبیر روز“

یوم نبیر روز ماہ ربیع الثانی کی پہلی تاریخ اس روز سورج نکلتا چل پڑتا ہے اس دن رات کے دن کا فرق ہوتا ہے یہ یوم نبیروں کی میرکوں سے۔

حسن اللغات فارسی

۳۸۲۱۹ (مسند علی) حضرت علی سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی نے تیرہ سو ایک سو میں طالع ورم یہ میں
بیچو آپ نے فرمایا یہ لیا ہے اگر کوئی اس کو بیچے تو کافرانہ ہے۔ (ابن ماجہ ص ۱۲۷) حسن عرب، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی الرواح، ابو یوسف، ابو یوسف

ابن ماجہ ص ۱۲۷ حسن عرب، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی الرواح، ابو یوسف، ابو یوسف

”وش ذی الحجہ ... عید قربان“

۳۸۲۲۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذی الحجہ کی ایک نوبت ایک نوبت ذی الحجہ کے
تسل سے عید اور یوم نبیروں کی پہلی تاریخ اس روز سورج نکلتا چل پڑتا ہے اس دن رات کے دن کا فرق ہوتا ہے یہ یوم نبیروں کی میرکوں سے۔ (ابن ماجہ ص ۱۲۷)
ابن ماجہ ص ۱۲۷ حسن عرب، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی الرواح، ابو یوسف، ابو یوسف

۳۸۲۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذی الحجہ کی ایک نوبت ایک نوبت ذی الحجہ کے
تسل سے عید اور یوم نبیروں کی پہلی تاریخ اس روز سورج نکلتا چل پڑتا ہے اس دن رات کے دن کا فرق ہوتا ہے یہ یوم نبیروں کی میرکوں سے۔ (ابن ماجہ ص ۱۲۷)
ابن ماجہ ص ۱۲۷ حسن عرب، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی الرواح، ابو یوسف، ابو یوسف

”حیوانات، نباتات اور پہاڑوں کے فضائل“

”گھوڑے“

۳۸۲۲۲ قاریہ میں شریف ایک شخص سے روایت ہے کہ فرمایا: ہر گھوڑے کو ایک سال کا عید ہے۔ (ابن ماجہ ص ۱۲۷) حسن عرب، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی الرواح، ابو یوسف، ابو یوسف
گھوڑے کو ایک سال کا عید ہے۔ (ابن ماجہ ص ۱۲۷) حسن عرب، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی الرواح، ابو یوسف، ابو یوسف

پس

۳۸۳۱۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ نے ایک جگہ پر پایا تو مجس چوکی سے تکلیف ہوئی۔ مجھ نے انہیں رو بہم لکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں گالی نہ دو کیونکہ یہ کیا ہی اچھا کیزا ہے جس نے جسیں اللہ کے ذکر کے لئے یہ ارادہ کیا۔

طبرانی معجم الاوسط

کلام: ۱۰ شریہ ۱۰۰۲۹۰ ۱۱۳۲

۳۸۳۱۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دیا ہے، انہیں گالی دینے کے لئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوسوں کو گالی نہ دو، مگر میں کیزا ہے جس نے جسیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے یہ ارادہ کیا ہے تو میرے لئے یہ بات قہر پر ہے جس میں تڑپیں، عقلی فی العصفاء، امن البجوری فی طریقات

۳۸۳۱۶ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے لئے ال کیزے میں یہو جس برکت اے جس نے ہمیں نماز کے لئے چکایا۔ وہ اللہ علیہ

کلیکڑا

۳۸۳۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہ نیکارے جو معاملہ مستدرپ ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں موت کے نواسے یا سائل (انہیں) نہیں دیا، ۲۶۱۲۰ وہ ابن عباس

لبان، صنوبر، کندر

۳۸۳۱۸ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص (چچا) بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ زمین (جو سنی یا رقی) کی شکایت کرنے لگا، آپ نے فرمایا: لبان، صنوبر، کندر اس دانے کیس سے دل مضبوط ہوگا؟ زمین ان قسم: وہاں ہے۔

ابن السی (ابو عبد اللہ) الطیب، حطب فی الصحاح

”انار کا رس“

۳۸۳۱۹ (مسند علی) اسد جعفر بن محمد سے ہے، اپنے آباؤ اجداد سے: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انار کھایا کرو، کیونکہ اس کے ہر دانے میں جنت کا پانی ہے، اس کا جود نہ معدوم میں داخل ہوتا ہے، وہ ان کو خور کر ۴۲۲۰ (ان) کا رس (ان) کا رس (ان) کا رس سے محفوظ رکھتا ہے۔ ابو العباس علی بن احمد الصغلی فی فوائدہ فی مسندہ معانی

۳۸۳۲۰ (نیز) انہیں، ابن عساکر حضرت علی سے آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا: انار کھایا کرو، اس کی نی چلی سمیت نہ لیا کرو، کیونکہ وہ معدوم کرتا ہے، اس کا جود نہ خور دلی کے جیت میں رہا، اس کا دلی مقرر کرنا، اس کے اور چاہیں، وہ شیا ہیں، اس سے محفوظ رکھتا ہے، الصغلی فی فوائدہ معانی

کلام: ۱۰ شریہ ۱۰۲۶۸۰ ۱۲۵۳۰ ۲۵۳۰

۳۸۳۲۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: انار کھایا کرو، کیونکہ یہ معدوم کی خوشبو ہے۔ حطب فی الصحاح

حرف ق ف

اس میں چار کتابیں ہیں، قیامت، القصاص، الجہنم، اس سے پہلے بال کن تھا۔

کتاب القیامۃ از قسم اقوال

امید کے جواب میں۔

باب اول قیامت سے پہلے پیش آنے والے امور

اس کی چار فصلیں ہیں۔

فصل اول قیامت کے قریب قائم ہونے کے بارے میں

۳۸۳۹ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔
 ۳۸۴۰ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔
 کلام ضعیف الجامع ۳۸۴۱

۳۸۴۲ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

۳۸۴۳ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

۳۸۴۴ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔
 ۳۸۴۵ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔
 ۳۸۴۶ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔
 کلام ضعیف الجامع ۳۸۴۷

۳۸۴۸ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

طریقہ عمل الکفر والبیہق فی الدلائل علی الضحاک۔

۳۸۴۹ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

۳۸۵۰ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

۳۸۵۱ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔
 ۳۸۵۲ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

۳۸۵۳ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

کلام کشف الحق ۳۸۵۴

۳۸۵۵ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

۳۸۵۶ میں اور قیامت (دونوں ایک سفر) کی طرف اشارہ ہے۔ یسوع مسیح نے کہا کہ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان سے آگے نہ آؤ۔

اور انہیں علیہ السلام سے پوچھا آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی علم نہیں، پھر انہوں نے اس کا صلہ مومن علیہ السلام سے پوچھا آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی علم نہیں، پھر اس کا صلہ مومن علیہ السلام سے پوچھا آپ نے فرمایا: اس کے وقوع کا حکم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں، اور مجھے میرے رب (اللہ تعالیٰ) نے جو میری تدبیر سے پاس دو شائیں ہوں گی، وہ وہ مجھے دیکھے گا تو آپ کی حشر ہو جائے گی۔ جب وہ مجھے دیکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا، یہاں تک کہ درخت اور پھر پتھر پڑ کر کسے گا۔

اے مسلمان! میرے ہتھ کا فرج چھپاتے آؤ اسے گل کرو۔ میں اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا، پھر لوگ اپنے شیروں اور وحشوں کا رخ کریں گے اس وقت باجوں و مایوں فکھیں گے وہ ہراوڑی جگہ تک پہنچ رہے ہوں گے، وہ ان کے شیروں میں پھیل جائیں گے، جس چیز کے پاس آئیں گے اسے شتم کر دیں گے، جس پانی پر ان کا گزرا ہوگا اسے پی ڈالیں گے اس کے بعد لوگ میرے پاس آئیں گے، ان کی شکایت کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بد دعا کروں گا، میں اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دے گا، اور مار دے گا یہاں تک کہ زمین ان کی بد بڑ سے بد بو دار ہو جائے گی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے گا، جو ان کے جسموں کو بہا کر لے جائے گی اور بارش خراشیں متعدد میں پھیلے گی، پھر پتھر اڑیں گے اور زمین چڑے کی طرح پھیلاؤنی جائے گی، تو مجھے میرے رب نے جن باتوں کی وصیت کی کہ جب ایسا ہوا تو پھر قیامت اپنے واقع ہوئی جیسے کسی حاملہ عورت کا وقت ولادت پورا ہو جائے اس کے گھر لڑنے نہ جانتے ہوں کہ کب رات یا دن میں ایسا تک آئیں اچلی والا اس کی خبر نہ لے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم عن ابن مسعود

کلام: ضعیف الجامع ۹۰۹۷

۳۸۳۲۰ زمین پر جو پتھر اڑی ہے اس پر سوال گزریں گے۔ ترمذی عن جابر

۳۸۳۲۱ سوال نہیں گزریں گے اور زمین پر کوئی پتھر اڑتا رہا ہے باقی رہے۔ مسلم عن ابی سعید

۳۸۳۲۲ آج جو پتھر اڑ زمین پر ہے اس پر سوال گزریں گے، اور وہ اس دن زندہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، عن جابر

۳۸۳۲۳ ہر امت کا ایک وقت ختم رہے اور میری امت کا سوال ہے، جب میرے ہمتیوں پر سوال گزرا جائے گا تو جس چیز کا اللہ تعالیٰ

نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے وہ آجائے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن المسعود ابن شداد

کلام: ضعیف الجامع ۱۹۴۴

۳۸۳۲۴ پھر اٹھنے والی اس رات کو کھلا سوال کی التجا پر جو بھی زمین پر ہے ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔

مسند احمد، بیہقی، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۳۲۵ اللہ تعالیٰ کی ایک (خلق) ہو ہے جسے اللہ تعالیٰ سوال پورا ہونے پر بھیجے گا ہر مومن کی روح بخش کرے گی۔

ابوہلی و الرویانی و ابن قانع، حاکم و الصویاء عن بريدة

۳۸۳۲۶ جو کوئی قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے اسے چاہئے کہ وہ یہ آیت پڑھ لے "اور جب سورۃ یوسف پڑھا جائے گا، اور جب

آسمان پھٹ پڑے گا، اور جب آسمان میں ڈکائی ہو جائے گا۔" مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابن عمر

الاکمال

۳۸۳۲۷ تم لوگ اور قیامت یوں ہو (ان دو اشیاء کی طرح) (مسند احمد، ما ترمذی، انس) میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے ہیں۔ جیسے یہ وہ

جہاں آپ نے شہادت والی اور درمیانی اٹھی کی طرف اشارہ کیا۔ ابو داؤد، ترمذی، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی،

الدارمی، ابن حبان، عن انس، ابن بريدة، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن جابر بن سمرة، مسند

احمد، بخاری، مسلم، ابن حبان، عن سهل بن سعد، طبرانی فی الکبیر عن المسعود، بخاری، ابن ماجہ و ہذا عن ابی ہریرہ، ابن

واجہد بن سعد بن جابر بن عبد اللہ۔ الخواری عن امی حبرۃ الانصاری عن اشباح بن الانصار
۳۸۳۳۹ میں اور قیامت ان کی طرف سے بھیجے گئے ہیں، ہو سکتا ہے وہ مجھ سے بہت لے جائے۔

مسند احمد، مسعودی، معبد بن منصور عن عبد اللہ بن یزید عن امی

۳۸۳۵۰ میں اور قیامت میں بھیجے گئے ہیں جیسے یہ (انگی) اس کے قریب ہے، ہو سکتا ہے وہ مجھ سے بہت لے جائے۔

مسند احمد، مسعودی، معبد بن منصور عن عبد اللہ بن یزید عن امی

۳۸۳۵۱ میں اور قیامت میں بھیجے گئے ہیں جیسے وہ اس کے قریب ہے، ہو سکتا ہے وہ مجھ سے بہت لے جائے۔

مسند احمد، ہباز عن امی حبیہ

۳۸۳۵۲ میں اور قیامت میں بھیجے گئے ہیں میں اس سے حل بہت لے گیا جیسے یہ (انگی) اس (انگی) سے بہت لے گئی ہے۔

طبرانی فی المعجم عن امی حبرۃ بن انصاری

۳۸۳۵۳ کوک مجھ سے قیامت کے تعلق پہنچے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، آج زمین پر جو جانا ہوگی

موجود ہے اس پر سو سال گزر گیا ہے۔ میں جان ہر اس

۳۸۳۵۴ لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کو زمین میں کوئی آگہ حرکت کرنے والی ہو۔ عن امی مسعود

۳۸۳۵۵ صدی تک گزرے گی اور زمین پر کوئی ہائی رہے۔

الحسن بن سعد واسحاق بن قانع، طبرانی فی المعجم، حاکم وابن عساکر عن سنان بن ابی رافع

۳۸۳۵۶ سو سال نہیں ہوں گے نہ زمین پر کوئی آگہ چمکے والی ہو۔ حاکم عن ابن مسعود

۳۸۳۵۷ اجرت کے سو سال نہیں گزر دیں گے کہ تم میں سے کوئی آگہ چمکے والی ہو۔ بیہقی فی المبعث عن: سر

۳۸۳۵۸ سو سال نہیں گزر دیں گے کہ کوئی آگہ چمکے والی ہو۔ مسندی عن عبد اللہ بن یزید عن امی

۳۸۳۵۹ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تمہاری بانی دنیا اتنی ہی روگنی ہے جتنی تمہارا پیدن روگیا ہے، مسلمان

بہت تھوڑے دکھائے دیں گے۔ مسعودی، ص ۱۶، ص ۱۷ عن سر

فصل ثانی..... ”جھوٹوں اور فتنوں کا ظہور“

۳۸۳۶۰ میری امت (دعوت) میں کذاب اور جہل (غلام) انسان ہوں گے (جن کی تعداد) ستائیس ہوگی۔ ان میں سے چار لوگ تم میں ہوں

گی (جو نبوت کا دعویٰ کریں گے تاہم علی غایت انہیں میں سے میرے جد کوئی حق نہیں ہوگا۔ مسند احمد، طبرانی، المعجم، عن حبیہ

۳۸۳۶۱ ایک شخص جو سارا کلام اللہ نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو ٹکڑے دیئے، تجھے ان کی بڑی اہمیت معلوم ہوگی، خواب میں شی مجھ پر وحی

ہوئی کہ تجھے بھوک، درد، آنسو، کچھ بھوک، دلی تڑپ اور ڈنڈے لگائے تو میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ میرے بعد دو آدمی آئیں گے،

سواں میں سے ایک اس (اللہ) سے ہرگز نہیں ملے گا، دوسرا اس (اللہ) سے ملے گا، میں (اللہ) سے ملے گا، میری (اللہ) سے ملے گا، میری (اللہ) سے ملے گا،

۳۸۳۶۲ اسلام کی لڑائی ایک ایک کر کے ختم ہو رہی تھی، گمراہ کن بادشاہوں کے ہاتھ اس کے بعد سردار زمین دہائی عام ہوں گے۔

حاکم عن حبیہ

کلام: ... جلیف ای ۳۶۵۸۔

۳۸۳۶۳ جب تک مجھ کو ملے گا، تم میں سے میرے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ طبرانی فی المعجم عن امی مسعود

کلام: جلیف ای ۳۶۵۹۔

- ۳۸۳۶۸ قیامت از قیامت برت سے چھوٹے ہوں نے ان سے ہو شیادہا جسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرہ
- ۳۸۳۶۹ میں دنیا کی ٹہنی کی تعداد کے برابر ہو لیں گے ہوں کہ سلیبہ، زاد الجود ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ویر العنہی
ضعیف الجامع ۸۸۳۔
- ۳۸۳۷۰ ثقیف میں ایک جموں اور خونی ہو گا نہ حدی، عن ابن عمر طبرانی فی الکبیر عن سلامۃ بنت العمر
- ۳۸۳۷۱ ثقیف میں ایک ہے جو جموں اور خونی ہو گا نہ حدی عن سلامۃ بنت العمر
- ۳۸۳۷۲ سب سے پہلا شخص جو میر کی سنت کو بدل دے گا وہی اس کا ہو گا۔ وہ یہ ہے۔ (ابو یعلیٰ عن ابی ہریرہ کی روایت کا اور اس ہے۔
- ۳۸۳۷۳ قیامت سے پہلے کیا یہ جہنم چھا جائے گی ہم پر ظلم، کے قتل وصوت سے لگنا ہو جائے گا اور ان ایام میں خون خرابہ فطرت ہو گا۔
- ۳۸۳۷۴ مسلم، بخاری، عن ابن جبرود و ابی موسیٰ
- ۳۸۳۷۵ قیامت سے پہلے قتل کے ایام ہوں گے۔ مسند احمد، طبرانی عن حذافہ بن یربوع

الاکمال

- ۳۸۳۷۶ قیامت سے پہلے بے حد جموں ہوں گے، ان میں لڑاکا والی اعضاء کا حاکم نہیں، میں میں سے عیب کا بار نکال دیا ان میں سے دجال
ہو گا جس کا کتبہ سب سے سخت ہو گا۔ مسند احمد، عن جابر
- ۳۸۳۷۷ تم میں جموں کے ظاہر ہونے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہی ہے۔
- طبرانی فی الکبیر عن نعم بن مسعود
- ۳۸۳۷۸ جب تک وہ نہ آویں میں نہیں لڑیں گے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان کے درمیان سخت خون خرابہ ہو گا، ان دنوں کا کوئی ایک
ہو گا اور جب تک میں کے قریب دجال کو اب ظاہر نہیں ہوئے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں کا ہر ایک اپنے نہیں گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا
رہنما ہے۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرہ
- ۳۸۳۷۹ جب تک میں جموں نے ظاہر نہیں ہوئے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں سے آخری کا، بے حد جموں ان کی بائیں آنکھ بے نور
ہوگی۔ ترمذی و ابو یعلیٰ کی آنکھ سے لالہ پڑے طول انعم عن جابر بن سمرہ
- ۳۸۳۸۰ جب تک میں دجال کو اب ظاہر نہیں ہوئے قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں سے ہر ایک یہ سمجھے گا کہ وہی ہے سو ہو گئی یہ بات
کہا سے قتل کرو، میں نے ان میں سے کسی ایک کو مار دیا ان کے لئے جنت ہے۔
- ابن ہشام عن الصادق علیہ السلام قال حدثت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکرہ
- ۳۸۳۸۱ جب تک میں جموں نے ظاہر نہیں ہو جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ وہ سب اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے ہاتھ میں محوٹ نہیں گئے۔
- ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ
- ۳۸۳۸۲ جب تک میں جموں نے ظاہر نہیں ہو جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی، ہر ایک کا وہم ہو گا کہ وہ قیامت سے پہلے ہی ہے۔
- ابن ابی شیبہ عن عبد بن عمرو اللہی
- ۳۸۳۸۳ دجال سے پہلے ستر سے کم ہو کر دجال نہیں گئے۔ ہم بن حذافہ بن یربوع، ابو یعلیٰ عن اس

۳۸۳۸۰ قیامت سے پہلے وہاں سے ۱۰۰ دجال سے پہلے تمہیں ڈانٹے سے زیادہ جمع لے دو ہل ہوں گے، ان کی نشانی کیوے؟ وہ قہار ہے پس اس طرح پیش آئیں گے جس پر تمہیں ہو گے، ۱۰۰ وہ اس طرح کے کڈ، یہ تمہارا سے طریقہ، اور دین کی تہذیب کی کہیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو ان سے استیجاب کرو ان سے دشمنی کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

۳۸۳۸۱ قیامت سے تمہیں بھولنے ہوں گے، ان میں سے اسوۂ حسنہؐ، منشا و کاروائی اور پیغام کا دشمن ہے۔ طبرانی میں انور

۳۸۳۸۲ قیامت سے تمہیں بھولنے ہوں گے۔ طبرانی میں اللکبری عن النعمان بن منیر

۳۸۳۸۳ قیامت سے پہلے بہت سے بھولنے ہوں گے، ان میں میر کا دشمن ہے۔ ابن حبان، معجم من معصود عن جابر بن عبد اللہ

۳۸۳۸۴ قیامت سے پہلے بہت سے بھولنے ہوں گے، ان میں سے پیغام کا دشمن، اور میر کا دشمن اور ان میں دجال ہے اس کا قہر سب سے بڑا ہے۔ مابھی شہد عن الحسن بن علی

۳۸۳۸۵ ابیہد اس شخص، جس کی سیڑ کا حال تو تم نے اس کے حال میں کثرت کی، وہ تو تمہیں بھولوں سے بوجھ کر بھولتا ہے۔ جو دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے، ہر شخص میں تمہارا دلوں کا دشمن بن جائے گا، صرف یہ نہ تھا کہ وہ ہے گا۔ اس کے برعکس جو فرشتے ہوں گے وہ اس سے بچ رہاں کی پشت کو بٹائیں گے، مسند احمد، طبرانی، ابی الکثیر، حاکم عن ابی بکر

۳۸۳۸۶ محمد رسول اللہ کی طرف سے مسلمین کو کتاب کی جانب ابیہد از ابن ندیم ہے پہلے بندہ اس میں سے جسے چاہتا تھا اس کا وارث بناتا ہے (اچھا) انہی تم متعین کا ہے۔ طبرانی، ابی الکثیر عن معمر بن معمر

۳۸۳۸۷ آپ نے مسلمین کو کتاب سے فرمایا، تم مجھ سے یہ کہنا کہ تمہیں یہ نہیں دیا گا۔ پہلے ہمارے میں تمہیں تمہیں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ سے نہیں بھاگ سکتے، اور اگر چاہو بغیر گئے، اللہ تعالیٰ تجھے ضرور جلا کر دے گا۔ اور میں نے جو کہہ دیا وہ تمہارا ہمارے ہی دیکھا ہے (سوئے کے روکنے اور خواب) اور یہ ثابت (میر صحابی) تمہیں میری طرف سے جو کہہ دیا، بخاری عن ابن عباس

۳۸۳۸۸ ثقیف سے دو جموں نے انگلیں گئے، ان میں کا اور پہلے سے زیادہ بڑا ہو گا اور خونی ہے۔ اس بعد عن مسعود بن علی مکر

۳۸۳۸۹ ثقیف میں جموں اور خونی ہو گا۔ معمر بن عمار عن مسعود بن علی مکر

۳۸۳۹۰ ثقیف سے تمہیں نکلیں گے، کتاب ابیہد اور خونی۔ معمر بن عمار عن الحسن بن مسعود بن علی مکر

۳۸۳۹۱ ثقیف سے دو جموں نے انگلیں گئے، ان میں کا اور پہلے سے زیادہ بڑا ہو گا۔ اور وہ خونی ہے۔

حاکم احمد، سنن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳۸۳۹۲ ثقیف سے خونی اور بے حد خون ظاہر ہو گا۔ طبرانی، ابی الکثیر عن ابن عمر

فصل ثالث..... "قیامت کی بڑی نشانیاں"

۳۸۳۹۳ اس سے اس کے بارے میں قیامت۔ سوال کیا جا رہا ہے: جو چند لے سے زیادہ نہیں ہو گا، بہت سے تمہیں تمہیں کی ایک نیاں بنا دے ہوں۔ جب ہماری اپنی انگلیں کو بھڑکے کی تو یہاں نہ غامت ہے، اور جب تمہیں جن تھے، وہ ان کو بھڑکے کے سردار بننا ہو گیا تو یہ قیامت سے اور جب لوگ ابھی اونچی غمزدگی سے تھے، لیکن وہ ابھی ان کی علامت سے (اس کا ظہور) ان پاؤں کی ٹیپ کی باؤں میں سے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، (جو اس وقت میں تھا جس) اللہ ہی کے پاس قیامت کا ظہور ہے۔ (بڑھلا)

۳۸۳۹۴ مسند احمد، بیہقی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ، مسند ابی داؤد، مسند ابی حنبلہ، سنن ابی بکر، ابی داؤد، مسند ابی داؤد، جب ابیہد کو کھوکھو کھوکھو کے اٹلی، لیکن کو ختم ہوا ہے اور وہ توں کوئی نہ ہو۔ سنن ابی داؤد، اور تھے، پاک، بھوکے، ان کو کوئی نہ ہوا، ان کا سردار بننے کے بعد تو یہ قیامت کی علامت اور اس کی نشانیاں ہیں۔ مسند احمد عن ابن عباس

۳۸۳۹۵۔ جب تک وقت (زمانہ) گھٹنا شروع نہیں ہو جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی، چنانچہ سالِ مہینہ جیسا، مہینہ، جمعہ جیسا اور جمعہ دن جیسا ہو جائے گا۔ اور دن ایک گھڑی (گھنٹہ) جیسا اور گھڑی آگ کے لٹارے جیسی ہو جائے گی۔ مسند احمد، ترمذی عن انس
 ۳۸۳۹۶۔ جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہیں ہو جاتا جس پر لوگ باہم قتل و قتل کر رہے ہوں چنانچہ ان کے گونجے قتل ہوں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ، طبرانی فی المعجم عن ابی
 کلام:..... ضعیف اتان ماہ ۱۷۰۔

۳۸۳۹۷۔ جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہیں ہو جاتا جس پر لوگ قتل ہوں گے برسوں میں ۹۹ قتل ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے کا شاید میں ہی قاتل ہوں۔ جب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسلم عن ابی ہریرہ
 ۳۸۳۹۸۔ مغرب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ لوگ جب اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل نکلیں گے، تو بولوں اس کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! اگر ہم نے آپہنچا تو اس سے لیتے لیتے ساری لے آئیں گے پھر لوگ اس پر آپس میں کشت و خون کریں گے یہاں تک کہ ہر گروہ سے نانوے فی صد لوگ قتل ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی
 ۳۸۳۹۹۔ مغرب فرات سے سونے کا غرات ظاہر ہوگا جو وہاں ہوگا وہاں سے کچھ بھی نہیں لے سکے گا۔ سیفی ابو داؤد، عن ابی ہریرہ
 ۳۸۴۰۰۔ جب تک علم قبش، زکریا کے کثرت، وقت میں گھٹنا، بائیسوں کا ظہور اور قتل و خون زیادہ نہیں ہوگا قیامت قائم نہیں ہوگی۔

بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ
 ۳۸۴۰۱۔ جب تک تم میں مال کی کثرت نہیں ہو جاتی قیامت قائم نہیں ہوگی وہ مال پانی کی طرح بہے گا۔ اور مال والے کو کفر ہوگی کہ اس کی زکوٰۃ خیرات کوں قبول کرے گا، چنانچہ وہ پیش کش کرے گا تو جس پر پیش کرے گا وہ کہہ دے گا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ سیفی عن ابی ہریرہ
 ۳۸۴۰۲۔ جب تک دو بڑی ہڈیاں جن کا دعویٰ ایک ہوگا آپس میں جنگ نہیں کریں گی قیامت قائم نہیں ہوگی، اور جب تک تم میں کے قریب دجال بڑے جھوٹے ظاہر نہیں ہوں گے قیامت قائم نہیں ہوگی ان سب کا وہم ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرہ
 ۳۸۴۰۳۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک یہودیوں سے تمہاری جنگ نہیں ہو جاتی یہاں تک کہ جس حجر کے چھپے کوئی یہودی چھپا ہوگا وہ (اللہ کی قدرت سے) بول کر کہے گا: اے مسلمان! میرے چھپے یہودی (چھپا ہے) اسے قتل کرو۔ بخاری، مسلم عن ابی ہریرہ
 ۳۸۴۰۴۔ جب تک ترکوں سے تمہاری لڑائی نہیں ہوتی قیامت قائم نہیں ہوگی، ان کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ، دنا کیس چھٹی ہوں گی، ایسے لگے گا کہ ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ اور جب تک تمہاری جنگ ایسی قوم سے نہیں ہو جیتی جن کے جوئے پاؤں کے ہوں گے تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی، اور تم میں سے کسی پہوڑ مان ضرور آئے گا کہ اسے میرا لگنا (زیارت و ملاقات) اس کے مال و مال کی طرح محبوب ہوگا۔

بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ
 ۳۸۴۰۵۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کی ترکوں سے جنگ نہیں ہو جاتی ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے وہ دانی لباس پہنے اور بالوں کے جوئے پہنے ہوں گے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی ہریرہ
 ۳۸۵۰۶۔ جب تک تم جہنم کے ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جو خور (ابواؤ و ترس کے علاقوں کے) اور کرمان (خراسان، بحر الہند عراق العجم اور بحر عمان کے درمیانی علاقوں کے رہنے والے ہیں تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی، ان کے چہرے سرخ، دنا کیس چھٹی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، گویا ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال ہے ان کے جوئے پاؤں کے ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرہ

۳۸۵۰۷۔ جب تک تمہاری چھوٹی آنکھوں والی، جوڑے چہرے والی قوم سے جنگ نہیں ہو جاتی، ان کی آنکھیں گولہ منڈی کی آنکھیں ہیں اور ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہیں وہ بالوں کے جوئے پہنے ہوں گے۔ وہ پہرے کی ڈھالیں بناتے ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو بھجور کے درختوں سے باندھ دیں گے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید

۳۸۳۲۰ رات دن یوں ہی گزارتے رہیں گے یہاں تک کہ لات و لڑائی نہ ہو سکی گی جانے لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اونچی اور نیچے کی قوم
کی فطرت کی روش تقبیل کر کے اس کے بدل میں رہنے لگی اور بھی ایسا ہو گا۔ پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جن میں ذرا خیر و خیر نہ ہو گی۔ ان لوگوں
نے پناہ و اجداد کا یہی اختیار کر لیا ہے۔ مسعودی عن عائشہ

۳۸۳۲۱ رات دن اس قسم کے بقعہ قدرت میں میری جان سے ادا یا تم نہیں ہوئی یہاں تک کہ ادا کی قبر نے پاس سے گزرے گا تو میں
لوٹوں گا کہ کہے گا اے عائشہ! میری قبر اس کی جگہ پر ہے۔ ادا کی قبر میں ہو کر مرنا تھا۔ مسئلہ اس عاصہ علیہا صریح
۳۸۳۲۲ اس رات کی قسم جس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قرآن مجید نہ پڑھا جائے اور
ان کی گواہی نہ کی جائے اور وہ خود گواہی نہ دیں گے۔ مسعودی عن عائشہ۔ قرآن مجید اس عاصہ علیہا صریح
کلام: ضعیف و مرسل ۳۸۳۲۳

۳۸۳۲۴ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت
سے ہاتھ نہیں کریں۔ اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت
وہ لوگ نہ ان کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت

۳۸۳۲۵ رات دن اس وقت تک قسم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک ایسا شخص نہ ملے جس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی
اس عاصہ علیہا صریح
۳۸۳۲۶ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت

۳۸۳۲۷ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت
اس عاصہ علیہا صریح
۳۸۳۲۸ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت

۳۸۳۲۹ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت
اس عاصہ علیہا صریح
۳۸۳۳۰ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت

۳۸۳۳۱ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت
اس عاصہ علیہا صریح
۳۸۳۳۲ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت

۳۸۳۳۳ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت
اس عاصہ علیہا صریح
۳۸۳۳۴ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت

۳۸۳۳۵ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت
اس عاصہ علیہا صریح
۳۸۳۳۶ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت

۳۸۳۳۷ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت
اس عاصہ علیہا صریح
۳۸۳۳۸ اس رات کی قسم! اس کے بقعہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ نہ۔ اس وقت

۳۸۳۵۸ کوئی پروا یہاں نہ گئی آئے گا کس اور کی کوہ جزا ہے اور گندشہ نظیر ادا جائے گا تو دوزخ نہ پائے اور ماہزی اگر کتا دے تا بدینہ
انتظار کرے۔ حاکم علی بن ہریرہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۹۳۔

۳۸۳۵۹ کہہ دے انھیں کہ پھر (موسیٰ) کہہ کہ بہت تھوڑے وقت میں کریں گے اس کے بعد وہ بھر جائے گی پھر وہ اس سے نکلیں گے پھر بھی
بھی اس میں رہیں نہ آئیں گے۔ سعد بن عبد

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۹۹۔

۳۸۳۶۰ قیامت کے روز کچھ لوگ مغرب سے نکلیں گے وہ آئیں گے تو ان کے پیچھے سورج کی روشنی کی طرف آئیں گے۔

سعد احمد بن اسلم

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۹۹۔

۳۸۳۶۱ میری امت کے نوح و نوح قبیلہ بہت زمین میں آئیں گے وہ دوسروں سے کہیں ایک غیر سے یا جس کا نام دوسرے اس پر یہ
پہنچے ہوگا وہ جس کے ٹوٹ بکشت ہوں گے اور دوسرا دس کا شمار ہوگا جب آخری زمانہ ہوگا تو بنی قنقرا آئیں گے وہ ایک قوم بنی بن کے
چرے پر پڑے وہ انھیں بھولتی ہوئی تھی وہ میر کے نور سے آئیں گے تو ان کے ٹوٹ بکشت ہوں گے یا نہیں گے ایک گروہ کا یوں ہی
دش بکشت کا اور جنگل کا رہ کر گے اور بکے ہوں گے اور ایک گروہ اپنے چچا کا سامان کر کے گودا گھر میں بٹکا ہوں گے اور ایک گروہ اپنے
بچوں کو پیچھے چھوڑ کر بھاگ کر آئیں گے یہی شہداء ہوں گے۔ سعد احمد، ابو ذر عہدہ عن اسی سکرہ

۳۸۳۶۲ اخطاف بنی نصر کے کہے کہ اس کا امیر نبی بنی نصر شخص ہوگا اور وہ شہر کیانی بنی نصر ہوگا۔ سعد احمد، حاکم علی بن ہریرہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۵۵۔ تصحیح ۸۷۷۔

۳۸۳۶۳ بنی بکک اخطاف کی فتح اور ان کا گزرنے سات میں ان میں ہوگا۔ سعد احمد، ابو ذر عہدہ، ابن ماجہ، حاکم علی بن ہریرہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۵۵۔

۳۸۳۶۴ خدا ایسے جس نے جاؤ گے جیسے وہی سے بھاری چین نی بناتی ہیں۔ تمہارے نیک لوگ اور انتم دو جائیں گے اور دوسرا تمہارا
بے لگائی ہو جائیں گے اور یہ بکے تو مر جاؤ یہی ماجہ، حاکم علی بن ہریرہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۵۵۔

۳۸۳۶۵ ہرگز قیامت کو تم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہر قبیلہ اپنے منہ لٹائی کہہ دے کہ: ہے۔ طبرانی عن ابن مسعود

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۵۵۔

۳۸۳۶۶ کاش مجھے صوم ہو جاتا کہ میری اہل میری امت جیسے ہے کہ اہل اس کے مرد و عورت نہ پانچیں گے اور انھی نو تیس خاندانوں
کاش مجھے یہ لگ جائے جب یہ وہ شخص میں تعمیر ہو جائیں گے ایک گروہ اذنا بنی عذرا کی اور اس میں خوش کرے گا اور ایک گروہ غیر اذنا کے لئے کام
کرنے والا ہوگا یہی ماجہ، حاکم علی بن ہریرہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۵۵۔

۳۸۳۶۷ ایک قحطانی شہر دووں کو اپنے عمدا (لجی) ہے، کچھ گار طبرانی عن ابن مسعود

۳۸۳۶۸ لاجی اور قحطانی قطع محمدی امامت اور کائنات کہہ اور کائنات کے پاس امامت رکھنا قیامت کے ماہ میں ہیں۔

طبرانی فی الامامہ عن ابن مسعود

۳۸۳۶۹ یہ نہ کہ کچھ امامت کے قریب کی امامت ہے۔ طبرانی عن ابن مسعود

کلام: ذخیرۃ المفاتیح ۱۵۰۱۸۶، المستطاب ۱۳۳۲۔

۳۸۴۵۰: یہ قریب قیامت کی علامت ہے کہ چاند آسمان سے دیکھائی دے، کوئی کہے گا: اور اس کے لئے ہے مسجدوں کو راستہ بنایا جائے، اور ان کی مسجد کی موت ظاہر ہونے لگے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس کا نام: ذخیرۃ المفاتیح ۱۵۰۳۲، مختلف الآثار ۱۵۲۵۔

۳۸۴۵۱: عربوں کا بلا کہہ کر قریب قیامت کی علامت ہے۔ ترمذی عن طلحة ابن مالک کا نام: ضعیف الجامع ۵۸۵۵۔

۳۸۴۵۲: بادشہ کی کثرت، مہلات کی کمی، قردی برسات اور فتنہا کی قلت، امراء (گورزراں) کی تکثر اور امتداد دل کی کمی قریب قیامت کی علامت ہے۔ طبرانی عن عبدالمعین بن عمرو الانصاری کا نام: ضعیف الجامع ۵۸۸۳، ذخیرۃ المفاتیح ۱۹۴۵۔

۳۸۴۵۳: لوگ ہیں جن کی زندگی میں قیامت آئے۔ بخاری صحیح الفصح ۶ ص ۶۰ عن ابن مسعود

۳۸۴۵۴: جب تک دنیا کہنے کے بیٹے کو حاصل نہیں ہو جاتی، تم نہیں ہوگی۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ

۳۸۴۵۵: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جس میں سچ کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچی امین کو خائن اور خیانت کرنے والے نڈیہ ات وار کھما چنے لگے دی سے توحی طلب نہ کی جائے پھر بھی توحی دے، قسم نہ لی جائے پھر بھی قسم کھائے اور یہ قسمیں یہ قسم جس کا اللہ اور رسول پر ایمان نہ ہو وہ دنیا کا نیک بخت آدمی بن جائے۔ طبرانی عن عبدالمعین بن عمرو

کلام: ضعیف الجامع ۳۸۶۵۔

۳۸۴۵۶: جب تک کہ تم نہیں ایمان نہ آتا تک بخت آدمی نہیں، جن کا قیامت کا تم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، ترمذی، العیاض، حلیہ

۳۸۴۵۷: لوگ ایسا زمانہ نہیں گئے کہ اس میں اپنے دین پر بھروسہ والا ہاتھ نہیں لگا دے پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ ترمذی عن انس کا نام: ذخیرۃ المفاتیح ۲۳۶۷۔

۳۸۴۵۸: قیامت سے چالیس سال پہلے، یہودیوں کو لگا۔ ترمذی عن حوف بن مالک

کلام: ضعیف الجامع ۳۳۱۲۔

۳۸۴۵۹: جوش کا ایک پندہ یوں والا کہہ کر فریب کرے گا۔ مسلم، ترمذی عن ابی ہریرہ

۳۸۴۶۰: ایک لوگ ایک ایک کر کے تم ہو جائیں گے، اور بے کار لوگ ایسے رو جائیں گے جیسے جوار اور گھجور کا بے گاہ، غصہ نہ ہوتا ہے، ان کی اللہ کو راہ پر ڈالیں ہوگی۔ مسند احمد، بخاری عن عرواض الاسلمی

۳۸۴۶۱: آخری زمانہ میں جانی عبادت گزرا اور اس حق (کھلے پندھوں گناہ کرنے والے) قردی ہوں گے۔ حلیہ الاولیاء، حاکم عن انس

۳۸۴۶۲: زمین کا ہیکل اس طرف جمدی اور پھر اس کی جانب فراب ہوگی۔ طبرانی فی الاوسط حلیہ الاولیاء، عن حربہ

کلام: اتنی الثالب ۱۸۳، ضعیف الجامع ۸۳۹۔

۳۸۴۶۳: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جس میں آدمی اپنی سونے کی زکات بھرے گا پھر اسے وصول کرنے والا نہیں جائے گا۔ ایک آدمی فقر آئے گا جس کے پیچھے چالیس مرتبہ لگی ہوں کی مردوں کی کی اور عورتوں کی تکثر ات کی جہ سے اس سے پنہا مانج دئی ہوں گی۔

مسند عن ابی موسیٰ

۳۸۴۶۴: جب تک لوگ مسجدوں میں نہیں کریں گے قیامت کا تم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابو داؤد عن انس

۳۸۴۶۵: جب زمین میں ہندہ لکھ لکھ نہا جائے گا قیامت کا تم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، عن انس

۳۸۴۶۶: بڑے لوگوں پر قیامت برپا ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، عن ابی مسعود

۳۸۴۹۶۔ (قیامت کی) نشانیاں لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں جب لڑی ٹوٹ جائے تو یکے بعد دیگرے گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

حاکم عن انس

۳۸۴۹۷۔ جب پیامت نبیہ کے بدلے شراب، سوداگری کے بدلے سود، ہدیہ کے عوض رشوت کو طحال کرنے لگی اور زکوٰۃ کو تجارت کا ذریعہ بنا گئی اس وقت ان کی ہمارت شروع ہو جائے گی۔ الدیلمی عن حذیفہ

۳۸۴۹۸۔ جب میری امت پانچ چیزوں کو طحال سمجھ لے گی تو ان کی چابی ہے جب ان میں ایک دوسرے پر یمن (۱) طعن شروع ہو جائے، وہ (۲) ریشم پہننے لگیں (۳) گائے بھانے والی کھل گئیں، (۴) شرابیں پیئیں، (۵) مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے فائدہ اٹھائے لگیں۔

بیہقی عن طرفین عن انس وقال: کلی من الاسادیں غیر فوی غیر انہ اذا حسم بعضہ الی بعضہ اخذ قود

۳۸۴۹۹۔ جب عورتیں، عورتوں سے اور مرد مردوں سے لذت اٹھائے لگیں تو اس وقت انہیں سرخ آنکھیں کی اطلاع دے دو جو شرق کی جانب سے لنگی کی کچھ لوگوں کے چہرے پر بازو دیئے جائیں گے کچھ کو زمین میں وضو سادیا جائے گا یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرنے لگے تھے۔ الدیلمی عن انس

۳۸۵۰۰۔ اس وقت تک دنیا قائم نہیں ہوگی جب تک عورتیں عورتوں سے اور مرد مردوں سے لطف اندوز نہیں ہوں گے، عورتوں کا آپس میں شراب پر گزرنا، ان کا زنا ہے۔ العطیہ وابن عساکر عن ابوب بن مدرک عن العلاء الحنفی عن مکحول عن واللہ عن انس، وابوب مضر وک کلام:..... الضعیف ۶۰۲۔

۳۸۵۰۱۔ جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا، تو عجمی لباس کی کثرت ہو جائے گی، مال، تجارت کی بہتات ہوگی، والداری اس کے مال کی وجہ سے عزت کی جائے گی، فحاشی کھلے عام ہوگی، بچوں کی گورنری ہوگی، عورتیں تعداد میں بڑھ جائیں گی۔ بادشاہ ظالم ہوگا تاہم وہ آپس میں کمی کی جائے گی اس وقت آدمی کے لئے اپنی اولاد کے مقابلہ میں کتے کا پالا پالنا بہتر ہوگا بڑے کی عزت ہوگی نہ چھوٹے پر شفقت، حرام حرام سے بکثرت ہوں گے۔

یہاں تک کہ ایک شخص راستہ کے درمیان میں عورت سے ہم آغوش ہوگا، بھڑیا دل لوگوں کو بھیڑ کی کھالیں پہنائیں گے اور اس زمانہ میں اس کی واضح مثال ماہان (دوسروں سے متاثر ہو کر دین کی بات چھپانے والے) لوگ ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم و تعلق عن منصور بن عمارہ بن ابی ذر عن ابیہ عن جده

۳۸۵۰۲۔ جب تم لوگوں میں وہ چیزیں ظاہر ہو جائیں جو شیخ امیرائیں میں ظاہر ہوئیں، تمہارے بڑوں میں فحاشی پھیل جائے، اور حکومت تمہارے چھوٹوں کے چھہ چڑھ جائے اور علم تمہارے کہنے لوگوں میں پھیل جائے۔ (مسند احمد ابو یعلیٰ، ابن ماجہ اس فرماتے ہیں: کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کب شیخ کا علم دینا اور برائی سے روکنا ترک کر دیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا، اور ابو یعلیٰ کے الفاظ ہیں: جب تمہارے نیک لوگوں میں مہارت عام ہو جائے، فحاشی تمہارے برے لوگوں میں پھیل جائے اور بادشاہت تمہارے کم سنوں میں اور فقہ تمہارے ٹھنڈا لوگوں میں منتقل ہو جائے اس وقت۔)

۳۸۵۰۳۔ جب قیامت قریب ہوگی وقت کم ہوتا شروع ہو جائے گا، سال مبینہ کی طرح مبینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ آگ میں الٹا کر کے کے چلنے کی طرح گزرے گا۔ ابو یعلیٰ عن ابی ہریرہ

۳۸۵۰۴۔ جب تک وقت نہیں گھٹنے گا قیامت قائم نہیں ہوگی سال، مبینہ کی طرح مبینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن گھڑی کی طرح اور گھڑی انکار کے کے چلنے کی طرح گزرے گی۔ مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرہ

۳۸۵۰۵۔ جب وقت کم ہوتا شروع ہوگا تو تمہیں پتہ نہ پڑے گا ان دنوں (کی طرح قنوں) نے آگھیرنا پائے تھے ہوں گے جیسے ہار یک رات کے جیسے۔ نعم بن حذاف فی الفتن، طبرانی فی الکبیر عن ابی ہریرہ وهو ضعیف

۳۸۵۰۶۔ جب زمانہ میں بے برکتی ہوگی تو موت میری امت کے نیک لوگوں کو ختم کر دے گی، جیسے تم میں سے کوئی غشت سے اچھی مچوڑی

۳۸۵۱۹۔ وہاں سے پہلے دھوکے کے سال ہوں گے ان میں پادشیں کثرت ہوں گی (گھر) پیداوار کم ہوگی ہے کو جموں اور جھوٹے کو بچا، بددیانت کو مانند اور مانند کو بددیانت سمجھا جائے گا انہی سالوں میں روپے نہ لے گا لوگوں نے عرش کیا کیا؟ رسول اللہ روپے؟ کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی کسی کو پروا نہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۳۸۵۲۰۔ یہ قیامت کی علامت ہے کہ مال بچھل جائے، فقم عام ہو جائے، تجارت کی رفت وثل ہو، بہارت ظاہر ہو جائے، آؤں ہو اور مری کرے گا تو کہے گا یہاں تک کہ میں فی فلاں کے حجرے نہ گزر جاؤں، بڑے قبیضے میں کاتب و حوذا ایاںے گا تو شیں ملے گا۔

مسند احمد، نسائی عن عمرو بن تغلبہ

۳۸۵۲۱۔ علم کا اٹھ جانا اور بہارت کا عام ہو جانا قیامت کی علامت ہے۔ ابن الجار عن ابن عمر

۳۸۵۲۲۔ آزمائش کی علامت اور قیامت کی نشانی یہ ہے کہ عقلیں غفلت ہو جائیں سمجھیں گت جائیں، فقم عام ہو جائے، نیکی و بھلائی کی نشانیاں ختم کر دی جائیں اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۸۵۲۳۔ آزمائش کی علامت اور قیامت کی نشانی عقلوں کا غفلت ہونا، سمجھوں کا کم ہونا، حق کی علامات ختم کر دی جائیں، ظلم و بربریت نمایاں ہو جائے۔ یعقوب بن حماد فی الفتن عن کثیر بن مرثد مرسلاً

۳۸۵۲۴۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا عنقریب علم اٹھالیا جائے گا زید بن لیبید نے عرض کیا: ہم سے علم کیسے اٹھایا جائے گا جب کہ یہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان موجود ہے ہم نے اسے پڑھا اور اسے ہمارے بیٹے اپنی اولاد کو پڑھا گئے؟ آپ نے فرمایا: زید بن لیبید! تمہیں تمہاری ماں تم پائے، میں تو تمہیں مدینہ کے کھمدار لوگوں میں بکھتا تھا، کیا یہ بیورو نصاریٰ جو ہیں ان کے پاس تورات و انجیل ہے پھر آپس کیا فائدہ ہوا؟ اللہ تعالیٰ ظلم کو اٹھا کر قائم نہیں کرے گا بلکہ عالمین علم (علماء) کو ختم کرے گا اللہ تعالیٰ اس امت میں سے جس عالم کی روح قبض کرے گی کرے گا تو اسلام میں ایک ڈکاف نہ رہے گا جو اس جیسے شخص کی بندش سے قیامت تک نہیں بند ہوگا۔ (ابن عساکر عن ابی شعوبہ)

۳۸۵۲۵۔ اللہ تعالیٰ علماء کی ارواں قبض کر لے گا اور ان سے علم قبض کر لے گا، پھر ایسی بدعات پیدا ہوں گی جو ایک دوسرے پر ایسے چڑھیں گی جیسے گدھی پر گدھا چڑھتا ہے ان میں بوڑھا شخص اشتباہ کرے اور ہوگا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۳۸۵۲۶۔ رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب اٹھالی جائے گی پھر جس مسلمان کے سینے میں جو حرف و آیت ہوگی ختم کر لی جائے گی۔

الدیلمی عن حذیفہ و ابی ہریرۃ معاً

۳۸۵۲۷۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قرآن جہاں سے آیا وہاں نہ چلا جائے عرش کے ارد گرد اس کی ایک آواز ہوگی جیسے شہد کی مکینوں کی جھنڈاٹ ہوتی ہے تو رب تعالیٰ فرمائے گا: تجھے کیا ہوا؟ وہ عرض کرے گا: میں تیری ذات سے نکلا ہوں اور تیری طرف ہی لوٹا ہوں، میری عداوت تو کی جاتی تھی لیکن مجھ پر قتل نہیں ہوتا تھا، چنانچہ اس وقت قرآن اٹھالیا جائے گا۔ الدیلمی عن ابی عمرو

۳۸۵۲۸۔ فاشی اور فتنہ گوئی، براہ و منقطع رومی، بددیانت کو مانند دار اور مانند کو بددیانت سمجھنا قیامت کی علامت ہے۔ مومن کی مثال عمدموئے کے گلوے کی طرح ہے جسے آگ میں جلا یا جائے تو وہ اور خالص ہو جائے اور وزن میں بڑھ جائے اس میں کمی نہ ہو اور مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے جس نے پاکیزہ چیز کھائی اور پاکیزہ چیز چھو لی، خبردار اسب سے افضل شہید انصاف کرنے والے ہیں آگ اور ہوا سب سے افضل مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دے، خبردار اسب سے افضل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔ خبردار امتیاز اموش لہا ہے اتنا ہی چوڑا ہے، (اس کا پانی) دودھ سے سفید، شہد سے مینھا ہوگا۔ اس کے سونے چاندی کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جس نے اس کا ایک گھونٹ لیا کبھی بھی پیسا نہیں ہوگا۔

البحر النظمی فی منکام الاحلاق عن ابن عمر

۳۸۵۲۹۔ یہ قیامت کی علامت ہے کہ کمینہ و کمینہ دنیا کا مالک بن جائے دو مومن سب سے افضل ہے جو دکرہ میں ہو۔

العسکری فی الامثال عن عمر در حالہ لغات

۳۸۵۳۰ جب تک دنیا کیسے بن گئی تھی ہو جاتی تھی نہیں ہوگی۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الکبیر عن ابی بردہ بن نبار، نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی بکر بن حزم و مسند
رات دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ کیمین بن کیمین دنیا کا ٹیک بخت ترین انسان بن جائے۔

۳۸۵۳۱ طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن انس
جب تک کیمین ولد کیمین کے لئے دنیا نہیں ہو جاتی ختم نہیں ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

۳۸۵۳۲ عقیقہ کیمین بن کیمین دنیا کا ٹیک بخت ترین انسان ہوگا اور اس دن سب سے افضل مومن وہ ہوگا جو وہ پند یہ چیزوں کے
درمیان ہوگا۔ العسکری فی الامثال والذہبی عن ابی ذر و مسند حسن

۳۸۵۳۳ یہ قیامت کی علامت ہے کہ آداب گنہگاروں اور غیر آدابہوں کے لئے گناہوں اور اذی قربانی بن جائے اور اذی امانت
سے ایسے گزر رکھائے جیسے اونٹ درخت سے اپنا بدن گزرتا ہے۔ الطوسی وابن عساکر عن عروہ بن محمد بن عقیقہ عن ابیہ

۳۸۵۳۴ یہ علامات قیامت کی ان علامتوں میں سے ہیں جو اس سے پہلے ہوں گی، آذی گھر سے نکلے گا تو جوئی لوٹے گا تو اس کے جوتے
اور اس کا گوز اسے تباہ کرے گا اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کیا۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ

۳۸۵۳۵ شام کی جانب زمین چالیس سالوں میں ویران ہوگی۔ ابن عساکر عن عوف بن مالک
مدینہ تک بارہ سو سال میں آئے گا پھر وہاں سے ہر مہینے اور کا فر نکل جائے گا۔ طبرانی عن انس

۳۸۵۳۶ قیامت کے قریب کثرت غش طاری ہوگی، آذی لوگوں کے پاس آکر پوچھے گا: آج کج کیسے غشی طاری ہوئی، لوگ کہیں گے غلاں
ہے، آتش ہو اور غلاں پر غشی طاری ہوگی۔ مسند احمد، ابو الشیخ فی العظمت، حاکم عن ابی سعید

۳۸۵۳۷ اے امت! تم میں چھ چیزیں پائی جائیں گی تمہارے نبی (علیہ السلام) کی وفات، ان میں سے ایک ہے۔ مال کی بہتات ہوگی
یہاں تک کہ آذی کو دس ہزار دیے جائیں گے پھر بھی وہ انہیں لینے میں ناراض ہوگا۔ یہ دو ہوں گے اور ایسا فتنہ جو ہر مسلمان کے گھر میں داخل

ہو جائے گا۔ حقن۔ اور موت پہلے بکریوں کا قصاص دیا جاتا ہے چار، اور تم میں اور دویسوں میں صلح ہوگی دو تمہارے لئے نو ماہ عورت کے حمل کی
مقدار تک جمع کریں گے پھر تم سے بدعہدی میں پہل کریں گے پانچ، اور شہر کی فتح، چھ، کسی نے عرض کیا کون سا شہر؟ فرمایا قسطنطنیہ۔

۳۸۵۳۸ مسند احمد، عن ابن عمر و
اے عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزیں یاد رکھنا، سب سے پہلے میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر تم لوگوں میں ایسی بیماری

ظاہر ہوگی، جس سے تمہارے بچے اور تم خود شہید ہو گے اور اس کے ذریعہ تمہارے مال پاک کئے جائیں گے، پھر تم میں مال اتنا ہوگا کہ آذی کو
سود بنا دیے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا۔ اور ایسا فتنہ جو تم میں برپا ہوگا ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا، پھر تم میں اور دویسوں میں صلح ہوگی

اور وہی بدعہدی کریں گے اس کے بعد وہ اسی جہنم کے لئے کمر نہیں لگے ہر جہنم کے تھے بارہ ہزار ہوں گے۔ طبرانی نے یہ الفاظ مزید روایت کئے
ہیں اس دن مسلمانوں کا لشکر اس زمین میں ہوگا جسے نبی کہا جاتا ہے وہ مشرق نامی ملک میں ہوگی۔

۳۸۵۳۹ ابن ماجہ، طبرانی، حاکم و نعیم بن حماد فی الفتن عن عوف ابن مالک الا شجعی، حاکم عن ابی ہریرہ
مسلمان چاہیے نامی زمین میں سکونت کے لئے غم نہ کریں گے جہاں ان کے مال و موبہی بکثرت ہوں گے، پھر ان پر ایک

خارش پھوڑے کی مانند نیشی جائے گی جس میں ان کے اعمال پاکیزہ اور ان کے بدن شہید ہوں گے۔

۳۸۵۴۰ ابو یعلیٰ وابن عساکر عن ابی امامہ عن معاذ
جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں اس کی علامات بتا رہا ہوں، جب کوئی اپنی مالکین کو ختم

دے تو یہ اس کی علامت ہے اور جب کچھ ہر بدن کے لوگ سردار بن جائیں تو یہ اس کی علامت ہے اور جو اب جب اپنی عمارتیں بنانے لگیں
تو یہ اس کی علامت ہے ان پانچ غیبی کچیزوں میں جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے، ہے شک اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے۔

کلام:..... ذمیرۃ الخصال ۱۲۵۳۔

۳۸۵۸۹ قیامت صرف ناکارہ لوگوں پر پڑے گی۔ مسند احمد، طبرانی وابن جریر حاکم عن علیہ السلسلی

کلام:..... ذمیرۃ الخصال ۱۲۳۵۔

۳۸۵۹۰ جب تک مسجدوں کو گزرا جائے گا تو نہیں بنایا جائے گا اور آدھی صرف جان پہچان کی بنا پر سلام کرتا ہے، یہاں تک کہ عورت اپنے خاوند کو تجارت کی تیاری کراتی ہے اور گھوڑے اور عورتیں منگتی ہوں گی پھر سستی ہوں گی پھر قیامت تک منگتی نہیں ہوں گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔

حاکم عن ابن مسعود، طبرانی عن العلاء بن خالد

۳۸۵۹۱ جب تک غلاموں میں سے حجرات نامی شخص حاکم نہیں بنایا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن علیہ السلسلی

۳۸۵۹۲ جب تک آدمی پچاس عورتوں کو نہ برباد الموت آراؤ نہیں بنایا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرۃ

یعنی آقا پچاس ہاتھوں سے کہے گا کہ میرے مرنے کے بعد تم آراؤ۔

۳۸۵۹۳ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر بارش ہوگی جس سے زمین کا گھر نہیں چھپے گا جس سے صرف بالوں کا گھر

چھپے گا۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۴ جب تک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی شخص ایسے تلاش نہ کیا گیا جیسے کوئی کشتہ و شے تلاش کی جائے اور وہ شے نہیں،

قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مسند احمد، عن علی

۳۸۵۹۵ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک اولاد ناراضگی کا سبب ہو، اور دن پانی کے بہاؤ کی طرح گزریں گے، اور شریف

لوگ بعد غیبہ تک ہوں گے، اور چھوٹا بڑے کے سامنے جرات دکھائے گا، اور کبیر شریف کو آنکھیں دکھائے گا۔

الحرم النبی فی مکارم الاخلاق عن عائشۃ

۳۸۵۹۶ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مدینہ شام کی جانب درمیانی علاقہ میں صحت کی تلاش میں نہیں نکلیں گے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۷ اس وقت قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دل (حق بات سے) ناواقف نہ ہو جائیں، باتیں مختلف نہ ہو جائیں، اور ایک ماں باپ

کے بیٹے جو آپس میں بھائی بھائی ہیں اختلاف کرنے لگیں۔ الدیلمی عن حذیفۃ

۳۸۵۹۸ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لونڈے کے بارے میں ایسی غیرت کی جائے لگے جیسے عورت کے بارے میں کی

جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۵۹۹ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کچھ قوموں کے سر آسمانی ستاروں سے کچھ نہیں جاتے کیونکہ انہوں نے قوم اولاد کا عمل

طوال کھڑا کیا ہوگا۔ الدیلمی عن ابن عباس

۳۸۶۰۰ جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں تین چیزوں کو فراموش نہیں دے دیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ (عالم کا درہم (پیسہ) حاصل کیا ہوا

علم، اللہ کی خاطر بنا ہوائی۔ الدیلمی عن حذیفۃ

۳۸۶۰۱ جب تک اللہ تعالیٰ مومنوں کو تسلطیہ اور وسیع پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے درجہ فتح نہیں دیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔

الدیلمی عن عمرو بن عوف

کلام:..... ذمیرۃ الخصال ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸۔

۳۸۶۰۲ جب تک مدینہ اپنے برے لوگ نہیں کر دیتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۳۸۶۰۳ جب تک تم اپنے خلیفہ کو قتل نہیں کرتے تمہاری گواہیں آپس میں نہیں نکراتیں اور تمہاری دنیا کے وارث تمہارے برے لوگ نہیں

ہو جاتے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ نعم بن حذافہ عن الحسن بن حذیفۃ

۳۸۶۵۹ تمہارے اس خزانے کے پاس تین آدمی تین تین جگہ کو رہ گئے تیس خلیفہ کے سنے ہوں گے وہ کسی کو نہیں ملے گا اس کے بعد یہاں جنت سے شرق کی جانب سے نمودار ہوں گے، وہ چھپیں ایسے نقل کریں گے کہ کسی کو انہوں نے ایسا نقل نہیں کیا، پہلی قسم کھلے اور دوسرے کے ساتھ یہ بیت کر لینا کہ چہ عرف پر ٹھٹھوں کے مل چلا جائے تاکہ وہ ان کی طرف سے خلیفہ مہدی کی نوازش میں عاجز۔ حاکم عن نوہان

کلام: شریف ابن ابی ۸۸۸، الفی ۸۵۔

۳۸۰۵۹	یہی امت کے آخر میں ایک تہذیب پر گمان میں مبرمجہ کے مال دینے کا اور سے شہر نہیں کرے گا۔ محمد احمد، معلوم عن حنیف
۳۸۰۶۰	آفریقہ، شمس ایک تہذیب پر گمان میں مبرمجہ کے مال دینے کا اور سے شہر نہیں کرے گا۔ محمد احمد، معلوم عن ابی محمد
۳۸۰۶۱	ہرے خاندان کا ایک شخص خلیفہ ہے جس کا نام ہے احمد، اور دنیا کا ایک دن بھی باقی رہا ہے خلیفہ اسے نمائندہ کرتے گ

تا کہ وہ خلیفہ بن جائے۔ نوامدی، عن ابی سعد

۶۱۴: یہی میرے خاتمہ ان فاطمہ کی اولاد سے ہو گا۔ یہ اولاد معلوم عن دم منجمہ کا نام: السنہ ۳۳۳ھ

۳۸۶۲۳ مہدی میرے اچھے کام نہ کی ان لوگوں سے ہوگا۔ عارفی ہی ان لوگوں سے ہیں۔
۳۸۶۲۴ مہدی ان کی نیت سے ہوگا، ان کی نیت سے ہوگا۔ ان کی نیت سے ہوگا۔ ان کی نیت سے ہوگا۔
کلام: ... اس سے ہے۔ ۱۳۳۳ھ

۱۶۶۵ء مبعیہ کی حد میں پیش رفتی والا جنگ خفقوں دار اور درمیان سے لاریجی ناک والا ہوجو زمین کو دھلدا انصاف سے بھر ڈالنے لگا جیسے وہ علم و ہمت سے بھری پڑتی ہے وہ سات سال خفومت کرے گا۔ ابوہلال و حاکم۔ عن ابی سعید

۱۶۶۶ء مہدیؑ میری اولاد اچھ سے ہوگا جس کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہوگا۔ ابوہلال و حاکم۔ عن سعید

کلام... قہر براہِ شمسین ۱۶۷۰ شعب الہامی ۵۹۹ھ۔

۳۸۶۶ء عیسوی میں بعد خلفاء ہوں گے اور خلفاء سے جدا امراء ہوں گے اور امراء کے جدا بادشاہ ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد خاتم الملک، پھر میرے گھر کے ایک شخص کا جائز میں ہو کر اعلیٰ سے میرے گھر کے ایک شخص کے گھر میں ہے پھر اس کے بعد خطائی کو حکومت ہے اس وقت میں تم اس نے مجھے دے کر میرے پاس سے تم کہیں۔ (معتبر فی الکلیہ عن حاکم الصدوق)

کلام: ... صحیفہ الجامع ۳۸۵۔

۶۶۶۔ خلیفہ کی موت کے وقت لوگوں میں اختلاف ہو گیا تو اہل حدیث سے ایک شخص ہو گیا کہ کہہ جائے گا، کدوالے اس کے پاس آئیں گے اسے باہر نکالیں گے ورنہ چاروں باہر ہو کر مل کر مقتادہ ابراہیم کے پاس اس کے ساتھ ہر ذمت نوریں گے، مہاجر کی ایک جماعت اس کی طرف بھیجے جائے گی تو انہیں کدوہ بندہ درمیان کھلے میدان میں بٹھانے اور دھنسا دیا جائے گا۔

نہیں جب یہ منظرہ پیش ہوئے تو اس کے پاس شہر کے ابدال اور اعلیٰ عراق کے سرداروں کے ہاتھوں کے درمیان اس کی بیعت کر لی گئی۔ پھر قریش کا ایک شخص اٹھے جس کے مامول کلب ہوا۔ وہ ان کے طرف ایک مہم روانہ رہے کہ قریش لوگ ان پر غالب آ جائیں گے یہ کلب کی صحت بخانی اس شخص کے لئے فرمایا ہے جو کلب کی قسمت میں حاضر نہ ہو، پھر اہل (ختمیت) انتقام ہوگا اور لوگوں میں ان کے نبی کی صحت کے مطالبہ کر کے بارہا سلام کوڑھین عام کر دے گا۔ وہ سات سال دے گا پھر اس کی وفات ہوگی اور مسلمان اس کا جنازہ پڑھا جائے گا۔

— محمد حمزة، ابو خازن، حكاية عن ام منمة

کلام: صفحہ انی واکو ۹۲-۹۳-۹۴.

۳۲۶۹ زمین سرور فکرم دسم سے بھری جائے گی، جبکہ وہ علم سے بھرجائے گی تو اللہ تعالیٰ میرا ایک فیصلہ ہے گا جو میرا جہنم، جہنم، جہنم کا والد میرے والد کے جہنم کا نام ہوگا، وہ زمین کو بدل دے گا اور انسان سے بھرجائے گا، جسے وہ علم و برکت سے بھرنے لگی، میرا جہنم، جہنم، جہنم کا والد

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت لوگوں کا خلیفہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میری اولاد سے جس کی عمر چالیس سال ہوگی، گو یا اس کا چہرہ چمکتا تھا اس کے دائیں و رخسار پر سیاہی ہوگا اس پر روئی کی دو مہائیں ہوں گی دو بنی اسرائیل کا شخص معلوم ہوگا، بیس سال حکومت کرے گا قرآن سے نکالے گا اور شرک والے شیروں کو حج کرنے لگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی اسعد

۳۸۶۸۱۔۔۔۔۔ (پرمہدی کے) دعوے کے صلح ہوگی، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعوے کی صلح کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: دول جسے ویسے نہیں ہوں گے، پھر گمراہی کے جانے والے ہوں گے، اس وقت اگر تمہیں اللہ کا خلیفہ زمین میں نظر آئے تو اس کے پاس چلے جاؤ، اگرچہ دو تمہارے جسم کو زخمی کر دے اور تمہارا مال چھین لے، اور اگر وہ نظر نہ آئے تو زمین میں نکل جاؤ اگرچہ تمہاری موت کسی درخت کے تنے کو چبانے کی حالت میں آئے۔ ابو داؤد حلیسی، مسند احمد، ابو داؤد ابو یعلیٰ، حبیاء عن حذیفہ

۳۸۶۸۲۔۔۔۔۔ دو امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں آخر میں تھیں بنی مریم علیہا السلام اور مہدی میرے گھرانے کا شخص اس کے درمیان میں ہے۔ حاکم فی تاریخہ، ابن عساکر عن ابن عباس

کام:..... بالحدیث ۲۳۳۹۔۔۔۔۔
۳۸۶۸۳۔۔۔۔۔ اگر دنیا کی ایک رات بھی باقی رہی تو اس میں میرے گھرانے کا ایک شخص حاکم بنے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
۳۸۶۸۴۔۔۔۔۔ اگر دنیا کی ایک رات بھی باقی رہی تو اللہ تعالیٰ اسے لہا کر دے گا یہاں تک کہ میرے گھرانے کا ایک شخص خلیفہ بن جائے۔

۳۸۶۸۵۔۔۔۔۔ میرے بعد بہت سے فتنے ہوں گے ان میں ایک فتنہ اعلان ہے جس میں جنگ و بھگت ہوگا، پھر اس سے بڑا فتنہ ہوگا، پھر ایسا فتنہ ہوگا جب بھی کہا جائے گا: ختم ہو گیا بڑھ جائے گا، یہاں تک کہ کوئی گھرباتی نہیں رہے گا کہ وہ فتنہ اس میں داخل ہو گیا ہوگا اور ہر مسلمان کو وہ تکلیف دے گا یہاں تک کہ میرے خاندان کا ایک شخص ظاہر ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی سعید
۳۸۶۸۶۔۔۔۔۔ ذیقعد میں قبط ایک دوسرے کو کھنچیں گے اور اسی سال حانیوں کو لوٹا جائے گا۔ چترمنی میں لڑائی ہوگی باآ خیران کا ایک آدمی بھاگ جائے گا، پھر باہر مجبور کن و مقام کے درمیان اس کی بیعت ہوگی وہ بدرجن کی تعداد کے برابر بیعت کرے گا۔ آسمان و زمین والے اس سے راضی ہوں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن، حاکم عن عمرو بن شعب عن ابیہ عن جده

کام:..... الاسرار المفوتہ ۴۵۱۔۔۔۔۔
۳۸۶۸۷۔۔۔۔۔ ہمیں سے سفاح منصور اور مہدی ہوگا۔ السیوطی و ابول نعیم کلاهما فی الدلائل، الخطیب عن ابن عباس

۳۸۶۸۸۔۔۔۔۔ ہمیں سے قائم، ہمیں سے منصور اور ہمیں سے مہدی ہوگا، رہا قائم تو خلافت اسے ملے گی تو اس نے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا ہوگا، اور رہا منصور تو اسے جہنم سے نہیں پائیں گے، رہا سفاح تو وہ مال و خون بہائے گا اور مہدی تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر گئی۔ الخطیب عن ابی سعید

۳۸۶۸۹۔۔۔۔۔ جب تک میرے گھرانے کا ایک شخص اللہ تعالیٰ نہیں بھیج دیتا ہے جو میرا ہم نام ہو اس کا والد میرے والد کے ہم نام ہوگا، دنیا ختم نہیں ہوگی۔ دوزین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی۔ طبرانی، دارقطنی فی الاواد، حاکم عن ابن مسعود

۳۸۶۹۰۔۔۔۔۔ جب تک میرے گھرانے کا شخص روشن پیشانی والا، پارکے تھنوں اور درمیان سے اونچی ناک والا زمین کا مالک نہیں بن جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ دوزین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی دوسات سال رہے گا۔

مسند احمد، ابویعلیٰ و مسویہ، حبیاء عن ابی سعید
۳۸۶۹۱۔۔۔۔۔ جب تک زمین ظلم و زیادتی سے نہیں بھر جاتی قیامت قائم نہیں ہوگی، پھر میرے خاندان کا ایک شخص نکلے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی۔ ابویعلیٰ و ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، عہ

۳۸۶۹۲۔۔۔۔۔ جب تک میرے خاندان کا شخص جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا (زمین کا) والی نہیں بن

جہاں تو بہت قاتل کیں ہوئی۔ بعد ازاں حضرت علیؓ سے ملے۔

۳۹۶۳ء: آپ کے چچا، ائمہ کبار نے اس امر کو آگاہ کیا کہ حضرت عثمانؓ کی بیوی نے آپ کے ایک بچے کو مار دیا۔ آپ نے اسے مار دیا۔

۳۹۶۴ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۶۵ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۶۶ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۶۷ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۶۸ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۶۹ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۰ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۱ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۲ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۳ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۴ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۵ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۶ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۷ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

۳۹۷۸ء: (پیشہ) میں نے اس کام کو آغاز کیا ہے، وہاں کا خلیفہ امیر الدین اور اس کے ایک بیٹے کو مار دیا۔

ایک شخص آئے گا تو وہ اس کا دامن بھردے گا اسے یہ فکر ہوگا کہ آج اس کی زکوٰۃ کون لے گا کیونکہ لوگ خوش حالی میں ہوں گے۔

ابو یعلیٰ وابن عساکر عن ابی سعید

۳۸۷۰۳۔ میرے بعد خلفاء ہوں گے، خلفاء کے بعد امراء، امراء کے بعد بادشاہ و بادشاہوں کے بعد ظالم اور ظالموں کے بعد میرے گھرانے کا ایک شخص ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ان کے بعد قطانی ہوگا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا۔ وہ اس سے کم نہیں۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن عبدالرحمن بن قیس بن جابر الصنعفی

۳۸۷۰۵۔ رمضان میں ایک آواز ہوگی شوال میں چلنے کی آواز ہوگی، ذیقعد میں تباہی کی جگہ ہوگی، ذوالحجہ میں جانوں کو لوٹا جائے گا بھرم میں آسمان سے ایک مادی نہ کو کرے گا، خبردار! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہرگز یہ شخص ہے اس کی بات سناؤ اور مانو۔

نعیم عن شہر بن حوشب مرسل

کلام: الامم اربعہ ۳۵۔

۳۸۷۰۶۔ میری امت میں مہدی ہوگا اس کی عمر کم ہوگی تو سات، آٹھ یا نو سال ہوگی اس کے زمانے میں میری امت ایسی خوش حال ہوگی کہ اس طرح خوش پیش بھی نہیں ہوگی، ایک ویدب یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔ آسمان اس پر مسلط و حاکم رہے گا اور اپنی کوئی پیداوار رک نہیں رکھے گی، مال و چیزوں میں ہوگا، ایک شخص گھر سے نکل کر کہے گا: مہدی! مجھے دو! دیکھو! گائے لے لو۔

دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ، ابن ماجہ عن ابی سعید

۳۸۷۰۷۔ میرے گھرانے کا ایک شخص حاکم بنے گا اس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی۔ طبرانی و الخطیب عن ابن مسعود

کلام: امتیاح ۱۳۳۔

۳۸۷۰۸۔ میری امت پر آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کے طرف سے سخت مصائب آئیں گے کہ ایسے سخت مصائب کا سنا بھی نہیں ہوگا یہاں تک کہ کشادہ زمین ان کے لئے تنگ ہو جائے گی، اور زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی، موسیٰ کو ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ و کھائی نہ دے گی تو اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک شخص بھیجے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر گئی، اس سے زمین و آسمان کے باشندے خوش ہوں گے، زمین اپنی ہر نباتات و ہر کھال دے گی اور آسمان اپنا ہر قعر و بہار دے گا، وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا۔

حاکم عن ابی سعید

۳۸۷۰۹۔ جب تک تمہارے لئے بہتر ہو اس مال سے کھاؤ، جب کوئی چیز رہ جائے اسے چھوڑ دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل و کرم سے مالدار کرنے والا ہے اور تم اس وقت تک ہرگز غلام نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس ایک عادل بادشاہ نہ بھیج دے اور وہی امیر سے نہیں ہوگا۔ عبد الجبار الحولانی فی تلخیص دار یابو ابن عساکر عن ابی ہریرہ مرسل و موقوف

”وہنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ“

۳۸۷۱۰۔ میری امتیں وہنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، حاکم عن ابن عمرو

۳۸۷۱۱۔ میری امت میں وہنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ طبرانی عن سعید بن ابی راشد

۳۸۷۱۲۔ قیامت سے پہلے وہنساؤ، بگڑاؤ اور پتھراؤ ہوگا۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود

۳۸۷۱۳۔ میری امت کے کچھ لوگ کھانی کر پیش دستی میں ضرورت گزاریں گے پھر صبح وہ بندہ روزیہ بنے ہوں گے۔

طبرانی عن ابی امامہ

۳۸۷۲۶۔ زوراء کے درمیان جنگ ہوئی، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! زوراء کون سی جگہ ہے آپ نے فرمایا: وہ جو نہ کی زمین میں ہموں کے درمیان ایک شہر ہے جسے میری امت کے خاتم آ کر کریں گے، اس شہر کو چار طرفوں سے عذاب پہنچائے گا، دھماکے، بجڑنے اور چھڑاؤ کا۔

الخطب عن حنفہ

کتاب ۱: الموضعات ج ۲ ص ۶۱-۶۲۔

۳۸۷۲۷۔ میری امت میں تمام زمانے ہوں گے لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ خنزیر اور بندر بن چکے ہوں گے۔

الحکمۃ عن ابی امامہ

۳۸۷۲۸۔ میرے بعد مشرق، مغرب اور جزیرہ عرب میں دھماکا ہوگا، کسی نے عرض کیا: ان میں ٹینک لوگ ہوں گے پھر بھی دوزخ میں دھماکا دیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: جب وہاں کے رہنے والے برائیاں بکثرت کرنے لگیں گے۔ طبرانی عن ام سلمہ

۳۸۷۲۹۔ اس امت میں دھماکا، بجڑاؤ اور چھڑاؤ ہوگا، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب دھماکا زمین اور آسمان موبتقی عام ہو جائے گا میں شرابیوں کی جانے لگیں اس وقت یہ عرمدی، طبرانی عن عمران بن حصین ج ۱ ص ۳۸۷۔

۳۸۷۳۰۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، اس وقت تک یہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک امت میں دھماکا، بجڑاؤ اور چھڑاؤ نہیں ہو جائے گا لوگوں نے عرض کیا: اللہ کی الہیہ کیا ہے؟ فرمایا: جب تم دیکھو کہ عورتیں (گھوڑوں کی) زاریوں پر سوار ہیں، بگائے والیاں عام ہیں، بھوتی گوانیاں وہی چارہ ہیں، شرابیوں کی چارہ ہیں اور ان کی کوئی پروا نہیں اور نماز چھوڑ دینے والے (یعنی دھماکا) شرابیوں کے یہ نکاح یعنی سونے چاندی میں پہنے گئے ہر دھرموں سے اور عورتیں عورتوں سے لطف انداز ہونے لگیں تو اس وقت اور چھڑاؤ، بجڑاؤ، بجڑاؤ، بجڑاؤ سے بچ۔

حاکم و الخطب، ابن عذی بیہقی وضعہ عن ابی ہریرہ

۳۸۷۳۱۔ دھماکا، بجڑاؤ اور زلزلہ ضرور ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس امت میں ہوگا؟ فرمایا: ہاں! جب گائے والیوں کو اپنا پنا جانے لگا، کوا بچھا جانے لگا، سوکھا نہیں، حرم کے شکار کو حلال نہ جائیں (مرد) شہم نہ کریں ہر دھرموں سے اور عورتیں عورتوں سے بقی بہلا کریں۔

ابن النجار عن ابن عمر

۳۸۷۳۲۔ میری امت میں دھماکا، بجڑاؤ اور چھڑاؤ اس وقت سے ہوگا کہ انہوں نے گائے والی رکھی ہوں گی اور شرابیوں کی ہوں گی۔

طبرانی و ابن عساکر عن ابی مالک الاشعری، العوی عن هشام بن العاز عن ابیہ عن حدہ وبعہ

۳۸۷۳۳۔ اس امت میں اس وقت دھماکا، بجڑاؤ اور چھڑاؤ ہوگا جب گائے والیاں اور آسمان موبتقی عام ہو جائیں شراب کو حلال سمجھا جائے۔ عبد بن حمید و ابن ابی الدنیا فی دم الصلاخی و ابن النجار عن سہیل بن سعد

۳۸۷۳۴۔ بکثرت میری امت میں جب گائے والیاں، آسمان موبتقی ظاہر ہو جائیں گے اور شرابیوں کی جانے لگیں گی تو اس وقت دھماکا، عورتیں بجڑاؤ اور چھڑاؤ ہوگا۔ ابن الدنیا فی دم الصلاخی عن عمران بن حصین

۳۸۷۳۵۔ میری امت کے آخر میں آخری زمانہ میں ایک قوم بندروں اور خنزیروں کی صورت لگا ڈی جائے گی، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ اللہ کے معبود اور آپ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتے اور روزے رکھتے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں، عرض کیا: کیا ان کا قصور کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ آسمان موبتقی رکھیں گے اور گائے والیاں، اور نہیں رکھیں گے شرابیوں میں گے، شراب خوردگی میں رات بسر کریں گے، بھوتی ہوں گی تو ان کے چہروں بندروں اور خنزیروں کی صورت میں تبدیل ہو چکے ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرہ

۳۸۷۳۶۔ اس امت میں ضرور ایک قوم بندر و خنزیر ہوگی، وہ ہر صورت میں کریں گے تو کہا جائے گا فلاں کے گھر انہوں نے اور فلاں کے گھر انے والے دھماکا دیئے گئے وہ آسمان چل رہے ہوں گے ایک کو شراب نوشی اور دوسرے کو شہم پاشی کے سبب، یہ بڑا اور ستر بجانے کی جہ سے زمین میں دھماکا دیا جائے گا۔ عبد بن حماد فی اللعن عن مالک الکدیدی

وچان کا ظہور

۳۸۷۲ جہاں متعدد جہاں نے جوہر جی نے اپنی مسرت کو اس سے زلیہا سے میں تمہیں اسی سے اسے اور اس کو اس میں کسی جی سے اپنی امت کو نہیں اور امداد کو ان کو جب سے اللہ تعالیٰ کھانے پین سے پاک سے اس کی پوشی کی پر کاڑھ لکھا ہو گا شکہ ہر ان کو امداد سے لے گا۔ اور یہ کہ کہتے کہ تم لوگوں کو میری وجہ سے آزاد کیا جائے گا اور میرے بارے میں چھو جائے گا اور جب کراؤ کی ننگ ہو تو اسے بے خوف و خطر میں نہیں تھا کہ کہہ جائے گا محمدؐ کے رسول میں علیؑ آپ امار سے پاس اللہ کی جانب سے اہل لائے جس کی جس سے اللہ تعالیٰ کی جو تمہیں کے جانب سے محبوبی اور شکال ہو گا اور اسے دیکھنے کا کہ اپنی پر لپٹ کھائے جانی ہے اس سے کہہ جائے گا اسے دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں پر یا پھر اس کی قیادت میں جنت کی جانب کشاؤ کی کی جائے گی وہ اس کی آب و تاب اور اس میں سو جو فقیہیں اچھے گا اس سے کہا جائے گا یہ شہداء جنت میں نہ لگا رہے اس سے کہا جائے گا تو (میں) یقین رکھتا ہوں کہ وہ اسی و سرور اسی وراثت جہنم سے تھے انھیں اچھا جائے گا۔

[illegible]

۱۸۴۳ء اللہ کی قسم میں اپنی جگہ اس کسی بیٹے کا سر سے کفر نہیں ہوا جس کا جسمیں برکت یا خوف کی وجہ سے حق سبحانہ تیسرا ہادی نے تو رکھے ایک ایسا جانی جس کی وجہ سے بعد پھر کی نذر نہیں آئی خوشی ہوتی کہ غصہ کی ہوائے کی وجہ میں نے چم کہ جسمیں تیسرا ہے نبی کی خوشی سے آگاہ کروں تو سنو! قصیدہ داری نے مجھے بتایا کہ (حیرتہ) ہوائے ٹھیک ایک، واقف جزیے کے پاس پہنچا یا تو وہ جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں رہنے پر جزیہ تک چلے گیا، کہتے ہیں: ایک چتر ہے جس کے بال بال ہیں بال نہیں ان سے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں ہاں ہوں نہیں ان سے کہا: ہمیں کچھ بتاؤ! وہ کہنے لگو: نہ میں نہیں کہہ سکتا ہے کی اور نہ تم سے پوچھ سکتی! البتہ اس، اس کا (کر رہے) ہاں جس کا وہ چھوٹا کشتی رکھا ہے تو وہیں چلے جاؤ! اس میں ایک آبی دریا ہوں میں کساندھ ہے وہ جسمیں تیسرا ہے جزیہ کے گاؤں چنا چو دو ٹوک، دھر میں اپنے اندر کھڑے ایک ازاد شخص لٹی سے کساندھ ہے جس پر ظم میں شکایت و تکلیف ہے انتہا ہے، ان لوگوں سے کسی نے کہہ نہ سکتا تھا کہ اس سے آئے ہو! انہوں نے تیز خام سے وہ کہنے لگا: سر جان کیا کیا؟ انہوں نے کہا: بھر جزیہ کی قوم ہیں بھر کے کے واسے میں چھوڑ ہے اور وہ کہنے لگا: اگلے شخص کا یہ ہوا جزیہ میں (نبی میں سر) ظاہر ہوا ہے انہوں نے کہا: بھر جزیہ سے ایک ہے اسے اٹھنی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان کے مقابلہ میں دینی جزیہ میں اللہ تعالیٰ سے (وہ اس طرح کہ) ان کا مسعود ایک عدد ہیں ایک ہے۔ وہ کہنے لگا: تیسرا جزیہ (نبی اس کی) کیا کیا؟ وہ کہنے لگا: ٹھیک ہے، ایک اس سے اپنی فضول و سیراب کرتے اور اپنے پیچھے کو لے جاتے ہیں۔ وہ کہنے لگا: گمان اور زمین کے کچ جو کھنڈتیں (معموروں کو ہاں) اسے اس کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: وہ ہر سال نہیں رہتا ہے وہ کہنے لگا: بخیر طرہ کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اس کو پانی دیوانہ ایسا ہے تو اس سے نہیں بچتے۔ ماریں اچھ کہنے لگا: میں اگر اپنی ان دریاؤں سے نکلا ہوتا تو سوائے مدینہ کے ہر جزیہ کو اپنے ان دونوں پاؤں سے دھو دھو، مجھے وہاں نہ جانے کی جرات نہیں، کار اللہ جزیہ نے فرمایا: یہاں تک بھری خوشی چوری ہوئی، یہ پند ہے اس ذات کی قسم! جس کے جنتہ قدرت میں میری جان سے امدید کا جو کھنگ و کشادہ، امدت خرم و خست ہمارا امدان ہے اس پر ایک فرشتہ کی مانند تلواریں سے کھڑا ہے۔

۳۹ء - بارگشا: خیر سے محروم وہاں کی دہائیں آنکھ کھانی سے گویا اس کی آنکھ بچکے ٹھوکان سے اور آج رات میں سے تعبیر کے ساتھ خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جس کا گندہ رنگ ہے جیسا گندہ موش اچھے قسم کے آدمی جو کہتے ہو اس کی انہیں کندھوں کے درمیان بڑی جلد اسی کے دونوں میں شمشک ہوا ہے سر سے بانی ٹھک رہا ہے اس نے دروازوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ان کے درمیان بیت اللہ کا طوف کر رہا ہے وہیں نے کہا یہ لوگ ہیں جو آتائے دالوں نے کہا: تمہیں بن کر یہ صراطِ مستقیم صراطِ السلام ہیں۔

پھر اس کے پیچھے ایک اور شخص دیکھا جس کے بال ٹھکریلے چھڑنے ہیں اسی کی دہائی آنکھ کھانی بعد (بھی بیت اللہ) کا طوف کر رہا ہے میں نے کہا یہ کن ہے؟ انہوں نے کہا: یہ خیر سے محروم وہاں ہے۔ یہ بھی عن ابن عمر

۳۹ء - میں وہاں سے نزدیک تھا کہ ہمارے فرزند وہاں آکر دو اہل آوارہوں میں ہمیں ہوا تو میں تہذیبی طرف سے اس سے مجھڑوں گا۔ اور اگر وہ میری عدم موجودگی میں نکلتا تو برا دلی لپٹا آپ مجھڑ کرے گا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر سیرا طیف ہے۔ وہ جوان ٹھکریلے بالوں والا ہو گا اس کی ایک آنکھ کو بچاؤ گا کہ وہ بے یوں نکلتا ہے کہ وہ مہر اضر بن قنن کی طرح ہے تم میں سے جس شخص کو دوسری جانب سے سامنے سے روکے کی ابتدائی آیات پر سے وہ شام و رات کے درمیان خانی جگہ میں لٹکے گا اور انہیں بائیں پھر سے گا اللہ کے بندہ ثابت قدم رہا۔ ہم نے عرض کیا یہ بارسل اللہ اور وہ میں میں کتنا محروم رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں ایسا دن آئیگا دن سبھی بھر کا لاریک دن میں سے اور نصف کی طرح کا بانی وہ تہذیب عام فہم ہوں گے۔

اس نے عرض کیا یہ بارسل اللہ اور وہ میں میں کتنا محروم رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں ایسا دن آئیگا دن سبھی بھر کا لاریک دن میں سے اور نصف کی طرح کا بانی وہ تہذیب عام فہم ہوں گے۔

پھر وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں بلے گا وہ اس کی بات کی تردید کریں گے تو وہ ولایت جانے کا مجاہدہ ہی دستہ ہوں گے ان کے مال میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں ہوگا نہ ایک ہارے پر سے اس کا کڑوہر کا سے نہ کچھ اپنے خزانے نکالیں جو کھلی طرح پورے پاس کے کھڑا نہ ٹھکس گئے وہ اس کے بعد ایک اور قوم کو بلایا کہ اسے ٹکڑا کر دو ٹکڑے کرے گا جیسے کہ ہے اور انہیں ج ۳ ہے۔ پھر اسے بلانے کا وہ دیکھ کر اس کی طرف آجائے گا اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ اس پر ہاتھ گا وہ اس کی حالت میں: وہ کہہ گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بن کر یہ صراطِ مستقیم صراطِ السلام کو سمجھ دے گا چنانچہ وہ دمشق کی شہری جانب سفید بیدار سے دو دستوں کے درمیان دو فرشتوں کے (کندھوں) پر ہاتھ کر کے کہہ کریں گے ان کے سر سے بانی ٹھک رہا ہوگا جب وہ مرجعہ کا نہیں گئے اور پانی سوتیل کی طرح ڈھلنے کا جب وہ مرجعہ کا نہیں گئے کسی کا فرمے لئے حال نہیں جو آپ کی تہذیب سے وہ مرے نہیں اور آپ کی تہذیب جس تک آپ کی نظر پہنچے گی وہاں تک: وہی آپ وہاں دکھائے گئے اور بچاؤ غلہ کے دروازے پر لٹکے کر اسے قتل کریں گے پھر یہی علیہ السلام کی قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھا ہوگا ان کے چہروں پر ہاتھ پھیرنا اور انہیں ان کے چلتی درجہات بتا دیں گے آپ ہی حالت میں ہوں گے اللہ تعالیٰ میں علیہ السلام کی طرف دینی جیسے گا: میں نے اپنے بندے نکال لئے ہیں جن کے مقابلہ کا کسی کو یا نہیں تو میرے بندوں کو طہر کی طرف محفوظ کر لو اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہر قوم کو جیسے گا: وہ ہر آدمی کی جگہ سے حاصل رہے ہوں گے ان کا افکار دلیہ بھرہ طہر سے گزرے گا اس کا سب پانی برب کر لیں گے ان کا آخری مردہ گزرتے گا تو نہیں گئے لٹکے یہاں بھی پانی تھا پھر وہ چلتے چلتے ذیل الخریجہ پہنچ جائیں گے وہ بیت المقدس کا پیرا سے نہیں گئے: ہم نے زمین والے اور اے ملوۃ حنن والوں کو دیاں تو وہ آج ان کی طرف اپنے تہ چھٹکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر فہم آلود کر کے ان کی طرف لوٹائیں گے اللہ کے رسول انہی علیہ السلام اور آپ کے ساتھ ٹھہر رہے ہیں گئے یہاں تک کہ ان کے لئے کسی کا سر تھا رہے آج کے کسی شخص کے سوا دیکھا بہتر ہوگا اللہ کے نبی مہدی علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کریں گے (مہدی دعا کریں گے) تو اللہ تعالیٰ ان (یا جن مہدی) پر ایک کیرا جیسے گا: ان کے گردوں سے چٹ جاتے گا: آج وہ سب ایک دینی کی صحت کی طرح سرخ ہیں گے اس کے بعد اللہ کے نبی مہدی علیہ

اسلام اور آپ کے سامنے (پہاڑ سے) زمین کی طرف اتریں گے تو اس زمین کا ایک باشت حصہ بھی ایسا نہ ہوگا جہاں ان کی نعشیں، بدبو اور خون نہ ہوگا، اللہ کے نبی صلی علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اللہ کی طرف رغبت دلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یا جوج ماجوج) پر ایسے برے سے جیسے کا پیسے بختی اودھن کی گردنیں ہوتی ہیں تو وہ انہیں اٹھا کر ایسی جگہ پھینکیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی کچا کھگر نہیں رہے گا پس زمین کو جو کچھ چمکدار چٹان کی طرح کر دے گا۔

پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگلا پانی برکات لا، چنانچہ اس روز ایک جماعت ایک اندر کھائے گی اور اس کے پھلکے کے سارے میں بیٹھے گی، اللہ تعالیٰ اونٹ مہری کے ربڑ میں برکت دے گا، یہاں تک کہ ایک گا بھن اونٹنی لوگوں کی بڑی تعداد کے لئے کافی ہوتی، اسی حالت میں وہ لوگ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو انہیں ان کی بغلوں کے پیچے سے پکڑے گی اور ہر ایماندار مسلمان کی روح قبض کر لے گی، اور برے لوگ رو جائیں گے جو کہ حلوں کی طرح ایک دوسرے پر حملہ کریں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی عن النّو اس بن سعان

۳۸۷۷..... لوگو! جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں منع کیا؟ میں نے اللہ کی قسم! تمہیں کسی رحمت یا ترہیب کے لئے منع نہیں کیا، البتہ اس لئے منع کیا ہے کہ تم ہمدردی عیسائی آدمی تھے وہ دیت ہوئے اور اسلام قبول کر کے انہوں نے مجھے ایک قصہ سنایا، جو خیر سے عزم و ہمال کے اس بیان سے موافقت رکھتا ہے جو میں تمہیں بتاتا تھا، انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بحری جہاز میں تھیں آدمیوں کے عمر اور سوار ہوئے وہ آدمی قبیلہ تم اور ہذا م سے متعلق رکھتے تھے، سمندر میں ایک بادبک ہوا، ناواقف رہی پھر انہوں نے غروب آفتاب کی جانب کسی جزیرہ سمندری کارٹ کیا چنانچہ وہ بحری جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہو گئے، وہاں انہیں ایک جانور ملا جس کے بال ہی بال ہیں بالوں کی کثرت سے اس کے سر پر کا آگے پیچھے کا پتہ نہ چلتا تھا، انہوں نے کہا: اسے تو کیا چیز ہے؟ وہ بولا: میں جسامہ ہوں، انہوں نے کہا: جسامہ کیا بلا ہے؟ وہ بولا: لوگو! تم اس گرے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص تمہاری اطلاع کا بڑا شوقین ہے، تم ہمدردی کہتے ہیں: جب اس نے آدمی کا نام لیا تو ہم اس سے ڈر گئے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو، خیر ہم جلدی سے گئے اور گرے میں داخل ہو گئے، کیا دیکھتے ہیں ایک بہت بڑا انسان جو ہم سے کھلی دیکھتا تھا اس کے دونوں ہاتھ گردن سے اور گھٹنے گھٹنے سے ملا کر لوہے سے بندھے ہیں ہم نے کہا: تیرا اس ہوا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا: تمہیں میری اطلاع مل چکی تو مجھے بتاؤ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہیں، بحری جہاز میں سوار تھے سمندری تیز ہوجوں نے ہمارا سامنا کیا اور ہمیں بھروسہ اٹھیلیاں کرتی رہیں یہاں تک کہ ہم سے تمہارا اس جزیرہ کا رخ کیا، بحری جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر ہم جزیرہ میں داخل ہو گئے، پھر ہمیں بے حد بالوں والا ایک جانور ملا بالوں کی کثرت سے اس کا آگے پیچھے معلوم نہ ہوتا تھا، ہم نے اس سے پوچھا: تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جسامہ ہوں، ہم نے کہا: جسامہ کیا بلا ہے؟ تو وہ کہنے لگا: اس گرے میں اس شخص کے پاس جاؤ، وہ تمہاری اطلاع کا بڑا مشتاق ہے تو ہم جلدی سے تمہارے پاس آ گئے۔ اور اس سے ڈرنے لگے کہ مبادا وہ شیطان ہو۔

وہ شخص کہنے لگا: ہر بیان کے خلفتان کا بتاؤ؟ ہم نے کہا: تم اس کی کس چیز کی اطلاع چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا: تم سے پوچھتا ہوں کہ اس کی کجگوری پھل دیتی ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں، وہ بولا: میرا خیال ہے اب وہ پھل نہ دیں گے۔ کہنے لگا: بخیر و طہر یہ کا بتاؤ؟ ہم نے اس سے کہا: اس کی کس کیفیت کا حال پوچھتے ہو؟ کہنے لگا: کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: بے حد پانی ہے بولا: اس کا پانی معترب و خشک ہو جائے گا، کہنے لگا: زعفر (شام کی سبزی) کی نہر کا کیا ہوا؟ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے متعلق پوچھتے ہو؟ کہنے لگا: کیا نہر میں پانی ہے اور لوگ نہر کے پانی سے آب پاشی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں اس کا پانی بیابوں ہے اور لوگ اس کے پانی سے آب پاشی کرتے ہیں، کہنے لگا: (مکہ والوں) ان پڑھوں کے نبی کا بتاؤ کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: وہ مکہ میں پیدا ہوئے اور شرب میں مبسر آیا ہے، کہنے لگا: کیا عربوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، کہنے لگا: اس نے ان سے کیا ہر تاؤ کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے قریب کے عربوں پر غالب رہے اور انہوں نے آپ کی فرمانبرداری قبول کر لی ہے، کہنے لگا: کیا یہ (سب) ہو چکا؟ ہم نے کہا: ہاں، کہنے لگا: یان کے لئے بہتر ہے کہ اس کی اطاعت کر لی ہے، میں تمہیں اپنے بارے میں بتاؤں میں خیر سے عزم و ہمال ہوں، معترب نہ ہو جائے گی میں نکل کر زمین میں بھروں گا، ہر ہستی میں

اترے گا یہ چالیس راتوں کا عرصہ ہوگا صرف مکہ اور مدینہ میں نہ جائیوں گا وہ دونوں جگہ پر حرام ہیں جب میں ان میں سے کسی ایک میں جائے گا ارادہ کروں گا ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار سونے میرے سامنے آ جائے گا، جو مجھے اس سے روک دے گا اس کے ہر دے پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کریں گے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں یہ مدینہ سے مدینہ خبردار کیا میں یہ بات تم سے بیان کر چکا ہوں، اب تم مجھے تمہیں کی بات بھلی لگی کیونکہ وہ اس کے موافق تھی جو میں اس (دجال) کے مکہ اور مدینہ کے بارے میں تم سے بیان کرتا تھا صرف اتنی بات ہے کہ وہ بحر شام یا بن میں نہیں بلکہ وہ (دجال) مشرق کی جانب ہوگا جب کہ یہ مشرق کی جانب نہیں، مشرق کی جانب نہیں آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا، (فاطمہ بنت قیس) فرماتی ہیں، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہے۔ (مسند احمد، مسلم، فاطمہ بنت قیس، میں کہتا ہوں: کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے قسم الافعال میں فرمایا کہ طبرانی نے اس حدیث کے آخر میں اضافہ کیا ہے کہ بلکہ وہ بحر عراق میں ہے وہ اس کے کسی اصحاب نامی و بشر سے لفظے گا اس کا کوئی گاؤں ہوگا جسے "استقباذ" کہیں گے، جب وہ لفظے گا تو اس کے لفظ کے آگے ستر ہزار لوگ ہوں گے جن پر تاج ہوں گے اس کے ساتھ دوسری ہوں گی، پانی اور آگ کی خیر، جسے یہ زمانہ ملے اور اس سے کہا جائے پانی میں داخل ہو تو وہ اس میں داخل نہ ہو کیونکہ وہ آگ ہوگی اور اگر کہا جائے آگ میں داخل ہو تو وہ بجائے کیونکہ وہ پانی ہوگا۔ اسی آیت

۳۴ ۳۸..... لوگو! اللہ تعالیٰ نے جب سے زمین پر نسل آدم کو پھیلایا اس وقت سے لے کر آج تک کوئی قہر، دجال کے فتنے سے بڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا ہے نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، میں اب آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو، ضرور تم میں ظاہر ہوگا اگر میرے ہوتے ہوئے وہ نکل آیا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس سے جھگڑوں گا، اور اگر میرے بعد نکلا تو پر آ دئی اپنی طرح سے حجت پیش کرے گا، اللہ ہر مسلمان پر میرا غلبہ ہے و شام و عراق کے درمیانی علاقہ سے لفظے گا اور ان میں بائیں پھرے گا، اللہ کے بند و ثابت قدم ہر بنا، میں تمہارے سامنے اس کا نقشہ بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اس کا نقشہ نہیں کھینچا، وہ کہنا شروع کرے گا میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی (صلی بروزی کسی قسم کا نبی) نبی نہیں دوسری بات یہ کہنا شروع کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں اور تم ان میرے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے دوکانا، دوکانا جب کہ تمہارا رب کا نام نہیں اس کی بیشاپی پر "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر بڑا لکھا اور ان پر حکام انداز پڑھ لے گا۔

اور اس کے فتنے کا یہ حصہ ہے کہ اس کے ساتھ جنت و دوزخ ہوگا، جب کہ اس کی جنت جہنم سے اور اس کا جہنم جنت ہے جو جو کوئی جہنم میں مبتلا کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے مدد و طلب کرے اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے تو وہ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلاستی دانی بن جائے گی، جیسے آگ اگر ایمان علیہ السلام کے لئے (تخلد) بن گئی۔ اور یہ بھی اس کا فتنہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ تیرے لئے اٹھاؤں جو میرے رب ہونے کی گواہی دیں (تو تو مان جائے گا) وہ کہے گا: ہاں، تو اس کے سامنے دو شیطان اس کی ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور کہیں گے بیٹا اس کی فرمانبرداری کر یہی تیرا رب ہے۔

یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اسے قتل کرے گا آتے سے چرے گا یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے کرے گا دیکھو میں ابھی اپنے بندے کو اٹھاؤں گا پھر بھی وہ میرے علاوہ کسی اور کے رب ہونے کا گمان کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ سے سمجھو کہ گے یہ غیبت اس سے کہے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے، میں تیرے بارے میں اللہ کی قسم آج سے زیادہ بصیرت پرند تھا، یہ بھی دجال کا فتنہ ہے کہ وہ آسمان کو برستے گا اور زمین کو گانے کا حکم دے گا پھر آسمان سے مینہ برے گا اور زمین ہاتھ اٹھائی، یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ ایک قبیلہ سے گزرے گا جو اس کی کھدیب کریں گے ان کا ایک جانور بھی نہ بچے گا، اور یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ قبیلہ سے گزرے گا جو اس کی تصدیق کریں گے تو وہ آسمان کو کھم دے گا تو وہ برستے گا اور زمین کو کھم دے گا تو وہ گائے کی تو اس دن سے ان کے مونہ کی پہلے سے زیادہ مونے بڑے اور بھری کوٹھوں اور ٹھنوں والے ہوں گے، اور وہ سوائے مکہ مدینہ کے زمین کی ہر چیز پر پاؤں چھ کر غالب آ جائے گا۔ وہ ان کے جس ذرے پر آئے گا فرشتے تلواریں سونے اسے ٹھیں گے، ہلا خروہ مکبہ کے اختتام کی جگہ سرخ چھوٹے پہاڑ کے پاس اترے گا تو مدینہ اپنے باسیوں سمیت تین دفعہ لرزے گا تو ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کے پاس پہنچ جائے گی، تو مدینہ گندگی سے یوں پاک ہو جائے گا جیسے بھی خراب لوہے کو شمشاد کر دیتی ہے اس دن کو "یوم الناص" کہا جائے گا۔

کسی نے عرض کیا: اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا: اس دن وہ قحطوں سے ہوں گے ان کی زیادہ تعداد بیت المقدس میں ہوگی۔ ان کا اصرار ایک نیک شخص ہوگا، اسی انعام میں کہ ان کا امام انہیں منع کی نماز پڑھائے آئے ہوگا کہ کوئی علیہ السلام صبح کے وقت نہیں سے ان کے پاس اتریں گے تو یہ امام اپنے پاؤں پیچھے لپٹ آئے گا کہ کوئی علیہ السلام آئے ہو جائیں، یہی علیہ السلام اس منہ میں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میں آئے ہوں تو ایک اسی غمناکی کا وقت تمہارے لئے کی گئی تو ان کا امام انہیں نماز پڑھانے کا دھمبہ نماز سے فارغ ہوگا تو میں علیہ السلام فرمایا میں نے اور اور دیکھا اور دیکھا کہ تمہیں کے قوس کے پیچھے وہاں ہوگا اس کے ساتھ ستر ہریودی ہوں گے ہریہ کے پس آراستہ تلواریں ہوں، پس وہاں آپ کو دیکھے گا تو میں پھٹے گا جیسے پانی میں نمک گھلے اور یہاں کہ پڑے گا حضرت یحییٰ علیہ السلام فرمیں گے میری آئیہ وہ ہے جس سے توفیق نہ سکے گا تو آپ اسے باب الندی شرقی جانب پائیں گے اور اگلی گزوں کے ساتھ اقلی یہودیوں کو شکست دے گا تو اللہ تعالیٰ کی کوئی خلعتیں نہیں ہے گی جس کے پیچھے یہودیوں کو جس درخت ہو یا حجر ہو یا چمچ ہو اللہ تعالیٰ اسے کوئی ہتھیار دے گا سوائے غرہ کے کہ کوئی نہ ان کا درخت ہے وہاں بولے گا یا بنی ہرچر کہہ گی: اللہ کے بندے مسلمان ہیں یہودی ہے آؤ اسے مارو اللہ اس کے مدد میں چاہیں سال ہوں گے ہر سال آؤ اسے سال جیسا کہ سال پہنچے جیسا کہ پہنچے، اور اس کے قریبی دن انکا سے کی مخرج ہوں گے قریب سے کوئی نہ دیکھ سکے گا اور اسے ہر ہر گاہ اگلے دوسرے روز کے پیچھے کاوشم ہو رہے گی۔

کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم ان کو چھوئے، انہوں میں نمازیں کیسے پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے ہر ایک کا اپنے نبی اعزاء کو لکھنا جیسے آج کے لیے انہوں میں لکھا ہے، جو محمد بن عبد اللہ سے ہے، فرمایا: کسی کی عمر میں پانچ سو سال ہو، اس کی امت میں نصف عالم ہو، عادل و خلیفہ ہوں گے، وہ مصلوب کو زانو الیں گے، غزیرہ کو گل کر دیں گے، بڑے خیر خیر کریں گے، نوادہ (لہذا) چھوڑ دیں گے پھر کبھی موراثہ کے پیچھے نہیں دوڑنا چاہئے گا، بغض و عناد ختم ہو جائے گی، ہر نہر پر لے جانور دکھ کر کھلیا جائے گا، یہاں تک کہ بچہ سناپ کے گم نہ ہو، ہاتھ ڈالے گا تو اسے نقص نہ ہوگا، رگے گا، ہار پٹی شیر کے منہ میں اپنا ہاتھ دے گی، وہ اسے ضرر نہیں پہنچائے گا، ہار بھڑو کر یوں میں پس ہوگا جیسے ان کو (نہ غصہ) آتا ہے اور زمین سلا متی سے پس بھر جائے گی جیسے پانی سے برتن بھر جاتا ہے، سب میں (معاذ اللہ) کیلے طے) اتفاق ہوگا صرف الفک مہر دت کی جائے گی، جنگ کا سارا سود، دین محمدیہ جائے گا، قریش سے ان کی حکومت ختم ہو جائے گی، زمین چاندنی کی شمشیر کی جیسی ہو جائے گی، اس کی مائت آدم سیدہ السلام کے زمانہ میں ہوگی، یہاں تک کہ کوہ کوہ انگوٹے کے لیے پڑ جائیں ہوں گے، جو ان میں سر کرے گا، اور چند اشخاص میں ایک ان کا رہے گا، انھیں ہوں گے، تو وہ ان کا بیٹہ، محمد دے گا، قتل و آفات ہو، اور مال اتنا ہوگا، چھوڑا چند آدمیوں میں مل جائے گا، ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تمہارا کسر بچہ سے سنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: تمہوڑے پرنس کی جنگ کے لیے سوار کی نہیں کی جائے گی، کسی نے عرض کیا: میں نہیں کر سکتا، ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ساری زمین جوئی جائے گی، اس لئے، اور دریاں کے فروغ سے پیسے نہیں سنا، بلکہ سخت ہوں گے، ہن، ہوں، میں سخت ہو جاؤں گی، جہاں ہوں گے، اللہ تعالیٰ آسمان کو پچھلے سال تمہارے خاکہ کو وہ اپنی تہائی، روشی درک لے اور زمین کو عجم دے گا کہ وہ اپنی تہائی پیسے دے، اور بھینچے لے، پھر دوسرے سال آسمان کو عجم دے گا کہ وہ وہ تہائی اپنی تہائی درک لے، اور زمین کو عجم دے گا کہ وہ وہ تہائی اپنی تہائی درک لے، اور پھر تیسرے سال آسمان کو عجم دے گا کہ وہ اپنی ساری درک لے، اور ایک دفعہ وہی نہیں چھینے گا، اور زمین کو عجم دے گا کہ وہ اپنی تہائی درک لے، اور کئی جزیرہ اٹکے گا، اس لئے کوئی کھروالہ جانور نہ ہوگا، رہے گا، یہاں جواہر چاہے، کسی نے عرض کیا: اس زمانے میں لوگ کیسے زندہ رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ، اکبر، ارحم الراحمین، اللہ تعالیٰ کے لئے کھانے کے طور پر ہوگا، ابن ماجہ، ابن عزیزہ، حاکم و بیضاوی میں اس حدیث کا نام:: شعیف الجامع ۶۳۸۔

۳۸۷۳۔ دو سال پہلے کا دور اس کے ساتھ نہ رہا کہ ہوگی جس میں نہ میں داخل ہو گا اس کا تہاؤ لازم ہو جائے گا گھورا جرح گھٹ جائے گا اور جو اس کی آگ میں داخل ہو گا اس کا جرح ثابت اور گناہ کم ہو جائے گا اس کے بعد یہ قیامت قائم ہوگی کہ عسجد احمد، فہو دانا، حاکم علی عسقیہ

۳۸۷۴۔ دو سال پہلے کا قریب مومن شخص اس کو بیع کرے گا تو اسے دو سال کے بیع کو گنیں گے دو اس سے کہیں گے: خیر! کہاں کا کارنامہ ہے! اس نے کہا: میں اس شخص کا قاعدہ کرنا چاہوں جو کھلے سے وہ اس سے کہیں گے کہ تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا! وہ کہے گا: ہمارے رب میں

کچھ کی نہیں، وہ کہیں گے اسے مار ڈالو، ان میں کوئی دوسرے سے کہے گا: کیا تمہارے رب نے تمہیں اپنی غیر موجودگی میں کسی کو قتل کرنے سے منع نہیں کیا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے چلیں گے، جب مومن اسے دیکھے گا تو کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے تم سے ذکر کیا تھا، وہ دجال حکم دے گا اسے چر جائے گا، کہے گا: ۱۔ چکرو اور اس کا سر زخمی کرو اس کی پیٹھ اور ہاٹ پیچھے گا اور کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ کہے گا: تو خیر سے محروم بڑا جھوٹا ہے، چنانچہ اس کے بارے حکم ہوگا اسے آروں کے ذریعہ سر تا قدم چیر دیا جائے گا پھر دجال اس کے دونوں دھڑوں کے درمیان پھل کر کے گا: اٹھ! تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ دجال اس سے کہے گا: کیا تیرا مجھ پر ایمان ہے؟ وہ کہے گا: تیرے بارے میں میری بصیرت بڑھ گئی ہے پھر وہ کہے گا: لوگو! میرے بعد وہ کسی سے ایمان نہیں کر سکے گا، دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا تو اس کی گردن سے فٹلی تک کا حصہ تانے کا بن جائے گا وہ کچھ نہ کر سکے گا اس کے ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھتے ہوں گے کہ اس نے اسے آگ میں پھینکا، جبکہ اسے جنت میں ڈالا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی گواہی اللہ کے ہاں سب سے بڑی ہوگی۔

مسلم عن ابی سعید

۳۸۷۴۵۔ دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس (دن) کرے گا اللہ تعالیٰ مہدی بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا تو یاد ہو وہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آپ اسے تلاش کر کے پناہ کر دیں گے پھر لوگ سات سال تک ایسی حالت میں رہیں گے کہ وہ آدمیوں میں صداوت نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو زمین پر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کر لے گی، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی بیمار یا کمزور میں بھی داخل ہو تو وہ ہوا ہاں بھی پہنچ جائے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی، پھر برے لوگ رو جائیں گے جو پرندوں کی طرح چلنے اور پرندوں جیسی قتل کے مالک ہوں گے، انہیں نہ کسی نیکی کا علم ہوگا نہ کسی برائی کی خبر، شیطان ان کے سامنے آ کر کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تو ہمیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ تو وہ انہیں بتوں کی پوجا کا حکم دے گا چنانچہ وہ بت پوجنا شروع کر دیں گے اسی حال میں ہوں گے ان کا رزق وافر ہوگا اور ان کی زندگی پر مسرت، پھر صور میں پھونک ماری جائے گی، جو بھی اس کی آواز سنے گا گردن کے کنارے سے کان لگائے گا اور سر اٹھائے گا سب سے پہلے جو شخص اس کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے خوش کی لپائی کر رہا ہوگا وہ اور لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ شہم کی مانند ایک بارش بھیجے گا جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے، اس کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ کھڑے ہو کر زمین لگیں گے پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کے حضور چلو! انہیں کھڑا رکھوں سے سوال ہوگا، پھر کہا جائے گا: آگ میں بیجے جانے والے ڈکھو! کہا جائے گا وہ کہتے ہیں؟ کہا جائے گا: ایک جزائرش سے ٹوٹنا تو ہے! فرمایا: یہ ایسا دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا بنادے گا اس دن پنڈی بھولی جائے گی یعنی رب کا حضور ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عمر

۳۸۷۴۶۔ دجال کی آنکھ بڑ ہوگی، بخاری فی التاریخ عن ابی

۳۸۷۴۷۔ دجال کی آنکھ سیات ہوگی اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پائے گا۔ مسلم عن انس

۳۸۷۴۸۔ دجال کی آنکھیں آکھ کاٹی ہوگی جس پر بہت ہال ہوں گے اس کے ساتھ جنت و جہنم ہوگی، تو اس کی جنت جہنم ہے اور جہنم جنت ہوگی۔

مسند احمد، مسلم عن حدیقة

۳۸۷۴۹۔ دجال کی نوا لا رہو گی نہ وہ کمزور نہ میں داخل ہوگا۔ مسند احمد عن ابی سعید

۳۸۷۵۰۔ دجال مشرق کی خراسان نامی زمین سے نکلے گا تو ہم اس کی پیروی کرے گی جن کے چہرے منڈھی ہوئی اور خاتوں کی طرح ہوں گے۔

ترمذی، حاکم عن ابی بکر

۳۸۷۵۱۔ دجال کی ماں اس وقت اسے جنم دے گی جب اس کو قبر میں ڈالا جائے گا جب اسے جنم لے گی تو عمر تیس دنوں قدموں سے اسے

اٹھائیں گی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:..... اسی خطاب ۲۶۹ بشیخ الجامع ۲۹۹۹۹۹

۳۸۷۵۳۔ کیا میں تم سے دجال کی وہ بات بیان نہ کروں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کی، وہ کاٹا ہوگا وہ آئے گا تو اس کے ساتھ جنت

اور زرخ کی صورت ہوگی جسے دو جنت کہیں گے اور زرخ ہے (نور کے زور زرخ ہے کا وہ زائست) کسی شخص ایسے زانا ہوں بیٹے لوح۔ یہ اسلام نے اپنی قوم اور ازماء پہنچی ہو۔ عریضہ

۳۸۷۷۳ جنت اور شہر کی طرف سے درمیان جو سال ہیں اور خبر سے خود وہ حال ساتویں سال لگے۔

مسجد احمدیہ، ایف ڈی 3، ایس ایچ 2، کمرہ 401، مصر

کلامت : طریفی، اودو، ۹۴، غنیف، ابن یحیی، ۸۱۱۔

۳۷۵۵۔ وہاں کے گزرائے میں یہ نام دوس کا تھا۔ باقی، دیکھو شتوڑ کا ہے جہاں ہر اگلا لفظ اس کی شکلوں و انتہا میں اللہ احمد بدوئی نے تعالیٰ ان کے نام پر جو کچھ ذکر کرتے گا حقائق علی ایہ عمر

کلام:۔۔۔ صفحہ ۳۲۵۔

۳۸۵۴ بیت المقدس کی تباہ کاری کے جس دن دایالی نے اور پٹے پہلی ویرانی کو اپنی کانپوں سے ہرگز نہیں کھو رہا تھا۔ یہ وہ خطائید
فرمانچہ پول کے خرموں کی علامت ہے۔ محمد احمد علی، سرورِ داد و درود

۱۹۷۷ء کوک دوسرے سے پہلے ٹرینوں پر پہاڑوں میں ہمارے کھیتوں، درختوں، اور زمینوں پر ٹھیک

۵۸۷۵۸ حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش — قیامت قائم ہوئے کتب و احادیث کے بارے میں جو کچھ فرمایا۔

مسند احمد، جمنو علي قباہ بن عمر

۲۸۷۷۹ دیال کھانا کھانچکا اور پھر بڑے بڑے ٹکڑے کھانچکا۔ اسے اس وقت کے عیسائیوں نے دیکھا۔

کلام: ۱۰۷۹
 جعيف الي مع ۱۰۸۰
 دہلی کی آغوشِ کھجوریت ہوگی ہر پناہ (آگہی پناہ) کی عادت دہلی اس کی پوچھائی ہے "کافر" لکھنؤ

۳۷۶ اجال فرماں والی ہستی سے مشرق کی جانب نکلنے والی جگہ کو درانی قوم جہلم کہتی ہے جس کے چارے کو باسنہ بھی کہتے ہیں۔

۳۵۶۲ آپادمت سے لکھے گئے تھوڑے جوتے آداس ہے۔ محمد احمد علی در علم

۱۳۷۸ء - رومال جب تک کچھ لوگوں سے ساتھ رکھ رہی ہوگا۔ اُسے دیکھ کر اُس نے کہا کہ اُس نے اپنے پاس رکھ رکھا ہے۔ اُس نے کہا کہ اُس نے اپنے پاس رکھ رکھا ہے۔ اُس نے کہا کہ اُس نے اپنے پاس رکھ رکھا ہے۔

۱۳۸۷ھ: دراصحابہ السلام کے بعد جو بھی جگہ جاس نے اپنی قوم کو دھول سے اڑایا ہے میرا کہیں اس سے ذرا تھوڑا نہیں جیسا کہ میں نے

۲۵۷ء میں تھے۔ اقبال کا مہل جان کر آیا۔ یہاں تک کہ مجھے قہر نہ ہونے لگا کہ میرے محرم و مہربان کو کچھ سوئے ہوگا۔ ان کا

[illegible]

نیکو بات کہوں گا جو کسی نے مجھ سے پہلے کہی ہو۔ جسے تم کہیں گے۔ دو کو تابتے راتہ جانی اسے عیب سے پاک ہے۔

۱۹۷۷ء: مجموعہ دو مشرقی چین سے جھٹ کر کے تے ریاض تک کو تقسیم کے باقی کو یکہ ریاض میں پڑھاں سے لڑیں گے تم اس کی مشرقی جانب اور دو۔

اس کی سفر کی طرف ہوں گے۔ جو اسی پر حکم جو نہیں ہے۔

۳۸۷۶۸ - اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۶۹ - اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۷۰ - نبی نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۷۱ - نبی نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۷۲ - نبی نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۷۳ - نبی نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۷۴ - نبی نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۷۵ - نبی نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۳۸۷۷۶ - نبی نے اپنی امت کو کائنات کے ہر طرف پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد کے نبیوں نے اس سے نبی بنائے۔ نبی کی پیشانی پر تھوک ہوگا۔ "کافر" جیسے جو توں پر دھڑکا۔ مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن انس

کے زور کو کر کے تھوڑا سا اللہ کی قسم اٹھاتے تھے کہ وہ جس آرزو سے فریاد و السیرت حاصل نہیں ہوتی، پھر وہ جانتے تھے کہ کرنا چاہئے گا تو اس کا
بہن نہیں چلتا تھا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

”الماکمل“

۳۸۷۷۹۔ وہاں کا سر بھیجے سے غالی عالی: دیگا دو کہنے گئے کہ کدھر تھوڑا سا رہا، اس کو تو کوئی یہ کہہ دے گا، تو میرا آپ سے تھوڑا فرقہ میں چڑ گیا
اور وہ تو کہے کہ: تو نے بھوت کہا، میرا آپ اللہ ہے میں اتنی پرکھو کہ کدھر آ رہی ہوں صرف یہ جو کہہ کر کہہ دو تو اسے نقصان نہ دے گا۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم عن عبد اللہ بن عامر

کلام: ... المسند ۳۸۷۸

۳۸۷۸۰۔ میں نہیں نیر، نہ غروہ۔ آگاہ کرنا اور دیکھنا ہوں یہ تم نے اپنے قوموں سے روکا ہوا ہے مسند دوم میں ہوگا میں تمہیں ان کا
طریقہ بتاؤں جو کسی نبی نے مجھ سے پہلے اپنی امت سے بیان نہیں کیا، اس کے خروج سے پہلے پانچ سال قحط سالی کے ہوں گے یہاں تک کہ ہم
کھرو اور جانور مر جائے گا، کسی نے عرض کیا کہ ان کے لیے کیسے نہیں گئے، فرمایا: بھیسے فرشتے نازل ہوں گے۔

پھر ہو گئے، وہ آگاہ ہے جب کہ ہنداس سب سے باز رہے ان کی پڑ پڑانی پر کافر اٹھکا دیکھتے: پھر کھلا اور ان پر جاری، نہ اپنے نہ لے گا
اس کے کفر پر دیکھ کر یہودی، کھڑش اور یہودی ہوں گے، وہ ان کو پرستار کہیں گے آپ کہہ دو سناؤ ہوگا اور زمین کو اکاٹھ کر کہیں گے جب کہ
وہ کافی نہ ہوں وہ جو انہوں سے کہے گا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ کیا میں نے تم پر آسمان مسلط کیا ہے نہیں، یہاں اور تمہارے چارے چھوٹے اور
چھوٹے چھوٹے پڑاؤ عقدا میں وہ جہولی زندہ نہیں گئے؟ اس کے ساتھ شیا میں ان کے مردوں کا پاپ، انہوں نے اور عزیز رشتہ داروں کی صورت
میں انہیں گھنواں میں سے کوئی اپنے باپ یا بھائی کے پاس آ کر کہے کہ انہیں تو نکال دے، اس نے کہا مجھے نہیں پتا کہ انہوں نے کیا ہو رہا ہے اس کی جہولی
کر وہ چالیس سو پانچ سال میں اس طرح، جبکہ جمعی طرح چند ان کی طرح، وہ ان کے گھننے کی طرح اور جھٹکا، اس میں ہنکارنی کی زور۔
گاہ وہ جھٹکا دے گا سوا کہ وہ مسجدوں کے انہیں بشارت ہو، اس مرد نے یہ سو جہولی میں اٹھ کر تو نہ اور اس کا رسول نہیں اس نے شے سے کافی ہے اور
انہیں صبر سے اللہ کا قہر اللہ تعالیٰ بہر مسلمان پر میرا فیض ہے۔ طبرانی عن عبد اللہ بن زید

۳۸۷۸۱۔ تم نے ایک شیر کے دو سے کھانا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں
یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اب تک انہوں نے اس حق کے ستر ہزار افراد کو ہلاک کر لیا، اب وہاں کی بھیجیں گے تو پھر انہیں ہتھیار اور نیزہ لڑائی
سے جنگ نہیں کریں گے، لا انا اللہ و اللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک جانب نہر جائے گی، پھر دوسری جانب نہر، دوسری جانب نہر، لا انا اللہ و اللہ اکبر کہیں گے تو دوسری
جانب نہر جائے گی پھر دوسری جانب نہر، لا انا اللہ و اللہ اکبر کہیں گے تو وہ نہر ان کے لئے کشادہ ہو جائے گی تو ان میں داخل ہو کر نہر سے، صلی کریں
گے اس آیت میں کہ وہ انہیں ختم کرے، یہ ہیں شے تو ایک حد ان کے لئے دیا کہ کدھر وہاں نکل چکا ہے تو وہ سب کدھر چھوڑ چھوڑ کر لوٹ آئیں گے۔

مسلم عن ابی طہر، مسند احمد ۳۸۷۸۲

۳۸۷۸۱۔ میں نہیں تو وہ لوگوں سے ذرا دور رہا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں ہاتھ اور چھوئے وہاں ہاتھ تو نہ دیا یہ تمہارا
کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص اس قوم میں گھلے گا جس کے پہلے اور پچھلے ایک ہاتھ ہوں گے ان پر عین اللہ میں کہہ رہے ہیں جسے خداوند
کہا جائے گا وہ چرے اللہ، وہاں ہے اللہ کے بندوں کو کھانے کا کھانے فرما، یا اللہ بخیر کیسے سب لوگوں سے جدا ہوگا۔

ابن جریر، حاکم و ترمذی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ عن ابی موسیٰ بن عمار

۳۸۷۸۲۔ وہاں کی ایک کھانگور کی طرح ہوتی کہ یا اللہ ہر شے ہے اور اللہ تعالیٰ کی عذاب تیرے چلو ہمارے

نور اللیالی، جمعہ چہ روزم، مسند احمد، ابن مسیح و ابن ابی حبان، ابن ابی شیبہ عن ابی موسیٰ بن عمار

۸۳ء ۳۸ - تمہارے بعد بے حد جھوٹا گمراہ کن ہوگا جس کا سر پیچھے سے لوں میں ہوگا تین مرتبہ فرمایا اور وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں جو کہے گا کہ تو جھوٹا ہے ہمارا رب نہیں البتہ اللہ ہمارا رب ہے ہمارا اسی پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور وہ اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ مسند احمد، والخطب عن رجل من الصحابہ

۸۳ء ۳۸ - خبردار! ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور اس نے آج کھانا کھالیا، میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جو تم سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کی۔ وہ یہ کہ اس کی دائیں آنکھ سیاہ ہوگی آنکھ بھرے ہوئے ڈھیلے والی ہوگی ٹنگی نہیں ہوگی، گویا دیوار پر رہانت ہے اور بائیں جیسے چمکتا ستارہ اس کے ساتھ جنت و جہنم جیسی چیز ہوگی آگ بیزبان اور جنت لڑکا اور جہنمیں والی ہوگی۔

خبردار اس کے آگے ڈو شخص ہوں گے جو یہ بات والوں کو ذرا میں گے جیسے ہی کسی ہستی میں پہنچیں گے لوگوں کو ذرا میں گے بے دخل جائیں گے تو دجال کے (الشکر کے) پہلے لوگ داخل ہو جائیں گے وہ مکہ و مدینہ کے سوا ہر ہستی میں داخل ہوگا وہ دونوں اس پر حرام ہیں۔ ایماندار زمین پر پھیلے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لئے بچا کر دے گا۔ ان ایمانداروں میں سے ایک شخص اپنے ساتھیوں سے کہے گا: میں ضرور اس شخص کے پاس جاؤں گا اسے جانوں گا کہ کیا یہ وہی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے میں ڈرایا، وہ نہیں، تو دور دراز پھیر کر چلنے لگے گا، اس کے ساتھی اسے نہیں گئے اللہ کی قسم ہم نہیں اس کے پاس نہیں لجا سکیں گے اگر ہم جان لیں کہ وہ تجھے قتل کر دے گا تو ہم تمہاری راہ سے ہٹ جاتے ہیں لیکن ہمیں یہ خوف ہے کہ وہ ہمیں قتل میں ڈال دے گا تو جسوں آدمی ان کی بات نہیں مانتے گا اور اس کے پاس ہی جائے گا، چلتے چلتے اس کے سوا افراد کے پاس پہنچے گا وہ اسے گرفتار کر لیں گے اس سے پوچھیں گے، تجھے کیا ہوا ہے اور تو کیا چاہتا ہے؟ وہ ان سے کہے گا: میرا دجال کذاب (کے) پاس جانے کا ارادہ ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ایسی بات کرتا ہے؟ کہے گا: ہاں تو وہ دجال کے پاس پیام روانہ کر دیں گے، ہم نے ایسی بات کرنے والے کو پکڑ رکھا ہے مار ڈالیں یا پھونڈ دیں؟ دجال کہے گا: اسے میرے پاس بھیج دو، چنانچہ اسے لے جایا جائے گا یہاں تک کہ دجال کے پاس پہنچے گا یا نہ کیا جب اسے دیکھے گا تو رسول اللہ ﷺ کی بتائی صورت کے مطابق اسے پہچان لے گا، دجال اس سے کہے گا: تجھے کیا ہے؟ مومن بندہ کہے گا: تو وہی دجال کذاب ہے تیرے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا ہے، دجال اس سے کہے گا: (اچھا) تو یوں کہتا ہے! وہ کہے گا: ہاں۔ دجال اسے کہے گا: میری بات مان لے ورنہ میں تیرے دو ٹکڑے کر دوں گا۔

(یہ سن کر وہ) مومن بندہ جاؤں بلند کہے گا: لوگو! یہ خبر سے محروم کذاب ہے جس نے اس کی نافرمانی کی اس کے لئے جنت ہے اور جس نے اس کی بات مانی وہ جہنمی ہے دجال اسے کہے گا: میں تجھے پھر کہتا ہوں: میری بات مان لے ورنہ تیرے دو ٹکڑے کر دوں گا پھر دجال اپنا پاؤں بڑھاے گا اور تمہارا اس کی کمر پر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، دجال جب یوں کر لے گا تو اپنے سامنے والوں سے کہے گا: ہٹاؤ! میں اگر اسے زندہ کر لوں تو تمہیں یقین نہیں ہو جائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، چنانچہ وہ اس کے ایک ٹکڑے کو مارے گا یا اپنے پاس والی مٹی مارے گا تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائیگا۔ جب اس کے سامنے والے اسے دیکھیں گے تو اس کی تصدیق کریں گے اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ یہی ان کا رب ہے تو اس کی بات مانیں گے اور اس کی پیروی کر لیں گے۔

پھر وہ مومن سے کہے گا: کیا تیرا اچھہر (اب بھی) ایمان نہیں؟ مومن اس سے کہے گا: اب تو مجھے تیرے بارے میں پہلے سے زیادہ بصیرت حاصل ہوئی، پھر لوگوں میں اعلان کرے گا: خبردار! یہی خبر سے محروم دجال ہے جس نے اس کا کہا، نہ جہنم میں جائے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ جنت میں جائے گا دجال کہے گا: اس کی قسم جس کی قسم کھاتی جاتی ہے! تم میری بات مان لو ورنہ میں تمہیں ذبح کر دوں گا یا جہنم میں ڈال دوں گا مومن کہے گا: اللہ کی قسم! میں کبھی تیری بات نہیں مانوں گا تو اسے لڑنے کا حکم دیا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور منہ کی ہڈی سے تیرے دو ٹکڑے کر دے گا (دجال) اسے ذبح کرنے لگے گا لیکن نہ کر سکے گا اور نہ قتل کے بعد اس پر اس کا پس چل سکے گا تو اسے ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر جنت میں پھینک دے گا جو گرد و غبار اور دھواں ہوگا جسے وہ جہنم بھر دے گا تو یہ شخص میری امت میں سے ہے دجال میں میرے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا۔ حاکم عن ابی سعید

۸۵ء ۳۸ - ہر نبی نے اپنی امت سے دجال کا حال بیان کیا ہے اور (تم سے) ضرور اس کا ایسا حال بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی (نبی)

نے بیان نہیں کیا وہ کونسا ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ اس میں سے پاک ہے۔

مسند احمد و ابن مسیح و ابو نعیم فی المعرفة، مسند بن منصور عن داؤد بن عامر بن سعد ابن مالک عن ابیہ عن حدیث

۳۸۷۸۶ مجھ پر پہلے برہنہ سے وہاں کا حال اپنی امت سے بیان کیا ہے اور میں اس کا ایسا نقشہ تھا کہ اسے سامنے پیش کروں گا۔ تو مجھ سے

پہلے کسی نے نہیں کیا وہ کونسا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس میں سے میری سے اس کی ذاتی آنکھ (گو یا) کھولا انکھو ہے۔ مسند احمد عن ابن عبید

۳۸۷۸۷ مجھ سے پہلے برہنہ سے اپنی امت کو وہاں سے ڈرایا اس کی باتیں آنکھ کافی ہوئی اور اس کی باتیں آنکھ میں نہ نہ ہو گئی اس کی عتاب

سری جلتی "کافر" لکھا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو دوایاں ہوں گی، ایک جنت دوسری جہنم تو اس کی جنت جہنم ہے اور جہنم جنت ہے۔ اس کے ساتھ دو

فرشتے ہوں گے جنہوں کی طرح ہوں گے ایک اس کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف اور یہ لوگوں کے لئے جنت ہوگا۔

وہ کہتا تھا کہ کیا میں جہاد میں نہیں گیا، میں زندہ ہو رہا ہوں؟ تو ایک فرشتہ کہے گا تو نے جنت کہا لیکن اس کی یہ بات وہی جنت

نیک لوگ نہیں اس کے لئے وہاں کی تصدیق کی ہے اور یہ جنت ہوگا، پھر وہ پہلے پہلے مدینہ کے پاس پہنچے گا لیکن اسے اس کی طاقت کی اجازت نہیں ملے

گی تو وہ کہے گا یہ اس شخص (محمد ﷺ) کی سستی ہے پھر وہ پہلے پہلے شام تک پہنچے گا وہاں اللہ تعالیٰ اسے لٹکے گا فرمیں ملاک کریں گے۔

ابو داؤد طبرانی، مسند احمد البیہ، طبرانی، ابن عساکر، عمر مسلم

۳۸۷۸۸ برہنہ سے اپنی امت کو وہاں سے ڈرایا میں بھی نہیں اس سے ڈراتا ہوں وہ کونسا ہوگا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا تو نے جنت کہا لیکن اس کی یہ بات وہی جنت

نہی دیا اور یہ جنت سے اور اس کی باتیں آنکھ کو پہلے متاثر ہو اس کے ساتھ جہنم و جنت بھی چیز ہوئی اس کی جنت کروا اور جہنم اور اس کی

کا جہنم ہزار بار ہوگا۔ اس سے پہلے وہ شخص ہوں گے جو سستی کے لوگوں کو ڈرائیں گے جب وہ سستی سے نہیں گئے کہ (دعا یوں کے) پہلے وہ

جلی ہو جائیں گے پھر وہاں ایک شخص پر مسلط ہوگا اس کے علاوہ کسی پر اس کا پس نہیں پہلے وہ اس سے سستی کرے گا اس کی مار کے کہے گا انہو مارے

کا ہاتھ ساتھیوں سے (وہاں) کہے گا تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ اس کے لئے شرم کی کوئی دین کے تو نے سستی کیا تھا وہ کہے گا تو نے یہ

سے شروع وہاں سے جس سے نہیں رسول اللہ ﷺ سے ڈرایا تھا اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارگاہ میں یاد ہو اس سے حاصل ہوئی ہے۔ تو وہاں اسے

دو بار سستی کرے گا اپنی اسٹیج سے بارگاہ کے کہے گا انہو مارے گا انہو مارے گا (وہاں) اسے ساتھیوں سے کہے گا تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ اس سے

شرک کی کوئی دین کے تو وہ سستی نہیں گئے کہ تو کوئی دین ہے تو شروع سے شروع سے شروع سے شروع سے شروع سے شروع سے شروع سے

بارگاہ میں ہوسکتا حاصل ہوئی ہے تو وہاں اسے پہلی مرتبہ سستی کرتے آئے ہیں جسے کا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی گواہی دے گا یہاں ۱۱۱۱

وہاں سستی کرے گا لیکن سستی نہ کر سکے گا۔ عبد بن حیدر، ابو نعیم، ابن عساکر عن ابن سعد

۳۸۷۸۹ اگر وہاں لگا اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لئے اس کا مقابلہ کرنے کو کافی ہوں اور اگر وہ میرے بعد لگا تو اللہ تعالیٰ تو کا نہیں

سے وہ احباب کے یہودیوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ مدینہ کے پاس آئے گا اور اسے اہل مدینہ میں پڑاؤ کرے گا اس وقت مدینہ کے سات

(داخلی) اور وہ اسے چوں گے برادر سے چور فرشتے ہوں گے، پھر مدینہ کے برے لوگ اس کی طرف پہلے جائیں گے یہاں تک کہ کوئی مظلوم نہیں کے

شہر مدینہ کے دروازے پر پہنچ جائے گا پھر مثنیٰ علیہ اسلام ڈال ہوں گے اور اسے لٹک کریں گے مثنیٰ علیہ اسلام مثنیٰ میں چالیس سال، میں کے

آپ کی حیثیت عادل بادشاہ اور منصف حاکم کی ہوگی۔ مسند احمد عن عائشہ

۳۸۷۹۰ میرے ہوتے اگر وہ (وہاں) نکلیں آیا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری مدد نہ ہو تو میں اس کا مقابلہ کروں گا اور

میری طرف سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر فطرت ہے، میں کہوں اس کی آنکھ سپاٹ ہوگی جیسے وہ مہاجر بنی قریظہ کی آنکھ ہے، آگور بنی اس کی

بیٹائی پر "کافر" لکھا جائے گا ہر مسلمان پر جو کہے گا، جو کوئی تم میں سے اس سے ملے وہ وہاں پہلے ہی ابتدائی آیات اس کے سامنے چلا ہے۔

خبردار میں نے اس کو کچل لیا وہ شام و عراق کے درمیان قیام میں لگا، دائیں بائیں پھر اللہ کے بندہ اور جنت قدم بہتا (جنت با فردا) اس کے

عرض کیا یہ رسول اللہ اور زمین میں کتنا رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس روز، ایک دن سال جیسا اور ایک دن جیسا، اور اس سے وہی دن

تمہارے دن دنوں کی طرح ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ رسول اللہ اس وقت ہم لوگ لڑیں کیسے جس میں سے، یا ایک دن کی نہ تو دنوں

اندازہ لگائیں گے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ اندازہ لگاؤ گے۔

طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن عبدالرحمن بن جبر ابن لعل عن ابیہ عن جده ان رسول اللہ ﷺ ذکر الذجال فقال لہ ذکرہ
۳۸۷۹۱ میں وہاں لوگوں کے حال سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے ساتھ دوسری ہوں گی ایک دیکھنے والے کو طبعی آگ نظر آئے گی اور دوسری
بصاف پانی، اگر تم میں سے کوئی اس کا زمانہ پالے تو وہ اس میں غوطہ لگائے اور اس میں سے پیئے جتے دو آگ بجھ کر رہے کیونکہ وہ جھنڈا پانی ہوگا،
خبردار دوسری سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ فتنہ ہے اور یہ جان لو کہ اس کی پیشانی پر ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر ان پرچہ اور پرچہ کا کھڑا چلے گا۔ اس کی ایک
آنکھ سیاہ ہوگی اس پر فتنہ ہوگا۔ اس کا آخری ظہور اردن کے میدان میں ایشیائے کینار سے ہوگا اور ہر وہ شخص جس کا اللہ اور آخرت پر ایمان
ہوگا وہ اردن کے میدان میں ہوگا، وہ تین تہائی مسلمان قتل کر دے گا تین تہائی چھوڑ دے گا رات ہوگی تو مسلمان ایک دوسرے سے کہیں گے
تمہیں کس بات کا انتظار ہے اپنے بھائیوں پر اپنے رب کی رضا مندی کے اصرار کا؟ جس کے پاس فتنہ کھانا ہو وہ اپنے بھائی کو پہنچائے اور مسیح
ہوئے تک نماز پڑھتے رہو نماز میں جلدی کرو اور دھرم کا سامنا کرو۔

جب وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں گے تو مسیحی علیہ السلام نازل ہوں گے، جو ان کے نام ہوں گے اور انہیں نماز پڑھانیں گے نماز
سے فارغ ہونے کے بعد فرمائیں گے کہ اللہ کے دشمن (وہاں) کے درمیان والا دروازہ کھول دو تو وہ ایسے چلے گا جیسے وہ چپ میں کھال چھلکی
سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان پر مسلط کر دے گا جو انہیں قتل کریں گے یہاں تک کہ حجر و شجر پکاریں گے، اللہ کے بندے دشمن کے بندے، اسے
مسلمان ایسے یہودی سے قتل کرو، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کر دے گا اور مسلمانوں کو غلبہ دے گا پھر وہ صلیب کو زور دیں گے پھر یہ یورپ میں اور جزیہ ختم
کر دیں گے وہ وہی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یا جوج یا جوج کو کھول دے گا ان کا پہلا گروہ جیہوے کے پاس آ کر خفیہ ریلوے کے گاؤں کو توڑ نکال کر
چلے ہوں گے اس میں ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑیں گے وہ کہیں گے ہم اپنے دشمنوں پر چاٹے، یہاں بھی پانی کا نام و نشان تھا۔ پھر اللہ کے نبی
آئیں گے آپ کے ساتھی آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ یہ لوگ فلسطین کے کسی شہر میں داخل ہو جائیں گے جسے لہ کہا جائے گا۔ (یا جوج
ما جوج) کہیں گے ہم زمین والوں پر غلبہ پا چکے پہلو اب آسمان والوں سے نہیں اس وقت اللہ کا نبی اللہ سے دعا کرے گا تو ان کے گھلوں میں ایک
پتھر ڈالے گا تو ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا ان کی بدبو سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی تو مسیحی علیہ السلام ان کے لئے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان
پر ایک ہوا بھیجے گا جو ان سب کو سمندر میں پھینک دے گی۔ ابن عساکر عن حذیفہ

۳۸۷۹۲ میں تمہیں اس سے یعنی وہاں سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے
ڈرایا لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔ تم جان لو گے کہ وہ کتنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس میں سے پاک ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر

۳۸۷۹۳ میں اللہ کے دشمن خبر سے غمزدہ (وہاں) کی چٹانیں دیکھ رہا ہوں، وہ دوسری رخ کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے اترے گا، پھر تار کا رو
لوگ اس کی طرف چل پڑیں گے مدینہ کے برہے پر ایک یاد فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہاں کے ساتھ جنت اور جہنم کی سی دو
صورتیں ہوں گی اس کے ساتھ مردوں کے مشابہ شیا بھی ہوں گے، جو زندہ آدمی سے کہیں گے۔ مجھے جانتا ہے میں تیرا بھائی ہوں تیرا باپ ہوں،
تیرا رشتہ دار ہوں کیا میں نہیں گیا تھا؟ ہمارا رب ہے اس کی بات مان لے، پھر اتر چلا جائے گا فیصلہ فرمائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک مسلمان بھیجے گا جو اسے خاموش اور لا جواب کر دے گا وہ کہے گا کہ یہ بے حد جھوٹا ہے لوگو! تمہیں دھوکہ دے رہا ہے یہ جھوٹا ہے غلط
بات کہہ رہا ہے اور تمہارا رب کا نام نہیں، وہاں اس سے کہے گا: کیا تو میری بیوی کرے گا؟ تو وہ انکار کر دے گا، وہاں اس کے دھوکے کر دے گا
اسے یہ اختیار دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا کیا میں اسے تمہارا سے لئے لوں تو اس نے اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا تو وہ پہلے سے زیادہ اس کی تکذیب و تردید
کر رہا ہوگا اور اسے برا بھلا کہہ رہا ہوگا وہ کہے گا: لوگو! تم ایک مصیبت اور فتنہ میں پھنسائے گئے ہو اگر یہ سچا ہے تو مجھے وہ بارہ مار کر لوٹاؤ، اور یہ
بڑا جھوٹا ہے، وہ اس کے پاس نہیں ٹھہر دے گا کہ اس کو آگ میں ڈال دیا جائے وہ جنت کی صورت میں ہوگی۔ وہاں شام کی جانب لٹکے گا۔

طبرانی عن سلمہ ابن اکوع

۳۸۸۰۲۔ دجال کی باتیں آنکھوں کی ہوگی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر ان پر حاور پر حال کھانچا دے گا۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ

۳۸۸۰۳۔ دجال کو کسی ابن مریم علیہ السلام کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ابن ابی شیبہ عم معجم بن حداثہ

۳۸۸۰۴۔ جزیرہ عرب میں تمہاری لڑائی ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر وہیوں سے تم لڑو گے تو اللہ تعالیٰ ان پر بھی فتح دے گا، پھر اہل قارس سے تمہاری جنگ ہوگی ان پر بھی اللہ فتح دے گا پھر دجال سے تم لڑو گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح دے گا۔

ابن ابی شیبہ، حاکم عن نافع بن عتبہ بن ابی واصلہ
۳۸۸۰۵۔ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں ایک بندے کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا جائے گا جس کے لئے زمین کی ٹہریں اور پھل سخر کر دیئے گئے ہوں گے جو اس کی پیروی کرے گا وہ اسے کھلا کر کافر بنادے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اسے عروم رکھ کر عذاب دے گا اس وقت اللہ تعالیٰ مومنوں کی اس سے حفاظت کرے گا جس سے فرشتوں کی حفاظت کرتا ہے یعنی جہان اللہ سے، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر پر حاور ان پر حاکم مسلمان پر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت عیسٰی

۳۸۸۰۶۔ جنہوں نے مجھے دیکھا وہ ضرور دجال کا زمانہ پائیں گے یا وہ میری موت کے قریب (ظاہر) ہوگا۔ طبرانی عن عبد اللہ بن بسر
۳۸۸۰۷۔ بہت سے لوگ یہ کہہ کر دجال کا ضرور ساتھ دیں گے کہ ہم اسے بتائیں گے کہ وہ کافر ہے اس لئے ساتھ چلیں گے۔ لیکن ساتھ رہتے ہوئے اس کا کھانا کھائیں گے اور اس کے درختوں کا پھل کھائیں گے، جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو سب پر نازل ہوگا۔

نعیم بن حماد فی القس عن عید ابن عبید مرسلہ
۳۸۸۰۸۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اس سے قیامت کے قائم ہونے تک اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے بڑا فتنہ نہیں بھیجا، میں نے اس کے متعلق ایسی دو فک بات کی ہے کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کی، اس کا گندی رنگ ہوگا، اس کی باتیں آنکھوں کی ہوگی اس کی آنکھ پر ناختہ ہوگا وہ کوڑھی اور برص والے کو بھلا کر لپکا کہے گا، میں تمہارا رب ہوں، جو کہہ دے گا میرا رب اللہ ہے اس کے لئے کوئی فتنہ نہیں اور جو کہے گا تو میرا رب ہے تو وہ فتنہ میں ہے کیا جتنا اللہ نے جاہل قوم میں رہے گا پھر میں علی علیہ السلام نازل ہوں گے، محمد ﷺ کی تصدیق کریں گے انہی کی شریعت پر ہدایت یافتہ حاکم اور عادل قاضی ہوں گے وہی دجال قتل کریں گے۔ طبرانی عن عبد اللہ بن معقل

۳۸۸۰۹۔ تم اس کے بارے میں پوچھ رہے ہو! تمہیں اس کا زمانہ نہیں ملے گا جب تک میراث تقسیم نہیں ہوتی اور قیمت پر خوش نہیں ہوا جاتا دجال نہیں لٹکے گا۔ طبرانی عن الصغیرہ

۳۸۸۱۰۔ دجال کے بارے میں تمہیں اشتباہ نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں دو لٹکے گا اور زمین میں چالیس دن رہے گا کعبہ، بیت المقدس اور مدینہ کے علاوہ ہر جگہ جانے گا۔ مدینہ جمعہ کی طرح، جمعہ دن جیسے ہوگا اور اس کے ساتھ جنت و دوزخ ہوگا اس کی جنت، دوزخ ہے اور دوزخ جنت ہے اس کے ساتھ روٹی کا پیرا اور پانی کی ٹبر ہوگی۔ دو ایک شخص کو بائیکا جس پر اللہ تعالیٰ اسے مسلط نہیں کرے گا، کہے گا تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا تو اللہ کا دشمن تو تمہو نا دجال ہے، دو آدمیوں کے درمیان اس کے سر کے برابر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، دوزخ میں پرگر پڑے گا، پھر اسے زندہ کر دے گا، کہے گا تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اچھے تیرے بارے میں پہلے زیادہ بصیرت نہ تھی، تو اللہ کا دشمن دجال ہے جس کے بارے میں میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی پتا نہ چھو دجال اپنی تلوار سے اس کی طرف بڑھے گا لیکن کچھ نہ سکے گا تو کہے گا اسے مجھ سے دور کر دو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عبید

۳۸۸۱۱۔ دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ قیامت تک نہیں ہوگا ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے اور میں تمہیں اس کی ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتائی وہ کا نادر ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔ حاکم عن حابر

۳۸۸۱۲۔ مجھے تمہارے بارے میں فتنے دجال کے فتنے سے زیادہ خوفناک لگتے ہیں جب کہ ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے سامنے سرنگوں ہوگا جو اس سے پہلے فتنے سے نجات پا گیا وہ اس سے بھی نجات پا جائے گا، وہ کسی مسلمان کو فتنہ انسان نہ پہنچائے گا اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا۔

مسند احمد، ابو یعلیٰ، رزین، ابن حبان والروانی، ضیاء عن حذیفہ

۳۸۸۱۳۔ ہرنی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، دوکانا ہوگا اور میرا رب اس عیب سے منزہ ہے اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر آن پر آن پر چا لکھا پڑے گا، اس کے ساتھ جنت و جہنم ہوگا، اس کی جنت و جہنم ہے اور اس کا جہنم جنت ہے۔

۳۸۸۱۴۔ تم کافروں سے لڑتے رہو گے یہاں تک کہ تمہارے باقی لوگ دجال سے ہزاروں پر لڑیں گے تم لوگ غربی جانب اور وسطی جانب ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط، الطبری عن لہیک ابن صریح و یقال صریح و مالہ غیرہ
۳۸۸۱۵۔ ایسا نہ کرو، کیونکہ اگر میں تم لوگوں میں زہر دہا دوں اور وہ قتل آ یا تو اللہ تعالیٰ میری وجہ سے تمہاری کفایت کے لئے بہت ہے اور اگر میری وفات کے بعد لکھا تو اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی وجہ سے تمہاری کفایت کرے گا، ہرنی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا، میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، دوکانا ہوگا جب کہ الدجال عیب سے پاک ہے۔

خبردار! آخر سے عروہ دجال کی آنکھ کو پانچواں گورا کر داتا ہے۔ طبرانی عن ام سلمہ
۳۸۸۱۶۔ جب تک مومن کی روح کا لٹکا کھنکی چیز سے زیادہ محبوب نہیں ہو جاتا، دجال نہیں لٹکے گا۔ حلیۃ الاولیاء، ابن مسعود
۳۸۸۱۷۔ جب تک لوگ دجال کے ذکر سے غافل نہیں ہو جاتے دجال نہیں لٹکے گا یہاں تک کہ انہم شیروں پر اس کا ذکر چھوڑ دیں گے۔

لسانی وابن قانع عن المصعب ابن حنظلہ
۳۸۸۱۸۔ لوگو! میں ایک انسانی رسول ہوں، میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اگر تمہیں پتہ چلا کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات کی تبلیغ میں کوئی کوتاہی کی تو مجھے خبردار کر دینا۔ تو میں اپنے رب کے پیغامات کو جیسا پہنچانے کا حق ہے پہنچاؤں، ہمہ وصلوۃ کے بعد اچکھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سورج و چاند کا گردن اور ستاروں کا اپنے مقامات سے ہٹ جانا زمین کے بڑے لوگوں کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے تو انہوں نے جھوٹ کہا، یہ اللہ کی نشانی ہیں اس سے اپنے بندوں کو آگاہ کرتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کون تو یہ کرتا ہے۔

میں نے اپنی اس جگہ نماز پڑھتے دیکھ لیا ہے کہ تم اپنی دنیا میں اپنی آخرت سے نہیں مل سکتے اور نہ قیامت قائم ہوگی جب تک تم دجال ظاہر نہ ہو جائیں جن کا آخری کان دجال ہوگا۔ اس کی باتیں آنکھ سپاٹ ہوگی گویا وہ یوحیٰ کی آنکھ ہے جب وہ لٹکے گا تو یہ خیال کرتا ہوگا کہ وہ اللہ ہے جس نے اس کی تقدیر کا کام اس پر ایمان لے آیا تو اسے اس کا کوئی گزشتہ نیک عمل فائدہ نہیں دے گا، اور جس نے اس کا انکار کیا اور اس کی کھڑب کی تو اس کے گزشتہ کسی گناہ کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ وہ ساری زمین پر چھایا جائے گا، حرم اور بیت المقدس میں نہیں آسکے گا۔ وہ لوگوں کو ہٹا کر بیت المقدس لائے گا ان کا سخت محاصرہ ہوگا۔ اور وہ پڑے پریشانی میں مبتلا ہوں گے صحیح ہوگی تو میں علیہ السلام ان میں ہوں گے اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکر کو شکست دے گا یہاں تک کہ یوحیٰ کا دنیا اور آخرت کی شاخ پکار کر مسلمانوں سے کہے گی: یہ میرے پیچھے کافر چھپا ہے اسے قتل کرو اور یہ ہرگز نہیں ہوگا یہاں تک کہ جب تمہاری یہ حالت ہو کہ تمہارے دلوں میں تمہاری عقلت ہو اور تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرو۔ کیا تمہارے نبی نے تم سے اس کا کوئی ذکر کیا ہے اور جب پہلا اپنی نگہیں چھوڑ دیں پھر اس کے بعد قبض (ارواح) یعنی موت ہوگی۔ مسند احمد

ابو یعلیٰ وابن خزیمہ و الطحاوی، ابن حبان وابن جریر، طبرانی، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۸، سعید بن منصور عن سمرۃ
۳۸۸۱۹۔ دجال اس وقت لٹکے گا جب دین میں کمزوری اور ظلم میں زوال ہوگا، اس کی چالیس راہیں ہوں گی جن میں وہ زمین پر پھرے گا، اس زمانے کا ایک دن سال کی طرح کا اور ایک دن مینے جیسا اور ایک جمعہ جیسا اور باقی دن تمہارے دلوں جیسے ہوں گے اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر سوار ہوگا، اس کے کانوں کی چوڑائی چالیس گز ہوگی۔ وہ (دجال) لوگوں سے کہتا پھرے گا میں تمہارا رب ہوں، دوکانا ہوگا اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے اس کی پیشانی پر کاف لکھا ہوگا جسے ہر آن چا لکھا پڑے گا، ہرنی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا، میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، دوکانا ہوگا جب کہ الدجال عیب سے پاک ہے اس کے لئے قہر مقرر ہے وہ لکھا جائے گا، ان کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوں گے، اس کے ساتھ روٹی کے پیاز ہوں گے، جب کہ لوگ خیر و فاقہ میں مبتلا ہوں گے صرف وہ لوگ خوش حال ہوں گے جو اس کی بیروی کریں گے۔

اس کے ساتھ دھنیر ہوں گی، نبھان دونوں کا اس (دجال) سے زیادہ ظلم ہے ایک نہر جسے وہ جنت کہے گا اور ایک نہر جسے وہ جہنم کہے گا،

جسے وہ اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ جہنم ہوگی اور جسے اپنی جہنم میں داخل کرے گا وہ جنت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شاہین بیسے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے اس کے سر کو بہت بڑا تخت ہوگا اس کو حکم دے گا تو ہاروں کی جولوگوں کو نظر آئے گی ایک شخص کو گل کر کے زندہ کرے گا یہ بھی لوگوں کی نظر کا کھیل ہوگا اس کے علاوہ کسی بر اس کا بس نہ ملے گا۔

لوگوں سے کہے گا: لوگو! ایسا رہی نہیں کرتا؟ مسلمان لوگ شام میں چیل دھان کی طرف بھاگ جائیں گے وہ آ کر ان کا محاصرہ کر کے انہیں سخت محنت و مشقت میں ڈالے گا پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے وہ عری کے قریب آواز دیں گے: لوگو! جو نے عیسیٰ کی طرف کیوں نہیں نکلتے ہو لوگ کہیں گے: یہ کسی جن کی آواز ہے، جب وہاں پہنچے تو کیا دیکھیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

پھر نماز قائم ہوگی ان سے کہا جائے گا: رُوح اللہ! آپ آگے ہوں، وہ فرمائیں گے: تمہارا امام آگے ہو اور وہ نماز پڑھائے، جب فجر کی نماز پڑھ چکے گے تو اس (دجال) کی طرف نکلیں گے اللہ کا دشمن جب انہیں دیکھے گا تو یوں پھٹکے گا جیسے پانی میں ٹمک ٹمکاتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے چلیں گے اور اسے قتل کر دیں گے یہاں تک کہ شجر و درخت پھریں گے رُوح اللہ! یہ یہودی ہے آپ اس کے پیروکاروں میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے سب قتل کر دیں گے۔ مسند احمد، ابن جریر، ابو یعلیٰ، حاکم، حبیہ عن جابر

۳۸۸۲۰۔ دجال اصحابان کے یہودیوں سے لکھے گا یہاں تک کہ وہ کوفا آئے گا اور اس کے ساتھ مدینہ، طور، یمن اور قزوین کی ایک ایک قوم مل جائے گی، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قزوین کی کون کی قوم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے آخر میں ایک قوم ہوگی جو دنیا سے بے رغبت ہو کر دنیا سے لٹکی، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایک قوم کو کفر سے لوٹ کر ایمان کی طرف لائے گا۔

۳۸۸۲۱۔ دجال لکھے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار جولا ہے۔ (بے توقف) ہوں گے ان کا سب سے عقیدہ آگے دیہات دیہات کہتا ہوگا۔

۳۸۸۲۲۔ دجال خراسان نامی زمین سے لکھے گا جو قوم اس کی بیرونی کرے گی ان کے چہرے منڈھی ہوئی دھال کی طرح ہوں گے۔

۳۸۸۲۳۔ دجال مشرق کی جانب اصحابان نامی زمین سے لکھے گا وہ ایسی قوم ہوگی جن کے چہرے منڈھی ہوئی دھال کی طرح ہوں گے۔

۳۸۸۲۴۔ دجال اصحابان کی جانب سے لکھے گا۔ طبرانی عن عمران بن حصین

۳۸۸۲۵۔ کانام دجال اصحابان کے یہودیوں سے لکھے گا، پیدا اُٹھو طور پر اس کی آنکھ نہ ہوگی اور دوسری چمکتے ستارے جیسی ہوگی، خون آلود ہوگی، وہ دھوپ میں کوئی چیز بھونے کا برتن ہے گردش سے تین چیلیں ماریں گے جنہیں مشرق و مغرب والے سب گے اس کا ایک گدھا ہوگا جس کے کانوں کے درمیان چوڑائی چالیس گز ہوگی، ہر ہفتہ وہ ہر جگہ پہنچ جائے گا اس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے ایک میں درخت، پھل اور پانی ہوگا، اور ایک میں دھواں اور آگ ہوگی، کہے گا: یہ جنت ہے یہ جہنم۔ حاکم ج ۴ ص ۵۲۸ و ابن عساکر عن ابن عمرو

۳۸۸۲۶۔ کانام دجال اصحابان کے یہودیوں سے ظاہر ہوگا، اس کی دائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اور دوسری جیسی ستارہ۔

۳۸۸۲۷۔ تمہارے باقی لوگ نہ ارواں پر دجال سے جنگ کریں گے تم لوگ مشرقی جانب اور وہ مغربی جانب ہوں گے۔

۳۸۸۲۸۔ میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو اللہ اور قرآن کا انکار کریں گے جب کہ انہیں اس کا علم و شعور نہیں ہوگا جیسے یہود نصاریٰ نے کفر کیا کچھ تقدیر کا اقرار کریں اور کچھ انکار کریں گے وہ کہیں گے: بھلائی اللہ کی طرف سے اور شر ابلیس کی طرف سے ہے اسی عقیدہ پر قرآن پڑھیں گے ایمان و معرفت کے بعد قرآن کا انکار کریں گے میری امت ان سے دشمنی بغض اور ہدال پائے گی۔ وہ لوگ اس امت کے بے

۳۹۸۳۵ امریہ وہاں پہنچے تو قرآن پر مسلمانوں کے چاہے اور اگر انہیں تو تمہیں اس کے قتل کرنے میں کوئی تامل نہیں۔

مسند احمد، مسند علی بن عمر

”انکمال“

۳۹۸۳۶ آپ علیہ السلام نے ان میں سے فرمایا اے میرے بھائی! قرآن پر عزت نصیب نہ ہو۔ مسند احمد، بخاری، مسند، نوادر علی

ابن عمر، بخاری عن ابن عباس، طبرانی عن عبد الصمد، مسند احمد، افروانی، صلیا عن ابی ذر، مسلم عن مسعود عن ابی سعید

۳۹۸۳۷ ابن میہر کا لکھا ایک شعر کی وجہ سے ہے جو وہ حصہ ہوگا۔ طبرانی عن علفہ

۳۹۸۳۸ ... اگر یہ وہی (دوہائی) ہے تو اس سے (اشمن و قاش) نہیں اس کے تو کل قریشی بن مریم صیہ السلام ہیں اور اگر یہ وہ نہیں تو تمہیں

”سی ذی قفل“ کہہ جاؤ نہیں۔ (مسند احمد ضیہ بن جریر کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت: میں میں ان میں صلیا، کل

کر دوں۔ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۳۹۸۳۹ اسے چھوڑا اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو قرآن اس کے قتل پر مسلمانوں کو ملے جاتے۔ (مسلم بن ابی اسود کہ حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھے سے ان میں صلیا کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔)

”حضرت عیسیٰ بنی ناس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول“

۳۹۸۴۰ ابن وقتیر سہارن کا حال یہ ہوگی جب عیسیٰ بن مریم صیہ السلام قریش میں اتاریں گے تو انہیں دیکھ کر ان کے منہ سے یہی ہویا

۳۹۸۴۱ اسی قسم اہم میں بن مریم صیہ اسلام صرور و اول و اشد ان کہ اتاریں گے۔ بخاری، مسند ابی ذر، نوادر علی بن عمر، نوادر علی بن عمر، نوادر علی بن عمر، نوادر علی بن عمر

و نوادر جزیرہ کریم کے، و انہیں ایسے پہچان دیں گے کہ ان کے سے (ذکر و اصول کی) کو شکر نہیں پڑے گی، بعض روایتیں بھی بعض روایتیں

شرور و خبر ہوگا۔ روایت کی طرف ملے جائیں گے لیکن اسے کوئی قبول نہیں کرے گا مسلم علی بن عمر ہویا

۳۹۸۴۲ ابن ابی شیبہ کی قسم! جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے! اگر قریب نہیں ہیں بن مریم صیہ صلیا حاکم اور امام، وہ اس کی قریش

کے حلیب کو توڑا انہیں گے خبر پر توکل کر دیں گے جزیرہ کریم کے ہاں ان کے بعض میں یہ کائنات سے قبول کرنے سے انہیں کوئی شک نہ ہوگا۔ زیاد

نک کہ کیا یہ جد ہونا و اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ مسند احمد، مسند، نوادر علی بن عمر، اس صلیا عن ابی عمر ہویا

۳۹۸۴۳ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی بی نہیں درود کرتے والے ہیں جب انہیں دیکھو تو پہچان لیں، ان کا قہر درمیان میں ہوتا

و علیہ تک ہوگا کہ وہ دوسری کولوں کے درمیان اتاریں گے ان کے سر سے پانی ٹپکے گا، ہوگا کہ انہیں سے کوئی پانی الیٰ بنی استوا نہیں

کی ہوگی وہ اسلامی بنی ہوں گے جنگ کریں گے صلیب توڑ دیں گے خطبہ و دلائل انہیں گے اور بڑے فتح ہو دیں گے اور آپ کے زمانے میں

اللہ تعالیٰ تمام شہر عیسائی اور عیسائی فتح کر دے گا صرف اسلام کو اپنی رکھے گا، اسکا یہ اسلام و جہاں کوکل نہیں گے اس کے بعد آپ چھ برس مار نہیں

میں۔ اس کے پھر آپ کی ولادت ہوئی اور سب نے آپ کی ناز و نواز پر نہیں گئے، مسند احمد، علی بن عمر ہویا

۳۹۸۴۴ مسیح علیہ السلام کے بعد ان کی زندگی تنہا ہی آگے ہوئی ان کو نہ سننے کی اور نہیں دیکھنا ان کے کی اہمیت دی گئی ہے انہیں ان کے

اگر قرآن الیٰ بنی صلیا کی پھر انہیں اس نے گواہی دینے کے لیے اسے خبر کے پاس سے تارے کا تو وہ اسے قتل نہیں دے گا، اور یہ کہ وہ نہ کا تو وہ

اسے نہیں دے گا ان میں میں بعض، لیکن وہ حصہ نہیں ہوگا۔ مسند احمد، مسند، نوادر علی بن عمر، اس صلیا عن ابی عمر ہویا

۳۹۸۴۵ میری صفت کی اور انہیں کی اللہ تعالیٰ چھب سے حفاظت فرمائے گا ایک جو صفت جو یہاں بند و ستان کرنے کی اور ایک جس صفت نہ

عیسیٰ بن مریم صیہ السلام نے ساتھ ہوگی۔ مسند احمد، مسند، نوادر علی بن عمر

کلام : فتح و کشف ۵۷۰۔

نوٹ: ... یہاں پھر زہر خدوں غلطی سے ہونے والی برتیب کو دیکھنا آتا ہے۔ اندر کی تصویر، دیکھ کر بڑھو۔

۳۸۹۴۵۔ اس وقت تھوڑی سی حالت ہوئی جب میں نے یہ دیکھا کہ میرے بھائی نے ہمارے گھر سے نکل کر چلے گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ جلد سے واپس آ جاؤ۔

۱۹۸۳ء قیامت تک میری امت کی یک جماعت حق کی پیروی اور غالب رہنے کی جس میں اسلام نازل ہوا ہے تو ان کا میرے لئے آئے ہیں لہذا رہ جائے اب میرا سلام فرمیں میں فیض اللہ تعالیٰ کی اس امت کو دین حیات بخشی ہے کہ تم کو دہرہ دہرہ

— **فصل في معرفة ما يجب عليه من الزكاة**

۳۸۹۴۷ جینی حاب نظام کے سماجی شخصیات و دانشور مسلمانوں نے بنائے گا۔ شاہجہاں علی صاحبی، ہری پور

کلام: ... نفعیہ الحی ص ۱۷۱۔

۲۸۸۳۹ دین مراد تم جیسی فقرے بجز ایک تو ہم نے کہا اور اہل حق جی بجز اس استہوار نہیں کہہ سکتے تھے اس میں کمال

﴿۱﴾ ہوا اور میں کے آخر میں شہنشاہی بن کر چلے گی۔ سلام ہیں، العکیم عارف علی عبید بن علی

کلام:۔ خفیف جامع ۱۸۷۵ء۔

۳۸۸۴۶ خیر الدین مریم رحمانی عالم دہلی اور والدہ فقیر خاتون کے۔ سید احمد، دیوبند، جامعہ دیوبند

۲۹۵۹: جن مریکھوں کا مطالعہ کیا گیا ہے ان کے بارے میں یہ ہے۔

۳۸۵۱ جس میں محمد مصطفیٰ اسلام پھر در مستحقِ حاکم و راجہ کا واسطہ بن کر اتریں گے اور پھر وہ ایک بار کبھی ٹیوٹیو اور بار بار انوس کی حیثیت سے

پچھلیں نے اور حضورِ مصطفیٰؐ کی قبر پر کر کے مجھے سلام کریں جسے اللہ تعالیٰ کے ملائکہ کا جواب ہے: ”اے حکامِ محمدیؐ:“

کرم : الفصیحہ - ۳۵ -

۳۸۸۵۲ مہدی علیہ السلام ہر شخص کی بشرتی جانب علیہ مبارکات کے چار اہزیں تھیں۔ ہر ہی فی الحقیعہ علیہ السلام سے اس

۳۹۸ من امت کا بہترین کردار پکارا اور آخری ہے پہلے میں اللہ کے بس خدائے آخری میں تیرے نبی کے بھی اسلام و ایمان۔

اور میں ان آپس میں جو رابطہ ہے وہ نہ شیعہ اقلیت اور نہ اقلین کے درمیان ہے، حنبلیہ اقلیت علیٰ غرر (قرض) رو بہ

کلام: . جہتہ الجہتہ

۳۹۸۵۱۷ میر کی موت کے روز شہر جیسی جگہ مرچھیا اس مقام پر میر کی لاش ڈال دی گئی۔ کھڑے مکان میں میر کی میت دفن ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب: ذخیرۃ الایمان، ۳۳۶۹.

الزکری

۳۸۵۵ - حضرت بن مریم علیہ السلام رحمہ اللہ نے اپنے حبیب انیسویں سال کی عمر میں اپنے والد اور چچا کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت کی۔

ہولہ گئے ان پر کتے بھونے لگوں گئے جو اگے ان کے سر سے پانی ٹپکتا تھا۔ کانٹے کا آکر چنگھوں نے پتی اُستور نہیں کیا۔ ٹکڑا دھسپا بے زور۔

قبا پر قتل اور جزیہ (نظرس) اقتدار میں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ انہی کے زمانہ میں خیر سے محروم رہ جائے گا کہ انہی نے

زمین والوں میں امن داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ شیراز اہل ان کے ساتھ اور جیسے کامیوں کے ساتھ اور بھیجے گئے مگر یہاں کے ساتھ خیراں اور

میں پھر اس کے بچے مانجیوں سے نہیں ملے اور انہیں کوئی نقصان نہ ہو۔ آپ علیہ السلام جو ایسے سادہ رہیں گے پھر ان کی دولت بولی اور

مسلمانوں کی نماز، روزہ، زکوٰۃ پر حا فہ ہے۔ حاکم عن ابی ہریرہؓ

۳۸۸۵۶ انبیاء و اہل بیت کے بھائی ہیں جن کا باپ ایک اور ماں کے جدا جدا ہیں اور ان کا دین (اصولی باتوں میں) ایک ہے جس میں بن مریم کے سب سے بڑا دوزخ کا ایک ہوں کیونکہ میری اور ان کے درمیان (والے زمانہ میں) کوئی ٹہنی نہیں ہو۔ وہ اترنے والے ہیں پس انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، ان کا قدم بیاں، رنگ سرخ و سفید ہو گا ان پر ہفتے ہوئے دو پکڑے ہوں گے تن دھوئے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا، صلیب توڑ، خنزیر کی اور جزیرہ شمع کروں گے اسلام کی دعوت دیں گے اسلام کے سوا تمام مذاہب ان کے زمانہ میں ختم ہو جائیں گے شیر اونٹوں کے ساتھ جیتے گا انہیں کے ساتھ اور بیٹے مگر یوں کے ساتھ چل رہے ہوں گے، بچے سانپوں سے بھینٹیں گے اور انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا میں کے آپ چالیس سال رہیں گے پھر انتقال ہو گا اور مسلمان آپ کی نماز پڑھا کر رہیں گے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ

۳۸۸۵۷ میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر لمبی ہو جائے تو میری بن مریم علیہا السلام سے (دنیا میں) میری ملاقات ہو جائے پھر اگر میری وفات جلد ہوگی تو جس کی ان سے ملاقات ہو وہ میرا اسلام ان تک پہنچا دے۔ مسلم عن ابی ہریرہ

۳۸۸۵۸ وہ (ساری) امت کیسے ملاک ہو سکتی ہے جس کے آغاز میں میں (محمد ﷺ) ہوں اور آخر میں میری بن مریم علیہا السلام ہیں۔

۳۸۸۵۹ میری علیہ السلام کے بعد دہائی زندگی بڑی اچھی ہوگی، آسمان کو برستے کی زمین کو لگانے کی اجازت ہوگی اگر تم نے منار پر بھی جج بھیجے دینے تو وہ آگ آئیں گے کوئی بائیس بغض و حسد نہیں ہوگا یہ حالت ہوگی کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرتے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں دے گا سانپ پر پاؤں رکھے گا تو وہ اسے نہیں آستے گا۔ ابو نعیم عن ابی ہریرہ

۳۸۸۶۰ جب تک میری علیہ السلام تم میں مصطفیٰ ماکم اور مادل بادشاہین کر نہیں اترتے قیامت قائم نہیں ہوگی وہ صلیب توڑ خنزیر مارا، ماں قتل کر لینے کے تو اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ

۳۸۸۶۱ میری علیہ السلام دمشق کے دروازوں کے پاس سفید بنا رہے پر ان کی چھ گھڑیاں ہو جائیں گی تو رنگ دار کپڑوں میں اتاریں گے ان کے سر سے گویا موتی پر خمر ہے جس۔ (تمام ماہین و مہار کرم عبد الرحمن بن العیوب بن داؤد بن کیمان بن ابیہ من بعدہ)

۳۸۸۶۲ میری علیہ السلام قیامت سے پہلے اتریں گے صلیب توڑ اور خنزیر مارا انہیں گے لوگوں کو ایک دین (اسلام) پر جمع کروں گے جزیرہ شمع کروں گے۔ الدیلمی عن ابی ہریرہ

۳۸۸۶۳ میری بن مریم نازل ہوں گے تو زمین پر آٹھ سو دروازوں پر نور میں نیک لوگوں میں سے جو گزرتے ہیں اور جو وہ میں سے ہوں گی۔

الدیلمی عن

یا جوج ماجوج کا خروج

۳۸۸۶۴ مسلمان سات سال تک یا جوج ماجوج کے تباہی اور کھان کی گزریاں اور ان کی احمالیں اندھن کے طور پر جاتے رہیں گے۔

ابن ماجہ عن الواس

۳۸۸۶۵ آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں ان کا تکلف ہو گیا ہے اور وہ سب نے اپنے ہاتھ سے (۹۰) نوے کا عدد بنایا۔

مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرہ

۳۸۸۶۶ یا جوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ضرور اس گھر کا کچ و عمر ہوگا۔ مسند احمد بخاری عن ابی سعید

۳۸۸۶۷ یا جوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی لوگ رست اللہ کا کچ و عمر کریں گے اور کجوروں کے درخت لگائیں گے۔

عبد بن حبیب عن ابی سعید

کلام ضعیف الجامع ۹۸، ۱۷، ۱۸، ۲۳۔

۱۸۸۹ء - راجپوتانہ کے راجہ سے ایک - لکھنؤ کی دوستوں کی چاہ پر پہلی بار شادی کی وقت چھٹی اور رات کو قیام کرنے پر، راجہ جاتے آگے جس پر بی بی لکھنؤ چلا آئے کہ کہنے کو آئیوں، کیوں شادی آئے چلی آئی جا۔ لکھنؤ واپس آئے کہ جس وقت پہلی بی بی سے جسم کر کے۔

۳۹۹۰ سپاہِ ہوابازوں کو لے کر آئے۔ یہ یہاں سے آئیں کہ آگ لگنے لگی ہو۔ پھر شہر کی جانب سے بندھنے والے ہوائی جہازوں کی رو میں مدد کی۔

۳۸۸۹) ہندو یہ سنا اپنے گھر والوں کو نکال دیکھتا ہے یہاں سے مقرر یہ آیا۔ آگ نکلتی ہے جو ہری کے ہاتھوں کی گڑبڑ میں روشن کردہ ہوئی۔

[illegible]

۳۹۹۳ - اہل شرق کی جانب ایک انگلی پھینکی ہوئی جوانی مغرب کی طرف توجہ کر گئی، جہاں دو دو گز راستے میں رات گزارنے کے لئے ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ یہاں پر ایک جوان لڑکی تھی جس نے یہاں کی ایک خوش روک عورت سے اپنا دل لگا لیا تھا۔

۳۸۸۹۷ جب تک کہ روئے سے ایک ایک ٹیکس نکلتی، مگر اسے اس کی کے انفرادی بل پر ٹیکس نہیں دیتے، بلکہ اس کی فراغت کا ٹیکس نہیں ہوتا۔

۳۸۸۵ ہوسکا ہے تو اسے اس سے اچھی بات میں بھونچا جائے گا۔ کاش مجھے یہ علم ہوتا کہ چاہا وراثی سے تو اسے کب بھگتی جیست۔
 ہماری کے مفلوں کی گرا نیکیں سب طرح روشن دل کی جیسے لوگ ان کے وقتہ تھے۔ جس حد تک علم اس دور

”سورج کا مغرب سے طلوع ہونا“

۳۵۶۹۱ نچلی لکھنویوں میں سے جہاز کا مطلب ہے ظلوں کا بونا۔ ہمارے قومی لفظ ہیں اس کے ساتھ
کراہ زنجیرۃ اللہ، ص ۲۴۳، صفحہ ۳۷۔

[illegible][illegible]

جیسے پودے سمجھے ہیں انسان انکا ہر چیز مگر سبز جانے کے صرف ہم کی ہونی پڑی رہتی اسی سے قیامت کے روز مخلوق کی ترکیب ہوگی۔

بخاری عن ابی ہریرہ

”الاکمال“

۳۸۹۰۰ مرد پھر نکلتے دیکھئے آنکھ مسلسل عرش کی طرف لگی ہے جب سے اسے یہ کام ہونا پڑا، تیار کرنا ہے کہ کہیں اسے پاک چھینکے سے پہلے
نکھڑے دیاجائے، تو یا اس کی دونوں آنکھیں چمکتے ہوئی ہیں۔ حاکم عن ابی ہریرہ

۳۸۹۱۰ میں کیسے خوش ہوں، جب کہ صور والے نے نرنگھا اندر میں تھا ہے پیشانی چمکائی، کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب
اسے جھونک کا حکم ملے اور وہ جھونک مار دے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا تم کہنا: میں اللہ کی قسم ہے
وہ آخر تک کار ساز ہے، اللہ پرانی بھروسہ ہے، سعید بن منصور، مسند احمد، وحید بن حبیب، ترمذی، حسن، ابویعلیٰ، ابن حبان، و غیر
خبر بہ و ابو الشیخ فی المغلطۃ، حاکم، بیہقی فی البعث، سعید بن منصور عن ابی سعید طمرانی عن ربیع بن اوفیم، مسند احمد، طبرانی
فی الاوسط، حاکم، بیہقی فی البعث عن الارقم بن الارقم وکان۔ کذا فی کتبہ ولا لغوی حنی او مع حفصی وکان ابیوب بن ولید میں
اوفیم، سعید بن منصور عن انس، مرقۃ، ہرم ۲-۳۸۹۱

۳۸۹۱۱ میں کیسے بیش کی زندگی گزارا ہوں، جب کہ صور والے نے نرنگھا اندر میں رکھا ہے چہنچہ چمکائی اور نظر عرش پر لگائی ہے گویا اس کی انوں
آنکھیں چمکتے ہوئی ہیں اس نے بھی نظر نہیں کھائی اس خوف سے کہ اس سے پہلے اسے حکم ہو جائے۔ ان خطبہ عن انس

مردوں کا اٹھنا اور جمع ہونا

مردوں کا اٹھنا

۳۸۹۱۲ اسی طرح تم قیامت کے دن اٹھنا چاہو گے ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرہ

کذا م: ... ضعیف الجامع ۶۰۸۹

۳۸۹۱۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، انسان نے میری کتبہ کی بکورات اس کا حق نہ تھا، اس نے مجھے برا بھلا کہا، جب کہ اسے اس کا حق نہ تھا، اس کی
کتبہ رب کرنا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں اسے دوبارہ لٹانے پر مجھے ہوتا تھا تو نہیں بلکہ اس کا مجھے برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: میرا نائب (بیٹا)
ہے میں اس سے پاک ہوں کہ اسے مجھے جی لی یا بیٹا بنانا۔ بخاری عن ابن عباس

۳۸۹۱۴ کیا تم کسی قوم کی کھارو ہوئی سے نہیں گزرے، اور تم کہنا: ہاں سے گزرتو وہ میرا شراب ہو، پھر اس سے گزرتو وہ خشک ہو پھر ان اتنا
میزبہ زاری ہو؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا، مسند احمد، بخاری عن ابی وہب

۳۸۹۱۵ انسان کی ہر چیز مگر جانے کے صرف ہم کی ہونی پڑی تھی اس سے قیامت کے روز مخلوق بنے گی۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ

۳۸۹۱۶ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے انسان نے مجھے برا بھلا کہا، جب کہ اس کے سنے یہ مناسب نہ تھا، اس نے میری کتبہ کی جب
کہ اسے میرے بھلانے کا کوئی حق نہیں، اس کا میرے کو کالی دینا یہ ہے کہ میرا (بیٹا) نائب ہے جب کہ میں نے نیاز اللہ ہوں کیا، ہوں نہ یہ
کوئی بیٹا ہے اور نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ کوئی تم میرے بھلا اس کا میرے کو بھلا نا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: جیسے اس نے مجھے پہلی مرتبہ بھلا، مجھے نہیں
لٹانے گا پہلی مرتبہ میرے لئے پیدا کرنا اس کے بار دہ لٹانے سے مشکل نہیں۔ مسند احمد، بخاری، مسنی عن ابی ہریرہ

۳۸۹۷۴ جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا۔ نرمدی، الطہارۃ عن النبی
 ۳۸۹۷۵ حساب میں جس کی تکفیش ہوئی وہ بلا گت میں پڑ گیا۔ طبرانی طی الکبیر عن ابن النجاشی
 ۳۸۹۷۶ جس کی حساب میں تکفیش ہوئی اسے عذاب ہوگا۔ سیفی عن عائشہ

۳۸۹۷۷ قیامت کے دن جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 ”عذاب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔“ آپ نے فرمایا: یہ تو حساب نہیں ہے بلکہ جس کی حساب میں تکفیش ہوئی وہ بلا گت ہوا۔

مسند احمد، سیفی، نرمدی عن عائشہ

۳۸۹۷۸ ایمان والے جب جہنم سے پھرکارا جائیں گے تو انہیں جنت جہنم کے درمیان ایک پل پر ہوگا جسے گناہ پھر ان کے دنیا میں باطنی
 ظلموں کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ صاف اور شامع ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ اس سے
 ان کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں گمراہ (کافر) کی جان ہے ہر جنتی اپنے مقام سے اٹھ کر دیکھ کر کہے گا: یہ وہی شخص ہے جو میرے ساتھ

مسند احمد، بخاری عن ابن مسعود

۳۸۹۷۹ جب قیامت کا دن ہوگا کافر اپنے اعمال سے بچان لیا جائے گا اور الکار کرے گا اور جھگڑے گا (اللہ تعالیٰ) اس سے کہے گا: یہ تیرے
 پڑوسی تیرے خلاف گواہی دیتے ہیں وہ کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں واس سے کہا جائے: تیرے گھر کے لوگ اور تیرے رشتہ دار! وہ کہے گا: جھوٹ
 بولتے ہیں، (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: قسم کھاؤ! چنانچہ وہ قسم کھائیں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں خاموش کر دے گا اور ان کے خلاف ان کی زبانیں گواہی
 دیں گی اور اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں داخل کر دے گا۔ ابو یعلیٰ، حاکم عن ابی سعید
 کلام: شریف، الباب مع ۶۶۲۔

۳۸۹۸۰ قیامت کے روز چار آدمی جھگڑیں گے۔ پہرا شخص جو کچھ نہیں سنتا ہے وہ قوف (بے وقوف) کہلاتا ہے۔ دوسرا شخص اور دوا آدمی جو
 دوسروں کے درمیان فی رائے میں مراد باہر آتو وہ کہے گا میرے سب اسلام آیا تھا لیکن میں کچھ نہیں سنتا تھا اب وہ قوف کہے گا میرے سب اسلام
 آیا اور اپنے مجھے جھگڑائی دارا کرتے تھے اور نہ جانتے تھے کہ میرے سب اسلام آیا اور میری کچھ جواب دے چکی تھی اور میری زبان سے میرے سب
 کہے گا: میرے سب اب میرے پاس تیرا کوئی رسول نہیں آیا، اللہ تعالیٰ ان سے عہد لے گا کہ وہ سب وہاں کی بات مانیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف
 پیام بھیجے گا کہ جہنم میں داخل ہو جاؤ جو اس میں داخل ہوگا وہاں کے لئے جہنمی اور سلامتی والی نین جائے گی اور جو اس میں داخل نہیں ہوا ان کی
 طرف نصیب کیا جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی عن الاسود بن صریح وہی ہریرۃ

۳۸۹۸۱ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے والے دو شخصوں کو لطیف بنایا ہے اور انہیں دونوں ڈالعوں پر بٹھایا ہے آدمی کی زبان ان کا قلم اور اس کا
 لہجہ ان کی روشنائی بخاوی۔ طبرانی عن معاذ

۳۸۹۸۲ جب تک بندے سے چار سوال نہیں ہو جاتے اس کے قدم اٹھتے نہیں گئے۔ مگر کہاں گواہی، علم کے بارے کیا گیا؟ مال کہاں سے
 گمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور جہنم کہاں صرف کیا؟ انکو ممدی عن ابی ہریرۃ

۳۸۹۸۳ انسان کے پاس قیامت کے روز اپنے رب کے پاس نہیں تلخیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کا سوال ہو جائے مگر کہاں
 گواہی، جہاں کہاں صرف کی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور علم پر کیا عمل کیا انکو ممدی عن ابن مسعود

۳۸۹۸۴ قیامت کے دن انسان کو لایا جائے گا جیسے وہ بھیڑ کا میٹھ ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا
 میں نے تجھے دیا تھا ہر بخشش کی، تجھ پر انعام کیا، (لیکن) تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اسے جمع کیا منافع کما لے اور جتنا تھا اس سے
 زیادہ چھوڑ کر آیا، مجھے لوٹا تا کہ میں اس سارے کو تیرے پاس لے آؤں، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جو تم نے آگے بھیجا وہ مجھے دیا اور
 کہے گا میرے سب اس نے اسے جمع کیا، اس میں فائدہ تھا، اور پہلے اسے زیادہ چھوڑ کر آیا، مجھے وہاں بھیجتا تھا کہ میں اس سارے کو تیرے پاس
 لے آؤں۔ پس جب بندے نے کوئی بھلائی نہ کی ہو تو اسے جہنم کی طرف چلا دیا جائے گا۔ نرمدی عن النبی

- ۳۸۹۹۳۔ جب انسان کے منہ کو بند کر دیا جائے گا تو سب سے پہلے اس کی پائیں ران بولے گی۔ مسند احمد، طبرانی عن عقیبة بن عامر
- ۳۸۹۹۶۔ تمہارے خلاف سب سے پہلے تمہاری ران گواہی دے گی۔ ابن عساکر عن یزید بن حکیم عن ابیہ عن جدہ
- ۳۸۹۹۷۔ قیامت کے دن تم آؤ گے تو تمہارے منہوں پر چھکا پڑا ہوگا سب سے پہلے اس کی ران اور دہلی بولے گی۔

طبرانی، حاکم عن حکیم بن معاویہ عن ابیہ

- ۳۸۹۹۸۔ قیامت کے روز سب سے پہلے مرد اور اس کی بیوی کا جھگڑا ہوگا، اللہ کی قسم! اس کی زبان نہیں بولے گی، لیکن عورت کے ہاتھ پاؤں بول کر جو کچھ وہ خانہ کی عدم موجودگی میں کرتی تھی اس کی گواہی دیں گے اور مرد کے ہاتھ پاؤں اس بات کی گواہی دیں گے جن کاموں کے لئے وہ عورت کا ذمہ دار تھا، پھر آدمی اور اس کے خادموں کو بلایا جائے گا، اس کے بعد بازار والوں کو طلب کیا جائے گا، جب کہ وہاں سکے اور پیسے نہیں ہوں گے لیکن نیکیاں ہوں گی، ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اور مظلوم کی برائیاں ظالم پر ڈالی جائیں گی پھر ظالموں کو لوہے کے تھوڑوں میں لایا جائے گا اور کہا جائے گا: انہیں جہنم میں ڈال دو۔ طبرانی فی الکبیر وابن مردودہ عن ابی ایوب وفیہ عبداللہ بن عبدالعزیز اللہی صفی
- ۳۸۹۹۹۔ سب سے پہلے انسان کے اعضا کو اس کے عمل کے بارے میں بولنے کو کہا جائے گا وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میرے پاس بڑی چیزوں کو چھپانے والے اسباب ہیں اللہ فرمائے گا: مجھے ان کے بارے میں تجھ سے زیادہ علم ہے جاؤ میں نے تمہاری بخشش کر دی۔

الخطابی فی العرب عن ابی امامہ

- ۳۹۰۰۰۔ سب سے پہلے ساڑھے باستر سال والوں کو حساب کے لئے بلایا جائے گا۔ الدیلمی عن الولید بن مسافع الدیلمی عن ابیہ

- ۳۹۰۰۱۔ میری امت کے ذی لوگوں کا قصاص (بدلہ) قیامت کے روز ان کے عذاب میں ہی ہے۔

حاکم فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ، وفیہ محمد بن مخلد الحمصی بروی الا باطل

- ۳۹۰۰۲۔ تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے گفتگو کرے گا اس کے اور رب کے درمیان کوئی دربان اور ترنمان نہیں ہوگا۔

رویین وابن خزیمہ، ضیاء عن عبداللہ بن بربدہ عن ابیہ

- ۳۹۰۰۳۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے روز مومن سے (حساب و کتاب میں) تخفیف کی جائے گی یہاں تک کہ وہ وقت مومن کے لئے دنیا میں وہ جو فرض نماز پڑھتا تھا اس سے بھی ہلکا ہوگا۔

مسند احمد ابو یعلیٰ وابن جریر، ابن حبان، بیہقی فی البعث، ضیاء عن ابی سعید

- ۳۹۰۰۴۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہاں جھگڑا کیا جائے گا یہاں تک جن دو بکریوں نے آپس میں سینک لڑائے اس کے بارے میں بھی فیصلہ ہوگا۔ مسند احمد، ابو یعلیٰ عن ابی سعید

- ۳۹۰۰۵۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہر چیز قیامت کے روز جھگڑا کرے گی یہاں تک دو بکریاں جو آپس میں لکرائیں۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ

- ۳۹۰۰۶۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بکریوں کو سینک لڑاتے دیکھا تو فرمایا: ابوذر! بولنا چاہتے ہو! یہ دونوں کس بارے میں جھگڑیں گی؟ عرض کیا: مجھے پتہ نہیں، آپ نے فرمایا: لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے قیامت کے روز ان میں فیصلہ فرمائے گا۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد عن ابی ہریرۃ

- ۳۹۰۰۷۔ قیامت کے روز جانوروں، نیکیوں اور برائیوں کو بلایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اپنے جانوروں میں سے کسی جانور سے فرمائے گا: میرے بندے کی نیکیوں میں سے اپنا حق وصول کر لے، وہ اس کے لئے کوئی نیکی نہیں چھوڑے گا سب لے جائے گا۔ ابو الشیخ وابن الجوزی عن انس

- ۳۹۰۰۸۔ ہے سینک، بکری، سینک والی سے قیامت کے روز بدلہ لے گی۔ عن مسلمان

- ۳۹۰۰۹۔ ابن مردویہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی اور وہاں پانی کی موجودگی کے بارے میں پوچھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس (جگہ) میں

رہا کہ فرامناقی تو گواہ کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھوٹ بولا، مثلاً: ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

مسند احمد، بخاری نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر

۳۹۰۱۸۔ ترازو رحمن تعالیٰ کے دست (قدرت) میں ہے کچھ قوموں کو بلند کرے گا اور کچھ کو پست کرے۔ اللہ عز وجل عن عبد بن ہشام
۳۹۰۱۹۔ تین جگہوں میں تو کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا ترازو کے پاس یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی ترازو بھاری ہوتی ہے یا کم، اور
اعمال نامہ کے وقت یہاں تک کہا جائے گا: یہ میرا اعمال نامہ ہے، اور یہاں تک کہ اس بات کا علم ہو جائے کہ اسے دانے باتھ میں اعمال نامہ ملتا
ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے اور (پس) صراط کے وقت، جب اسے جہنم کے درمیان رکھا جائے گا اور اس کے دونوں کناروں پر بہت
آٹکڑے اور کانٹے دار بہت سے پوے ہوں گے، وہاں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا روک لے گا یہاں تک کہ اسے علم ہو جائے
کہ اسے نجات ملتی ہے یا نہیں۔ ابو داؤد، حاکم عن عائشہ

”الاکمال“

۳۹۰۲۰۔ تین مقامات پر تو کوئی کسی کو یاد نہیں آئے گا ترازو کے وقت یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے اس کی ترازو لمبی ہوتی ہے یا بھاری،
اعمال نامہ کے وقت یہاں تک کہا جائے گا: ”لو پر صیرا“ اعمال نامہ“ پھر اسے اس کا پتہ چل جائے کہ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا
بائیں میں یا پیٹھ کے پیچھے سے، اور صراط کے وقت جب اسے جہنم کے درمیان رکھا جائے گا، اس کے کناروں پر بہت سے آٹکڑے اور خاردار
پوے ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا روک لے گا، یہاں تک کہ اسے علم ہو جائے کہ وہ نجات پاتا ہے یا نہیں، (حاکم) ابوداؤد، ابن عاصم
فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز آپ اپنے گھر والوں کو یاد کریں گے؟ آپ نے یہ ارشاد فرمایا:
کلام..... ضعیف المایع ۱۲۳۵۔

۳۹۰۲۱۔ اللہ تعالیٰ نے ترازو کے اعمال کے دونوں بازوئے آسمان و زمین کے غلام جتنے بنائے ہیں۔ فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ
اس سے کس چیز کو تو لیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس چیز کا میں چاہوں گا وزن کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے پل (صراط) کو ترازو کی دھار
جیسا تیز بنایا فرشتوں نے عرض کیا: ہمارے رب! اس سے کون گزرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جسے چاہوں گا گزاریں گا۔

الدہلمی عن عائشہ

۳۹۰۲۲۔ قیامت کے دن ترازو کو رکھا جائے گا اگر اس میں آسمانوں و زمین کا وزن بھی کیا جائے تو سہا جائیں، فرشتے عرض کریں گے: اے
ہمارے رب! اس میں آپ کس کا وزن کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا، فرشتے عرض کریں گے: تیری ذات
پاک ہے! جیسا تیری عبادت کا حق ہے وہ ہم سے ادا نہیں ہوا، اور پل صراط اسٹری کی طرح تیز رکھا جائے گا، فرشتے عرض کریں گے: اس پر سے
آپ کے گزاریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:
اپنی مخلوق میں سے جسے چاہوں گا، فرشتے عرض کریں گے: تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

حاکم عن سلمان بن المبارک والا حوی فی الشریعة عنہ موقوفاً

۳۹۰۲۳۔ جو شخص بھی مرتا ہے اس کا قول و عمل قولا جاتا ہے اگر اس کا قول اس کے عمل سے وزنی ہو تو اس کا عمل بلند نہیں ہوتا اور اگر اس کا عمل
اس کے قول سے وزنی ہو تو اس کا عمل بلند ہوتا ہے۔ الدہلمی عن ابی ہریرہ

۳۹۰۲۴۔ قیامت کے دن بندہ کو لا یا جائے گا اس کی نیکیاں ایک پلڑے میں اور برائیاں دوسرے پلڑے رکھی جائیں گی اور (اس کی)
برائیاں وزنی ہو جائیں گی پھر ایک پرچی لا کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی جس سے وہ جھک جائے گا وہ کہے گا: میرے رب! یہ پرچی
کسی ہے؟ میں نے رات دن جو عمل کیا وہ تو کچھ لپکا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ جو تیرے بارے میں کہا گیا اور تو اس سے بری تھا۔ اس کے ذریعہ وہ نجات

پہلے۔ العکبہ عن ابن عمر

۳۹۰۲۵۔ قیامت کے روز تر از روز کسی جائے گی، (جس میں) دو پھانیاں اور عمارتوں کی چابکیں گی جس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے زیادہ ہیں، وہی روزی ہوگی تو وہ جنت میں جائے گا اور جس کی برائیاں اس کی نیکیوں سے زیادہ ہیں وہی روزی ہوگی وہ جہنم میں جائے گی، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کی نیکیوں اور برائیوں برابر ہیں آپ نے فرمایا: وہ تمام اعراف والے ہوں گے جو جنت میں تو نہیں گئے لیکن ان کی ذرا سی رحمتیں ہوں گے جس سے ان کو عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۹۰۲۶۔ قیامت کے دن انسان کو اکثر تر از دوسرے لوگوں چاروں کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور ایک فرشتہ اس پر نگران مقرر کر دیا جائے گا، پس اگر اس کی تر از روزی دینی اور ترشت آواز بلند کی جائے تو یہ مخلوق سنی، لہذا انھیں ایسا سادہ دین نہ ہو کہ اب کئی بد بخت نہیں ہیں، اور اگر اس کی تر از روزی دینی تو فرشتہ بلند آواز سے پکارے گا کہ تیرا مخلوق سنی کے لٹاں ایسا بد بخت ہو کہ اب کبھی نیک بد بخت نہیں ہو سکے گا۔

حسبہ الذکر، عہدہ

پہلی صراط

۳۹۰۲۷۔ صراط کو جنم کے دو مہینے دھلے گئے، اس پر سعدان روٹی کی طرح کائے ہوں گے، پھر وہ لوگوں کو وہاں سے تر از دیا جائے گا، کوئی سلاحتی سے پار ہو جائے گا کوئی خراش کہ کر پار ہوگا کوئی دکانا پڑے گا پھر پار ہوگا اور کوئی اس میں مر جائے گا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن ابن عمر

۳۹۰۲۸۔ جنم نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے اور جنت نے اسے ڈھانپا ہوا ہے ایسا ہی پہلی صراط جنم پر رکھ ہوا ہے جو جنت میں جانے کا راستہ ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن عمر

کلام: ضعیف، الجامع ۲: ۶۳۲، ضعیف ۳: ۶۶۶۔

۳۹۰۲۹۔ قیامت کے روز جنم مومن سے کہے گا اے مومن (پہلی صراط سے) اگرو کہ نکلتے ہو تو (ایمان) نے میری حرکت کو بچھا دیا ہے۔

طبرانی، معجم الاثر، ابن ماجہ، ابن عمر

کلام: لا تفتح، ۵: ۹۸، ابن المطالب ۵: ۵۰۲۔

۳۹۰۳۰۔ قیامت کے روز صراط پر مومن کا نشان اسے ہے: سلامت، دھمکامت، رکھ، ہوگا سلاحتی، حاکم عن ابن عمر

کلام: ضعیف، الترغیب ۲: ۲۶۶، ذخیر الخصال ۵: ۱۶۶۔

۳۹۰۳۱۔ میری امت کا نشان جب وہ صراط پر اٹھائی جائے گی "اے لا الہ الا انت ہوگا۔" طبرانی عن ابن عمر

۳۹۰۳۲۔ مومن جب قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو ان کا نشان "لا الہ الا اللہ علی اللہ علی کل النعمون" ہوگا۔

ابن مردودہ عن عائشہ

کلام: ضعیف، علی مع ۳: ۳۰۰۔

۳۹۰۳۳۔ قیامت کے روز قیامت کی تاریکی میں ایمان والوں کا شعاع "لا الہ الا انت" ہوگا۔ اشعری عن ابن عمر

الاکمال

۳۹۰۳۴۔ صراط جنم کے دو مہینے پہلے کی جگہ سے اٹھیا، اس پر پکار دے ہوں گے: اے رب ملاحتی دے، ملاحتی دے، ہلوگ اس پر چلی، آئندہ کی جگہ، ہلوگ موزوں سواروں کی طرح، پیدل تر رتے ہوں گے کوئی سلاحتی سے پار ہوگا کوئی خراش کھا کر تر کرے گا اور کوئی اس میں

تنگی سے کا تو ہے گا اسے میرے ہاں! مجھے جنت میں داخل کر دے تو ات جنت میں داخل کر دیا اب نے گا اور وہی اور اس ہمیشی جنت دھاک
جائے گی۔ مسند احمد، ابویہی اس جوار، حاکم عن ابی سعید

۳۹۰۳۰ اے جانکر انجمن مقامات پر تو کوئی کسی کو نہیں آئے گا اترار کے وقت یہاں تک کہ وہ نہیں بدو ہے دیکھا اہل ذہن نے
ان کے وقت، انہیں ہاتھ میں لےتا ہے، انہیں ہاتھ میں لے کر ان کے چہرے پر چھو دے گی ان سے غضب ناک ہو کر رہے گی۔ مجھے
تین طرف کے لوگوں پر مسند کیا گیا ہے جس نے اللہ سے ہاتھ کوئی دوسرا مسند (کسی کی صورت میں) لایا یا جس کا آخرت کے دن پر ایمان
نہیں اور مجھ پر حکیم اور رخصتی پر مسند کیا گیا ہے پھر وہ ان پر غالب آجائے گی اور انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

جبر کا یہی حال ہے، ایک اور کلمہ اس سے جو کلمہ اس پر آگے اور کلمہ اس سے، جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ پھر نہیں آئے گا۔ اس پر
آنکھ کی جھپک کی جھپک، ہونے کے بعد گھر گھر، اور سواروں کی طرف گزریں گے نہ رشتے کہہ رہے ہوں گے، اسے یہ علامت رہے
علامت رکھ لیں، یہ ہر دو ہونے کا کوئی خرافا لکھا کر ہر گا کوئی دوسرا کلمہ نہیں جس کا مسند احمد عن عائشہ
۳۹۰۳۱ پانچ شافعیوں نے قرآن، شریعت اور امامت تہا رہے نبی اور ان کے کلمہ لکھنے والے ہر دوسرے اس میں غور و
کلام۔... فیصلہ الحاکم ۳۳۳۔

۳۹۰۳۲ قیامت کے روز لوگ مختلف رہائشیں ہوں گے، ہر امت کے لیے ان کے پیچھے ہوئی، انہیں نے اسے لکھا، انہیں لکھا، انہیں لکھا
سفارش کر رہا ہے کہ شفاعت کے لیے لکھا جائے گی، اس میں ان کے کلمہ لکھے ہیں مقام محمود پر لکھا فرماتے گا۔ معاری عن ابی سعید
۳۹۰۳۳ جس کے دن میں جھگر کے پر ہونے کی ایمان ہوگا اس پر قیامت کے دن اس کی ضرورت شفاعت کریں گا۔ مطلب عن ابی
۳۹۰۳۴ ایک قوم شفاعت کے ذریعہ جہنم سے نکالی جائے گی وہ یہاں کے پیچھے لڑکی، بخاری عن عمر
۳۹۰۳۵ میری امت کے لیے آئی کی شفاعت کی ہو سے ہی نہیں ہے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

مرمدی حاکم عن عیاض بن ابی السعد ع
۳۹۰۳۶ برہنہ کی اپنی امت کے بارے میں ایک دعا ہے، چکا اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا
پیدا کر لی ہے۔ مسند احمد، مسلم عن حبر
۳۹۰۳۷ برہنہ کی ایک دعا ہے جو کہ میں نے اپنی امت کے لیے اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا پیدا کر لی۔

مسند احمد، مسلم عن ابی سعید
۳۹۰۳۸ برہنہ کی ایک مقبول دعا ہے جو کہ میں نے اپنی امت کے بارے میں لکھی اور قبول کی گئی ہے اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی
شفاعت کے لئے اپنی دعا پیدا کر لی ہے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید
۳۹۰۳۹ برہنہ کی ایک مقبول دعا ہے جو کہ میں نے اپنی امت کے بارے میں لکھی اور قبول کی گئی ہے اور میں نے قیامت کے روز اپنی امت کی
قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے اپنی دعا پیدا کر لی ہے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۳۹۰۴۰ قیامت کے روز وہ لوگ صفوں میں کھڑے ہوں گے، ایک ایک جہنم کے پاس سے گئے گا اسے فراں لیا جائے گا جس کی طرف
ان کے بھوت پانی لگا تھا اور میں نے تجھے پانی لگا تھا تو وہ اس کی شفاعت کرے گا (اس طرف) ایک غلے، کسی غلے کے پاس سے گئے گا
تو اسے بھگے گا، کیا تجھے یہ نہیں کہ میں نے تجھے رخصت کر کے پانی لگا تھا؟ پھر ان کی شفاعت کرے گا، ان کے پاس سے گئے گا اسے فراں لیا جائے گا جس کی طرف
کرتے تھے ان کے لکھ لکھ کا نام ہے جو کہ میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کرے گا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید
کلام۔... فیصلہ الحاکم ۳۳۰۔

۳۹۰۴۱ قیامت کے دن میں انہیں اس کا ہر دوں گا، جانتے ہو یا نہیں ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک کھٹکے میں جمع کرے گا
ایک لانے والا انہیں اپنی آواز دے گا اور ایک دیکھا نہیں دیکھ سکے گی، اور خدا ان کے قریب ہوگا اور لوگ کا کمال برداشت ہو جائے گی اور ان میں سے

ہوں گے، مگر لوگ دوسرے سے کہیں گے، اپنی حالت دیکھتے نہیں؟ کچھ کہنے پر بارے میں اپنے آپ کے ہاں کسی کی شکایت کے بغیر ہوا تو کچھ ٹوٹ ایک اور سے کہیں گے چھوڑو (توبہ اسلام) کے پاس چلتے ہیں، دودھ آم نہیہ اسلام سے کہیں گے، آؤ، آپ اور سے باپ اور اس بات سے انداز میں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قدرت سے دی ہے، یہاں آپ میں اپنی (پیدا کردہ مخلوق) دونوں چوٹیوں، مگر فرشتوں و نعم، یاد اور انہوں نے آپ کو کچھ دیا کیا! پناہ آپ۔ یہ دوسرے بارے میں شکایت کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے؟ ہماری یہ کینیت آپ کے سامنے ہے، چاہے جیسے اسلام ان سے کہیں گے، میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے ایسا بارہا نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا، یہ کہہ کر اس نے مجھے راستہ سے روکا تو کچھ نہیں کہہ سکی ہوئی۔ مجھے اپنی فکر سے اپنے فکر سے میرا سلام اس کے پاس جاؤ انہوں کے پاس جاؤ انہوں نے میرا سلام کے پاس نہ کر سکیں گے، انہوں نے آپ اہل زمین کی طرف اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لکھ کر رکھا اور نہ کہ یہ بارے میں اپنے آپ کے سامنے شکایت کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے، یہ کہہ کر اس نے آپ کے سامنے نہیں دیکھا، میرا سلام ان سے کہیں گے، میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا اور نہ یہ پہلے ایسا بارہا نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا، یہ کہہ کر اس نے مجھے راستہ سے روکا تو کچھ نہیں کہہ سکی ہوئی۔ مجھے اپنی فکر سے اپنے فکر سے میرا سلام اس کے پاس جاؤ انہوں کے پاس نہ کر سکیں گے، انہوں نے آپ اہل زمین کی طرف اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لکھ کر رکھا اور نہ کہ یہ بارے میں اپنے آپ کے سامنے شکایت کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے، یہ کہہ کر اس نے آپ کے سامنے نہیں دیکھا، میرا سلام ان سے کہیں گے، میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا اور نہ یہ پہلے ایسا بارہا نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا، یہ کہہ کر اس نے مجھے راستہ سے روکا تو کچھ نہیں کہہ سکی ہوئی۔ مجھے اپنی فکر سے اپنے فکر سے میرا سلام اس کے پاس جاؤ انہوں کے پاس نہ کر سکیں گے، انہوں نے آپ اہل زمین کی طرف اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لکھ کر رکھا اور نہ کہ یہ بارے میں اپنے آپ کے سامنے شکایت کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے، یہ کہہ کر اس نے آپ کے سامنے نہیں دیکھا، میرا سلام ان سے کہیں گے، میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا اور نہ یہ پہلے ایسا بارہا نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا، یہ کہہ کر اس نے مجھے راستہ سے روکا تو کچھ نہیں کہہ سکی ہوئی۔

چنانچہ یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو اللہ کے رسول میں دے گا، آپ کو اپنی اور حالت اور اپنے حکام سے ذریعہ تو لوگوں پر غیبت دینی، ہمارے اپنے آپ سے سفارش کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے اور ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں، تو موسیٰ علیہ السلام ان سے فرمایا کہ میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے یہ غیبت نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ہوگا، مجھ سے ایک شخص ہو گیا تھا جسے لڑنے کے کاٹھے تھے، میں نے اپنی فکر سے اپنے فکر سے میرا سلام اس کے پاس جاؤ انہوں کے پاس نہ کر سکیں گے، انہوں نے آپ اہل زمین کی طرف اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لکھ کر رکھا اور نہ کہ یہ بارے میں اپنے آپ کے سامنے شکایت کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے، یہ کہہ کر اس نے آپ کے سامنے نہیں دیکھا، میرا سلام ان سے کہیں گے، میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا اور نہ یہ پہلے ایسا بارہا نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا، یہ کہہ کر اس نے مجھے راستہ سے روکا تو کچھ نہیں کہہ سکی ہوئی۔

چنانچہ یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو اللہ کے رسول میں دے گا، آپ کو اپنی اور حالت اور اپنے حکام سے ذریعہ تو لوگوں پر غیبت دینی، ہمارے اپنے آپ سے سفارش کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے اور ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں، تو موسیٰ علیہ السلام ان سے فرمایا کہ میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے یہ غیبت نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ہوگا، مجھ سے ایک شخص ہو گیا تھا جسے لڑنے کے کاٹھے تھے، میں نے اپنی فکر سے اپنے فکر سے میرا سلام اس کے پاس جاؤ انہوں کے پاس نہ کر سکیں گے، انہوں نے آپ اہل زمین کی طرف اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لکھ کر رکھا اور نہ کہ یہ بارے میں اپنے آپ کے سامنے شکایت کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے، یہ کہہ کر اس نے آپ کے سامنے نہیں دیکھا، میرا سلام ان سے کہیں گے، میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا اور نہ یہ پہلے ایسا بارہا نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا، یہ کہہ کر اس نے مجھے راستہ سے روکا تو کچھ نہیں کہہ سکی ہوئی۔

چنانچہ یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو اللہ کے رسول میں دے گا، آپ کو اپنی اور حالت اور اپنے حکام سے ذریعہ تو لوگوں پر غیبت دینی، ہمارے اپنے آپ سے سفارش کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے اور ہماری حالت آپ کے سامنے نہیں، تو موسیٰ علیہ السلام ان سے فرمایا کہ میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا کہ اس سے پہلے یہ غیبت نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ہوگا، مجھ سے ایک شخص ہو گیا تھا جسے لڑنے کے کاٹھے تھے، میں نے اپنی فکر سے اپنے فکر سے میرا سلام اس کے پاس جاؤ انہوں کے پاس نہ کر سکیں گے، انہوں نے آپ اہل زمین کی طرف اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام لکھ کر رکھا اور نہ کہ یہ بارے میں اپنے آپ کے سامنے شکایت کریں، آپ ہماری کینیت نہیں دیکھ رہے، یہ کہہ کر اس نے آپ کے سامنے نہیں دیکھا، میرا سلام ان سے کہیں گے، میرا آپ آج ایسا غضبناک ہوا اور نہ یہ پہلے ایسا بارہا نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا، یہ کہہ کر اس نے مجھے راستہ سے روکا تو کچھ نہیں کہہ سکی ہوئی۔

کے لئے پہلی دعا پڑھائی۔ بعد ازاں بعض غریب

۳۹۰۶۲ زمین پر بیٹے درخت، پھر اور اسیے میں میں سے تین خوش فاقی مت لئے۔ ان لوگوں کی شفا مت دیا گیا۔

بعد ازاں بعض غریب

کلام: ضعیف الناحیہ ۹۵۔

۳۹۰۶۳ میں اپنی امت میں سے سب سے پیشہ آمدینہ کو اور غلبہ والوں نے لئے شفا مت دیا۔ ان کی طبیعتیں علی حدیث علی حدیث

کلام: ... ضعیف الناحیہ ۹۶۔

۳۹۰۶۴ مجھے اختصار کیا گیا کہ یا تو میری آدمی امت جنت میں پہلی جائے میں شفا مت دیا۔ ان میں سے شفا مت کو میں نے یاد کیا۔ وہ عام اور

کافی ہے کہ تم سے ممکن نہیں کے لئے مجھے ہر ایک کو وہاں انہماکوں نے سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

بعد ازاں بعض غریب

کلام: ضعیف الناحیہ ۹۷۔

۳۹۰۶۵ میں نے اپنے جب سے اپنی امت کے میں سے انہماکوں نے سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

ان اہل حق میں سے ہر ایک

کلام: ضعیف الناحیہ ۹۸۔

۳۹۰۶۶ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے پانچ سالہ لوگوں نے سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۶۷ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۶۸ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۶۹ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۰ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۱ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۲ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۳ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۴ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۵ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۶ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۷ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۸ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۷۹ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۸۰ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۸۱ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۸۲ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۸۳ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۸۴ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۸۵ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۸۶ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

۳۹۰۸۷ میں نے اپنی امت میں سے تین اوقات دیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔ ان میں میں کوٹ لیا۔

ہے۔ (یعنی گناہگاروں کے لئے)۔ ابن عدی عن ام سلمہ
کلام: ذخر و الاطاع ۵۶۸ ضعیف المایع ۹۷۱۔

الاکمال

۳۹۰۷۴۔ تم جانتے ہو آج کی رات مجھے میرے رب نے کس بات کو پسند کرنے کا کہا؟ مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں چلی جائے یا شفاعت کروں تو میں نے شفاعت اختیار کر لی اور وہ ہر مسلمان کے لئے ہو گئی۔ ابن ماجہ، حاکم عن عوف بن مالک الاشجعی
۳۹۰۷۵۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ابھی مجھے میرے رب نے کیا اختیار کرنے کا کہا؟ مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری امت کا دو تہائی بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کر دے یا میں شفاعت کروں تو میں نے شفاعت اختیار کی جو ہر مسلمان کے لئے ہو گئی۔

طبرانی عن عوف بن مالک
۳۹۰۷۶۔ مجھے اپنی امت کے (دوا اہم) اعمال دکھائے گئے جو دو میرے بعد کرے گی تو میں نے قیامت کے روز ان کے لئے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ابن الجار عن انس عن ام سلمہ

۳۹۰۷۷۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا میری آدھی امت کو بخش دے یا میں شفاعت کروں تو میں نے اپنی شفاعت پسند کر لی، مجھے امید ہے کہ وہ میری امت کے لئے عام ہوگی اگر مجھ سے پہلے نیک بندے نے پہلی نہ کی ہوئی تو میں اپنی دعا جلد کر لیتا، اللہ تعالیٰ نے جب اسحاق علیہ السلام سے ذبح کی آزمائش دور کی تو ان سے کہا گیا: اسحاق! تم کو تمہیں دیا جائے گا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم شیطان کی جھوٹ سے پہلے جلدی مانگ لیں گے، اے اللہ! جو تیرے ساتھ کسی کو شریک کے نہیں کیا اور اس نے اچھے عمل کئے تو اس کی مغفرت کرو اور اسے جنت میں داخل کر! طبرانی، حاکم عن ابی ہریرۃ
کلام: ذخر و الاطاع ۹۵۰۔

اس حدیث میں اسحاق علیہ السلام کو ذبح کی آزمائش میں مبتلا بنایا گیا، اس روایت کو ضعیف کہا گیا کیونکہ صحیح احادیث کے خلاف ہے۔
۳۹۰۷۸۔ مجھے میرے رب نے دو باتوں میں اختیار دیا یا میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے یا شفاعت۔

طبرانی عن عوف بن مالک
۳۹۰۷۹۔ میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا کہ مجھے اس کا اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے یا شفاعت کروں تو میں نے شفاعت اختیار کی، میں اپنی شفاعت میں ہر اس شخص کو شامل کروں گا جو میری امت میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

طبرانی عن معاذ
۳۹۰۸۰۔ جانتے ہو میں کہاں تھا اور کس کام میں مصروف تھا؟ میرے پاس میرے رب کا قاصد آیا۔ مجھے اس کا اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے، اور شفاعت کا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا تم لوگ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے میری شفاعت میں داخل ہے۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی موسیٰ

۳۹۰۸۱۔ ہر نبی کی ایک دعا ہے جو اس نے دنیا میں جلدی مانگ لی، میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کے گنہگاروں اور خطاکاروں کے لئے پھیلا رکھی ہے۔ العطب عن ابن مسعود

۳۹۰۸۲۔ میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے پہنچی رکھی ہے۔ حاکم عن ابی ہریرۃ

۳۹۰۸۳۔ ہر نبی کو ایک دعا دی گئی جو اس نے جلد مانگ لی، میں نے اپنے علیہ کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے مؤخر کر دیا۔ صرف امت کا ایک شخص شفاعت کرے۔ اس کی شفاعت کو گویں کی بڑی تعداد کے بارے میں قبول ہوگی۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص قبیلہ کے

جسے میں نے آپ کے پاس چھپا رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، پھر اللہ تعالیٰ میری ایتہ امت کو جہنم سے نکال دے گا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ مسند احمد، طبرانی، الشیواری فی الانقلاب عن عبادۃ بن الصامت

۳۹۰۹۲۔ لوگو! کیا بات ہے کہ مجھے گھر والوں کے بارے میں ذہیت دی جاتی ہے۔ اللہ کی قسم! میری شفاعت ملے گی یہاں تک کہ وہ آجائے۔ بنی تمیم اور سعد اسباب قیامت کے دن آجائیں۔ طبرانی و ابن مندہ عن ابی ہریرہ و ابن عمر و عمارؓ

۳۹۰۹۳۔ مجھے بنی امیہ ہے کہ میری شفاعت پہنچے گی جا اور حکم۔ ابن عساکر عن ابی ہریرہ

۳۹۰۹۴۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ زمین کو پڑے کی طرح پھیلا دے گا یہاں تک کہ لوگوں کے لئے صرف قدم رکھنے کی جگہ ہوگی پھر مجھے سب سے پہلے دیا جائے گا۔ جبریل رحمن (کے عرض) کے دائیں طرف ہوگا۔ اللہ کی قسم! اس نے اس سے پہلے اسے بھی نہیں دیکھا، میں کہنے لگوں گا! اے میرے رب! اس نے مجھے بتایا کہ آپ نے اسے میری طرف بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے سچ کہا، پھر میں شفاعت کروں گا۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ حیرے بندے کہیں انہوں نے زمین کے اطراف میں تیری عبادت کی اور وہ مقام محمود ہے۔

عبد الرزاق و ابن جریر عن علی بن الحسن مرسلہ
۳۹۰۹۵۔ جب جنتی اور جہنمی جدا جدا ہو کر جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو رسولؐ کہنے دو کہ شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جیسے جانتے ہو اسے (جہنم سے) نکال دو چنانچہ وہ انہیں نکالیں جبکہ ان کے دل غلے چکے ہوں گے۔ پھر انہیں اسی سر میں انہیں گے جس کا نام ہم حیات ہے جس سے ان کے دل زدہ نشان سر کے کنارے گر پڑیں گے اور وہ سفید ہو کر تھیں گے جیسے کھڑی پھر وہ شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رانی برابر بھی ایمان ہو اسے نکال دو، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنے علم و رحمت سے نکالتا ہوں، تو جنتی انہوں نے نکالے اس سے دو گئے اور اس کے دو گئے نکالے جائیں گے۔ ان کی گردنوں میں لکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے آزاد کرو وہ اس کے بعد انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا تو وہاں ان کی علامت جہنمی پڑ جائے گا۔

مسند احمد، ابن حبان و ابن مہدی و البغوی فی المعجزات صباہ عن جابر
۳۹۰۹۶۔ مجھے سب سے پہلے ملے صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کیا، اگر آپ نے اللہ تعالیٰ نہ ہوتا آپ نے فرمایا: میں ترازو کے پاس ہوں گا، میں نے عرض کیا: اگر ترازو کے پاس میری آپ سے ملاقات نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں خوش کے پاس ہوں گا۔ قیامت کے روز میں ان میں مقامات کے علاوہ کچھ نہیں ہوں گا۔ مسند احمد عن انس، ترمذی حسن غریب عن انس

۳۹۰۹۷۔ ایک شخص دو تین گنا شفاعت کرے گا اور ایک شخص ایک کی شفاعت کرے گا۔ ابن عمر عن انس
۳۹۰۹۸۔ ایک جنتی جہنم تک کہ جہنمی لوگوں کی طرف دیکھے گا تو ایک جہنمی اسے آواز دے گا: اے بھائی! کیا تو مجھے جانتا نہیں؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! میں تو تجھے نہیں جانتا، میرا ہوتو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کہ دنیا میں تو میرے پاس سے گزرا تھا تو نے مجھ سے پانی کا کھونٹ مانگا تھا میں نے تمہیں میرا پانی دیا تھا اپنے رب سے میرے لئے شفاعت کرو تو یہ شخص اپنے اٹھتے میں اللہ کے حضور جا کر عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے جہنمی لوگوں کو جہنم تک کر دیکھا تو ان میں سے ایک شخص مجھے کہنے لگا: اے غلام! کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، میں تجھے نہیں جانتا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا: میں وہی ہوں، دنیا میں تو میرے پاس سے گزرا اور مجھ سے پانی مانگا تھا میں نے تجھے پانی پایا تھا، اپنے رب سے میری شفاعت کر، اے میرے رب! اس کے بارے میں میری شفاعت قبول کر، ہاں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اللہ کی شفاعت قبول کر لے گا اور اسے جہنم سے نکال لے گا۔ ابو یعلیٰ عن انس

۳۹۰۹۹۔ سورج قریب ہوگا یہاں تک کہ پسینہ دھے گا نوں تک پہنچ جائے گا وہ لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں، پھر موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کریں گے وہ بھی یہی کہیں گے، پھر محمد ﷺ سے مخلوق میں سے فریاد کریں گے، وہ چلیں گے اور جنت کے حلقہ کو چکڑ لیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں مقام محمود پر پہنچا دے گا۔ ابن جریر عن ابن عمر

۳۹۱۰۰۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات میں اختیار دیا کہ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں اور اپنی امت کے لئے اس کے پاس

جیسے کسی شخص سے تنگ کسی پر ترقی ہے یا جو دیکھ و زمین و آسمان کی طرح کشادہ ہے اور (سوان) تمہیں نیکے پاؤں نیکے بدن اور بے خستہ کرنے کے لئے جانے کا سب سے پہلے اہم بلا اسلام کو پوشاک پہنانی چاہئے گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فضل کو پوشاک پہنانے پر رحمت کی چادر اس میں روشنی چاروں کی جانیں میں جھیں وہ نہیں گئے مجروحہ عرض کی جانب رخ کر کے بیٹھ جائیں سے انسان کے بعد مجھے پوشاک پہنانی چاہئے گی میرا ذکر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب تھرا ہوا وہ اس کا جس میں ہے علاوہ کوئی کھڑ نہیں ہوگا اس کی وجہ سے مجھ پر اولین و آخرین رحمت کریں گے اور نور کی طرف سے میرے قوس کی جانب ایک عہد کھد جائے گی جو مشکل اور ٹکڑیوں سے بچے گی اس کی پیدائش اس کی شامیں ہوں گی اس کے پھل سوائی اور نور ہوں گے اس کا پانی اور دھ سے زیادہ سفید اور شہید سے زیادہ عطا ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ اس کا ایک گھونٹ پلائے گا وہ اس کے بعد پراسائشیں ہوگا اور جوش سے غرور اور اونچی سراب نہیں ہوگا۔ مسند احمد اس طرح اس حکم عن ابن مسعود

۳۹۱۰ میں اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے بہترین آدمی ہوں گے نے عرض کیا: یہ رسول اللہ آپ ان کے نیک لوگوں کے لئے تھے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے برے لوگ اپنے اعمال کی بدولت جنت میں جائیں گے اور میری امت کے برے لوگ میری شفاعت کے منتظر ہوں گے اور وہ بدوہ قیامت کے روز میری پوری امت کے لئے جائز ہوگی صرف وہ شخص مجرم ہے گا جو میرے سوا یہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گناہ ہوگا۔ الشریعی فی ۲۰ لفظ و این منہار عن ام سلمہ

۳۹۱۱ میں اپنی امت کے برے لوگوں کے لئے بہترین آدمی ہوں گے نے عرض کیا: یہ رسول اللہ آپ ان کے نیک لوگوں کے لئے کیسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے نیک لوگ اپنے اعمال کی بدولت جنت میں جائیں گے اور میری امت کے برے لوگ میری شفاعت کے منتظر ہوں گے اور وہ بدوہ قیامت کے روز میری پوری امت کے لئے جائز ہوگی صرف وہ شخص مجرم ہے گا جو میرے سوا یہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گناہ ہوگا۔ الشریعی فی ۲۰ لفظ و این منہار عن ام سلمہ

۳۹۱۲ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یقین ہے کہ اگر اللہ علیہ السلام بھی میری شفاعت کی خواہش رکھیں گے۔

حاکم فی ترمذی عن ابن مسعود

۳۹۱۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے شفاعت کے بارے میں آپ کو کیا جواب دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے خیال میں اس کے متعلق پوچھنے والے تم مجھے نہیں ہو کہ تم مجھے تبارک ہی مگر میں منہم سے دیکھ ان کے جنت کے دروازے پر کھڑے ہونے کی کوئی فکر نہیں مجھے اپنی ہوتی شفاعت کی خواہش ہے میری شفاعت میں اس شخص کے لئے کوئی جس نے خلوص دل سے اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دی اس کی زبان اس کے دل کی اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو۔

طبرانی عن ابن مسعود

۳۹۱۴ میں تمہارے بھائی زبیری کی سہیلی شریک ایک جنگ میں اور جب میں فوت ہو جاؤں گا تو اپنی قبر میں پکارتا رہوں گا اے میرے رب! میری امت میری امت یہاں تک کہ صبر میں آجی بار بھونکا جائے پھر میری دعا قبول ہوئی رہے یہاں تک کہ میری بارگاہ میں پہنچ جائے۔

۳۹۱۵ اس قبلہ والے اپنی تعداد میں جس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر میں اور تمہاری اور انہوں پر جرات مند کی اور اس کی فرمائیداری کی طاقت کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی پھر مجھے شفاعت کی اجازت ہے گی میں عہد میں اللہ تعالیٰ کی ایسے ہی تعریف کروں گا جیسے کھڑے ہو کر کہتا ہوں، پھر کہ جائے گا: اے اللہ! تمہاری گواہی دیا جائے گا شفاعت کرو کہ وہی شفاعت قبول کی جائے گی۔ طبرانی عن ابن مسعود

۳۹۱۶ جنتی جنت میں ان لوگوں کو تم پائیں گے جو دنیا میں ان کے ساتھ ہوتے تھے یہ لوگ انبیاء ہے کہ عرض کریں گے: اے اللہ! نے شفاعت کریں تو وہ ان کے حق شفاعت کریں گے انہیں جہنم سے نکال لیا جائے گا اور ان پر وہ حیات قرار جائے گا تو وہ مگر کی طرح ہو جائیں گے ان کا نام تو رکھا جائے گا وہ سب سے (جہنم سے) آزاد ہوں گے۔ الشریعی فی ۲۰ لفظ و این منہار

۳۹۱۷ نبیاء کے لئے مرنے کے شہر رکھے جائیں گے جن پر وہ جہنم میں گئے اور میرا منہر خالی رہے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا میں اپنے آپ

کے ماتے دست بستہ ہزاروں سال کا کہیں مجھے جنت میں پہنچ دیا جائے اور میری امت میرے بعد تمہارے جانے میں عرض کروں گا میرے رب! میری امت میری امت اللہ تعالیٰ فرمائے گا! اے محمد آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں آپ کی امت سے کب کا ذکر دوں؟ میں عرض کروں گا میرے رب! ان کا حساب جلد لیں چنانچہ نہیں بلکہ ان سے حساب لیا جائے گا ان میں سے کوئی جو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائے گا! کوئی میری امت سے داخل ہوگا میں شفا سے کہتا ہوں گا یہاں تک کہ مجھے ان آدمیوں کی ایک غیر مت دی جائے گی جن کے بارے میں کہتم کہ تم ہو چکا ہو اور جنہم کا درود کہے گا اے محمد تمہارے اپنے رب کی دعا پر منتقل اپنی امت میں نہیں چھوڑی۔

ابن عبد بنالی حسن الطن باؤنظہ بنی، حاکم و تعقب بیہقی فی ابعث ابن عباس و ابن ابی حارہ بن عباس
کلام: لحدیث: ۳۹

الحوض

۳۹۱۸ ... انبیاء ابی میں فرم کر کے کہ تم میری امت کے لوگ زیادہ ہو، مجھے امید ہے کہ اس دن میرے ساتھی زیادہ ہوں گے سب کے سب حوض پر آئیں گے جن میں سے ہر ایک میرے حوض پر گھرا ہوگا اس کے ہاتھ میں لاشی ہوگی اپنی امت میں سے جسے پہچانا ہوگا اسے ہر گز میرے امت کی ایک شکی نہ ہوگی جس سے اس کا نبی بچاؤ لے گا۔ طبرسی فی تفسیر ص ۴

۳۹۱۹ ... تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کی چوڑائی چار ہزار ذراع متوازی ہوگی مسند احمد و مسلم علی ابن عمر
۳۹۲۰ ... تمہارے سامنے ایک حوض ہے جس کی چوڑائی چار ہزار ذراع متوازی ہے اس میں ستاروں کی طرح آنکھوں سے (کھائیں) ہوں گے جو

اس دن آئیں گے ابی ہر گز اس کا نبی بچاؤ لے گا۔ مسلم علی ابن عمر
۳۹۲۱ ... میرے حوض میں جاسون کی تعداد آسمان ستاروں کی جتنی ہے۔ ترمذی علی ابن عمر

۳۹۲۲ ... میں حوض پر تہہ در تہہ آسمان ہوں گا اس کی چوڑائی اللہ سے جتنے کہ ہے مجھے یہ پتہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں کانٹا ہے کہ ایک دوسرے سے کٹے ہوئے ٹکڑے کی طرح مل جائیں گے اور ایسے بیکار ہو جاؤ گے جسے تم سے پہلے لوگ بلا کر ہوئے۔

مسلم علی ابن عمر

۳۹۲۳ ... قیامت کے روز میں اپنے حوض کے پینے کی جگہ سے سین و لعلوں کے لئے لوگوں کو بند پاؤں گا اور انہیں اپنی لاشی سے پیچھے کر دیا ہوں گا یہاں تک کہ وہ ان پر بہہ پڑے کسی نے اس کی چوڑائی پوچھی آپ نے فرمایا: میری اس جگہ سے عاتق تک کسی نے اس کے پانی کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: وہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اس میں جنت کے دوسرے نالے کا تار پتے ہیں گے ایک سوئے کا دوسرا چاندی کا۔ مسند احمد و مسلم علی ابن عمر

۳۹۲۴ ... قیامت کے روز میری امت کا ایک گروہ میرے پاس آئے گا وہ حوض پر آنا چاہیں گے میں کہوں گا میرے رب! یہ میرے ساتھی کہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آپ کو پتہ نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں یہ آپ کے بعد لائے پاس مرتد ہوتے رہے۔

ابن ماجہ علی ابن عمر

۳۹۲۵ ... میں حوض پر تہہ در تہہ آسمان ہوں گا تمہارا نظارہ کروں گے تمہارے کو لوگ میرے سامنے ہوں گے یہاں تک کہ جب میں انہیں دیکھ لوں گا تو وہ میرے سامنے روک دیں گے میں عرض کروں گا: میرے رب! میرے ساتھی میرے ساتھی! کہہ جائے گا: آپ کا مظلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں۔ مسند احمد و بخاری علی ابن عمر

۳۹۲۶ ... میں حوض پر تمہارا حوض رفت ہوں گا اور میں کچھ لوگوں سے، چھڑوں کا پھر ان کا پانی آجائے گا اس کا منہ نہ ہوں گا میرے رب! میرے ساتھی میرے ساتھی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آپ کو مطلع نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات نکالیں۔ مسند احمد و مسلم علی ابن عمر

تعداد ایک دوہ میں وہ جنت کے برتن ہیں جس نے ان سے فی الیاد جب تک اس مرد کے گویا سنا کہ ہوگا اس کی چڑائی کی گئی تھی۔ یہ جو
عنان سے الیک تک ہے اس کا پانی درود سے زیادہ مفید اور شہد سے شہا ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی، ابی داؤد
۳۹۳۹۔۔۔ اس ذات کی قسم! جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے میں ضرور بہت سے لوگوں کو اپنے وطن سے ہٹاؤں گا جیسے انہیں منہوں
خوش سے ان کی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔ بخاری عن ابی ہریرہ

۳۹۴۰۔۔۔ میرا خوش کہہ ہے بہت المقدس (جنت چڑا) ہے اس کا پانی درود کی طرح مفید اور اس کے جام تعداد میں تیار ہیں جنت پر اور قیامت
کے روز میرے معین سب سے زیادہ ہوں گے۔ میں عاجز عن ابی سعید
کلیما:..... ضعیف احتجاج ۱۸۵۔

۳۹۴۱۔۔۔ میرا خوش الیہ سے عدنان تک چڑا ہے اس ذات کی قسم! جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے اس کے جام تعداد میں تیار ہیں۔ یہ
۷۰ھ کی اس درود سے زیادہ مفید شہد سے زیادہ مفید ہے اس ذات کی قسم! جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے اس کے بہت سے لوگوں کو
وہاں سے ایسے ہٹاؤں گا جیسے کوئی اپنے وطن سے اپنی اونت ہٹاؤں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ایسے بچپان میں تھے؟ آپ نے
فرمایا: ہاں تمہاری بی بی شائیل اور ابراہیل رضی اللہ عنہما سے چمک رہی ہوں کی ہوگی اور کسی غلامت نہیں ہوگی۔ مسلم، ابی داؤد، حذیفہ
۳۹۴۲۔۔۔ میرا خوش الیہ سے عدنان تک چڑا ہے اس کا پانی ہر طرف سے زیادہ مفید اور درود سے زیادہ مفید ہے اس کے جام میں
ستاروں کی تعداد ۷۰ھ کی عمر میں وہاں سے لوگوں کو ضرور ہٹاؤں گا جیسے کوئی شخص لوگوں کے ہٹاؤں کو اپنے وطن سے اور اس سے لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نہیں بچپان میں تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں تمہاری ایک غلامت ہوگی جو کسی اور امت کی نہیں ہوگی۔ یعنی آپ اس
طرح ہوگی کہ ہمدانی و شائیل اور ابراہیل رضی اللہ عنہما سے چمک رہی ہوگی۔ مسلم، ابی داؤد، حذیفہ

۳۹۴۳۔۔۔ میرا خوش، متعاضد سے مراد جنت ہے اس میں ستاروں کی طرح برتن ہوں گے۔ بخاری عن حذیفہ بن یمان، ابی داؤد، حذیفہ
۳۹۴۴۔۔۔ میرے وطن کی (لبنانی) مسافت محبت میرے اور اس کی مصروفہ برابر ہیں اس کا پانی درود سے زیادہ مفید اور اس کا زائد اور خوش
مفید سے زیادہ ہے اس کے برتن آبی ستاروں کی طرح ہیں جس نے اسے پہنچایا ستاروں کو گناہ بخاری عن ابی سعید

۳۹۴۵۔۔۔ میرا خوش حسن سے ملتا ہے اس کا پانی درود سے زیادہ مفید شہد سے زیادہ مفید ہے اس کے جام ستاروں کی تعداد میں ہیں جس
نے اس کا ایک گھنٹہ فی الیاد میں بنایا نہیں ہوگا سب سے پہلے برجزین کے قہر و لوگ ہوں گے جن کے ہاں پرانہ روز کٹر۔ پہلے پہلے جو
بند و غور تو سے نکلیں گے ان کے لئے ہندوانے لے لئے جاتے ہیں وہ نہی، حذیفہ عن نوید
۳۹۴۶۔۔۔ کوثر جنتی نہر ہے جس کے کنارے سونے کے اس میں سونے اور باتو سے پہلے کی اس کی بھی مفید سے زیادہ خوشیوار سونے اس کا پانی
شہد سے ملتا اور ہر طرف سے زیادہ مفید ہوگا۔ مسند احمد، نسائی، ابی داؤد، حذیفہ بن یمان

۳۹۴۷۔۔۔ کوثر جنت کی ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے اس کی مٹی ملک ہے اس کا پانی درود سے مفید اور شہد سے زیادہ مفید ہے جس
پر آنے والے پرندوں کی تریزیں جو غوروں کی طرح ہوں گی ان کا تھا کھان سے زیادہ لذت ہوگا۔ حاکم عن انس
۳۹۴۸۔۔۔ تمہارے سامنے میرا خوش ہے جس کی چڑائی بڑا اور الراج جنتی ہے۔ بخاری، ابی داؤد، حذیفہ بن یمان

۳۹۴۹۔۔۔ میرا خوش حسن سے ملتا ہے (چڑا) ہے اس کا پانی درود سے مفید اور شہد سے شہا ہے اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں
جس نے اس کا ایک گھنٹہ فی الیاد میں بنایا نہیں ہوگا سب سے پہلے وہاں مہاجرین کے قہر و لوگ آئیں گے جن کے سر پرانہ روز کٹر۔ پہلے پہلے جو
بند و غور توں سے نکلیں گے ان کے لئے ہندوانے لے لئے جاتے ہیں وہ نہی، حذیفہ بن یمان، حذیفہ بن یمان، حذیفہ بن یمان
۳۹۵۰۔۔۔ میرے وطن کی مقدار الیاد برکت کے متعاضد جنتی ہے اور اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر برتن ہیں۔ مسند احمد، حذیفہ بن یمان

۳۹۵: ہرقوم کا ایک بیشتر (۱۰۰) گائیں خوش پر تھرا رہا بیشتر وہوں جو خوش پر آیا اور پانی لیا اور دھکی پیا سائیں ہوگا اور جریہ سائیں ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ طبری عن سہل بن سعد

کلام: ...ضعیف مع ۱۹۳۸

۱۵۲... ہر نئی کائنات سے اور جس سے بچ کر کرم کے کرکھی، کھانے والے زیادہ ہیں اور مجھے یقین ہے کہ میں زیادہ تعلقہ افراد ہوں گا۔

نرمذی عن سعید

۳۹۱۵۳ میں جہدِ ملیں داخل ہوا تو آپ ٹھہرا بھی جس کے دونوں کندلوں پر مومنوں کے خیے ہیں میں نے اس کے بجتے پانی میں وغیرہ اور دوا خوشبودار، خلک قاضی نے کہا: جبرائیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا: یہ دوا کوثر ہے جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا۔

معتمد اسفند، بخاری، ترجمہ نعتی علیہ السلام

۳۹۵۳۔ تمہیں کئے پر غصوں کی تعداد آسمانی ستاروں جتنی ہے۔ ابراہیمؑ بن ابیہر، فلزاد فی البعث عن ابراہیمؑ

۳۹۱۵۵ ریاست خٹک پر ضرور دایرا انضمام بنائے گی جیسے پنج الٹا سے چارے اونٹ، لی کے ٹکھٹا پر بناتے جس۔ طرانی عن النعمان

۱۵۶... جب رفیقوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالو گے تو کوہڑ کے بھاڑ کیا آواز سنو گے۔ در لعلی عن عائشہ

کلام: حمیل خلع غصیف اوامع ۴۵۴

الذکر

۳۹۱۵۔۔۔ مجھے اچھے خوش رکھایا تو اس کے کندوں پر آؤنی ستاروں کی طرح جامِ بے تحاشی نے جب اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو تو شہوار تھا اس النجار عن اس

۳۹:۵۸ مجھے جنت کی ایک نہرونی مٹی جس کا نام مہر ہے اس کے درمیان میں قوت ہر جان نذر ہر جہاد و موالیٰ میں وہ اللہ کی قسم! اعتناء اور فیہ (موتی، جزوی) سناں میں رکھے ہوئے اعلیٰ حقدار کی طرح ہر اس نیکو کی مٹی مجھ پر آئے، اللہ میں ہر کی تو مہربان سے زیادہ محبوب ہے۔

طهر ابي الى الكبير عن ابيه

۳۹۵۔ مجھے جنت میں ایک نہر ٹوڑ دی گئی جس کی نہالیں چڑھن، مشرق، مغرب، مشرق، جنوب سے جو بھی چاہے گا یا سانس نہیں ہوگا اور جو نہر سے نہر کے بال پرانہ نہریں ہوں گے ان سے وہ شخص نہیں فی سئلے کا جسم نے میرا دھکا دیا کہ میرے اہل بیت کو گناہ کیا۔

ایہی ہو چاہیے کہ ایہی

۳۹۱۶۔ مجھے جنت کی ایک نہر عطا کی گئی تھی جسے وڑ کہتے ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں شیش پندرے ہوں گے جس کی گردنیں چاندور کی طرح ہوں گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وڑ سے ہمہ وہیں گے آپ نے فرمایا ان کا گوشت ان سے زیادہ نرم ہوگا۔ اہل مرقیہ عز اس

۳۹۶ مجھے کٹر مطلق کی میں نے اس کی مٹی میں ہاتھ دلا تو وہ خوشوار اور مسک تھا اور اس کے منکر موقیٰ مجھے اور اس کے کنارے پر چلے موقیٰ

میرزا حسن احمد رضا، جتوچہ ذرا ہے اور اس کی چڑائی اس کی لمبائی تھوکی ہے اس میں جنسی شکوہ اور بے کمرستہ ہیں ایک چاندنی کا اور دوسرا سونے کا پانی اور وہ سے زیادہ صغیر اور شہد سے شعا ہے برف سے تیز اور خستہ انداز، کھنکھ سے زیادہ نرم و لطیف ہو گا اس کے کام بہت روں کی تعداد میں ہیں جس کے لئے اس سے پیار و دوستی میں داخل ہونے تک چار ماہ نہیں ہوگا۔ معندہ، عہدہ، حاکم بنی، عی مرزہ

۱۹۱۲ء..... میرزا حفصہ امینا کا جاس شہسما آملی ستاروں کی جھپٹے بہتر تھیں جھاس کا پانی عقیقہ سے زیادہ، خوشبو وار شہد سے زیادہ، صفا ہار ف سے زیادہ

دودھ سے بڑا کر سفید شہد سے زیادہ ولید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جس نے اس سے پیادہ لکھی پیاسا نہیں ہوگا اور نہ اس کا پیو سیاہ ہوگا۔

مسند احمد، ابن حبان، ابن ماجہ و مسند ابی امامہ

۳۹۷۵۔ میرے خوش کی (چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت ہے اس کے کنارے برابر ہیں اس کے جام ستاروں کی تعداد میں اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑا کر میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا لکھی پیاسا نہیں ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۷۶۔ میرا خوش عدن و عمان کے درمیانی علاقہ جتنا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ خوشبودار شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کے جام آسمانی ستاروں کی تعداد میں ہوں گے جس نے اس کا ایک گھونٹ بھی پی لیا لکھی پیاسا نہیں ہوگا سب سے پہلے وہاں مینا جرن کے فقرا لوگ آئیں گے کسی نے کہا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جن کے سر پر گندہ خیر سے پہلے پڑے ہوئے جن کے کپڑے کیلے ان کے سامنے بندہ روزانہ نہیں کھوئے جاتے اور نہ وہ اللہ اور رسول سے شادی کر سکتے ہیں جو ان کے ذمہ ہے وہ رسول کریم لایا جاتا ہے لیکن جو ان کا حق بنتا ہے وہ نہیں دیا جائے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۳۹۷۷۔ میرا خوش یمن و عسے بصری تک ہے مجھے اللہ تعالیٰ اپنے حصہ سے عطا کرے گا کہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی انسان کو اس کے کناروں کا پتہ نہیں۔ طبرانی عن عیسیٰ بن عبد السلامی

۳۹۷۸۔ میرا خوش عمان سے یمن تک ہے اس میں آسمانی ستاروں کی تعداد میں جام ہیں جس نے اس کا ایک گھونٹ پی لیا لکھی پیاسا نہیں ہوگا۔

ابو یعلیٰ عبداللہ بن بريدة عن ابیہ

۳۹۷۹۔ قیامت کے روز میں اپنے خوش پر ہوں گا اور دو لوگ جنہوں نے میری بیوی کی اور جو انبیاء مجھ سے پانی طلب کریں گے اللہ تعالیٰ قوم کو ان کی اونٹنی صالح علیہ السلام کے لیے ہے لائے گا چنانچہ وہ اس کا دودھ دو کہیں گے خود بھی پئیں گے اور ان کے ساتھ والے لایا انداز بھی عیش گے پھر وہ اس پر اپنی قبر سے سوار ہوں گے یہاں تک کہ مشرک تک پہنچ جائیں وہ اونٹنی چارہ ہی ہوگی کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس دن اپنی اونٹنی عطا ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں عطا ہوں پھر میری بیوی فاطمہ ہوگی میں براق پر بیٹھ کر میدانِ محشر کی طرف جاؤں گا یہ صرف انبیاء میں سے میرے ساتھ خاص ہے اور بالائے خلقی اونٹنی پر آئے گا صرف ان کی عیہ سے ہم سے آگے ہوگا جب وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے گا تو انبیاء اور ان کی آتشیں گئیں گی ہم کوئی دیتے ہیں کہ اللہ کے دو اونٹنی ہو جائیں اور جب وہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہے گا تو انبیاء اور ان کی آتشیں گئیں گی ہم بھی اس کی کوئی دیتے ہیں تو کسی کو کوئی قبول ہوگی اور کسی کی ناقص قبول جب بال و پاں پہنچ جائے گا تو اسے جنت کے جوڑے دیے جائیں گے جنہیں وہ پکھن لے گا قیامت کے روز انبیاء کے بعد پھنک پہنائی جائے گی وہ بال و پاں اور نیک ایماندار ہیں۔ حمید بن زحویہ و ابن عساکر عن کتبہ بن مرة الحضرسی، عقیلی فی الضعفاء، ابن عساکر عن عبد الکریم بن کيسان عن سوید بن عمرو قال: عقیلی ابن کيسان مجهول و حديثه غیر محفوظ و اور دلائل الجوزی حديث سوید فی الموضوعات و الفقه الشافعی و قال غیرہ منکر کا لم یکن..... ترتیب الموضوعات ۱۱۱۸، المرقیہ میں ۳۸۰۔

۳۹۸۰۔ میرا خوش ایلہ و مصر (کے درمیانی علاقہ) جتنا ہے اس کے جام بہت زیادہ ہیں اور فرمایا آسمانی ستاروں کی تعداد میں ہیں اس کا پانی شہد سے بڑا کر میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید شہد سے بڑا کر خوشبودار ہے جس نے اسے پی لیا لکھی پیاسا نہیں ہوگا۔

مسند احمد عن حذیفہ

۳۹۸۱۔ یہ میری کوثر اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے جس کا پانی دودھ سے سفید شہد سے میٹھا ہے اس میں پرندے ہیں جن کی گروئیں اونٹوں کی طرح ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ تو بڑے عمدہ ہوں گے آپ نے فرمایا: ان کا کھانا ان سے زیادہ ولید ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن انس

۳۹۸۲۔ مجھے کوثر عطا کی گئی جو جنت کی ایک نہر ہے اس کی چوڑائی لمبائی مشرق و مغرب جتنی ہے اس سے جو پینے کا پیاسا نہیں ہوگا اور جو اس

سے وضو کر کے کھانا کھائیں اور کھانا کھانے کے بعد بھی کھانا کھائیں۔ میری زہداری تو بڑی زیادہ تھی۔

حضرت امی فی النکیر عن انس

۳۹۸۳ کو مجھے اپنی امت کی جیسا بھی خوشی اور مقام کے درمیان غمزداری سے ایک دوسرے سے مل کر کہے گئے۔ کیا تم نے پالی یا نہ؟

۳۹۸۴ ہاں، اور دوسرے کہہ گئے کہ میں نے نہیں یا میرا چہرہ بھیرا دیا۔ سو مجھے ستر سو تھی۔ لہذا میں نے یہاں سے مل کر کہے گئے۔ کیا تم نے پالی یا نہ؟

۳۹۸۵ میرے پاس خوشی پر ضرور بہت سی قوم آئی تھی کہ یہاں تک کہ جب میں انہیں ملو اور مجھے پہچان لیں گی میرے سے روک دی جائیں گی میں کہوں گا میرے سب سے سچی میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آپ کو مصروف نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔

عبد بن حنفہ عن الحسن بن حنفہ

۳۹۸۶ کچھ لوگوں کو کیا یاد آتا ہے میری رشتہ داری کا کچھ فائدہ نہیں کیوں نہیں اللہ کی قسم میری رشتہ داری جڑی ہے اور میں خوش پر تمہارا چہرہ ہوں وہاں کچھ لوگ آئیں گے اور آ کر کہیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں انہوں میں کہیں گے نہیں پہچان لیا ہے

۳۹۸۷ میری امت کے سب سے سچی میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آپ کو مصروف نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں اور تمہارے پاؤں پلٹ گئے۔ حاکم عن ابو سعید

۳۹۸۸ میرے خوش کی چیزیں یاد آتی ہیں اور صنم کا درمیان میں وہ یہاں رہا کہ درمیان میں ملتا ہے۔ حدیث عن احمد بن حنبل عن علی

۳۹۸۹ تمہارے وہ وہی کہ میرا خوش ہے اس کی چیزیں اس کی لمبائی ہوتی ہے وہاں سے کہہ سکتے اور اس کی علاقہ سے نہ وہ وہی ہے اور اس کی مسافت ایک ہینڈ کی ہے انہیں ستاروں کی طرح جام ہیں کہ کاپال چاندی سے سفید ہے جو جام بن کر پئے گا انہی کی سائیں ہوگا۔

حاکم عن ابو سعید

۳۹۹۰ ایسا نہ ہو کہ میں تمہاری وجہ سے خوش پر، غمزداروں میں کہا کروں کہ یہ میرے سچی میں پر کیا جائے۔ آپ کو مصروف نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات ایجاد کیں۔ طبرانی عن ابی القاسم

۳۹۹۱ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے تیج کی رات کوڑھ لگا دی جس کی لمبائی چوبیس سال کی اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب ہے اور میان علاقہ کی ہے اس سے کوئی مجھ سے پہلے نہیں ملی تھی اور نہ وہ شخص ملی سکتا جس نے میرا بعد از مدتہ زہد میری ملاوکتہ جہود اور میرے کھڑے کوئی کیا۔

ابن عساکر عن ابی القاسم

۳۹۹۲ لوگو! میں تمہارا چہرہ یاد آتا ہے میرے پاس خوش ہیں آگے اس کی چوڑائی صنم سے ہماری تک کا اور اس کی مسافت ہے اس میں

۳۹۹۳ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے تیج کی رات کوڑھ لگا دی جس کی لمبائی چوبیس سال کی اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب ہے اور میان علاقہ کی ہے اس سے کوئی مجھ سے پہلے نہیں ملی تھی اور نہ وہ شخص ملی سکتا جس نے میرا بعد از مدتہ زہد میری ملاوکتہ جہود اور میرے کھڑے کوئی کیا۔

۳۹۹۴ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے تیج کی رات کوڑھ لگا دی جس کی لمبائی چوبیس سال کی اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب ہے اور میان علاقہ کی ہے اس سے کوئی مجھ سے پہلے نہیں ملی تھی اور نہ وہ شخص ملی سکتا جس نے میرا بعد از مدتہ زہد میری ملاوکتہ جہود اور میرے کھڑے کوئی کیا۔

۳۹۹۵ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے تیج کی رات کوڑھ لگا دی جس کی لمبائی چوبیس سال کی اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب ہے اور میان علاقہ کی ہے اس سے کوئی مجھ سے پہلے نہیں ملی تھی اور نہ وہ شخص ملی سکتا جس نے میرا بعد از مدتہ زہد میری ملاوکتہ جہود اور میرے کھڑے کوئی کیا۔

۳۹۹۶ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے تیج کی رات کوڑھ لگا دی جس کی لمبائی چوبیس سال کی اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب ہے اور میان علاقہ کی ہے اس سے کوئی مجھ سے پہلے نہیں ملی تھی اور نہ وہ شخص ملی سکتا جس نے میرا بعد از مدتہ زہد میری ملاوکتہ جہود اور میرے کھڑے کوئی کیا۔

لے کچھ دیکھا کر تا تھا اس کی بیٹہ نکلتے بن جائے گی جب وہ کچھ کا ارادہ کرے گا کدھی کے مل کر جائے گا جب دوسرا تھا میں گے تو اللہ تعالیٰ کو پہلی صورت میں پائیں گے جو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی تھی۔

پھر وہ کہیں گے تو ہی ہمارا رب ہے اس کے بعد جنم پر ایک مل بنایا جائے گا اور شفاعت کی اجازت ہوگی (انبیاء) کہیں گے اے رب! سلامت رکھ سلامت رکھ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مل کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اچھا ہی پھسلن والا اس میں پیچے اور آگڑے ہوں گے اور ایسے خارا رات جیسے بندہ میں کانٹے دار پورے ہوتے ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے ایماندار آنکھ کی جھپک بھٹی کی چمک ہوا کے جھونکے پر نہ سہی کی پرواز اور موم و گھوڑوں اور سوار یوں کی رفتار گزریں گے کوئی صحیح مسلم نہات پائے گا کوئی فراش کھا کر لڑکھڑائے گا اور کوئی جہنم کی آگ میں گر پڑے گا۔

یہاں تک جب ایمان والے جنم سے نکل جائیں گے اس ذات کی قسم! اس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے روز ایمان والوں سے بڑھ کر کوئی بھی اللہ کی قسم کو اللہ کے لئے پورا کرنے والا نہیں ہوگا جو وہ اپنے ان بھائیوں کے لئے حق و رسول کریں گے جو جنم میں جا چکے ہوں گے وہ کہیں گے ہمارے رب! اور ہمارے بھائی تھے ہمارے ساتھ روز سے رکھتے نمازیں پڑھتے حج ادا کرتے تھے کہا جائے گا جسے جانتے ہو اسے نکال لو ان کی چہرے آگ پر حرام ہوں گے چنانچہ بہت سے ایسے لوگ نکالے جائیں گے آگ جن کی آجی پندہ یوں اور کھٹوں تک پہنچ چکی ہوگی وہ عرض کریں گے ہمارے رب! جن کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے تو کوئی بھی (جنم میں) ایمانی نہیں رہا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے وہاں سے جاؤ جس کے دل میں آجی پندہ بھی ایمان معلوم ہوا ہے نکال لاؤ تو وہ بہت سے لوگ نکالیں گے (آگ) کہیں گے ہمارے رب! جس کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے تو کوئی نہ رہا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی خیر و ایمان معلوم ہوا ہے نکال لاؤ تو وہ کچھ لوگوں کو نکالیں گے پھر کہیں گے ہمارے رب! ہم نے اس میں کوئی بھلا ایمان والا نہیں چھوڑی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فرشتوں انبیاء اور ایمان والوں نے شفاعت کر دی اس سرف ارجمند زمین رو کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک صحیح جنم سے بھرے گا اور وہ تمام لوگ نکال لے گا جنہوں نے کسی کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی وہ کوئلہ ہو جائیں گے پھر انہیں جنت کے دروازوں سے نکالنے والی ٹہریں! ال و ہں گے جسے آج حیات کہا جاتا ہے تو وہ ایسے بدو کر لگیں گے جیسے سیلاب کی لائی مٹی پر پودا اگتا ہے کیا تم اسے دیکھتے ہیں کوئی پتھر کی طرف تو کوئی درخت کی طرف ہوتا ہے تو کوئی سورج کی طرف ہوتا ہے وہ بگاڑا دروازہ ہوتا ہے اور جو سائے کی جانب وہ وہ سفید ہوتا ہے پھر وہ دھنکے موتی کی طرح لگیں گے ان کی گردنوں میں مہریں ہوں گی جنتی انہیں پہچان کر (کہیں گے) یا اللہ تعالیٰ کے آزار کو وہ ہیں انہیں کسی عمل اور بھلائی کرنے اور آگے بھیجے کے بغیر ہی جنت میں داخل کر دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو چیز تمہیں نظر آئے وہ تمہاری ہے وہ عرض کریں گے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو اہل عالم میں سے کسی کو عطا نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے پاس تمہارے لئے اس سے بھی افضل ہے وہ عرض کریں گے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اب میں کہی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی سعید

۳۹۱۹۹ کیا تمہیں وہ پہرے کے وقت جب کوئی بادل بھی نہ ہو سورج دیکھنے میں کوئی وقت ہوتی ہے کیا پھر وہ ہیں رات کی چاند کو جب کوئی بادل بھی نہ ہو دیکھنے میں کوئی مشکل ہوتی ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! انہیں اپنے رب کے دیدار میں میں بھی کوئی مشقت نہیں ہوتی جیسے ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی مشکل تمہیں نہیں ہوتی بندہ اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں بخشی تھی سرداری گھر والی دی اور گھوڑے اونٹ تیرے لئے سحر کر کام میں لگا دیے اور تجھے سرداری کرنے اور چارہ دہاری قائم کرنے کے لئے چھوڑ دیا وہ کہے گا کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھے (بدل میں) ایسی ہی فراموش کر دیا جیسے تو نے مجھے فراش کر دیا تھا۔

پھر دوسرا شخص ملے گا: اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت سرداری گھر والی نہیں بخشی اور تیرے لئے گھوڑے اونٹ خر نہیں دیے اور تجھے سرداری کرنے اور چارہ دہاری بنانے کے لئے نہیں چھوڑا وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! کیا تیرا بھتیخا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ کہے گا: نہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (بس سمجھ لے) جس طرح تو نے مجھے فراموش کیا میں نے بھی تجھے فراموش کر دیا پھر تیسرا شخص ملے گا: اللہ تعالیٰ اس سے وہی بات کریں گے وہ کہے گا میرے رب میں تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں روز سے

نے عطا کیا ان میں اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے اللہ کے دیار سے براہ کرویٰ حج محبوب نکلی ہوئی۔

۳۹۲۶۔ حضرت سید الشہداء مولیٰ کو کلام سے نوازا اور مجھے چار فیصلہ فرمایا اور مقام جموں کے کاروبار چھاننے کے لیے عرض کرنے پر مجھے نصیحت بخشی۔

عن عبد بن حماد

کلام: تشریب موضوعات ۱۹۷۷ء ۳۲۵۔

۳۹۲۷۔ قرآن مجید کی واپسی پر دیکھو گے جیسے چاند کو کچھ ہے وہاں کے دیار میں تمہیں کوئی مشقت اٹھا نہیں دے گی سوا کرتے ہوئے کفر اور جہل طوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے دکان نماز سے مغرب نہ ہو تو ایسا نہ کرنا (یعنی نماز فجر و عصر کو نہ چھوڑنا)۔

مسند احمد، بخاری، ابن جریر

۳۹۲۸۔ قرآن مجید سے پہلے ہرگز پتے رب کو نہیں دیکھ سکتے۔ طبری فی التفسیر عن ابی امامہ

۳۹۲۹۔ میں نے اپنے رب کو نہ دیکھا نہ وہ مجھ کو دیکھا۔ ابن عباس

۳۹۳۰۔ میں نے ہر ایک سے حج چھوڑ دیا۔ کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہوں نے کہا: میرے اور اللہ کے درمیان غوری حجاب ہے۔ میں نے کہا: میں سے (ادنیٰ) قرآن پڑھو گے میں دیکھ لوں تو مجھے جہنم دکھائی دے گی۔ طبری فی التفسیر عن انس

کلام: ضعیف الجامع ۳۲۹

۳۹۳۱۔ قیامت کے روز ہر ایک کو خود بخود فرشتے لگا دیں۔ طبری فی التفسیر عن ابی موسیٰ

۳۹۳۲۔ اگر تم پر ہوتو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مومنین سے اور مومن سے کہیں گے اللہ تعالیٰ انہیں دلوں سے کھینچے گا کیا تمہیں میری ملاقات پسند ہے وہ کہیں گے میں تیرا معافی و مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے اپنی معافی

اور مغفرت تجھ سے یہ ملازم کر لی۔ مسند احمد، طبری عن معاذ

کلام: ضعیف الجامع ۳۳۰ القدسیہ لغویہ ۶۳۔

الاکمال

۳۹۳۳۔ قیامت کے روز تم اپنے رب کو کھنکھائی آنکھوں دیکھو گے۔

طبری فی التفسیر عن حماد وقال فیہ زید بن ثابت "عینا" نعرہ بجا ابو شہبہ: الحمد لله وهو سخطہ میں من لغات المسلس

۳۹۳۴۔ اللہ تعالیٰ نے مولیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اسے کوئی اللہ تو ہرگز نہیں دیکھ سکتا مجھے کوئی اندھ ہرگز نہیں (دیکھ سکے گا) دیکھ گے گا تو مرے گا اور نہ کوئی خشک دیکھے گا اور نہ کوئی تردید کرے گا مگر اگر دیکھ لے گا تو وہ اپنے گناہوں سے ڈرتا ہو جائے گا مجھے تو اللہ تعالیٰ دیکھیں گے میں کی آنکھوں پر صدمت آئے گی نہ

ان کے جسم نہیں گئے۔ الحکمہ عن ابن عباس

۳۹۳۵۔ میں نے کہا: جبرائیل! کیا تو نے میرے رب کو دیکھا ہے؟ کہا: میرے اور ان کے درمیان ستریز نوروز کے پروے ہیں اگر میں ادنیٰ کو بھی دیکھوں تو مجھے جلاؤ لیں۔ مسند احمد عن انس

۳۹۳۶۔ ابوہریرہ! کیا تم میں سے ہر ایک جہنم کی بات چیت و صاف نہیں دیکھتا؟ جبر: ہاں اللہ کی ایک مخلوق سے اللہ تعالیٰ تو عظیم و جلل والے۔ (مسند احمد ابوہریرہ بن عبدہ حاکم طبرانی ابن ماجہ ابن جریر ابن کثیر) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہم میں سے ہر ایک قیامت

اپنے رب کو دیکھ دیکھ لے گا اور میں کہ مخلوق اس کی کیا کے روز نشانی ہے؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

کلام: ضعیف الجامع ۳۳۳

لوگوں اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر ہوگی۔ بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی موسیٰ
۳۹۲۲۹۔ جنت الفردوس جنت کی وہ اونچی جگہ ہے جواس کا درمیان ہے اور سب سے اچھا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن مسروق

کلام:۔ ضعیف الجامع ۲۱۳۷

۳۹۲۳۰۔ جنت کے سو درجہات ہیں اور درجوں میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے فردوس جنت کا اعلیٰ اور درمیانی مقام ہے اس کے اوپر جن جن تعالیٰ کا عرش ہے اس سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں تو سب بھی اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔

ابن ماجہ عن معاذ حاکم عن عبادہ بن الصامت، ابو داؤد عن ابی ہریرہ، ابن عساکر عن ابی عبد اللہ بن العزاح
۳۹۲۳۱۔ اللہ تعالیٰ نے فردوس کو اپنے دست (قدرت) سے بنایا ہے اور اسے ہر شرک اور شراب کے سیاہ (عاقبہ) پر حرام کر دیا ہے۔

سہلی فی شعب الایمان عن ابی عاص

کلام:۔ ضعیف الجامع ۱۵۸۲ الحدید ۱۹

۳۹۲۳۲۔ جنت میں ایک نہر ہے جس میں جبرائیل جس وقت بھی داخل ہو کر اس سے لگے اور اپنے پر بھارے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ ابو الخلیف فی العلفۃ عن ابی سعید

کلام:۔ ذخیرۃ الاطباء ۹۳۳ ضعیف الجامع ۱۹۰۰

۳۹۲۳۳۔ جنت کی دونوں چوکنوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ مسند احمد ابو یعلیٰ عن ابی سعید

۳۹۲۳۴۔ فردوس کی چار بستی ہیں۔ دو بستی سونے کی جن کا زبور برتن اور دیگر ساز و سامان ہونے کا ہے، دو بستی جن کا زبور برتن اور وہاں کا سامان چاندی کا ہے لوگوں کے درمیان اور ان کے رب کو دیکھنے کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر اس کے چہرے کے سامنے ہوگی یہ نہریں جنت عدن سے پھوٹی ہیں اور اس کے بعد نہروں کی گلیں میں تسکیم ہو جاتی ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، مسند احمد عن ابی موسیٰ

کلام:۔ ضعیف الجامع ۲۹۳۵

۳۹۲۳۵۔ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے پھر اس سے فرمایا بول تو دو کہنے لگی ایمان والے کا میاب ہوئے۔ حاکم عن ابی

کلام:۔ ذخیرۃ الاطباء ۸۶۲ ضعیف الجامع ۲۸۳۲

۳۹۲۳۶۔ اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں ایسی چیزیں بنائیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی ہاتھ میں آئی اور کسی مخلوق کے دل میں ان کا خیال آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا بول تو دو کہنے لگی ایمان والے کا میاب رہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی عاص

کلام:۔ ضعیف الجامع ۱۷۷۷ الحدید ۱۲۸۳

۳۹۲۳۷۔ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں جنت میں صرف وہ نام ہوں گے۔ الضیاء عن ابی عاص

۳۹۲۳۸۔ لوگوں کو قتل کرنے والوں کیوں کہ جنت کے سو درجہات ہیں اور درجوں میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے فردوس جنت کا اعلیٰ اور درمیان درجہ ہے اس کے اوپر زمین کا عرش ہے وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں تو جب اللہ تعالیٰ سے۔ (جنت کا) سوال کرو تو جنت الفردوس مانگو۔

مسند احمد، ترمذی عن معاذ

۳۹۲۳۹۔ جنت میں پانی دھند درود اور شراب کا ایک ایک سمندر ہے پھر اس کے بعد نہریں نہیں نکلیں گھوٹی جائیں۔

مسند احمد، ترمذی عن معاویہ ابن حیدر

۳۹۲۴۰۔ جنت میں ایک ملک کی لون کی جگہ ہے جیسے دنیا میں تمہارے ہاتھوں کی دنیا میں لوٹ لگانے کی جگہ ہوتی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن سہلی بن سعد

۳۹۱۳۲ فردوسِ جنت کا اعلیٰ درجہ زاد راویؒ نے معاذ ہے وہیں سے جنت کی ٹہریں پھوٹتی ہیں طہری علی الکبیر عن مسند

۳۹۳۴۔ جسٹس کی ایک بالشت جہانیا اور ان کی تو سچے دل سے بہتر مجھ سے ہا جلعن لہی معبد۔ حلیۃ الاولیاء عربیہ نسخہ

کلام: ... طعیف اباجع ۳۶۷۸

تم میں سے کسی کے جنت کے گزے کی متعلقہ لڑے خطا سے ابتر ہے۔ عند احمد عن ہی جروہ

۳۹۸۵۵ جنت کی کوڑے سنی جہنم کیا اور اس کی کچھ دل سے بڑھ کر شہداء کی، ان کو مدی، اس حاجہ، ان بچل و مدد، نو مدی ان ہی ہر ہر

مستند شماره ۱۰۳۸۹۷۲

۳۹۴۷۷ دشت کے پروردشت کا تاسو نے کا ہے۔ نوحی ہی جبرہ

۲۰۲۱ء بھٹ میں ایک حادثہ، جہاں جس کے کھانے تھے سوار تیار ہو گیا اور تیز رفتار ٹھوڑا سوسائیل ڈیزائنر ہے گا بھر بھی اسے غصے نہ کرے گا۔

عبد الحميد، نورعلي، مختاری عن اس، عظیم عن سہیل بن عبد، اسد احمد، بھٹی عن امیر محمد نور محمد عن امیر حمید، بھٹی

لبرمدي. ابن ماجه عن ابي هريره

۳۹۳۶ طوبی ایک جھٹی اور لٹ ہے جس کی مسافت سو سال کی ہے اس کے غلافوں نے جھٹیوں کے کپڑے پہن رکھے۔

محمد احمد بن خان بن محمد

۲۹۵۰ طویل ایک منٹ کی راحت سے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگا اس میں حیاتِ نوذوقی اس رزقِ ہوا سے اور کپڑے۔ قیمتیں اس کی

شائیں بھٹی و ہزاروں کے مجھے سے نظر آئیں گی۔ اب حیرتِ عسقریٰ بنیانی

کلام : .. ضعیف الجارح : ۴۳۰

۲۹۲۵۱ صوفی ایک طفق اور کت سے جس کی کہ فی اللہ ہی عانت سے سوز و سالی ایک شرافت تھلے ستر مناس اور ہمارے گھمبے کے تھے کیا ہے جبر

اس پر جیتنے والے پرندے اور قول جیتے ہیں۔ نین عربیہ عن ابن عمر

کلام: شخصیت الجامع ۳۳۹

Faraz: طریقہ ایک، نتیجہ دو، رخت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ محمدؐ سے لکھا اور اس میں حیات کی روح بھجوائی اس کی شاخیں رخت کی، پودوں

سے ہاتھ نہ نکلتی تھی۔ سب پرزوں پر رات کو لڑ لڑے ہوئے میوے لٹکتے تھے۔ اس مریض کو وہ اپنے اس بھائی

کلام: ... بضعیف الی جمع: ۳۲۹

۴۸۳۔ بہشت کے دروازے ہیں، مگر تو اس عالم میں جو ایک لمحے پہنچے تو مانگا جائے۔ نہ ملے گی اس لیے یہ

كلומר: ... ضعيف الترمذي ٢٥٥٠ ضعيف الا مع ١٩٠١

۹۲۵۳۔ جنت میں سوز و جات ہیں، روزِ جزا ملکیا سو سالہ کا کا صلہ ہے تو مددی عن نبی ہر ہوا

۳۹۲۵ جلد کئے، ٹیچر وائزے ہیں ایک دروازے کا امہر یا نر ہے جس سے صرف روزے کی برائیاں ہوتی ہیں۔

مجلس: ای غرض سے کہ

۳۹۵۶۔ ہنست کے ایک ہزار اڑے کچھو جان کتے ہیں جس سے روز و راتوں کو بھانے کا جو روڑہ ہو گا وہ کسی ست لاکھ ہو گا اور جو اس سے

و انخل ہوا اور دھمکی کا سانس نہیں ہو گا۔ تو مرنے والی قوم کا جو غم مہلک ہے مسعد

۳۹۳۷۔ جنت میں ایک قول بارہ ساتویں کا غیر ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر کونے والے دوسروں کو دیکھتے ہیں مومن وہاں

مفتی نواز مہجور۔ مسند احمد، مسلم نو عمر، اسی موصی

3476A جنت کے مودحت ہیں یہ روبرو جن میں زمین آسمان جتنا فاصلہ ہے جنت کا علیٰ درجہ ہے۔ جس سے جنت کی چاروں نہروں کی

جہنم کے لیے اور عرش ہے تو وہ جہنم کی مانند تعالیٰ ہے۔ (جنت) اور جنت لغویاً جنت لغویاً ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، مسند احمد، مسند ترمذی، حاکم علی عبادة ابن الصامت

۳۹۳۵۹ جنت، جہنم ہے جو نہ کسی کچھ نہ دیکھ نہ کسی کو نہ سنا۔ نہ کسی مخلوق نے اس میں اس کا خیال آیا۔

الزور، خواجہ جی میں انوار معانی، ص ۱۰۰

الاکمال

۳۹۳۶۰ جنت آسمان میں اور جہنم زمین میں ہے۔ اللہ علیہ السلام میں ہے۔

۳۹۳۶۱ سورہ جنت میں اور جنت شریقی میں ہے۔ حاکم علی، ترمذی، مسند احمد

۳۹۳۶۲ لہذا جنت کی طرف سے۔ علی المرتضیٰ، لا بدی

۳۹۳۶۳ اللہ تعالیٰ نے جنت عرش کا اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ اس میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو انسان نے نہ دیکھا نہ سنا نہ خیال کیا۔

۳۹۳۶۴ جنت میں آج بھی انسان کو اس سے فرمایا۔ لہذا اس نے کہا کہ اس میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو انسان نے نہ دیکھا نہ سنا نہ خیال کیا۔

۳۹۳۶۵ جنت میں ہے کہ اگر کچھ کچھ نہیں ہے۔ عرش فی اللہ، نعمتوں میں عرش علیہ السلام

۳۹۳۶۶ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۶۷ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عرش میں پیدا فرمائی۔ مسند احمد، مسلم علیہ السلام

۳۹۳۶۸ میرے سامنے جنت پیش کی تھی تو اس کا ایک گوشہ نے کہا کہ اس میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو انسان نے نہ دیکھا نہ سنا نہ خیال کیا۔

۳۹۳۶۹ جنت میں ہے کہ اگر کچھ کچھ نہیں ہے۔ عرش فی اللہ، نعمتوں میں عرش علیہ السلام

۳۹۳۷۰ جنت میں ہے کہ اگر کچھ کچھ نہیں ہے۔ عرش فی اللہ، نعمتوں میں عرش علیہ السلام

۳۹۳۷۱ میں نے جنت کی طرف دیکھا تو اس کے اندر میں سے ایک نار منہ کی طرح ہوئی کہ اس میں عرش تھا اور اس کے پتے سے پتے

۳۹۳۷۲ جنت میں ہے کہ اگر کچھ کچھ نہیں ہے۔ عرش فی اللہ، نعمتوں میں عرش علیہ السلام

۳۹۳۷۳ جنت میں ہے کہ اگر کچھ کچھ نہیں ہے۔ عرش فی اللہ، نعمتوں میں عرش علیہ السلام

۳۹۳۷۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۷۵ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۷۶ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۷۷ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۷۸ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۷۹ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۰ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۱ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۲ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۳ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۴ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۵ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۶ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۷ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۸ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۸۹ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنت کی طرف سے۔

۳۹۳۱۸ جو بہشت میں جائے گا خوش بخش ہوگا تک حال میں ہوگا نہ اس کے پیر سے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی۔

مسلم عن ابی ہریرہ

۳۹۳۱۹ نبی شہید ہوگا نہ وہ بچے اور نہ وہ مرد ہوگا نہ کسی کوئی لڑکی بہشت میں جائے گی۔ مسند احمد، ابوداؤد عن رجل

کلام: ضعیف الجامع ۵۹۸۵

۳۹۳۲۰ انبیاء و اہل بیتوں کے سر وار ہوں گے اور شہداء متقیوں کے کاہن بنیں اور تمہارا قرآن کے حفاظ متقیوں کے قہر فے لئے ہوں گے۔

حلیۃ الاولیاء، عن ابی ہریرہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۹۸۶، فتاویٰ ربیع ۲۶۵

۳۹۳۲۱ تجزیموت کی بہن (یعنی موت جیسی) ہے اور ضحیٰ سر میں گھٹکیں۔ بیہقی عن جابر

کلام: ذخیرۃ الامت ۱۲۵۱۹، المستدرک ۱۵۵۳

۳۹۳۲۲ جنتی بالادہ نوس دلوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے (شرقی یا مغرب میں) چمکتے، اے ستارے نظر آتے ہیں۔ (تو بس میں ایک

دوسرے پر فضیلت کی وجہ سے کہ مسند احمد مسند عن سہیل بن سعد

۳۹۳۲۳ ضحیٰ آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت کی وجہ سے ہاں نکلوں دلوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے مشرق یا مغرب میں آسمان پر چمکتے

ستارے نظر آتے ہیں۔ مسند احمد مسند عن ابی سعید خدری عن ابی ہریرہ

۳۹۳۲۴ ضحیٰ ایسی ایک دوسری سواریوں پر سوار ہو کر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے جیسے وہ یا قوت ہیں اور بہشت میں سوائے کھڑے نہ

پرکے کے کوئی جانور نہیں ہوگا۔ طبرانی فی کبیر عن ابی ہریرہ

۳۹۳۲۵ جنتی روزِ نشو و بار بار جب کہ وہ اس بار میں حاضر ہو کر کریں گے اللہ تعالیٰ انھیں قرآن سنائیں گے ان میں سے ہر آدمی اللہ کے

خلاف سے اپنی اس بخشش پر بیٹھے گا جو انہوں نے یا قوت نہ سوائے اور پھر ہدی کے پہلو سے نئی ہوگی اس سے ان کی آنکھوں میں ضحیٰ اس سے

خندہ ہوں گی کسی چیز سے خندہ نہیں ہوگی جس کی اس سے عظیم اور اچھی چیز انہوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی اس کے بعد وہ اپنے مقامات پر

اور آنکھوں کی خندہ کی طرف لوٹ جائیں گے اور تنبیہ کے لیے نصیحتیں ان کی حلقہ سے کیں۔ ترمذی عن جابر

کلام: ضعیف الجامع ۱۸۳۳

۳۹۳۲۶ جو کہ جب بہشت میں پہنچے گی خواہش کرے گا تو اس کا محل وضع صحر اور دانت وغیرہ سب ایک غریبی میں ہو جائیں گے جیسا کہ

چاہے گا۔ مسند احمد ترمذی ابن ماجہ ابن حبان عن ابی سعید

۳۹۳۲۷ کہے کہ وہ جب ضحیٰ کے اس بزرگوار اور بہتر بیویاں میں کی اس کے لئے سو فی زبرد جاوہر یا قوت کا ایہ قہر نہ بتایا جائے گا جیسا

چاہی اور صفاء کے درمیان ہے۔ مسند احمد ترمذی ابن حبان و شعبہ عن ابی سعید

کلام: ضعیف ترمذی ۶۶۶، ضعیف الجامع ۳۶۶

۳۹۳۲۸ اگر اللہ تعالیٰ انھیں بہشت میں داخل کرے تو جب تم چاہو گے کہ یا قوت کے سرخ گھوڑے پر سوار ہو اور وہ تمہیں بہشت میں جہاں دل

کرے گا اڑا کرے جائے تو تم سوار ہو جاؤ گے۔ مسند احمد ترمذی عن ابی سعید

کلام: طہیض الجامع ۱۳۹۲

۳۹۳۲۹ جنتی بہشت میں صاف بدن و زمر در رنگیں آنکھوں والے ہوں یا پچیس سال کے ہو کر وہیں ہوں گے۔

۳۹۳۳۰ جنتی موت کی پڑی کی طہیض و تر پڑوں سے بھی نظر آئے گی بلکہ اس کی پڑی کا گھوڑا بھی دکھائی دے گا جس کے لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تدو

مسند احمد، ترمذی عن معاذ بن جبل

گویا تو قوت اور بر جان کنس ہو یا قوت تو وہ پھر ہے اگر تم اس میں (سورج کر کے) سفید دعا کرو الودھ سے صاف کر لو اس کے آ رہا دیکھ سکو گے۔

ترمذی عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف از ترمذی، ۳۵۶، ضعیف الجامع ۶۷۷

۳۹۳۳۱۔ بکلی جماعت جو جنت میں جائے گی ان کے پھرے پڑو ہوں گے چاندی کی طرح ہوں گے پھر ان کے بعد والے انتہائی چمکتے ستارے جیسے نہ انہیں پیشاب و پاخانہ آئے نہ قہقہے سنیں، ان کی انگلیاں سونے کی پھڑکاؤ، منگ کا اور دھونی موز بندنی کی ان کی زیواں حرمین ان کے اخلاق ایک طرح کے اپنے والد آدم کی شکل و صورت پر ساختہ گزرتے ہوں گے۔ مسند احمد مسلم ابن ماجہ عن ابن ہریرہ

۳۹۳۳۲۔ جب بنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے جس کا میں اضافہ کروں؟ وہ عرض کریں گے ہمارے رب جو کچھ آپ نے دیا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رضامندی اس سے بڑھ کر ہے۔

حاکم عن جابر

۳۹۳۳۳۔ آدمی جب جنت میں پہنچ جائے گا تو اپنے والدین اور بیوی بچوں کے بارے میں پوچھے گا اس سے کہا جائے گا وہ ترے بچہ اور نسل تک نہیں پہنچے وہ مرض کرے گا میرے بچے اب اس نے اپنے لئے اور ان کے لئے عمل کیا تھا پتا نہ چپے انہیں اس کے ساتھ مل جانے کا حکم دیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۸۸۵

۳۹۳۳۴۔ ایک جنتی اپنے رب سے کا شکیاری کی اجازت طلب کرے گا اس سے کہا جائے گا کیا تجھے پسندیدہ چیزیں نہیں ملیں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں لیکن میں کا شکیاری کرنا چاہتا ہوں پھر وہ بیچ ڈالے گا تو ایک جنتی سے پہلے اس کی فصل تیار کھڑی ہوئی اور وہ جیت جائے گی اور پہاڑوں جتنی ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے آدم! تمہیں کوئی چیز میری نہیں کر سکتی۔ مسند احمد بخاری عن ابی ہریرہ

۳۹۳۳۵۔ جنتیوں پر تاج ہوں گے اس کا چھوٹے سے چھوٹا مونی مشرق و مغرب گورہن کر دے گا۔ ترمذی، حاکم عن ابی سعید

۳۹۳۳۶۔ جنت میں ایک بازار لگے گا جہاں لوگ ہر جمعہ کو آئیں گے اس میں منگ کے نیلے ہوں گے بادشاہی طے کی تو وہ از کران کے مہلوں اور کپڑوں میں چر جائے گی جس سے ان کا حسن و جمال دو بالا ہو جائے گا یہی دو ہرے حسن و جمال کے ساتھ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے ان کے گھر والے ان سے کہیں گے اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہاری خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا وہ کہیں گے اللہ کی قسم! ہمارے بعد تم بھی زیادہ حسین و جمیل ہو گئے ہو۔ مسند احمد، مسلم عن انس

۳۹۳۳۷۔ جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں وہاں صرف مردوں عورتوں کی تصویریں ہوں گی آدمی جب کسی صورت کو پسند کرے گا اس میں داخل ہو جائے گا۔ ترمذی عن علی

۳۹۳۳۸۔ کیا میں تمہیں جنتیوں کا نہاناں (کہ کوئی لوگ بولے گے) تکڑا اور مغلوب لوگ۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی عمرو

۳۹۳۳۹۔ جنتی اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے کہ ایک نور بلند ہوگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اوپر سے رب انہیں دیکھ دیا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنتیوں! تم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کا وہی ارشاد ہے رب رحم کی طرف سے سلام کی بات ہوگی پتا نہ چپو انہیں اور وہ اسے دیکھیں گے تو جب تک وہ اسے دیکھتے رہیں گے کسی نعمت کی طرف توجہ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ خود اس سے اوجھل ہو جائے اور اس کا نور و برکت ان پر ان کے گھر وں میں باقی رہے گی۔ ابن ماجہ عن جابر

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۳۳

۳۹۳۴۰۔ قیامت کے روز زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جسے بھارتی ایسے پٹنے کا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی چلاتا ہے جنتیوں کی مہمان نوازی کے لئے۔ مسند احمد بیہقی عن ابی سعید

۳۹۳۴۱۔ جب اللہ تعالیٰ جنت میں قرآن پڑھیں گے ایسے لگے گا کہ لوگوں نے قرآن سنائی نہیں۔ البخاری فی الامانۃ عن انس

فی اور ایک چاندنی کی ہر ایک کمرنگ دوسری سے مختلف ہوگا دوسری سے جو کھائے گا اسی طرح کی چیز پہلی سے کھائے گا جولہ ت پہلی میں پائے گا
وہ سے دوسری سے مخصوص ہوگی پھر مشابک کا پھر کڑا و مشابک کی کار ہوگی نہ بول و نہ ذکر کہیں گا اور نہ تاک نکلیں گے۔ حلیۃ الاولیاء علیہ الس

۳۹۳۵۵ اللہ تعالیٰ جو کہ روزِ جنتیوں کے لئے کافور کے نیچے پر رزول فرمائے گا۔ دارِ قسطنطنیہ ابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس عن عمر
عن ابی بکر قال ابو نعیم ثقہ زیدہ الحسن بن المبارک قال ابن عدی وهو منکر الحديث

۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۹۱۷ء میں ہجرت میں پہلو بہ لے بغیر ستر سال تک ایک اکائے میضاد سے کچھ ایک عورت آ کر اس کے کندھے پر چھکی دے گی وہ اس کے چہرے پر نظر اُلٹے گا جس کا رخسار آئینے سے زیادہ صاف ہوگا اور اس کا اپنی موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے چنانچہ وہ اسے سلام کرے گی وہ سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ اور کہے گی: میں مزید نعت ہوں اس کے بدن پر ستر ہزار کپڑے ہوں گے تم نے نعمان کی طرح اٹھتے ہوں گے اس کی نگاہوں کپڑوں سے گزرتی ہوئی اس کی پنڈلی کا گودا دیکھ لے گی اس کے سر پر تاج ہوگا جس کا اپنی موتی مشرق و مغرب کو روشن کرے۔ **عبد احمد ابو یعلیٰ ابن حبان سعید بن منصور عن ابی سعید**

۳۹۳۵۔ ایک بھتیجی مروجہ سڑو شیراز میں کوشیدہ گئے گا اور اللہ تعالیٰ پھر انہیں کنواریاں بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ عنہ
۳۹۳۵۸۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کہ کیا جنتی صحبت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ جماع کریں گے جس میں ضرورت کی ہوگی اور نہ محرمات کی۔ ابو یعلیٰ طہرانی فی الکبیر ابن عدی فی الکامل بیہقی فی الثبت عن اسی امامۃ
۳۹۳۵۹۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کہ ایک بھتیجی کو سو آدمیوں کی کھانے پینے ثبوت اور جماع کی طاقت دینی جائے گی کسی نے عرض کیا: جو کھا تا پیتا ہے اسے (قتلے) حاجت کی ضرورت ہوتی ہے آپ نے فرمایا: ان کی قتلے حاجت یوں ہوگی کہ ان کے دلوں سے ایک سیدہ نکال لی جائے گی جس سے نکلے گا جس سے پتہ لگا جائے گا۔

۳۹۶۰۔ اس ذات کی قسم! اس کے فضل و قدرت میں میری جان سے ایک مٹھی آؤں گی کی بجلی خڑی میں سو کوٹھڑیوں سے بھرتی ہوگا۔

۳۸۳۹۔ جنت میں مومن کو اتنی ہمارے کی طاقت دی جائے گی کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دوس کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے کی طاقت دی جائے گی۔ ترجمہ صحیح عرب عن ابن عباس

۳۹۶۲۔ ان میں سے ایک شخص کو تہہ ہارے ستر سے لاکھ آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ (ابن اسلم و ابن مسعود و ابو نعیم تنبیہ فی شعب الایمان و الخلیف ابی المظہر بن جبر و واہدہ بن فرماتے ہیں ہم نے توگ میں ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ! کیا عشق صحبت کریں گے؟ آپ نے فرمایا:)

۳۹۳ ۶۳ اللہ تعالیٰ جب جہنم میں اور جہنمیوں کو جہنم میں پہنچا دے گا فرمائے گا: اے جہنم! تو زمین میں تم کتنے سال رہے؟ اور عرض کریں: دن کے یا آدھا دن! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے ایک دن یا آدھے دن میں میری رضا مندی اور جنت کی بہترین تجارت کی اب ہمیشہ کے لئے ٹھہرے ہو اور پھر فرمائے گا: اے جہنمیوں! تم زمین پر کتنے سال رہے؟ اور عرض کریں گے: دن یا آدھا دن! فرمائے گا: ایک یا آدھے دن! میں تم نے میری ناراضگی اور غضب کی میری تجارت کی اب ہمیشہ کے لئے ٹھہرے ہو! اور عرض کریں گے: ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال دے پھر ہم نے ایسا کیا تو ہم کو علم نہیں ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں دفع ہو جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو تو یہ ان کے رب سے ان کی آخری بات بنو گی۔

ہوں گے جنت میں نہیں ہوں گے کسی نے عرض کیا اعراف کیا ہے؟ فرمایا: جنت کی درجہ جس میں نہریں رواں درخت آگے اور پھل لگتے ہیں۔

یہی فی البعث عن انس

۳۹۸۰۲۔ کیا میں تمہیں دنیا کے ملکی لوگ نہ بتاؤں؟ نبی صدیق شہید اسلام میں پیدا ہوئے والا چھ ملکی ہے جو شخص مصر کی جانب ہے اور اپنے بھائی کی طرف اللہ کی رضا کے لئے زیارت کرتا ہے وہ بھی ملکی ہے کیا میں تمہیں تھماری ملکی مورتیں نہ بتاؤں؟ زیادہ بچے چھٹے اور زیادہ محبت کرنے والی جب قصہ دوقے میرا تھمیر ہے تھمیر میں میری آنکھ نہیں لٹکی۔ علوی فی البعث عن انس

۳۹۸۰۳۔ ابھی میرے پاس سے میرا دوست جبرائیل جاتے ہوئے کہہ گیا اے محمد! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق سے کریم کیا اللہ کا ایک بندہ ہے جس نے ایک پہاڑ کی چوٹی پر جو سمندر میں تھا پانچ سو سال عبادت کی اس پہاڑ کی لمبائی چوڑائی میں درمیان گزرتے اور سمندر ہر طرف سے چار ہزار فرسخ تک اس پہاڑ کو محیط (گھیرے ہوئے) ہے اللہ تعالیٰ نے ایک نخل کی موندنی پر اس کے لیے چھٹا ہشت چارہ کیا جس سے سفید مٹھا پانی بہتا ہے اور پہاڑ کے دامن میں اس کا رنگ زرد چڑھتا ہے انار کے ایک پر درخت پر ہر رات ایک انار لگتا جس سے ۱۱۱ میں انار کا کر لیتا۔ جب شام ہوتی تو وہ انار کو مٹھو کرتا اور وہ انار لے کر کھا لیتا اور چھ اپنی نماز پڑھنے لگ جاتا اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بعد کی حالت میں اس کی روح قبض کرے اور زمین اور دوسری کسی چیز کو اس کی اس عبادت کی حالت کو فراموش کرنے کی اجازت نہ دے اور اسی حالت میں اسے قیامت کے روز اٹھائے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا ہم (فرشتے) آسمان سے اترتے اور زمین سے اوپر چڑھتے وہاں سے گزرتے ہیں! میں اس کے بارے میں یہ کہتا ہوں کہ جب اسے قیامت کے روز اٹھایا جائے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کرو اور عرض کرے گا میرے رب! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے پر جو میری نعمتیں تھیں ان کا اور اس کے عمل کا محاسبہ کرو تو آنکھ کی نعمت پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی اور جسم کی نعمت اس سے زیادہ ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کو جہنم میں داخل کرو اور پانچ سو سال کے جہنم کی طرف بھیجا جائے گا تو جی کر کہے گا میرے رب! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسے واپس لاؤ پھر اسے اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے پر کچھ بھی نہ تھا مجھے جس نے پیدا کیا اور عرض کرے گا آپ نے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پانچ سو سال کی عبادت کی طاقت تھیں کس نے دنیٰ؟ اور عرض کرے گا میرے رب تو نے دیکھی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے سمندر کے درمیان میں پہاڑ پر کس نے اتارا اور تھمیرا لیے مٹھا پانی کھارے پانی سے کس نے نکالا اور تھمیرا لیے شب انار کس نے اگا یا جبکہ دو سو سال بعد ایک مرتبہ پھل دیتا ہے؟ اور تم سے یہ سوال کیا کہ میری روح، حالت بعد و قبضہ کی جانے تو میں نے ایسا ہی کیا؟ اور عرض کرے گا میرے رب! آپ نے یہ سب کچھ کیا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! یہی میری رحمت ہے اور میں اپنی رحمت سے ہی تجھے جنت میں داخل کر رہا ہوں جبرائیل نے کہا: اے محمد (ﷺ) چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہیں۔ الحکم حکیم و معطف ابن حبان عن جابر

کام: (۱۸۳۷ء)

۳۹۸۰۴۔ تم میں سے ہر ایک کے دو ٹھکانے ہیں ایک جنت میں اور ایک جہنم میں۔

ابو اسحاق بن یوسف فی تاریخ ہوا عن حبان بن قلیبہ بن الحسحاس بن عیسیٰ بن الحسحاس بن الفضل بن ابیہ عن جددہ عن ابیہ عن جددہ الحسحاس بن فضال الحضلی ورجال اسنادہ مجاہل وفیہ خالد بن ہباج متر وک

۳۹۸۰۵۔ ہر بندے کے دو گھر ہیں ایک جنت میں اور ایک جہنم میں مومن کا جنت والا گھر بنا جاتا اور دوزخ والا گھر گرایا جاتا ہے اور کافر کا جنت والا گھر منہدم کر دیا جاتا اور دوزخ والا گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ الدہلمی عن ابی سعید

۳۹۸۰۶۔ قیامت کے روز کچھ انسان لائے جائیں گے ان کے ساتھ پہاڑوں کی طرح نیکیاں ہوں گی پھر جب وہ جنت کے بالکل قریب پہنچیں جائیں گے انہیں آواز دی جائے گی تمہارا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ ابن دافع عن سالم مولیٰ ابی حذیفہ

۳۹۸۰۷۔ جنت کا کچھ حصہ بہت اللہ تعالیٰ چاہیں گے خالی رہ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرما دے گا۔

عبداللہ بن حمید، مسلم، ابویعلیٰ ابن حبان عن انس

ایمان والوں کے ہیجے

ایک نارس پھل جس کی طرح ہے۔

ارکلیف

۳۰۶۔ ابن ابی شیبہ نے سنی سنت میں کون سے اہل کفر و ایمان کو بے رحم و بے رحمی سے قتل کیا ہے۔ اس کا ذکر علی ایسی ہیرو پر

۹۴۹۔ اہل اندلس کے اپنے جوتہ میں دوسرے اہل ائمہ کا چلنا اور ان کی یہ روش نہ تھی۔ جو کہ علی نبی حبیب

۳۴۱۶۔ انجمن کے بانی ایک مفتاحی پہاڑ پر: ان کے لیے یہ سہارا وہی "الما" کی کٹی ہوئی شاخ ہے۔ رہیں ان کے لیے یہ شاخ ہے

باب اول - در احوال و تاریخ

المشقة

شکرین کے

— ۱۲۸ —

۱۔ مکمل

۲۵۱۔ "میں نے اپنے آپ سے شکیں بنائی (میں نے) انہیں جو کہنے کا رویہ بنایا انہیں جو کہنے میں غلطی ہے۔"

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 278: 1039-1044.

۴۲۱۔ "وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا مَّنْ دُونِ الْحَدِيثِ" (اور قرآن کو حدیث کے بغیر کسی طرف سے نہ پڑھنا)۔

— اے اللہ! میں نے اپنے لیے سب سے زیادہ نیک اور سچے بندوں میں سے ایک بندہ چنا ہے۔

۱۰۱۳ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مال میں سے کچھ دینا چاہے اور اسے دینا نہ چاہے، اسے دینا چاہیے۔

[illegible]

اس طرح سے دین میں اپنی عقلی حد تک سے روایت ہے کہ اس جگہ سے متعلقہ چیزیں ہیں وہاں سے وہ جس چیز پر جاننا "بے" کیا ہے۔

[illegible]

د. محمد صالح المنجد

۳۹۰۔ اہل حقاری نے جب شکرانہ کیا یا ان کی خدمت سے فوج پر دم نہایت اچھڑنے کے باعث یہاں تک کہ انھوں نے انھیں غصہ کیا۔

[illegible]

۱۰۔ ان تمام باتوں کے باوجود ہم نے ان کی طرف اپنے فرائض (یعنی) ایک کو دینے والی بات کو ملحوظ رکھا۔

انسانی زندگی کا یہ سب سے زیادہ اہم اور قیمتی حصہ ہے۔ اس کا تحفظ اور برقرار رکھنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔

میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر یہ سب کچھ ہوتا تو میں نے اسے پہلے ہی سے دیکھ لیا ہوتا۔

حق میں اتوار، سناٹا تھا۔ تمہیں میری شادی کی خبر ہو گئی ہے کہ اس کے لئے وہ مولانا نے جو "قولی" لکھی ہیں، ان سے کیا تمہاری رائے

مومن علیہ السلام نے جو عذاب اللہ تعالیٰ اس سے اعلیٰ پہنچا دیا وہی جہنمی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ جنہیں میں نے چاہا اور اپنے ہاتھ سے ان کی عزت کے چودے لگائے اور ان پر میرا کافری (کوئی اسے قبول نہ کیے) نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ مسند احمد مسلم نواری عن المعبرۃ ابن شعبہ

۳۹۳۲۲ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں دلی براہر بھی ایمان ہو (اسے جہنم سے) نکال لو چنانچہ انہیں نکالا جائے گا جلد دو یا دو سو چھ ہوں گے پھر انہیں شہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ ایسے آنکس کے جیسے سیلاب کی جانب کوئی آگیا ہے تم نے دیکھا نہیں وہ روز پلنا ہوا تھا ہے۔ مسند عن ابی سعید

۳۹۳۲۵ اہل قوم کے پھر لوگوں کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر انہیں رحمت آگھیرے گی چنانچہ انہیں نکالا جائے گا اور جنت کے دروازوں پر پھینک دیا جائے گا پھر جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے تو (ان کے گوشت) ایسے آگھیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ (والی مٹی) پر دانی آگئی ہے اور انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ مسند احمد نواری عن حماد

۳۹۳۲۶ کچھ لوگوں کو اپنے کیے گناہوں کی وجہ سے ضرر آگ چھوئے گی پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے طفیل جنت میں داخل کر دے گا انہیں جہنمی کہا جائے گا۔ مسند احمد بخاری عن انس

۳۹۳۲۷ ایک قوم اہل جنت کی بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کی جائے گی جنتی انہیں جہنمی نہیں گے۔ بخاری عن انس

۳۹۳۲۸ ایک قوم اللہ تعالیٰ کی شفاقت کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کی جائے گی جن کا نام جہنمی ہوگا۔

مسند احمد بخاری ابو داؤد عن عمران بن حصین

۳۹۳۲۹ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو جہنم سے نکالے جب کہ صرف ان کی چہرے رو گئے ہوں گے پھر انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

حدیث ابن حنبل عن ابی سعید

۳۹۳۳۰ سب سے آخر میں جس شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا اس کا نام جہنمی ہوگا جنتی کہیں گے جہنمی کے پاس جنتی بات ہے۔

خطبہ فی روافد مالک عن ابن عمر

۳۹۳۳۱ سب سے آخر میں جو شخص جنت میں جائے گا وہ ہوگا جو اہل صراط پریت سے پیڑ کے پل کرے گا جیسے کسی بچہ کو اس کا پ بارے پینے اور وہ اس سے (جان چھڑانے کے لیے) بھاگے اس کا عمل اسے چھلانے سے عاجز ہوگا وہ عرض کرے گا میرے رب مجھے جنت میں پہنچا اور

جہنم سے نجات دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا میرے بندے میں تجھے جہنم سے نجات دیکر جنت میں داخل کروں پر تو میرے لیے اپنے گناہوں اور خطا کا اعتراف کر دے بندہ عرض کرے گا اٹھیک ہے میرے رب اتیری عزت و کمال کی قسم اگر آپ نے مجھے جہنم سے نجات

دنی تو میں آپ کے لیے ضرور اپنے گناہوں اور خطا کا اعتراف کروں گا چنانچہ وہ پل پار کر جائے گا اور ان ہی دل میں کہے گا اگر میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا میرے بندے اگر تو نے میرے لیے اپنے گناہوں اور خطا کا

اعتراف کر لیا تو میں انہیں معاف کر کے تجھے جنت میں داخل کروں گا بندہ عرض کرے گا اتنی عزت و کمال کی قسم اگر میں نے کوئی گناہ نہیں اور نہ

کبھی کوئی خطا کی اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا اے میرے بندے امیر سے پاس تیرے خلاف گواہ ہے بندہ دامن ہائیں دیکھے گا تو دینا

میں موجود اسے کوئی نظر نہیں آئے گا عرض کرے گا میرے رب مجھے اپنا گواہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کی کمال کو چھوٹے گناہوں کے بارے میں

بوتے کا حکم دے گا بندہ جب یہ کیفیت دیکھے گا تو عرض کرے گا میرے رب امیر سے تو بڑے اور پی شیدہ گناہ ہیں اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیام بھیجے گا میرے بندے امیں انہیں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں میرے لئے ان کا اعتراف کر دے میں انہیں معاف کر کے تجھے جنت میں داخل کروں گا چنانچہ بندہ ان کا اعتراف کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا یہ تم سے کم درجہ جنتی کا حال ہے اس سے اوپر اسے لگا گیا حال ہوگا۔

طبرانی عن ابی امامۃ وحسن

”تمہیں لا الہ الا اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہوا تمہارے جہنم میں ہو اللہ تعالیٰ غضبناک ہو کر نہیں۔ (جہنم سے) نکال لے گا اور انہیں نہر حیات میں ڈال دے گا تو ان کے وطن کے نشان ختم ہو جائیں جیسے چاند کا لہن دور ہوتا ہے بھر وہ جنت میں داخل کر لیے جائیں گے ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا۔“

حلیۃ الاولیاء عن انس

۳۹۴۳۸۔ کچھ مردوں کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرنے کا آگ انہیں بخش کر دے گی اور سیاہ کوئلے ہو جائیں گے وہ سب سے بڑے جہنمی ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آؤ درازی کریں گے اسے پکار کر کہیں گے ہمارے رب! ہمیں نکال کر دیواری جہنم میں ڈال دے اللہ تعالیٰ جب انہیں دیواری جہنم میں ڈال دے گا تو وہ یہیں کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہوا عرض کریں گے ہمارے رب! ہمیں دیوار کے پیچھے کر دے ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگتے تو ان کے سامنے ایک درخت بلند ہو گا یہاں تک کہ جہنمی گرماں ان سے بہت جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے اپنے بندوں سے عہد کیا ہے یا ایک شخص کو جنت میں داخل کروں گا اور اس کے لئے وہاں اس کی من چاہی نعمتیں رکھوں گا تمہارے لئے وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے اور اس کے ساتھ اسی جیسا اور ہے۔ عہد عن ابی سعید و ابی ہریرۃ معاً

۳۹۴۳۹۔ ایک بندہ جہنم میں ہزار سال تک اللہ تعالیٰ کو پکارتا رہے گا: اے مہمان! اے مہمان! (تم وہ احسان کرنے والے) اللہ تعالیٰ جبرائیل سے کہیں گے جاؤ اور میرے اس بندے کو میرے پاس لے آؤ جبرائیل چائیں گے اور جہنمیوں کو اوندھے منہ پڑا رہے دیکھ کر وہ اس آجائیں گے عرض کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ اسے لاؤ وہ فلاں مقام پر ہے چنانچہ وہ اسے لا کر رب تعالیٰ کے دربار میں کھڑا کر دیں گے فرمائیں گے میرے بندے تم نے اپنی جگہ اور خواب گاہ کو کیا مایا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! میرے بیکار اور بری خواب گاہ ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو اب اس پہنچاؤ عرض کرے گا: میرے رب! مجھے امید نہیں کہ جب آپ نے مجھے وہاں سے نکال دیا تو وہاں وہاں نہیں لوٹائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو چھوڑ دو۔ عہد احمد و ابن حزمہ عن حبان عن انس

کلام: اندکرۃ المشوہات ۲۲۵ اشقیات ۵۲۔

۳۹۴۴۰۔ جہنم کے دو دروازے ہیں ایک کا نام جہنم اور دوسرے کا ”برانیہ“ یا ”جہنم“ تو اس سے کوئی نہیں لگے گا اور برانیہ جس میں اللہ تعالیٰ بنا ہزاروں اور ایمان والوں میں سے سزا واجب کرنے والے کاموں کی بدولت جتنا چاہے گا عذاب دے گا پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں انبیاء و مرسل اور اپنے نیک بندوں میں سے جن کے لئے چاہے گا اجازت دے گا وہ شفاعت کریں گے تو وہ نکال لیے جائیں گے وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں جنت کی ایک نہر کے کنارے لایا جائے گا جس کا نام نہر حیات ہے ان پر اس کا چھڑکا ہو گا وہ ایسے آئیں گے جیسے سفائی مٹی پر انا گتہا ہے جب ان کے جسم ٹھیک ہو جائیں گے کہا جائے گا نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ داخل ہوں گے اس کا پانی پیتیں گے اور اس سے غسل کریں گے پھر باہر نکل آئیں گے اس کے بعد وہ ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ عہد عن ابی سعید و ابی ہریرۃ

۳۹۴۴۱۔ ایک قوم جل کر کوئلہ بننے کے بعد جہنم سے نکالی جائے گی غنٹی ان پر پانی چھڑکتے رہیں گے تو وہ ایسے آئیں گے جیسے سیلاب کے بہاؤ پر کوئلہ اگر کثرت میں دیا جائے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید

۳۹۴۴۲۔ مجھے اس آخری مٹی کا علم دیا گیا ہے جو جنت میں داخل ہو گا وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا کہ مجھے جہنم سے بچاؤ اور جنت کا سوال نہیں کرے گا جب جنت جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو یہ درمیان میں باقی رہ جائے گا عرض کرے گا: میرے رب! میرا یہاں کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم یہ وہی چیز ہے جس کا تو مجھ سے سوال کر رہا تھا وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں میرے رب! وہ اسی حالت میں ہو گا کہ اسے ایک درخت نظر آئے گا جو جنت کے دروازے پر اندرونی جانب ہو گا عرض کرے گا: میرے رب! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ اس کا پھل کھاؤں اور اس کا سایہ حاصل کروں۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے سوال میں کیا؟ وہ عرض کرے گا: میرے رب! تجھ جیسا کہاں؟ چنانچہ وہ برابر افضل سے افضل چیزیں دیکھتا اور تمکھارے گہریاں تک کہ اس سے کہا جائے گا: جو جہاں تک تمہارے قدم چل سکیں اور جو تمہاری آنکھیں دیکھیں وہ تمہارا ہے پھر چیزوں کے نام لے لے کر تحکک جائے گا تو ہاتھ سے اشارہ کرے گا کہے گا یہ یہ! اس سے کہا جائے گا: ترے لئے یہ بھی اور اس کے ساتھ

ان جیسے بھی تو دراصل یہی جانے گا کہ کچھ لوگ جو کہتے ہیں کہ ان کی جتنی فلاحیں ہیں۔ تو اگر کچھ جہالت سے مل جاتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے انہیں سے کہتا ہوں کہ اے کچھ! مشروب اور کھانے سے بچ کر وہاں سے تو بچو گی انہیں یہی ایک طریقہ فی الحکومہ اور عوامی مانگ۔

۱۹۳۳ء - جنہوں نے دراصل ان کا کل تھ کے دستور میں کیے جانے کے بعد انہیں جنہوں نے ان قسم کے کان میں سے ایک نیا نیا کھانہ بنایا۔

مگر میرے یہ کچھ اور بھی لوگ اب کچھ جنہوں سے کہتے ہیں کہ وہاں میں نہیں جانتا کہ یہ کچھ کچھ اللہ سے ملنے سے بچا کر

رامپن ایک قوم پرست جمے کے نکلنے جن کے جسم سے کڑھت کے جلنے ہنسنے کی وادری ہوگی آئس نے انکس کو دیکھا ہکا کا چہرہ انہوں نے
کی رحمت و شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے مست میں اٹھیں۔ ان کے ہاں مہنگی پڑے ہا۔

۳۴۳۲ قسم سے ایک تو اس نرجس میں بغلی جنت میں ان کا وہ جنتی بڑے خانے اور اعتدالی ہے۔ تاہم ان کے کتبے یہ

۳۹۴۳۶۶ کوٹواگ جو اہل کرنا نہ ہو ہے جس کے گھر سے کابل تک کے گھر جتنی پر مسلسل پانی چھڑکتے رہیں گے تو ان کا گھوٹا ایک شی جو اسے کاٹے گا اسے سب سے پہلی کاٹنا آگے نہ بڑھ سکتا ہے جسے بعد ازاں اس حرمہ علیٰ اس مسجد

۱۹۴۷ء آئیہا تو مریضوں میں اقل ہو گئی جب وہ ان افراد کو دیکھ کر کہیں کہیں سے روپیہ لے کر نکلتی تھیں۔ یہ لوگ

میں جانا ہے گا۔ یہ نہیں ہیں۔ محکمہ عوامی صحت

۳۹۴۷۷ ایک قوم بھرتا اندھ ہے، کجا چشمہ میں ہے، مگر اندھ تعجب ان پر نہ کرتے اور انہیں دہان سے نکال کے باہر دوسرے سے سزا دیتی ہے۔
 خطہ میں ایک دہائی میں طبریز سے دہریہوں نے حمل کر کے چلی آئیں، چھٹی کہیں گئے، ان میں سے کوئی آدمی ان کو ان کی نیابت
 دوسرے نو ذی کرے تو انہیں کھائے لاسے ہتر خلاف ہے، اور انہیں تک کر دے، پھر میں ہی چھوڑ دیں گے، ان کو ملے۔

مداح محمد ابراہیم خاں علیہ السلام

موت کا وقع

[illegible]

۳۹۵- جب چٹائی بنت میں ہو، منیٰ جنم میں چٹائی نہ ہو، تو ۱۰ سال کے بعد موت جنت و دوزخ نامزد کیا جائے گا۔
پھر آجے سدا کی خاکہ کے انتہے ۱۰ میلش کی زد کی ہے موت نہیں اسے، نیز ۱۰ میلش کی (عذاب والی) زد کی ہے موت نہیں تو انہیں نہ قوت
میں اور جنوں کی نہ قوت، میں اسرار ہوگا بعد حمد مسلم عن ابی ہریرہ

۳۹۳۵ جب قرمت کا دن ہوگا تو مسرت کو خوشیوں سے بہینہ ملے گی، غل میں ایوانے گا جس سے بھارات جنتِ انجمن کے درمیان قرار
رہے گا، ان کو دیکھ کر گلوں کا رنگ نہ رہے گا، ہر مسرت کو خوشیوں سے مسرت ہو جائے گی اور ان کو ہر مسرت کو خوشیوں سے مسرت ہو جائے گا۔

۳۹۳۲ موت کو خواہر سے سینے ملے کی طرح نکلے۔ اے خواہر جنت و جہنم کی در پہلی در پر رکھنا کہ اگر کئے کیا جانے کا جنتیں کا اور جہنم کی

دیکھیں گے۔ کہا جائے گا جنہیں وہ بھی گردن بند کر کے دیکھیں گے کہا جائے گا۔ جو نے ہوا وہ نہیں گئے تھی ہاں یہ صحت سے میرا سے اہل
گردن کیا جائے گا کیونکہ اگر اندہ قہاں نے جنہیں گئے لئے زندگی اور بن کا لیبر نہ کی ہوتا وہ لوگ خوشی سے مر جائے۔ تو مدعی عمر بنی سعد

۳۹۵۳ قیامت کے روز موت کو اگر تپل سرا ملے گا تو کیا جو نے کہا جائے گا اے جنہیں اتو دو در تے ڈرتے دیکھیں گے کہ کھیں جس تپور
پورہاں سے نکال نہ پے جائیں پھر کہا جائے گا۔ جنہیں وہ خوش ہو کر اس ناچ کے دیکھیں گے کہ شاید اس جگہ سے نکال دے پھر کہا جائے
گا کہ کیا تے ڈرتے خوش گردن سے کی ہاں یہ صحت سے میرا سے تپل سرا ملے گا تو کیا جو نے کہا جائے گا اے جنہیں وہ خوش ہو کر اس ناچ کے دیکھیں گے کہ شاید اس جگہ سے نکال دے پھر کہا جائے
تھیں جو جو مقام ملے ہیں ان میں ہمیشہ کی زندگی ہے ابھی موت نہیں آئے کی۔ سعد احمد ابن ماجہ حاکم عن امی ہریرہ

۳۹۵۴ . اللہ تعالیٰ جنہیں کو جنت میں اور جنہیں کو جہنم میں داخل کرے گا پھر ایک اعلان کرنے والا آئے گا کہ اے جنہیں اس موت
نہیں (راہی) جنہیں موت نہیں ہے پر ایک شخص میں ہے اس کی ہمیشہ ہے گا۔ بخاری عن ابن عمر
۳۹۵۵ جنہوں سے کہا جائے گا اے جنہیں ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں اور جنہیں سے کہہ جائے گا جنہیں ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں۔

۳۹۵۶ ایک اعلان کرنے والا پکار کر کہے گا۔ (جنہیں) صحت مند ہو کھیں یا انہیں پرانے۔ زندہ رہو کھیں مر کے نہیں تم جوان رہو گے بھی
روزے نہیں ہو گے خوش تپل رہو کھیں یا انہیں پرانے۔ سعد احمد، مسلم، ترمذی، ابن عمر ابن ہریرہ

ازکمال

۳۹۵۷ قیامت کے روز موت کی ضرورت میں نہ کر رہتے۔ جنہیں وہ میدان کھڑا کر دے گا۔ پھر کہا جائے گا جنہیں
کیا اسے نہ چاہئے جو وہ سرا ملے کر دیکھیں گے تپل ہاں اور جنہیں لوگوں سے کہہ جائے گا کہ کیا اسے چاہئے جو وہ سرا ملے گا دیکھتے ہوئے نہیں
گئے تپل ہاں یہ صحت سے میرا سے کہہ جائے گا حکم دیا جائے گا کہ اے جنہیں ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں اور جنہیں ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں۔ بخاری عن ابن عمر
موت نہیں۔ بخاری عن ابن عمر

۳۹۵۸ قیامت کے روز موت کی ضرورت میں نہ کر رہتے۔ جنہیں وہ میدان کھڑا کر دے گا۔ پھر کہا جائے گا۔ ابو یعلیٰ سعد بن مسعود عن ابن عمر
۳۹۵۹ جنتی جنت میں اور جنہیں جہنم میں داخل ہو جائیں گے پھر میں میں ایک اعلان سنانے والا اعلان کرے گا۔ اے جنہیں اس موت نہیں۔ ابی
اے جنہیں اس موت نہیں۔ ابی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ (بخاری عن ابن عمر)

حور کا ذکر

۳۹۶۰ حورین جنت میں گھر کر گئیں کہ ہم بھی خود ہیں جو تپتے ہوئے انہوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ سعد بن علی
۳۹۶۱ جنت میں حورین کا جناح ہو گا وہ کسی آواز بند کریں گے جو خوشی سے نہیں کی ہوگی وہ نہیں سنیں۔ ہم ہمیشہ بنے والیاں تپل نہیں جانتا نہیں
ہوں کی ہم خوش تپل بھی ہوں لیکن ہوں کی ہم بھی جنتی ہیں کھیں۔ راضی نہیں ہوں کی اس کے لئے خوش تپل ہے۔ نہ ہمارا اور ہم اس کی ہو گئے۔
تو مدعی عمر بن علی

کلام: ضعیف ترمذی ۳۹۶۲ ضعیف ابی داؤد ۹۸۸

۳۹۶۳ جنہیں کی تپیاں اپنے خود دیکھنے کے لیے گھاسیں کی انہیں آواز ہوگی کہ جس نے نہ تپتی ہوگی۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۳۹۶۴ حورین زعفران سے پتے کر گئیں۔ ابی ہریرہ حطب عن ابن

کلام: ضعیف ابی داؤد ۹۸۰۳

۳۹۳۹۳ . خورشید مرشد کی شیعہ سے پیدا ہوئیں۔ اس پر دوبہ عن عائشہ

کلام : ضعیف الجامع ۸۰۳

۳۹۳۹۵ . خورشید مرشد اس سے پیدا ہوئیں۔ طوائف فی الکبر عن ابی امامہ

۳۹۳۹۶ . جنت میں ایک نو مسلم ہوگا کوئی کہے : کیا ہے تو ایک نور کے اشکوں کی چمک ہوگی جو اپنے نور کے سر سے نہیں رہی ہوگی۔

الحدیث فی النکحی عقب عن ابی مسعود

کلام : تقدیر السنین ۱۳۹ (خبر و الکتاب ۳۲۲۸)

۳۹۳۹۷ . موسیٰ کی دو بیویوں کی جن کی بیٹیوں کو گوان کے کپڑوں سے دکھائی دے گا۔ ابوالفتح فی الطحا عن ابی ہریرہ

۳۹۳۹۸ . خورشید مرشدوں کی شیعہ سے پیدا ہوئیں ان میں ایک بیٹی کوئی چیز نہیں ہوئی۔ الحدیث عن ابی امامہ عن عائشہ

۳۹۳۹۹ . اگر مرد میں اپنی ایک انگلی نہ ہو تو مرد سے تو ہر جاندار کی خوشبو محسوس کرے۔

الحسن بن سفیان عن ابی امامہ عن ابی الکثیر عن ابی عیسا عن سعد بن عبد الرحمن

۳۹۴۰۰ . اگر خورشید میں سے ایک نور نہ پڑ جائے تو ہر جاندار اس کی خوشبو محسوس کرے۔

ابو داؤد عن ابی امامہ عن ابی عیسا عن سعد بن عبد الرحمن

جنیم اور اس کی خصوصیات

۳۹۴۰۱ . ایک بڑے چٹان جنیم کے نور سے (جنیم میں) پتھریں پائے تو کرتے کرتے ستر سال تک ہا میں سے پتھر بھی نکلنے لگتی ہیں۔ نسائی نو مدی عن عیسا بن خروان

۳۹۴۰۲ . جنیم کی قوتوں کی مقدار چار سو برس کے برابر ہے ہر سو برس کی موت کی چالیس سال کی مسافت ہے۔

مسند احمد نو مدی عن ابی حاتم عن ابی مسعود

کلام : ضعیف الترمذی ۸۲ ضعیف الجامع ۳۱۷۵

۳۹۴۰۳ . اگر کوئی گریں اس کو بڑے پتھر آسمان سے زمین کی طرف پھینک دے تو پانچ سو سال کی مسافت ہے تو اس سے پہلے

زمین پر پہنچ جائے لیکن اگر سے لکھ کر سے لکھ کر آجائے تو پانچ سو سال کی عمر میں اپنی حد و وقت پر پہنچے۔

مسند احمد نو مدی عن ابی حاتم عن ابی مسعود

کلام : ضعیف الترمذی ۸۲ ضعیف الجامع ۸۰۵

۳۹۴۰۴ . تہہ دی یہ آگ جسے انسان جانتے ہیں جنیم کی آگ کا ستروں حصہ ہے کسی نے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس سے سترہ بڑے بڑے درخت (تخت) کے سوا کسی شے اس کی گریں کی طرف نہیں۔ مسند احمد بخاری نو مدی عن ابی ہریرہ

۳۹۴۰۵ . یہ آگ جنیم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ

۳۹۴۰۶ . تہہ دی یہ آگ جنیم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اگر اسے پانی سے دھو دیکھا جائے تو پانچ سو سال کی مسافت ہے تاکہ وہ اسی جگہ سے اترے۔

ابو داؤد عن ابی امامہ عن ابی عیسا عن سعد بن عبد الرحمن

کلام : ضعیف الجامع ۹۳ ضعیف الجامع ۸۱۹

۳۹۴۰۷ . تہہ دی یہ آگ جنیم کی آگ کا سترواں حصہ ہے ہر حصہ کی گریں ہے۔ نو مدی عن ابی مسعود

۳۹۴۰۸ . یہ پتھر (کی آواز) ہے جسے ستر سال ہو گئے پتھر کا گویا وہ ابھی تک نہ ٹک پڑنے کے لیے کہہ رہا ہے۔

مسند احمد مسند عن ابی ہریرہ

۳۹۴۸ ... اگر ایک چرم بن جس کا وزن دس اونٹوں سے برابر ہو جنم کے کنارے سے گر لیا جائے تو دس سالوں میں بھی اپنی تہ تک نہیں پہنچے گی یہاں تک کہ وہ فی ادر اسلام تک پہنچ جائے کسی نے عرض کیا: فی ادر اسلام کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جنم کے دو کوئیں ہیں جن میں جنم کی پہلی بار گرجالی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابي حنیفہ

۳۹۴۹ ... اگر کسی بھڑوڑ جنم میں پھینکا جائے گا تو اس کے پیچھے سے پہلے متر سالی گزر جائیں۔ عداد عن ابي موسیٰ
۳۹۵۰ ... اگر سات لوہیاں اپنی چوہوں کے ساتھ لی۔ اسی اور انیس جنم کے کنارے سے گر لیا جائے تو متر سولوں میں بھی امتیاز تک نہ پہنچ جائے۔ حاکم عن ابي حنیفہ

۳۹۵۱ ... اس ذات کی قسم! جس کے بقدر قدرت میں محمد ابراہیم کی جان ہے جنم کے دونوں کناروں میں ادراس کی تہ میں اتنا حاصل ہے جیسے کوئی چنان ہو جس کا وزن سات اونٹنیوں کا (۷ کے کوہانوں) کی چوہ کی گوشت اور پانی کے پچوں سمیت ہو جو اسے کنارے سے تہ تک طرف گر لیا جائے تو متر سولوں میں پہنچے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ حاکم عن ابي حنیفہ
۳۹۵۲ ... تمہاری بات کہ جنم کی آگ کا ستر دس حصہ ہے اگر اسے سمندر میں اتھکایا گیا تو انسان اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔

۳۹۵۳ ... تمہاری بات کہ جنم کی آگ کا ستر دس حصہ ہے اگر اسے پانی میں دو مرتبہ نہ بھجایا گیا ہوتا تو تم اس سے مستفید نہ ہو سکتے اللہ کی قسم! وہ کانی بنارو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ کبھی بھی جنم کی طرف نہ لٹائی جائے۔ حاکم و عقب عن انس
۳۹۵۴ ... اسے ہزار سال چلایا گیا یہاں تک کہ دوسرے ہو گئی پھر ہزار سال یہاں تک کہ تیسرے ہو گئی پھر ہزار سال یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی تو وہ سیاہ کال ہے اس کی لپٹ میں آگ ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

۳۹۵۵ ... جنم کی ایک داری کو کھلوا کہا جاتا ہے جنم کی (پانی) داریاں اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتی ہیں۔ حلیۃ الاولیاء عن ابي حنیفہ
۳۹۵۶ ... تیل کی بجھت کی مارتن جب اس کے چوے کے قریب کیا جائے گا تو اس کی چیرے کے کھال اس میں گر جائے گی۔

۳۹۵۷ ... سند احمد عبد بن حمید، بیہقی، ابو یعلیٰ بن حبان، حاکم، بیہقی، فی الیث عن ابي سعید فی قولہ لعل لان فدرکہ
۳۹۵۸ ... اگر جنم کا ایک شرمہ زمین کے میدان میں گر جائے تو اس کی بہ ہزار مرتبہ مشرق مغرب کے درمیان میں لپٹے والی ہر چیز کا ہو جائے۔

۳۹۵۹ ... اس ذات کی قسم! جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے اگر تمہارا ایک ٹکڑا زمین کے سمندر میں ڈال دیا جائے تو غراب ہو جائے گا جس کا کھانا ہوگا اس کا کیا بنے گا۔ حاکم عن ابي حنیفہ

۳۹۶۰ ... جنم میں حاملہ اونٹنی کی گردنوں کی طرح ساق پیراں میں اسے جب ایک ٹکڑا دے گا تو (حرم) اس کی شدت چالیس سال تک محسوس کرے گا اور جنم کے چھوٹے بچوں کی گردنوں جیسے ہوں گے ان میں ایک ٹکڑا دے گا تو چالیس سال تک اس کا درد محسوس کرے گا۔

۳۹۶۱ ... سند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، حاکم، معبود بن منصور عن عبد اللہ بن مبارک بن سہاء الزویلی
۳۹۶۲ ... جنم کو ستر ہزار سالوں سے بڑا کر لیا جائے گا ہر کام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے بھارتے ہوں گے۔

۳۹۶۳ ... طبرانی فی الکبیر عن ابن معبود
۳۹۶۴ ... جنم پر ایک دن اسے ضرور آئے گا اگر وہ کبھی نہ ہوگی صرف فصل ہے اس کے روزانے جہ جہ اسے ہوں گے۔

۳۹۶۵ ... طبرانی فی الکبیر عن ابي امامہ

کلام الفیض ۲۷

۳۹۶۶ ... جنم میں ایسا دن آتا ہے جب کہ اس میں کوئی انسان نہیں ہوگا تو اس کے روزانے جہ جہ اسے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر

کلام ترمذیہ الموضوعہ ۱۱۵۲

جنہیوں کی خصوصیات کا ذکر

۳۹۵۰۷۔ سب سے کم درجہ خراب والا وہ جنہی ہوگا جسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن کی گرمی سے اس کا دماغ ٹھوس ہوگا۔

۳۹۵۰۸۔ قیامت کے روز سب سے کم درجہ خراب والا وہ شخص ہوگا جس کے قدموں کے ٹکڑوں کے نیچے دو انگڑائیں رکھے جائیں گے جس سے اس کا دماغ اپنے کمرے کے نیچے بند کیا شدہ کھٹے پانی کی گھڑی ہے۔ مسند احمد بخاری ترمذی ابن ماجہ ابن بشر

۳۹۵۰۹۔ سب سے کم درجہ خراب والا وہ جنہی ہوگا جس کے آگ کے دو جوتے اور دو تھے ہوں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ بڑی طرح ٹھوس ہوگا۔ سب سے زیادہ خراب والا کوئی شخص سمجھ جائے گا حالانکہ وہ سب سے کم درجہ خراب والا ہوگا۔ مسلم حدیث

۳۹۵۱۰۔ قیامت کے روز وہ شخص سب سے کم خراب والا ہوگا جس کے آگ والے دو جوتے ہوں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ ٹھوس ہوگا۔

۳۹۵۱۱۔ سب سے کم درجہ خراب والا وہ شخص ہوگا جس کے قدموں کے دو انگڑائیں رکھے جائیں گے جن سے اس کا دماغ ٹھوس ہوگا۔

۳۹۵۱۲۔ سب سے کم درجہ خراب والا وہ شخص ہوگا جس کے آگ کے جوتے پہنائے ہوں گے جن سے اس کا دماغ ٹھوس ہوگا۔

۳۹۵۱۳۔ قیامت کے روز اس جنہی کو اپنا پانے کا جودنا کا سب سے ٹوٹا ہوا ٹکڑا ہوگا جس کے جنم میں غوطہ پانے کی جگہ کے بعد اسے کہا جائے گا اے اے آدم! کیا تو نے کوئی بھلائی نہیں کی ہے تھو پر کوئی نعمت تھی کوئی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں میرے سب بھراں میں تھی کوئی پانے کا جودنا کا سب سے بد حال شخص تھا اسے جنت میں غوطہ پانے کا اس سے کہا جائے گا: ایسا آدم! کیا تو نے کوئی پریشانی نہ بھی کیا تھو پر کوئی کوئی تنگی آئی؟ وہ عرض کرے گا: نہیں میرے سب بھراں پر کوئی سخت ٹکس آئی اور نہ کسی نے کوئی نصیحت نہ کی۔

۳۹۵۱۴۔ کافر اپنے پیچھے ایک یا دو ترخ آبی زبان نکھڑا رہا ہوگا اور لوگ اس پر پاؤں مار رہے ہوں گے۔ مسند احمد ترمذی ابن ماجہ ابن بشر

۳۹۵۱۵۔ کلام:..... ضعیف الترذی ۲۷ ضعیف الجامع ۱۵۱۸۔

۳۹۵۱۶۔ کلام:..... ضعیف الترذی ۲۷ ضعیف الجامع ۱۵۱۸۔

۳۹۵۱۷۔ کلام:..... ضعیف الترذی ۲۷ ضعیف الجامع ۱۵۱۸۔

۳۹۵۱۸۔ کلام:..... ضعیف الترذی ۲۷ ضعیف الجامع ۱۵۱۸۔

۳۹۵۱۹۔ کلام:..... ضعیف الترذی ۲۷ ضعیف الجامع ۱۵۱۸۔

۳۹۵۲۰۔ کلام:..... ضعیف الترذی ۲۷ ضعیف الجامع ۱۵۱۸۔

۳۹۵۲۱۔ کلام:..... ضعیف الترذی ۲۷ ضعیف الجامع ۱۵۱۸۔

۳۹۵۲۲۔ کلام:..... ضعیف الترذی ۲۷ ضعیف الجامع ۱۵۱۸۔

سلاطین کے باوجود آتا ہے۔ مسند احمد مسلم ابن ماجہ عن ابی سعید

۳۹۵۳۰۔ اگر جنہوں سے کہا جائے کہ تمہیں دنیا کی کنگریوں کی بقدر جہنم میں بھرنا ہے تو وہ خوش ہو جائیں اور اگر جنتیوں سے کہا جائے کہ تمہیں جنت میں ہر کنگری کی بقدر بھرنا ہے تو وہ تمکین ہو جائیں گے لیکن ان کے لیے بدی زندگی بتائی گئی ہے۔ طبرانی عن ابی مسعود

۳۹۵۳۱۔ جہنم میں کافر کے کندھے کا فاصلہ تیز رفتار سواری تین روز و سافٹ ہے۔ مسلم عن ابی ہریرہ

۳۹۵۳۲۔ ایک گھرانے والے کا جہنم میں جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آزاد غلام اور لونڈی نہیں رہے گی اور ایک گھرانے کے لوگ پھر اپنے جنت میں جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آزاد غلام اور لونڈی نہیں رہے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی حنیفہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۲۹

۳۹۵۳۳۔ سورج اور چاند (بہرہ لوگوں کی پرستش کے) جہنم میں زخمی ذیل کی طرح ہوں گے۔ ابو داؤد طبرانی، ابویعلیٰ عن انس
کلام:..... المتوفی عن ابی ۱۹۰ النوادر ۱۳۰۵

الاکمال

۳۹۵۳۴۔ کافر ایک یا دو فرخ تک قیامت کے روز اپنی زبان گھسیٹے گا لوگ اسے روندیں گے۔ ہناد النور عدی، ابیہقی عن ابن عمر
کلام:..... ضعیف الترمذی ۲۸۸ ضعیف الجامع ۱۵۱۸

۳۹۵۳۵۔ قیامت کے روز کافر دو فرخ اپنی زبان گھسیٹے گا لوگ اسے روندیں گے۔ مسند احمد عن ابن عمر
۳۹۵۳۶۔ جہنم میں کافر کے ٹھنڈے کی جگہ تین دن کی مسافت ہوگی اس کی ہر داڑھ احد جنتی اور ان کی ران درقان۔ (پہاڑ) جنتی اور گوشت ہڈی کے علاوہ اس کی کھال چالیس گز ہوگی۔ مسند احمد ابویعلیٰ حاکم عن ابی سعید

۳۹۵۳۷۔ کافر کی نشست گاہ تین دن کی مسافت ہے اور اس کی داڑھ احد جنتی ہوگی۔ الخطیب عن ابی ہریرہ
۳۹۵۳۸۔ جہنمی جہنم میں بڑھ جائیں گے یہاں تک کہ ان کی کان کی او سے کندھے تک سات سو سال کا فاصلہ ہوگا اور ان کی جلد ستر گز موٹی ہوگی اور ان کی داڑھ احد جنتی ہوگی۔ مسند احمد عن ابی عمر

کلام:..... الضعیف ۱۳۲۳
۳۹۵۳۹۔ اگر کسی (جہنمی) شخص کو کھل کر مشرق میں گھرایا جائے اور ایک شخص مغرب میں کھڑا کیا جائے تو یہ دنیا کا شخص اس کی بدبو سے مر جائے۔

۳۹۵۴۰۔ اگر اس مسجد میں (ایک طرف) لاکھ یا اس سے زیادہ لوگ ہوتے اور اس میں ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے اور اس کی سانس اٹھیں پہنچ جائے تو مسجد اور مسجد کے لوگ جل جائیں۔ ابویعلیٰ بیہقی فی اللعث عن ابی ہریرہ

۳۹۵۴۱۔ جہنمی لوگوں کو خارش ہو جائے گی تو وہ کھجائیں گے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی وہ کہیں گے: ہمیں یہ خارش کیوں ہوئی؟ کہا جائے گا ایمان والوں کو تحقیق دینے کی وجہ سے۔ الدیلمی عن انس

۳۹۵۴۲۔ جنیوں میں قائم کھیل جائے گا تو وہ اتار دیں گے کہ آئسوٹم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ ان کے ریشموں پر گزھے پڑ جائیں گے جن میں اگر کشتیاں چلائی جائیں تو چل پڑیں۔ ہناد عن انس

۳۹۵۴۳۔ اللہ کی قسم! جو جہنم میں جائیں گے وہ کئی سال گزرنے کے بعد فطیس کے اور وہاں کا سال اسی سال سے زیادہ ہے اور سال تین سو ساٹھ یوم کا ہوتا ہے اور ہر دن تہارتی کتنی کے مطابق سال بھر کا ہے۔ الدیلمی عن ابی عمر

۳۹۵۴۴۔ قیامت کے روز کافر کے لئے پچاس ہزار سال کی مدت مقرر کی جائے گی جیسا کہ اس نے دنیا میں کوئی عمل نہیں کیا، اور کافر جہنم کو

آنکھوں اور کانوں میں سلاخیوں پھری گئی ہیں اس میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ لوگ ان وحشی اور ان کی باتوں کا جو بی بی کرتے تھے پھر ہم پتہ تو
سیکھ لے کر عورتیں نظر آئیں جراثیمی امیڑیوں کے مثل لگی ہوئی تھیں ان کے سر سیدھے تھے سانپ ان کے پستانوں پر ڈنارے تھے میں نے کہا: یہ
کون ہیں؟ تو میں نے کہا: یہ وہ ہیں جو اپنے بچوں کو اور وحشی پٹائی تھمک بھرم کر کے اپنے تواریزوں کے مثل لٹکے ہوئے ان کے سر سیدھے ہیں جو تھوڑا
پانی اور پھل چاٹتے۔ تب میں نے کہا: کون ہیں؟ تو ان کے کہا: یہ لوگ ہیں جو روز روز کتنے اور روز کے وقت سے پہلے اظہار کر لیتے تھے،
پھر ہم پیسے تو تیس لاکھ روپے نظر آئے لیکن ان صورت سے نہ پرہیز اور ان کا لباس بدن بہت بڑا ہے ان سے سخت بدبو آتی ہے جیسے بیت الخلا کی
بدبو آتی ہے میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ ان کی مرد اور عورتیں ہیں پھر ہم پہلے تو ہمیں مرد سے نظر آئے جو بہت بڑے اور بوجھ سے اور ہر روز
میں میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ کافرؤں کے مرد ہیں پھر ہم پہلے تو ہمیں ایک احوال دھانی دی اور ایک حلو کی کہ وہ روز سالی دینی میں نے
کہا: یہ کیا ہے، کہا: یہ جمنو ہے اسے چھوڑ دو پھر پیسے تو تیس لاکھ روپوں کے سامنے تھے کچھ مرد سونے نظر آئے میں نے کہا: یہ کون ہیں کہا: یہ مسلمانوں
کے مرد ہیں۔

پھر ہم جیتے تو ہمیں آنسوؤں میں نہر کے کناروں پر دو مہروں کے مابین کھڑی نظر آئیں میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: مسلمانوں کے بچے ہیں پھر ہم جیتے تو ہمیں بہت غصہ ہوا کہ مراد بھی لہاں اور ابھی خوشہ والے نظر آئے جیسے ان کے چہرے ہوتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کھانا یہ صدیقین شہداء و صالحین ہیں پھر ہم ملوئے ہمیں تین آدمی شراب پیتے اور کچھ نظر آئے میں نے کہا: یہ کون تین؟ کھانا: یہ بنو ہاشم رضی اللہ عنہم علیہم السلام ہیں۔ ابھی ان کی جو مہر خواتین آئی تھیں ابھی ان کے چہرے ابھی آئے تھے۔ اب آپ پر فدا ہم آپ پر فدا پھر میں نے مراد خواتین عرض کی بچے میں آئی تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کھانا: یہ آپ کے جد و ہمداد ابراہیمؑ ہیں ابھی علیہ السلام کی وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

علم راتنی لی 'ایگر حاکم بھنی لی غلاب القبر سفید بر مہشور عن ایس ادبہ

۳۹۵۵۱ مہر کی ماست کے موصد کیوں کو ان کے ایمان کے نقصان پہنچی ہو۔ سے جنہم کا عذاب ہوگا۔ حاکم علی ماریہ عن انس

۳۹۵۵۲ گناہگاروں والوں کے ایمان لپاکی وجہ سے جہنم کا عذاب ہوگا۔ عاصم بن ناریہ عن انس

۳۹۵۴ قیامت کے روز پاگل زمانِ فترت (دو دنوں کا درمیانِ زلزلہ) فوت ہونے والے اور بچیں میں مرنے والے کو پایا جائے گا یا کل کیے گا میرے رب! اگر آپ مجھے جہنم عطا کرنے کو چاہتے ہیں تو آپ نے مشکل دلوں کو مجھ جیسا سعادت مند نہ ہونا اور زمانِ فترت میں فوت ہونے والا کیے گا میرے رب! اگر میرے پاس تیرا وعدہ (تو حیدر و سلامت) آتا تو جس کے پاس تو یاد و مجھ سے زیادہ تیرے عہد میں نیک بخت نہ ہوتا اور انہیں میں ہوا کہ ہونے والا کیے گا میرے رب! اگر تو مجھے دعوہ دیتا جو آپ نے عمر و اسے کوئی دلوں کی عمر میں مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں ایک کام کا قصہ دے گا (میں اس کا نام میری بات، تو کہو کہ وہ عرض کریں گے میری عزت کی قسم وہی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جہاں جہنم میں وہی جہنم ہو جو اس امر پر عمل ہو جائے تو انہیں کوئی نقصان نہ پہنچائی تو ان کی جانب آگ کے لئے نکلتے ہیں وہ سمجھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کل کو کثرت کر دیں گے اللہ تعالیٰ انہیں غم دے گا اور جہنم سے داخل آج کیسے؟ انہیں گے جہاز میرے رب! اور اعلیٰ ہونا چاہتے تھے تو وہ دے اور شعلہ لگان شروع ہو گئے اس لیے ہم نکل آئے ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری حقوق کو آپ کا کرویں گے اللہ تعالیٰ دوسری مرتبہ انہیں غم دے گا پھر وہی طرح واپس آجائیں گے اور اسی طرح کی بات کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جہاد کی پیدائش سے پہلے مجھے صرف یہ دو کچھ مل کر دے آپ نے تم کے مطابق میں نے تمہیں پیدا کیا اور میرے علم کی طرف تم لوگوں سے اے جہنم! انہیں سمیت اپنا پوچھنا بھرتی کرنا ہے۔

پڑے۔ انھیں طبرستان حنفیہ الاویہ عمر صادقین حل

کلام: ...

۳۹۵۲۳۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اہل جاہلیت اپنے بڑوں کو اپنی خدمتوں پر لے آئے۔ آپؐ ہوں گے اللہ تعالیٰ سے پوچھنے کا دارِ عرض کریں گے: آپؐ نے ہماری طرف نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ کوئی دین، یا اگر آپؐ کوئی رسول بھیجئے تو ہم آپؐ کے سب سے زیادہ اجنبی و غدار بندے ہوتے ان کو کرب و ان سے فرمائے گا: تمہارا کیا خیال ہے۔ (اب) اگر میں تمہیں کسی بات کا فہم ہو تو میری باتوں سے؟ عرض کریں گے:

[illegible]

— ۱۳۳ —

[illegible][illegible]

مجلس شورای اسلامی - تهران

[illegible][illegible]

یہ عہدہ اگر میں اختیار کرتا تو اس میں میری جگہ کسی اور شخص پر ڈال دیتا۔ لیکن میری مرضی یہ تھی کہ میں اس عہدہ پر نہ آتا۔

انہوں نے ایک اولیٰ کے ساتھ نہ لے اٹھیں، ڈاٹھے تھے، میں نے کہا کہ میں اس پر دوں اس سوا میں اس پر
 ۳۹۵۶۰ اس بات کی قسم اٹھائیں گے کہ نہ تھیں یہی جان ہے، آخرت کی جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ میرے اس مقام پر پیش
 کی گئی ہے۔ مہمانے روزِ آخر کی خبر کی کہ تو اس کا ایک ٹکڑا میری جانب دے، میں نے کہا کہ میں اس پر وہ قربان ہو کر لے لے دوں گا۔
 انہوں نے میرے کو تو اس نے کہا، میرے وہ اب اس میں ہیں، انہوں نے کہا کہ تم سے بڑا مال ہے، میں نے فرمایا کہ میری چیز میں نے ایک
 ٹکڑا لی تو مجھے ہی ملے گا، مگر ان میں ان میں ہی ملے گا، مگر میں اس کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ اس پر دیکھتا ہوں، اس میں میں نے دیکھا
 کہ اس نے اسے، اس کے ساتھ گھاسے، اس کے ساتھ اس طرح اس کی انکسار میں غصہ میں اسے

جنتِ روزِخ کی لڑائی

۳۹۵۷۰ جنتِ روزِخ کی لڑائی ہوئی، جنت کے لیے لڑائی میں یہ تھا کہ اور مسلمانوں کا لڑائی میں یہ تھا کہ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے
 اللہ تعالیٰ نے انہیں سے فرمایا کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے ان کا عذاب ملے گا، اور جنت سے فرمایا کہ تم میری جنت ہے، یہی ہے
 جس میں میں نے چاہا ہے کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے اس کا عذاب ملے گا۔

مسلمہ، نور محمدی، عن امی حورہ، مسلمہ عن امی سعید، اس حوالہ میں اس

۳۹۵۷۱ جنتِ روزِخ کی لڑائی ہوئی، جنت کے لیے لڑائی میں یہ تھا کہ اور مسلمانوں کا لڑائی میں یہ تھا کہ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے
 اور انہوں نے ان کا عذاب ملے گا، اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے ان کا عذاب ملے گا، اور جنت سے فرمایا کہ تم میری جنت ہے، یہی ہے
 جس میں میں نے چاہا ہے کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے اس کا عذاب ملے گا۔

۳۹۵۷۲ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے ان کا عذاب ملے گا، اور جنت سے فرمایا کہ تم میری جنت ہے، یہی ہے
 جس میں میں نے چاہا ہے کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے اس کا عذاب ملے گا۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پھر اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے ان کا عذاب ملے گا، اور جنت سے فرمایا کہ تم میری جنت ہے، یہی ہے
 جس میں میں نے چاہا ہے کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے اس کا عذاب ملے گا۔

الاعمال

۳۹۵۷۳ جنتِ روزِخ کی لڑائی ہوئی، جنت کے لیے لڑائی میں یہ تھا کہ اور مسلمانوں کا لڑائی میں یہ تھا کہ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے
 لی انہیں سے اور جنت سے فرمایا کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے ان کا عذاب ملے گا، اور جنت سے فرمایا کہ تم میری جنت ہے، یہی ہے
 جس میں میں نے چاہا ہے کہ تم میرا عذاب ہے، یہی ہے جس سے میں نے اس کا عذاب ملے گا۔

[illegible]

از قسم الافعال.....قرب قیامت

۳۵۱۷ (مسند مجہد) اہلبیت علیہم السلام سے روایت ہے کہ ابو مسعود خدری بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تم ہی کہتے ہو کہ لوگوں کو برسوا نہیں گزریں گے کہ کوئی جھپٹے والا آگے جاتی ہو، سر میں سے علیؑ کو برسوا ملنا سچ ہے تو میں فرمایا: برسوا ملنا آج جو تکلف میں ان میں کوئی نہ ہو جائے کھانہ اس کی خوشنوازی کی گناہ کی سزا ہے۔

مسند احمد، ابی یحییٰ حاکم، بیروت، مصر

۲۰۵۰۸۔ معادین میں عجم کی القہر سے روایت ہے کہ فریبت میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اپنے ساتھ سنا پی جی کے لڑکے اشادہ کیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اور قیامت کو (ایک ساتھ) بھیجا ہے اور (ان) حکمران میں خوشی ہوگی نہ کہ کوفت نہ وہ کھیل ہو جو ان میں گئے اور قیامت پر کے لوگوں پر ہر بار کوئی۔ پہلی ہی کتاب بیان حلال میں اعظم عیسیٰ شامی

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کوک سے دیکھیں تو کہیں کہ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج ہوگا نہ خدا ہیں مومن کے کہ بعد میں میں پوچھیں ہوں گے سو یہی ایسی شے

۳۹۵۶۰۔ حضرت جان نواز رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرما لیں: یہ میلانی بی بی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے پوچھے: قیامت کہا ہے؟ آپ نے میں سے سب سے لادینوں میں جس کی طرف کچھ کر لیا ہے اگر یہ کافر نہ ہو یا کہ یوز خانہ تو اس کو قیامت پر ہر جہاں کی۔

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ عَذَابٍ إِلَّا مِنْ فَتْنٍ مِنْكُمْ أُولَئِكَ يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ الْعَظِيمَ

۳۶۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں اور قیامت ان دونوں کی ضرب پیچھے مجھے ہیں یہ سب نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا مجھے کھڑے دوڑ کے ٹھوڑے سے دونوں بھگس تو ان میں سے ایک دوسرے سے مسیت لے جائے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اللہ کا حکم فرمے اور یہ مسیت انجلی کو لگا دے سب کو جواب دہ اور ان کی فرما ہوا میری باتی نہ کرو۔

புதுச்சேரி

کذاب لوگ

۳۹۵۷ (مسند ظہران) عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن حبیب کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں یہ لوگ کرنا شروع کیے جو سیدہ کذاب کی تحسیر کرتے وہ ان کے بارے میں تو کئی کواہت ایچے تھے آپ نے حضرت ظہران بن مظان کو بلا لکھا آپ نے جواب لکھا ان کے سامنے امین بن حنیف لایا اللہ راۓ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو جو کوئی اسے قبول کر لے اور سیدہ کذاب سے بات و منہجہ امتیاز کرتے اسے قتل نہ کر اور جو مسلمہ کے مذہب سے چمٹا رہے اسے قتل نہ کر وہ تو ان کے کئی لوگوں نے اسے قبول کر لیا تو انھیں چھوڑ دیا گیا اور کچھ لوگ سیدہ کے مذہب سے چمٹے رہے اور ان کو اسے ملے۔ بعض یو شعب الاعمال میں بھی لکھا ہے۔

۳۹۵۷۲ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ہفتہ پہلے فرمایا: قیامت سے پہلے کئی جموں کے لوگ شہر میں ہی سے مراد مسند کا امام شاہنشاہ حسین کا کھرا بن کر اوردھل ہوگا اور اہل ان سب سے نرا اور دشمنانہ ہوگا ہمیں ہر حد

۳۹۵۷..... فضیحا کہ جن نے دوزخ کی جگہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ دیکھیں سب سے سلا اللہ اور جو اسرار میں ظاہر ہو

سے جانے کی ایک جماعت جنگل میں چلی جائے گی ایک ٹولی ان (حملہ آوروں) سے جانی کی فرمایا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے وہ بات بیان کی جو عبداللہ بن عمرو سے سنی گئی آپ نے فرمایا: عبداللہ بن عمرو جو کہہ رہے تھے اسے زیادہ جانتے ہیں پھر لوگوں میں اعلان ہوا نماز پابندی جماعت تیار ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا میری امت کا ایک گروہ ضرور حق پر قائم رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آجائے ہم نے عرض کیا: یہ عبداللہ بن عمرو کی حدیث کے خلاف ہے چنانچہ ہم عبداللہ بن عمرو سے ملے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو فرمایا ان سے کہہ دیا تو انہوں نے فرمایا: ہاں جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا تو جو میں نے کہا وہ بھی ہو جائے گا، ہم نے کہا: ہم سمجھتے ہیں آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ابن جریر وصحیحہ بیہقی فی البعث

۳۹۵۸۸..... (مسند عمر) قتادہ بن ابی الاسود سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں اور زید بن عمرو و اشعری کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ (راست میں) ہماری ملاقات عبداللہ بن عمرو سے ہوئی آپ نے فرمایا: مغرب تک ہم کی زمین میں کوئی عربی باقی نہیں رہے گا کوئی مشرک یا قیدی جس کے خون کا فیصلہ کیا جائے گے تو زید نے ان سے کہا: کیا مشرکین مسلمانوں پر غلبہ پائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہم تم قبیلہ سے ہو کہنا: ابن عامر بن معدودہ سے فرمایا: جب تک نبی عامر بن معدودہ کے کندھے کی اظہار پر ایک بت جو جاہلیت کا کوئی بت تھا۔ آپس ٹکرائیں تو ہم نے ملاقات کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن عمرو کو قتل ذکر کیا آپ نے تمین بار فرمایا: عبداللہ جو کہتے ہیں اسے زیادہ جانتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آجائے پھر ہم نے عبداللہ بن عمرو سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات نقل کی تو عبداللہ بن عمرو نے فرمایا: اللہ کے نبی ﷺ نے سچ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا تو وہ بھی ہو جائے گا جو میں نے کہا ہے۔

ابن راہو بہ قال الحافظ ابن حجر و جالہ نقات لکن فیہ القطاع من قتادہ و ابی الاسود

۳۹۵۸۹..... (مسند علی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت جب چندہ کام کرے گی تو ان پر مصیبت ہازل ہو جائے گی کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت و مال بنالیں گے امانت کو غنیمت سمجھ لیں نہ کو کو امان و تحفظ قرار دیں گے اور مردانہ بیعتی کی مائے کا اور والد سے بے وفائی کرے گا ماں کی نافرمانی کرے گا اور دست سے ٹھکی کرے گا شائش بنی جانے لگیں گی ہر ایک دوسرا شرم بنا جانے لگے آلات موسیقی اور گانے بجانے والی کھینچ لگیں آدنی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے قوم کا سردار (اخلاق کے لحاظ سے) ٹھکری شخص بن جائے اس امت کا آخری حصہ پہلے پر لعنت کر لے گا مسجدوں میں آواز بلند ہونے لگیں تو اس وقت لوگ تین چیزوں کا انتکار کریں سرخ آنکھی زمین و حشا و اور چروں کا کھنڈ و مزارا۔

تروجدی و قال ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی بیہقی فی البعث و قال هذا الاسناد فیہ ضعف و ابن الجوزی فی الوصایا

۳۹۵۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے آپ کو آواز دے کر کہا: قیامت کب ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹا دھمکایا اور اس سے فرمایا: خاموش رہو! یہاں تک کہ جب پوچھو تو آپ نے آسمان کی طرف نگاہ دوڑائی تو فرمایا: وہ ذات پاک ہے جس نے اسے بلند کیا اور اسے بنائے والا ہے پھر زمین کی طرف نگاہ ڈالی تو فرمایا: وہ ذات پاک ہے جو اسے پھیلانے والا اور پیداکرنے والا ہے اس کی بعد فرمایا: سائیں کہاں جو قیامت کے بارے میں پوچھ رہا تھا وہ شخص اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پوچھا تھا آپ نے فرمایا: (یہ معاملہ غلط ہے) اس وقت ہوگا جب عکرم لوگوں کا خوف ستاروں کی تصدیق اور تقدیر کی تکذیب ہونے لگے اور جب امانت کو غنیمت سمجھ کر لوگوں اور آزاد مورت سے زیادہ کٹھن گناہ ہے اس وقت تری قوم کی باریکست ہے۔ البرز و مسند حسن

۳۹۵۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسلام گھٹن رہے گا یہاں تک کہ اللہ اللہ (بھی) نہ کہا جائے گا جب ایسا ہوگا تو شہد کی مکھی دین کوڑ سے گی اور جب ایسا ہوگا تو ایسی قوم کو بھیجے گا جو ایسے جمع ہوں گے جیسے خراسان کے پتے جمع ہوتے ہیں اللہ کی قسم، اچھے ان کے امیر کے نام اور وارثوں کو ظہیرانے کی جگہ کا پتہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

نبی اللہ ﷺ نے اپنی لاش کی کوک سے اسے اٹھانا چاہا تو وہ گر پڑا اور آپ فرمانے لگے اس وقت تم لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب اس (مال) کی قبر کے لئے بہت دنگڑت ہوگی؟ تو کسی نے اس بات کا (ذکر کی وجہ سے) کوئی جواب میں دیا مگر عرض کرنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لئے بڑھا دیا تو جو رکے سور کے اور جو تختہ میں پڑا سو پرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تم اس میں بری طرح نہ پڑ جاؤ۔

ابو بعلی، ابن عساکر

۳۹۶۰۰۔ (ایضاً) اس وقت تک جنگ ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ چھ چیزیں پیش آ جائیں سب سے پہلے میری فوجی کو ایک دوم بیت المقدس کی فتح سوم لوگوں میں ایسی موت جیسے بکریوں کی گردن توڑ بھاری ہوتی ہے چہارم لوگوں میں عام فتنہ ہوگا ہر گھر ان پر اس کے حصہ کے مطابق اثر ہوگا پنجم ترکوں میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو شیرادہ ہوگا وہ دونوں میں ایسے جوان ہوگا جیسے بچہ جمعہ میں جوان ہوتا ہے اور وہ جمعہ میں ایسے جوان ہوگا جیسے بچہ مینہ میں بڑھتا ہے اور وہ چیز میں ایسے پروان چڑھے گا جیسے بچہ سال میں جوان ہوتا ہے جب اس کی عمر بارہ سال ہوگی لوگ اسے اپنا بڑا شاد ہونا یس کے وہاں میں کھڑے ہو کر کہے گا کہ کب تک یہ لوگ ہماری مدد و زمینوں پر غالب رہیں گے میرے خیال میں مجھے ان کی طرف جانا چاہئے تا کہ انہیں وہاں سے اکالوں خطیبہ لوگ اٹھ کر اس کی رائے کی تحسین کریں گے پھر وہ جزیروں اور جنگوں میں کشتی بنائے والوں کو پیسے گا اس کی بعد جنگجووں کو ان میں سوار کرے گا پالا اور وہ لوگ اٹھا کر اور عربیش۔ (مجموعہ نزول) کے درمیان اتریں گے۔

مسلمان اپنے حاکم کے پاس بیت المقدس میں جمع ہوں گے ان کا اس پر اتفاق ہوگا کہ مدینہ الرسول جائیں یہاں تک کہ ان کی فضیلتیں چراگا اور خیر سے متعلق ہوں گی وہ میری امت کو کھائیں گے کی جگہوں سے اٹھا باہر کریں گے ان میں سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے ایک تہائی قتل ہو جائیں گے اور ثابت قدم تہائی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کو کشت دے گا اس روز اللہ کی قسم (اللہ) اپنی تلواریں چلائے گا اور اپنے نیزہ سے حملہ کرنے کا اور مسلمان اس کی پیروی کریں گے یہاں تک کہ قسطنطنیہ کی تلک جگہ کے پاس پہنچ جائیں گے جہاں کا بانی خشک ہو چکا ہوگا پھر وہ شہر کا رخ کریں گے وہاں پڑا کر کریں اللہ تعالیٰ اس قلعہ کے کی دیواروں کو ٹکیر کے ذریعہ کرادے گا اس کے بعد وہ ان کے پاس پہنچ جائیں گے تو وہاں سے ان کے اموال تقسیم کریں گے وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک ان کے پاس ایک گھڑ سوار آ کرے گا کہ تم یہاں مصروف ہو اور تمہارے گھروں میں دجال نمودار ہو چکا ہے۔ جو ایک جھوٹی خبر ہوگی تو جنہوں نے اس بارے میں علماء سے سن رکھا ہوگا وہ تو ایسا کام کریں گے اور جو ان کے علاوہ ہوں گے وہ چل نکلیں گے مسلمان قسطنطنیہ میں مساجد تعمیر کریں گے اور اس کے پچھلے علاقوں میں جنگ کریں یہاں تک دجال اٹھ اٹھے گا۔ رواہ حاکم

۳۹۶۰۱۔ عوف بن مالک ابھی سے وہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تک دو ہستیاں فتح ہو جائیں قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ صحیح اور مؤثر ہے۔ رواہ حاکم

۳۹۶۰۲۔ (ایضاً) مسلم بن زفر سے روایت ہے فرمایا: میں بلخ کی فتح میں حاضر تھا ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چل رہے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا: اصلہ! میں نے عرض کیا: جی! حضرت! فرمایا: اس وقت ہماری کیا حالت ہوئی جب مسلمان سفید کی طرف چلیں گے ان کے ساتھ کاغذ اور یہاں تک کہ وہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کہا: کیا ایسا ہونے والا ہے؟ فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھ پر ایسا ہوگا فرمایا: ایک باغی نو جوان کے ہاتھ پر، پھر صراط میں نے کہا: جی! جب! فرمایا: اس وقت تم کس حال میں ہو گے جب مسلمان طبرستان کا رخ کریں گے ان کے پاس کاغذ ہوگا وہ اس کے ذریعہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کہا: ایسا ہوگا آپ نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھوں پر ایسا ہوگا فرمایا: ایک باغی نو جوان کے ہاتھوں پر پھر فرمایا: اصلہ! میں نے کہا: جی! حضرت! فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مسلمان قسطنطنیہ کی طرف جائیں گے ان کے ساتھ کاغذ ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کا پتھر پتھر توڑ دیں گے میں نے کہا: ایسا ہونے والا ہے؟ فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا میں نے کہا: کس کے ہاتھوں پر؟ فرمایا: ایک باغی نو جوان کے ہاتھوں پر۔ رواہ ابن عساکر

ہی ذمہ دار بن جائے گا۔ فرمایا تمہارے لئے ضرور شام ہوگا اور ضرور تمہارے لئے قاریں روم کے خزانے تقسیم ہوں گے اور تم میں سے ایک آدمی کے پاس اتنا اتنا مال ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو بیزار ہوئے جائیں گے پھر انہیں مارا سکیں گے۔ لے گا کہ تمہوڑے ہیں۔
اس کے بعد میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اے ابن عروہ! جب دیکھو کہ خلافت (شام) ارض مقدس میں اتر چکی تو اس وقت نزلے و بدعتیں فتنے اور بڑے بڑے امور پیش آئیں گے اور قیامت اس وقت لوگوں کے سامنے نزدیک ہوگی جتنا میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے۔

بعقوب بن سفیان ابن عساکر

۳۹۹۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک قیصر یا ہرقل کا شہر فتح نہیں ہو جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی ایمان والوں اس میں اجازت ہوگی ان دونوں شہروں میں ذبح خانوں سے مال تقسیم کریں گے وہ زمین پر جو دو مال سے زیادہ مال قبول کریں گے پھر ان میں یہ افواہ پھیل جائے گی کہ تمہارے گھرانوں میں دجال ظاہر ہو گیا چنانچہ جو کچھ ان کے پاس ہوگا اسے چھوڑ کر وہاں سے جنگ کرنے آجائیں گے۔

رواہ ابو نعیم

۳۹۹۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: منقریب ایک ظاہر ہونے والا ظاہر ہوگا لوگوں نے عرض کیا: ظاہر ہونے والا کون ہے؟ فرمایا: ایک منادی جو اعلان کرے گا قیامت تو ہر زندہ و مردہ کو یاد کان کے پاس یہ اعلان پہنچا ہوگا۔ عطیہ فی السطی
۳۹۹۱۵۔ عہد بن صالح عروہ بن رومیہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے انصاری سے سنی ۱۱۱۱ھ سے نقل کرتے سنا فرمایا میری امت میں بھونچال ہوگی جس میں ہزار ہائیں ہزار اور دس ہزار لوگ ہلاک ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ متعین کے لیے نصیحت ایمان والوں کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب بنائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۹۱۶۔ عہد بن رومیہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندوں کو بہترین رات میں بھونچوں گا تو اس رات میں نے جس کی حالت کفر میں رہی تھی قیامت کی تو وہ اس کی میری تقدیر میں لکھی موت ہوگی اور جس کی روح بحالت ایمان قیامت کی تو وہ اس کے لئے شہادت ہوگی۔ ابن عساکر

۳۹۹۱۷۔ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا یہ قیامت کی علامت ہے کہ نیک لوگوں کو پست کیا جائے اور برے لوگوں کو بلند کیا جائے اور ہر قوم اپنے منافق لوگوں کو سردار بنادے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۹۱۸۔ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: تم قسطنطین میں تین جنگیں کرو گے پہلی میں تمہیں کافی مشقت اٹھانا پڑے گی دوسری تمہارے اور ان میں صلح کی صورت میں ہوگی یہاں تک کہ تم ان کے شہر میں ایک مسجد بھی بنادے گے پھر تم اور قسطنطین کے چھبیس دشمن سے جنگ کرو گے تیسری میں اللہ تعالیٰ تمہیں بحیرہ کے ذریعہ ان پر فتح دے گا چنانچہ اس کا ایک ٹکٹ (تہائی) اور ان ہوگا ایک تہائی کو اللہ تعالیٰ جلد سے گا اور باقی ایک تہائی کو تم ناپ کر تقسیم کر لو گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۹۱۹۔ (مسند عبد اللہ بن عمرو) اللہ تعالیٰ بدخلق بد زبان کو ناپسند کرتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب تک بدخلق اور بدکار کی پھیل نہیں جاتی براہوں قطع حرمی عاشر میں ہو جاتی امین کو خائن اور خیانت کرنے والے کو امانت دار نہیں سمجھا جاتا قیامت قائم نہیں ہوگی اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے سب سے بہترین مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور سب سے افضل حجت اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوگی چیزوں کو چھوڑنا ہے۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مومن کی مثال سونے کے ٹکڑے کی سی ہے اس کا مالک اگر اسے آگ میں گرم کرے تو وہ متبدل ہو اور نہ کم ہو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مسلمان کی مثال شہد کی مٹی سی ہے جس کی خوراک بھی پاکیزہ اور اس کا پائنت بھی پاکیزہ (اکر) کرے تو نہ ٹوٹے نہ خراب ہو وغیرہ! امیر اتابذ اوش ہے جس کی چوڑائی ایلہ سے کم تک ہے اور اس کے جام ستاروں کی تعداد ہیں اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا وودھ سے زیادہ وسیع ہے جس نے اسے پی لیا وہ پھر کبھی پیسا نہیں ہوگا۔

مسند احمد طبرانی فی الکبر والحر الطحی فی مکرم الاخلاق عن ابن عمرو

۳۶۳۰ مبعوثہ من عمرات، راہیت ہے، غریب، ابا، حبیب، تلہ، لک، اسٹون میں لکھو، کی مرن، جتنی نہیں لکھو، نہ، تلہ، قیامت تو نہیں، ہوئی،

فرمان کے مبارک سے پہلے بات کر دیں گے۔ جو وہ اس ہی طرح

۳۹۱۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتا ہے کہ میں نے اپنے گھر میں پانچ بیٹے رکھے اور ان میں سے ایک کو مرید بنا لیا۔

۲۸۱۰۔ اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں قرآن مجید میں کئی آیات آئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک شرفی صنف۔

4. 11. 2013

[illegible][illegible]
$$(\bar{z} - z^{-1})^{\beta_j}$$
[illegible]

۱۹۶۷ء میں بھی اللہ عزت و جلالت نے فرماتے ہیں کہ :۔ اے لڑکھائو! تم اپنے پیچھے سے پست فتنوں کا شکار نہ بن جاؤ، مگر ان کے خلاف کوشش کرو۔

[illegible]

کوڑا مقرر ہوا کہ زمین پر بندھتے ہیں گھر اور تمام اعلیٰ مقامات پر علم کی مجلسیں ملتا کہ تہذیب کے برہم ہونا کچھ حاصل نہ کر سکیں تھے تو آج کو تہذیب کے
نایاب بنے ہمارے ملک میں مذہبی کاغذ شائع کرو یا سو تہذیب کے ہل تہذیب کے برہم لوگوں کے پاس پہلے کھینچے اور تم نے اسے ختم کیے کہ اپنی مجلسوں میں
شرائیں رکھیں جو اسے ختم کھینچے تھے؟ معمول ہوا ہے اور پاسریاں بنائیں اور تم نے سب سے مضامین تصدیق کی کہ یہ تو کوڑے سے روکا اور تم نے اسے جردانہ
سمجھا اور نہ ہی (بے گناہ) کو قتل کیا کہ تمام اس کے قتل کی وجہ سے غضبناک ہوئے تہذیب کی خواہشات مختلف ہوئی بلکہ رواد میں حاصل اور نہیں
ہندو لوگوں میں روٹی کا تالوں اور دروازوں کو کھٹکا اٹھا اور بے باق تہذیب کے ملک کوئی ہاکا کوس کے پڑھ رہے تھے۔

١٠ المنيخ في الهند و عرب في حرة والد يلقى

۳۹۶۰۔ اہل ربی اللہ عزہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے کہا تم کیا جڑا امت کے آخر میں قریب قیامت کے وقت نوازے جان میں آیا ہے کہ آدمی اپنی بیوی اور نوکر کے کچھلے مقام کو امتہاں کرے گا اور یہ ان میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فرما کر دیا ہے اس سے متعلقہ کاروں کے رسول کی تار ونگلی لازم آتی ہے ان میں سے آدمی (مرد) کا سر سے لطف اندوز ہوتا ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے فرما کر دیا ہے ان میں سے عورت کا سر سے لطف اندوز ہوتا ہے امت بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فرما کر دیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تار ونگلی لازم آتی ہے ایسے لوگوں کی کوئی سازش نہیں وجہ تک یہی امر و شریعت پر قائم رہے یاں جب اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچی تو یہ کہیں کس سے اہل ربی اللہ عزہ سے عرض کیا گئی تو کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا: نوازہ پر عداوت جب تم سے نہ بدلتی ہو جائے تو تم کس کی گناہ۔ کہ پاس بیٹھ کر اپنی عداوت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرو اور پھر بھی دعا کام نہ کرے۔ دارالطبیعیہ دلاور آباد۔ ریاضی میں ملحق

۱۳۹۶ء: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یا ابو موسیٰ نے امیر اور اہل بیت کو مل جل کر جہاد سے نوازا۔ حضرت فرمایا: یہ کیا ہے۔ اور انصاف کرنے کا حق ہے۔ ۱۳۹۷ء: آج کل کا اہل بیت و امیر میں امتیاز نہیں رہا۔ ہر کلمہ جہاد سے نوازا۔ ہر جہاد کا اہل بیت و امیر میں کوئی حق نہیں اور ملک سے مشغور رہا۔ اہل بیت کا اور بے وفائی کی حکومت ہوئی۔ رہیں اللہ ہی

۳۹۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اس وقت کی قسم! جس کے بعد قدرت میری کی جہان ہے جب تک خراسان سے سیاہ جھنڈا نہیں آئے یہاں تک کہ دروازے کھولے جائیں، خرات کی کھجوروں کے ساتھ خوشی کا دھندہ لیتے رات دن۔ انکھوں کو نالایک نہیں ہوں گے۔

المعاني

۳۹۴۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب ہوتی ہے آپ نے اسے اتنا عجیب جواب دیا کہ آپ نے نماز فجر جب کہ قراہن کی طرف چہرہ اٹھایا پھر فرمایا اے خدا خلق اسے بشر نہ کرے وہ اسے تبدیل کرنے والا ہے اور اسے غلاب میں تو خداوند سمیت کر دیکھے۔ ۱۰۰ سال پہلے کہتے تھے پھر زمین کی طرف دیکھ کر فرمایا اس کا بانی ہے وہ پھیلانے والے ہے اور کائنات کو کتب میں پھینکنے کی طرف سے لپٹنے والا کتاب رکھنے والے ہے اس کے بعد فرمایا قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو وہ غنیمت لوگوں کی طرف سے تمہارے لئے بھیج دیا۔ ۱۰۰ عمر بن الخطاب سے بھیجے۔

رسول اللہؐ جب نے فرمایا بادشاہوں کے قلم و تختہ کو چٹکانے ستاروں پر ایمان و یقین رکھنے کے وقت ہوگی ایک سو اسی کے جو کائنات و تعمیرت کے نو کوجہان، بادشاہ کو تیرہ پارت و دو بادشاہ کا، پچاس پچاس کے میں نے آپ سے فاشی کی زیارت کے متعلق یہی آج آپ نے فرمایا وہ فاشی آجی ہوں مگر ان میں سے ایک کہ اسے پہنچے نہ دے ورنہ اس کے گام و دست نہ رہے گا اور (دوسرا) اس خدمت لانے کا پھر (اس سے) کہے گا جیسے تو نے کیا یا میرے بھائی۔ اسی سبب ازراہ ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہیں۔ اس وقت میری زیارت ملے گی۔ اسی میں اللہ تعالیٰ ہر دو عالم کو بھی

۳۴۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ عز و جل سے کسی نے کہا ہے پوچھنا یا ست کب ہے؟ فرمایا تم نے مجھ سے کیا بات کا سہل کیا؟ میں کیا ملے۔ جبرئیل کو کہہ دیا کہ اے علی! اگر تم جاؤ تو میں تمہیں تھوڑے ہی دنوں میں مہربانوں میں نہ لے آؤں۔ دل دھڑکی نہ تھیں۔ نسبت سے تھیں۔

۳۹۶۶۵ (مسند بنی امیہ) میں بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کب ہے؟ میں نے کہا: کب ہو جائے گی۔

عبد بن حبیب، مسند، بیہقی، ص ۱۸۷

۳۹۶۶۶ (ایضاً) رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: میری بڑے بڑے جراحہ واقع ہوئے ایک عربی آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ سید شریف لائے پھر نماز پڑھا کر اہل بیت کو طلب فرمایا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: قیامت کب آئے گی؟ اور اس نے کہا: میں سمجھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے (یہی) عربیائی یہاں تک کہ اس کا منہ نہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے گا۔ (یہی) بیہقی، ص ۱۸۷

۳۹۶۶۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے فرمایا: کب آئے گی؟ اور اس نے کہا: میں سمجھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے (یہی) عربیائی یہاں تک کہ اس کا منہ نہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے گا۔ (یہی) بیہقی، ص ۱۸۷

یہی، ص ۱۸۷

زمانے کی رسول اللہ ﷺ سے دور کی وجہ سے تنزل و تغیر پذیری

۳۹۶۶۸ ... انہی جرحہ نے قید حبس خانہ میں فرمایا: ابھی تک میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا ہے کہ اس نے کہا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے فرمایا: کب آئے گی؟ اور اس نے کہا: میں سمجھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے (یہی) عربیائی یہاں تک کہ اس کا منہ نہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے گا۔ (یہی) بیہقی، ص ۱۸۷

۳۹۶۶۹ (ایضاً) رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: میری بڑے بڑے جراحہ واقع ہوئے ایک عربی آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ سید شریف لائے پھر نماز پڑھا کر اہل بیت کو طلب فرمایا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: قیامت کب آئے گی؟ اور اس نے کہا: میں سمجھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے (یہی) عربیائی یہاں تک کہ اس کا منہ نہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے گا۔ (یہی) بیہقی، ص ۱۸۷

بڑی نشانیوں کا احاطہ

۳۹۶۷۰ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص رات میں سوئے اور صبح نہ اُٹھا تو اس نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں نے اپنے رب سے کیا کیا؟ اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے فرمایا: کب آئے گی؟ اور اس نے کہا: میں سمجھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے (یہی) عربیائی یہاں تک کہ اس کا منہ نہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے گا۔ (یہی) بیہقی، ص ۱۸۷

۳۹۶۷۱ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص رات میں سوئے اور صبح نہ اُٹھا تو اس نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں نے اپنے رب سے کیا کیا؟ اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے فرمایا: کب آئے گی؟ اور اس نے کہا: میں سمجھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے (یہی) عربیائی یہاں تک کہ اس کا منہ نہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے گا۔ (یہی) بیہقی، ص ۱۸۷

۳۹۶۷۲ (ایضاً) رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: میری بڑے بڑے جراحہ واقع ہوئے ایک عربی آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی تو آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ سید شریف لائے پھر نماز پڑھا کر اہل بیت کو طلب فرمایا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: قیامت کب آئے گی؟ اور اس نے کہا: میں سمجھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے (یہی) عربیائی یہاں تک کہ اس کا منہ نہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے گا۔ (یہی) بیہقی، ص ۱۸۷

ان کی تلاش میں لوگ نکلیں گے وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے حرم و امن کی جگہ سے جا ملیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۶۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سفیانی مہدی کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ کھلے میں دھنسا دیے جائیں گے۔ بات اہل شام تک پہنچے گی وہ اپنے خلیفہ سے کہیں گے مہدی نقل آیا ہے اس کی زیست کرو اور اس کی فرمانبرداری میں داخل ہو جاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے وہ بیت کا پیام بھیجے گا اور مہدی چل پڑے گا اور بالآخر بیت المقدس میں پڑاؤ کرے گا خزانے اس کی طرف منتقل ہوں گے عرب و عجم اور جنگ و صلہ و غیرہ بغیر جنگ کے اس کی اطاعت میں داخل ہو جائیں گے یہاں تک کہ قسطنطنیہ میں اور اس کی آس پاس سبہر بن جائیں گی اور مشرق میں اس کے گھرانے کا ایک شخص اس سے پہلے نکلے گا اور اپنے کندھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑکھال کر لڑے گا اور قصاص لے گا بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اس کے پاس نہیں پہنچے گا کہ مر جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے ایک آدمی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتنہ کھول دے گا انہیں دھنسانے کا عذاب دے گا صرف کھوار ہی ان پر چلائے گا وہ آ خود خصال تک اپنے کندھے پر کھوار لٹکے گا قتل کرتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ کہنا شروع ہو جائیں گے یہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں سے نہیں ہے اگر اولاد فاطمہ سے ہوتا تو ہم پر ہم کرتا اللہ تعالیٰ اسے نبی ماس اور نبی امیہ سے لڑائے گا۔

رواہ ابو نعیم

۳۹۷۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مہدی کی پیدائش کا وعدہ ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے گھرانے سے ہوگا اس کا نام نبی کے نام جیسا ہوگا اور اس کی ہجرت کی جگہ بیت المقدس ہے (اس کا علم یہ ہے) حنفی و اڑھی سر میں آنکھیں چند اوقات چرے پر تلے گا کا پائے رکھا ہو اس کے کندھے پر نبی ﷺ کی علامت ہوگی وہ نبی ﷺ کا جھنڈا لٹکے گا جو چوہر کا منی کش چادر سے بنا ہوگا اس میں حجر ہوگا جب سے رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تب سے وہ کھولی نہیں لٹکیں اور جب تک مہدی نہیں نکلے گا کھولی نہیں جائیں گی اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں سے اس کی مدد کرے گا جو اس کے مخالفین کی گردنوں اور پیشانیوں پر ماریں گے وہ نہیں سے چالیس کے درمیان زماں میں بھیجا جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مہدی قریشی نو جوان ہوگا گندی رنگ درمیانے قد والا ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سیاہ جھنڈے سفیانی کے لشکر کو شکست دیں گے ان میں قحطی بن صالح ہوگا تو لوگ مہدی کی قتل اور تلاش کریں گے چنانچہ وہ مکہ سے نکلے گا اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا لوگوں کا اس کے نکلنے سے غم ہوئے گا بعد وہ دور نکلیں اور کرے گا کیونکہ لوگوں پر زیادہ مصیبت رہی ہوگی جب وہ نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرے گا تو کہے گا لوگو! امت محمدیہ اور خصوصاً آپ کے گھرانے والوں پر مصیبت نے حد کر دی ہمیں ڈانٹا کیا ہمارے خلاف بغاوت کی گئی۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۴۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت المقدس کو الوداع کہا تو فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں میں بیت المقدس کے خزانے اور اس میں رکھا اسلحہ اور مال اللہ کی تقسیم کروں گا یا چھوڑ جاؤں گا تو حضرت علی بن ابی طالب نے آپ سے کہا: امیر المؤمنین چلیے آپ یہ کام کرنے والے نہیں یہ کام ہمارا قریشی نو جوان کرے گا جو آخری زمانہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کرے گا۔

رواہ ابو نعیم

۳۹۷۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمائی: مہدی ہمارا آدمی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مہدی تیس یا چالیس سال تک لوگوں کا حاکم رہے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: طالقان کے لیے قربانی ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ایسے خزانے ہیں جو نہ سونے کے نہ چاندی کے لیکن وہاں ایسے مرد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے وہ آخری زمانہ میں مہدی کے مددگار ہوں گے۔

ابو نعیم الذکوی فی کتاب الفتن

۳۹۷۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے قریب میری اولاد سے ضرور ایک شخص نکلے گا جب ایمان والوں کے دل ایسے مردہ ہو جائیں گے جیسے مشقت سختی جھوک قتل پے در پے فتنوں اور بڑے جنگوں کی وجہ سے بدن مر جائے ہیں مستوں کو کھتم کرنا بدعات کو فروغ

پاس اچھی جنت اور جہنم لایا ہوں چنانچہ شیائین چل پڑیں گے ایک آدمی کے پاس ہوئے زندہ شیائین آئیں گے اور اس کے سامنے اس کے باپ بیٹے بھائیوں غلاموں اور دوست کی صورت میں آکر کہیں گے (اے فلاں! کیا تو ہمیں جانتا ہے تو وہ شخص ان سے کہے گا: ہاں یہ میرا باپ ہے یہ میری ماں ہے یہ میری بہن اور یہ میرا بھائی ہے پھر وہ ان سے کہے گا تمہاری کیا خبر ہے؟ تو وہ کہیں گے: بلکہ تو ہی اپنی خبر بتا تو وہ کہے گا: ہمیں تو یہ اطلاع ملی ہے کہ اللہ کا کرم دجال نکل آیا ہے تو شیائین اس سے کہیں گے: خیر اے ایسا نہ کہو کیونکہ وہ تمہارا رب ہے جو تم میں فیصلہ کرنا چاہتا ہے یہ اس کی جنت ہے جیسے وہ لے کر آیا ہے اور یہ اس کا جہنم ہے اور اس کے ساتھ صبریں اور کھانا ہے تو کھانا صرف وہی ہوگا جو پہلے سے ہوگا یا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

پھر وہ شخص کہے گا: تم جھوٹ کہتے ہو تم شیائین ہی، اور وہ بڑا اچھوتا ہے جبکہ میں رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دیا اور تمہاری بات بتادی ہمیں ڈرایا اور آگ کا کیا تمہارا آنا تمہارا کہہ دیا اور وہ اللہ کا دشمن ہے اللہ تعالیٰ کسی علیہ السلام کو ضرور لا کیں گے جو اسے قتل کریں گے چنانچہ وہ دو میل برسوا ہو کر لوٹ جائیں گے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے سامنے یہ اس لیے بیان کیا ہے تاکہ تم اسے سمجھو اس کی سوچ ہو جبر کھواسے یا کہ اس پر عمل کرو اور پچھلے لوگوں کو بتاؤ تم میں سے ہر دوسرا دوسرے سے بیان کرے گیونکہ اس کا فتنہ سب سے سخت ہے۔

نعم و فہ سید بن عبد العزیز عذوبک

۳۹۶۸۸۔ حضرت حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ آپ سے بھلائی کے متعلق پوچھتے جبکہ میں برائی کا سوال کر کے اس سے پہنچنے کی کوشش کرتا ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بھلائی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے کیا اس کے بعد بھی کوئی برائی ہوگی جیسا اس سے پہلے ایک شتر تھا؟ فرمایا ہاں میں نے عرض کیا: اس سے پہلے کا طریقہ، فرمایا: تکویر میں نے عرض کیا: کیا تکویر کو باقی رکھنے کی کوئی چیز ہے؟ فرمایا: بد عہد کی طرح نہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلح کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: گمراہی کی طرف جانے والے اس دن اگر تمہیں اللہ والا زمین میں کوئی خلیفہ ملے تو اس کے ساتھ چلت جانا اگرچہ وہ تمہارا مال لے لے تمہیں کوڑے مارے ورنہ اور ایک روایت میں ہے اگر خلیفہ نہ ہو تو زمین پر پورے درو سے بھاگ جانا یہاں تک کہ تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم کسی درستی کی چیز چاہ رہے ہو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گمراہی کی دعوت دینے والوں کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: دجال کا اٹھنا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دجال کیا لائے گا؟ فرمایا: جہنم اور سیر لائے گا جو اس کی آگ میں گرا اس کا اجر جہنم ہوگا اور گنہگار میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دجال کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہمیں بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ان بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر کسی نے غمخوئی نہ ہوئی تو اس کی پیٹھ پر سوار نہیں ہو سکے گا یہاں تک قیامت قائم ہو جائے گی۔ میں ابھی شبہ ابن عبد کھو

۳۹۶۸۹۔ حضرت حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر دجال نکل آیا تو ایک قوم بھی قبروں میں بھی اس پر ایمان لے آئے گی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

یعنی دو لوگ ایسے بے ایمان تھے کہ اگر زعمہ ہوتے تو نور اس پر ایمان لے آتے تو گویا وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

۳۹۶۹۰۔ بخاری سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرا ساتھ تھا ما اور احد۔ (پہاڑ) پر چڑھ کر مدینہ کی طرف تھا کہ پھر فرمایا: اس کی ماں کا نام ہے مدینہ کو لوگ چھوڑ دیں گے جب کہ وہ ان کے لئے بہترین (جگہ) ہے دجال جب وہاں آئے گا تو اس کے ہر دروازے پر فرشتے کو اپنے پر پھیرا: کے پائے گا اور اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹۱۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دجال کے ساتھ ایک سفید نامی عورت ہوگی جس ہستی میں دو جانا چاہیے گا تو وہ اس سے پہلے کھینچ کر لوگوں سے کہے گی یہ شخص تمہارے پاس آئے والا ہے اس سے بچ کر رہنا۔ نعم بن حماد فی الفتن

۳۹۶۹۲۔ عبد اللہ بن بسر مازنی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے اشداید تو قسطنطین کی فتح کا زمانہ پالے تو خبر دار اگر تو اس کی فتح میں موجود ہوتا تو اس کی غیبت نہ چھوڑتا کیونکہ اس کی فتح اور دجال کے درمیان سات سالوں کا فاصلہ ہوگا۔ نعم ابن حماد فی الفتن

۳۹۶۹۳۔ عبد اللہ بن بسر مازنی سے روایت ہے فرمایا: جب تمہارے پاس دجال کی اطلاع آئے اور تم لوگ اس (قسطنطین) میں ہو تو اس کی

واپس لوٹیں گے تو ابن مریم علیہ السلام کو شام میں پائیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۹۷۲۰۔ ابو اسحق اللہ قافی سے روایت فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: نبی ابن مریم علیہ السلام اتریں نماز پڑھیں گے لوگوں کو جمع کریں گے حلال میں اضافہ کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں ان کی سواریاں انہیں کھلے میدان میں حج یا عمرہ کرتے ہوئے لے جا رہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام کے خروں کے لئے مسجد میں بھری ہوگی اور وہ عظیم گے تو صلیب توڑیں گے خنزیر کوئل کریں گے جو انہیں دیکھے گا ان پر ایمان لے آئے گا تم میں سے جو کوئی ان کا زمانہ پائے تو انہیں میرا سلام کہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۹۷۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن مریم علیہ السلام منصف عالم بن کر اتریں گے اور ایک روایت میں ہے عادل کے الفاظ میں وہ ضرور صلیب توڑ دیں گے اور یقیناً خنزیر کوئل کریں گے جو ختم کریں گے وہ بنیال چھوڑ دیں گے ان پر پانی میں ڈھویا جائے گا بغض و عداوت حسد و کینہ ختم ہو جائے گا وہ مال (پیسے کے لیے) کی دعوت دیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ابن عساکر

۳۹۷۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہ کر لوگوں پر غالب رہے گی اپنے مخالفین کی کوئی پروا نہیں کریں گے یہاں تک کہ نبی ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں اور اڑی فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث قنادہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میرے علم میں وہ صرف شام والے ہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے ہوئے قاتل کرتے غالب رہے گی یہاں تک کہ نبی ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں اور اڑی فرماتے ہیں: میں یہ روایت قنادہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق وہ اہل شام ہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک نبی علیہ السلام کی پوتی پر ہاتھ میں تیزو لیے نازل ہو کر وہاں قتل نہیں کر لینے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۲۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: وہاں پہنچیں گے جس کی بی بی کرنے والے ایسے ستر ہزار یہودی ہو گئے جن پر سبحان و سبحان کے پتے پڑے۔ آپ کی مراد (پہنچے) (خال) (سم کی کوئی سے) ہے نیز اس کے ساتھ یہودی جاہلوں کے جو عجب اور شیعہ سے دھکا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے اس کی داہنی آنکھ سپاہ ہوگی اور وہ کاٹا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اس امت کے ایک شخص پر مسلط کرے تو یہ اسے قتل کرے گا پھر اسے کوڑے مارے گا پھر زندہ کرے گا اس کے بعد وہ اسے قتل نہیں کرے گا اور نہ کسی اور پر اس کا بس چلے گا اس کے لشکر کی نشانی یہ ہے کہ لوگ نیکی کرنے کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دیں گے خونوں کے بارے میں فطرت برتیں گے ادکام کو مضائع کر دیں گے سودا گریں گے مضبوط عمارتیں بنائیں گے شرا میں جن کے کمانے والیاں انہیں گے رشہ پائیں گے فرعونوں کی شکل و صورت اختیار کریں گے جو بعد کی کریں گے دنیا کے لیے دین حاصل کریں گے مساجد کو چھائیں گے اور دلوں کو دریائیں کریں گے رشتہ واریاں ختم کریں گے قرابتی بہتات ہوگی اور دین کی کجیور کئے والے گئے پتے ہوں گے حدود بے کار ہو گئی مر دھورتوں کے اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی مردوں سے مراد اور عورتوں سے عورتیں لطف اندوز ہوں گی اللہ تعالیٰ ان پر دجال کو عذاب بنا کر بھیجے گا وہ ان پر مسلط کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے انتقام لیا جائے گا اور ایمان والے بیت المقدس پہنچ جائیں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میرے بھائی نبی ابن مریم علیہ السلام آسمان سے جبل اٹھیں پر رہنا امام اور منصف عالم بن کر نازل ہونگے ان کی کوئی پروا نہ ہوگا وہ میانہ رو کشادہ و پیشانی پال شکھر یا لے ان کے ہاتھ میں تیزو ہوگا وہاں کو قتل کریں گے جب وہاں قتل ہو جائے گا تو جنگ ختم ہو جائے گی ہر طرف صلح ہوگی آدمی شیر سے ملے تو وہ اسے نہیں خراے گا سانپ کو کچلے گا تو

کہ (فتح شدہ) قتل اور اوث کا سر آج کے دو بیٹے بھتر ہوگا۔ میں عساکر و قال کذا قال المغارہ و هو تصحیف و التماہو المغارہ
۳۳۷۷۔ وصیب بن جابر بن عبد اللہ بن عمر و میرے خیال میں نے انہوں نے مرفوع روایت بیان کی فرمایا یا جوع ما جوع آج ہم علیہ السلام کی
اولاد ہیں؟ فرمایا ہاں ان کی تین انہیں ہیں ۳۷ میں ۳۷ میں ۳۷ میں ایک آدمی کی ہزار تک ادا ہوئی ہے۔ پہلی اس عساکر

وحنسا و و بکڑاؤ

۳۷۷۸۔ عبد الرحمن بن شعار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبائل کو وحنسا کے بغیر قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں
تک آدمی سے کہا جائے گا: فلاں کی اولاد سے اتنے چٹس گئے فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ عرب اپنے قبائل کی طرف منسوب کر کے اور ختم اپنے
ذیبا توں شیروں کی طرف منسوب کر کے بنائے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۹۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (قیامت کے) قریب مختلف قسم کی معدنیات نکلیں گی انہیں سونے کا فرعون یا
فرعون کا سونا کہا جائے گا لوگ اس کا رخ کریں گے وہ اس کان میں کام کر رہے ہوں گے اچانک انہیں سونا نظر آئے گا جو انہیں اچھا لگے گا پھر اس
میں اور انہیں وحنسا دیا جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۸۰۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک گھر کو دوسرے گھر کے ساتھ اور گھر سمیت دوسرے گھر کو خیر و وحنسا دیا جائے گا۔

۳۷۸۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وحنسا و بکڑاؤ اور زلزلہ شروع ہونے کا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیا اس امت میں؟ فرمایا ہاں! جب گائے والیاں رکھ لیں گے زنا کو حلال سمجھ لیں گے لوگ سوکھائیں اور حرم میں چکر رکھیں حلال محسوس کرے
مردوں سے عورتیں عورتوں سے لطف اندوز ہونے لگیں۔ رواہ ابن الجارود

۳۷۸۲۔ ابن شاذب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب زمین میں کوئی ایسا اندیشہ ہوگا اس وقت دایہ الارض نکلے گا۔

نعیم بن حماد

۳۷۸۳۔ (از مسند احمد ابن ابی ایسی القاری) دایہ کا زمانہ میں تین مرتبہ آئے گا: ایک مرتبہ یمن کے آخری حصے نکلے گا اس وقت اس کا ذکر
ذیبا توں میں عام ہو جائے گا شیروں یعنی مکہ میں نہیں پہنچے گا پھر کافی حصہ گزرے گا دوسری مرتبہ مکہ کے قریب سے نکلے گا اس وقت اس کا ذکر
ذیبا توں میں اور مکہ میں تکمیل جائے گا اس کے بعد پھر کافی حصہ اسی ہی گزرے گا ایک دفعہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم حرمت
و عقلمت والی مسجد میں یعنی مسجد حرام میں ہوں گے کہ دو رکن و مقام ابراہیم کے درمیان باپ یعنی خذوم کی جانب مسجد سے باہر کی جانب چل کر اپنے
سر سے مٹی جھار رہا ہوگا تو لوگ اکٹھے اور تہیاس سے بھاگیں گے ایمان والوں کی ایک جماعت اس کے لیے ختم جائے گی اور وہ جان جائیں گے
کہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ ان کے سامنے آ جائے گا ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے یہاں تک کہ انہیں ستاروں کی طرح کر دے گا
اس کے بعد وہ زمین میں اٹھ جائے گا نہ کوئی طلبہ گار سے پاسے گا اور نہ کوئی بھاگے گا وہ اس کے نکلنے کے بعد گاہوں کے ایک شخص نماز کے ذریعہ اس سے
پناہ مانگ رہا ہوگا وہ اس کے پیچھے آ کر کہے گا کہ اے غلام الہی تو نماز پڑھنے لگا ہے پھر اس کی طرف آ کر اسے نشان لگائے گا اور چلا جائے
گا لوگ اپنے گھروں اور سطروں میں (معمول کے مطابق) شروع ہو جائیں گے مالی لین دین میں شریک ہو گئے شیروں میں ایک دوسرے کے
ساتھ چل دیں گے یہاں تک کہ کافر مومن کی پہچان ہوگی مومن کافر سے کہے گا کافر ہمارا حق اور کافر مومن سے کہے گا مومن ہمارا حق اور کہے گا

ابو داؤد طباطبائی فی الکبیر حاکم و تعلیب بیہقی فی البعث و عبد بن حمید فی تنبیہ عن ابی الطلیح عن حذیفہ بن اسد المغارہ
۳۷۸۴۔ عاصم بن حویب بن سہبان سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تصریح فرماتے سنا کہ دایہ الارض منہ سے نکلتے گا
اور ابر سے گزرنے کا تو ایک شخص آپ سے کہے گا میں گواہی دیتا ہوں وہ دایہ آپ ہی ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سخت ست کہا: غطلی فی العلاء

قیامت کے روز سورج لوگوں کے اچھے نزدیک کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک سلائی کے برابر قریب پہنچ جائے گا۔ سلیمان بن عامر فرماتے ہیں اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں آپ نے میل سے مسافت والا میل مراد کیا یا سرمد کی سلائی والا پھر لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے جہنم میں مبتلا ہوں گے کوئی ٹھنڈی تک کوئی کوکھ تک کسی کو پھینکے گا۔ منسوبہ الکام پڑی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

مسلم، لم یعدی کتاب الحدیث رقم ۲۸۹۳

۳۹۷۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز بندے کو لایا جائے گا پھر رب تعالیٰ اس پر لوگوں کو درمیان پرودہ ڈال دے گا اس کی اچھائی دیکھ کر فرما میں گے میں نے قبول کیا اور برائی دیکھ کر فرما میں گے میں نے انکس دیا تو وہ شخص خیر و شر کے وقت چہرہ پر ہونگا تو لوگ کہیں گے اس بندے کے لئے بڑی خوشی ہے جس نے کبھی کوئی برائی نہیں کی۔

بیہقی فی البعث وفان احدا موفوف والا یطولہ الا نوقعا

۳۹۷۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! قیامت کے روز مخلوق کا حساب کون لگے گا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو وہ اعرابی کہنے لگا: رب کعبہ کی قسم (پھر تو) ہم کو مایاب ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا: اعرابی دو کیسے؟ تو اس نے کہا: بخشش کرنے والا جب قادر ہوتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔ ورواہ ابن النجار

شفاعت

۳۹۷۵ (مسند الصدیق) ابو سعید وایرہ بن نوفل والا بن عدوی سے دو حدیث سے آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک روز رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی تو چمٹ گئے جب چاشت کا وقت ہوا آپ مگر اے اورائی جگہ پر ہی بیٹھے رہے اور وہاں میں کلمہ اور مغرب کی نمازیں پڑھیں ان میں کسی سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر چلے گئے لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ ان کی کیا حالت ہے کہ آج آپ نے ایسا کلمہ کیا جو پہلے کسی نے نہیں کیا؟ چنانچہ انہوں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا: آج مجھے دنیا و آخرت کی دوائی بر (انیم) نیچر دکھائی گئی پہلے اور پچھلے ایک کلمی دوائی میں منع ہوں گے لوگ گھر آئے ہو گئے بالآخر آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے پسند انہیں لکام ڈالے ہوگا کہیں گے اسے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پرگزہ کر دیا آپ ہمارے لئے اپنے رب سے شفاعت کریں وہ فرمائیں گے جو حالت تمہاری ہے میرا بھی وہی حال ہے اپنے دادا کے بعد اپنے باپ نوح کے پاس جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم نوح آل ابراہیم اور آل عمران کو جہاں والوں پر فضیلت بخشی۔ چنانچہ دو لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جا کر کہیں گے: ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا اور آپ کی دعا قبول کی اور زمین پر کوئی کافر رہتا ہو نہیں چھوڑا وہ فرمائیں گے: میں یہ کام نہیں کر سکتا ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مکمل بنایا ہے چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے: میں اس کام کا نہیں البتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے حقیقت میں کلام کیا ہے موسیٰ علیہ السلام فرمائیں میں یہ کام نہیں کر سکتا تم لوگ ہمیں امین ابن مریم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ مراد اللہ سے کواور رحیم والے لوگ ہیں کہ تمہارے تھے اور مردوں کو زندہ کرتے تھے تو میں نے علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں تم آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار کے پاس جاؤ کیونکہ قیامت کے روز سب سے پہلے ان کی قبر کھلی گی محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے رب سے تمہارے لیے سفارش کریں چنانچہ وہ جائیں گے پھر جبرائیل علیہ السلام اپنے رب کی پاس جا کر کہیں گے: رب تعالیٰ فرمائیں گے: انہیں اجازت ہے اور جنت کی خوشخبری سناؤ پھر جبرائیل علیہ السلام انہیں لیکر جائیں گے تو پھر جعد کی مدت مجدد و رب و دو تھے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ آپ سر اٹھائیں گے جب اپنے رب کو دیکھیں گے تو پھر جعد کی مدت تک مجد و رب ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ کہو تمہاری بات سنی جائے گی شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی تو آپ پھر مجدد میں جائے لگیں گے تو

میرنی امت میرے چکے ہوئی و نمودار کیزگی سے ان کی بیژن ثانیان اور ارجیاں چٹک رہی ہوگی میں پہلے اور چکے ہوئے سے پہلے ہمارا حساب ہوگا
 انہیں ہمارے لیے راستہ کشادہ کر دیں گی انہیں کس کی گفتار سے یہ سب امت انبیاء میں جنت کے دروازے پر جا کر دستک دوں گا کہا جائے گا
 کون؟ انہیں کہوں گا۔ اللہ تو میرے لیے دروازہ کھل جائے گا میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا وہ کوئی بیرون کے (سیہ سالن کی شان کے مناسب
 سے) میں نمودار ہو کر اپنے رب فی انہی ایک تقریریں کروں گا جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی ہوگی اور نہ کوئی میرے بعد کرے گا مجھ سے کہا جائے
 گا اپنے زاد و گھر کو تمہاری سنی ہائے کی مانگو میں ملایا گیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر کہا جائے گا: جس کی دل
 میں انہی اتنی بھی تھی (ایمان) اے نبی سے جنم سے کمال کو میں جاؤں گا اور انہیں کمال لاؤں گا پھر اپنے رب کے پاس آ کر نمودار ہوؤں گا کہا جائے
 گا: سر اللہ کو تمہاری بات سنی جائے فی شفاعت کرو قبول کی جائے گی مانگو ملایا جائے گا پھر میرے لیے ایک مدد مقرر کی جائے گی تو میں انہیں
 جنم سے کمال لوں گا۔ ابو داؤد طبرانی مسند احمد

۳۹۷۵۵۔ ام عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے بارے لوگوں کے لیے بہترین آدمی
 ہوں تو میرے نکاح کے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب آپ ان کے برے لوگوں کے لئے ہیں تو انہیں کس کے لیے کیسے ہیں؟ فرمایا میری امت کے
 نیک لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں چلے جائیں گے اور میری امت کے برے لوگ میری شفاعت کا انتظار کریں گے نمودار ہو تو میری امت کے
 روز میری تمام امت کے لئے جائز ہوگی صرف وہ شخص نہیں ہوگا جو میرے صحابہ کی شان ٹھکانا ہوگا۔ الشیخ ابی یوسف فی اللغات و ابن السخار
 ۳۹۷۵۶۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! مقام محمود کیا ہے؟ آپ نے
 فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر نزول فرمائے گا تو اسے چہ چاہے گا جیسے کسی کری پر جانے شیشے تو دھلی کی وجہ سے چہ چاہے۔

رواہ العیسیٰ

۳۹۷۵۷۔ عبد الرحمن بن ابی قتیل سے روایت ہے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ثقیف کے وفد میں گیا تو ہم نے دروازے پر ۳۰ سالہ
 بٹھائیں تو داخل ہونے سے پہلے آپ ہمیں سب سے برے لگتے تھے جب آپ کے پاس آئے تو آپ ہمیں سب سے اچھے لگنے لگے ہم میں
 سے ایک شخص ہوا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام بھی ہادشا بہت کیوں نہیں مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا
 شاید (تمہیں پتہ نہیں) تمہارے رسول کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس سلیمان علیہ السلام کی ہادشا بہت سے افضل چیز ہے اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا
 اسے ایک دو کھانا فرمائی چکھنے دو گا تمہاری ایک روایت میں ہے چکھنے اس سے دنیا حاصل کرنی تو وہ اسے شئی کی سی لے اپنی قوم کے بارے
 میں بددعا کی طور مانگ لی کیونکہ انہوں نے نبی کی ہادشا کی اللہ اور اس کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسی دعا عطا کی ہے جس
 کو میں نے اللہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا رکھا ہے۔

البعی و قال لا اعلم روی عن ابی عقیل غیر هذا الحدیث وهو غریب لہو یحدث بہ لا من معد الطوجہ و ابن مبدو، ابن عساکر
 ۳۹۷۵۸۔ (مسند علی) ارب بن شریح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے ابو عطر محمد بن علی بن اسدین سے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ
 شفاعت جس کا عرق میں چہ چاہے یہ برحق ہے؟ فرماتے گئے: کوئی شفاعت؟ میں نے کہا حضرت محمد ﷺ کی شفاعت فرمایا اللہ فی قسم، برحق
 ہے ہاں اللہ کی قسم مجھ سے میری چچا محمد بن علی ان اسدین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے پکار کر کہے گا: محمد! کیا راضی ہو گئے ہو میں عرض کروں گا: جی ہاں میں
 راضی ہو گیا ہوں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: عرق اللہ تو تم کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے
 اسے میرے دو بندہ اچھٹوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا میری رحمت سے؟ امید نہ ہو شک اللہ تعالیٰ تمام کناہوں کو بخش دیتا ہے وہ بخشے والا اور
 مہربان ہے؟ میں نے کہا: ہم ہی کہتے ہیں فرمایا لیکن ہم اشیائے بیت کہتے ہیں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے مگر جب تجھے تیرا رب او
 چکھ عطا کرے کہ تو راضی ہو جائے گا اور وہ شفاعت ہے۔ ابن مردودہ

۳۹۷۵۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ا

لئے نہیں ان کی ماؤں کی طرف منسوب کر کے جائے گا صراط کے پاس اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور عورت اور ہر منافق کو ایک نور عطا کرے گا جب میں صراط پر سب درمیان میں پہنچ جائے گا اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور عورتوں کا نور بھیجنے لے گا منافق کہیں گے انھیں وہ تم تمہارے نور سے کچھ حاصل کر لیں مومن کہیں گے تمہارے سب ہمارا نور پورا کر دے اس وقت کوئی کسی کو پاؤں آئے گا۔ طبرانی ہی الکبیر

۳۹۷۶۹۔ کندہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میان میں یہ وقت میں نے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہوں کہ ایک گھڑی ایسی آئے گی جس میں وہ کسی کے لیے بھی شفاعت نہیں کر سکیں گے! فرمایا میں نے آپ سے پوچھا اس وقت ہم ایک سفر میں تھے آپ نے فرمایا ہاں جس وقت صراط دکھا جائے گا جب کچھ چہرے سفید اور کچھ چہرے کالے ہوں گے اور میں کے وقت جب اس گرم کر کے تیز کیا جائے گا تلوار کی دھاری طرح تیز اور انکار سے کی طرح گرم کیا جائے گا مومن تو گزر جائے گا اس کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ہر منافق تو جو نبی پہل کر دو درمیان میں پہنچے گا اس کی قدم بجا دے گا تو وہ اپنے ہاتھوں سے قدموں کو بگاڑے گا تم نے دیکھا ہوگا جب کوئی شخص پیدل نکلے گا وہ ربا اور اسے کوئی کانٹا چبھ جائے تو وہ کانٹا کٹائے گی کوئی کوشش کرتا ہے ایسی ہی تو رہا یہ فرشتے اس کی چوستانی پر گزریں گے جس سے وہ جہنم میں گر پڑے گا اور پچاس سال تک نیچے جاتا رہے گا میں نے عرض کیا: کیا وہ پوچھ لے گا؟ آپ نے فرمایا: وہ پانی حلوہ مانگیں بھٹا بھاری ہوگا کس اس دن بھرم اچھی چیز شانیوں سے پہچان لیے جائیں گے اور یہ شانیوں اور قدموں سے پکڑے جائیں گے۔

رواہ عبد البرزاق

ترازو

۳۹۷۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کے سامنے تین عذر پیش کرے گا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آدم! ہم اگر تیں جھکائے والوں پر لعنت نہ کی ہوتی اور حیثیت وعدہ عطا فی سے انہیں نہ دکھا دیتا اور اس پر امید نہ لائی ہوتی تو آج میں تیری ساری اولاد پر رحم کرتا ہوں جو میں نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن میری طرف سے حق بات ثابت ہو چکی کہ جس نے میرے رسولوں کو جھٹلایا میری نافرمانی کی تو میں ان سب سے جہنم بھر دوں گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آدم! میں تیری اولاد میں سے جسے جہنم میں داخل کروں اور جسے جہنم کا عذاب دوں گا تو اپنے ساتھ مل کر جہت اگر میں نے اسے دنیا میں لوٹا یا تو پہلے سے زیادہ دیر سے کام کرے گا نہ ہار آئے گا اور نہ تو بکرے گا۔

اور فرمائے گا: آدم! آج میں نے تمہیں اپنے اور تیری اولاد کے درمیان فیصلہ بنا دیا ہے ترازو کے پاس کھڑے رہو دیکھو ان کے کون سے اعمال تمہارے سامنے آتے ہیں تو جس کی بھلائی برائی سے دروہرا رہی بڑھ جائے اس کے لئے جنت ہے تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میں نے جہنم میں صرف مشرک ہی کو داخل کیا ہے۔ الحکم

جنت

۳۹۷۶۹۔ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: ایک دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا: جنت عدن میں ایک ایک ہے جس کے پانچ دروازے ہیں ہر دروازے پر پانچ ہزار مومن ہیں اس میں صرف نبی ہی داخل ہوگا پھر نبی کی قبر کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے قبر والے آپ کے لئے خوشخبری ہو۔ یا صدیق پھر حضرت ابو بکر کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ابو بکر تمہیں مبارک ہو۔ یا شہید پھر ویسے بارے فرمائے گئے عمر حجۃ شہادت کہاں خلیفہ ہوتی ہے اس کی بعد فرمایا: جس ذات نے مجھے مکہ سے مدینہ کی ہجرت کے لئے نکالا وہ اس پر قادر ہے کہ شہادت کو میری طرف کھینچ لے۔ طبرانی ہی الاوسط ابن عساکر

۳۹۷۷۰۔ مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمرؓ نے منبر پر جنت عدن والی آیت پڑھی پھر فرمایا: لوگو! جنت سے جو جنات عدن گیا ہیں! جنت کا

[illegible][illegible]

۳۹۷۶۱۔ مہدالغیہ صہ الرحمن از حرق و داریت نے فرما دیا کہ اگر مطلب مسجد کرم میں داخل ہو تو اس حجر بن عدی سے نہ اس میں دو بیٹا توڑوں گے نہ اس کے پاس شعلہ لگاؤ گے نہ اسے چپ گئے اس کی طرف بھاگ جائیگا۔ نہ گتے قیامت سے ہارے میں تا کیوں کہ ان کا کیا کام ہے وہ کیا پیشہ کے ان کو کہیں میں اسے تو سب سے کھانا انیس اس طرف سے کھانا انیس کے پاس سے صرف یہ حق یہ جان ہوتی تھا ان میں نہیں ہی چھتہ ہی ہے۔

۳۹۷۸۲ (مستند) حاکمیت محکمات میں بھی انہ سے روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک مفتی بیٹے نے والدین کے بیٹے سے کہا کہ تم جیسا کہ کوئی بھی جانتا ہے، اسی کو اپنی بات میں دہرائیں۔ ہرگز تو کہنے والے کی طرف جانے کا کوئی اس کے لیے اور اس کے دوستوں کے لیے اور

۲۹۷۸۲ (مسند بھی) : دارالت فطرت میں بھی انہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ فرمایا ایک عشق کے بندہ اپنے بھروسے سے کہ

انتقامی ہوگا تو ایسی اس جھٹکی ساری افی حاکمہ کی ہوا میں پروں پر ہوا ہے جھٹکی کی طرف ہانکے کا جھٹکی اس کے اور اس کے اور میں یہ ہوا ہے۔

زیادہ تکدیکھا اس میں نقلی قوم بھی جس کے پیچھے آگ بھڑکانی پائی تھی آپ نے ان کی بدبو کی وجہ سے اپنی ناک بند کر لی تھی دوزانی لوگ تھے اور وہ دوزانیوں کی شرکابگوں کی بھی جہنم جاتے تھے انہیں عذاب ہوتا ہے گارباو سیاہیلہ جس پر آپ نے مہمون قوم دیکھی جن کی سری بنوں میں آگ داخل ہو کر ان کی مہینوں منتوں اور ان کے کان آنکھوں سے لکڑی رہی تھی وہ لوگ قوم کو طوکامل کرتے تھے قافلہ مشغول وہ جہنم جاتے تھے اس عذاب میں چٹار ہیں گے۔

اور جو بند آگ آپ نے دیکھا جس پر ایک فرشتہ مقرر تھا جب بھی کوئی اگلا دواست اس میں داخل ہوتا تھا جنتی اور جہنمی لوگوں میں فرق کرتا ہے اور جو باغ آپ نے دیکھا وہ جنت المادوی تھی اور وہ بزرگ جو آپ نے دیکھے جن کے ارد گرد بے گتھے دوایراہم علیہ السلام تھے اور وہ ان کے بیٹے تھے اور جو درخت آپ نے دیکھا اور وہاں آپ نے اچھی منازل دیکھیں جو خود لداؤر ذمہ زبرد اور سرخ پاوت کی تھیں وہ عینین والوں میں سے انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی منازل تھیں ان کا ساتھ اچھا ہے اور جو عمر آپ نے دیکھی وہ آپ کی منبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو عطا کی ہے اور یہ آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی منازل ہیں فرمائے ہیں: مجھے اوپر سے آواز دی گئی محمد احمد امانو دیا جائے گا تو میرا جسم کا پینے لگا اور دل دھڑکنے لگا اور میرا ہر عضو زور برآمد تھا میں کچھ جواب نہ دے سکا تو ان دفرشتوں میں سے ایک نے اپنے دائیں میں ہاتھ تھام لیا اور دوسرے اپنے دائیں ہاتھ کو میرے سینے کی درمیان رکھ دیا تو مجھے سکون ہوا۔

پھر مجھے بلایا گیا محمد امانو تمہیں دیا جائے گا میں نے عرض کیا میرے اللہ امیر اسوالم ہے کہ میری شفاعت کو یہ قرار رکھیں اور میرے اہل بیت مجھ سے مل جائیں اور میری جب تجھ سے ملاقات ہو تو میری کوئی لغزش نہ رہے پھر مجھے قریب کیا گیا اور مجھ پر یہ بیت نازل ہوئی "ہم نے آپ کو جنتین عطا کی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اچھی بھلی غرضیں معاف کر دے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جیسے مجھے یہی گئی ایسے اللہ تعالیٰ مجھے دیکھی ان شاء اللہ عطا کرے گا۔ رواہ ابن عباس

ضمن قیامت

۳۹۸۰۲ مسند شیخ بن الاوراع (لوگو! میں چار دن بیت مہارے لیے اپنی آواز چلائے رکھی تاکہ تمہیں سناؤ خبردار کوئی شخص ایسا ہے جیسے اس کی قوم نے بھیجا ہوا بیوں نے کہا ہو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرماتا ہے میں نہیں بتاؤ سنو! ہو سکتا ہے اسے دل کی بات غافل کر دے یا دوست کی بات لاپرواہ کر دے یا گمراہی اسے غافل بنا دے خبردار! مجھ سے پوچھا جائے گا کیا تم نے پہنچا دیا۔ خبردار سنو خوش چل رہو تم کو لوگ پیٹھ گئے تمہارے سب نے پانچ چیزوں کو فہم میں دیکھا ہے جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا موت کو جانتا ہے اسی علم ہے کہ تم میں کس کی موت کب ہونی ہے تم نہیں جانتے مٹی کا علم جب دور تم میں ہو وہ جانتا ہے تم نہیں جانتے کل کی بات جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ کل کو سفر میں کرتے گا لیکن تو میں جانتا ہاں کا علم رکھتا ہے انہیں جھانکتا ہے وہ نقلی میں پرے ذرے ہوتے ہیں اور تیرا رب مقرر کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ ان کی مدد قریب ہے قیامت کا علم رکھتا ہے جتنا تم غمرو گے غمیرے پھر حج بھیجی جائے گی تیرے پروردگار ہذا کی نعم زمین پر بزرگوار و جوار اللہ کی فرشتے ترے رب کے ساتھ ہوتے اور تراب زمین پر پھرے گا وہ دشروں سے غالی ہوگی تراب ہاں کو بھیجے گا وہ عرش کے پاس سے برستے گی ترے پروردگار ہذا کی قسم! وہ اس پر کوئی چٹھر ادا و مقتول اور دفن کیا ادا و میت نہیں چھوڑے گی کہ زمین پھٹ کر اسے باہر نکال دے گی ادا وست سے بنائے گا تو دوسرے جاہلوں کو پیٹھ جائے گا پھر تمہارا رب کہے گا وہ اس میں کتنا رہا؟ وہ کہے گا میرے رب! گزشتہ شام زندہ گی کے قریب زمانہ کا حساب لگا کر کہے گا کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اللہ تعالیٰ کیسے بتی کرے گا جب کہ ہوا میں جانب اور جلاقیں میں کھڑے کھڑے کر بھیجی دوں گی فرمایا میں تمہیں اسی طرح بتاؤں گا وہ اللہ کے عمل میں زمین پر سورہ کی روشنی پڑی اور وہ بوسیدہ و سبیل تھی تم نے کہا وہ بھی آما میں ہوگی پھر تیرے رب نے کہا پر میرے سامنے کچھ دینی گزرتے پھر اس پر سورہ کی روشنی پڑی حالانکہ وہ ایک بونہنگی تیرے رب کی ہذا کی قسم! وہ اس سے زیادہ قاروے کہ تمہیں پانی سے بتی کرے نسبت زمین کی بات بتی کرے تنے پھر تم قبروں سے اپنی جو کمٹوں سے لگے گھڑی بھری است دیکھو گے وہ تمہیں دیکھنے گا کسی نے

